بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یاایھا الذین اٰمنوا لاتکونوا کالذین اٰذوا موسیٰ

اے مسلمانو مت ہو جانا مانند اُن لوگوں کے کہ جنہوں نے موسیٰ کو ایذا دی

یاایھا الذین اٰمنوا اتقوا اللہ وقولوا قولاً سدیداً

اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو - اور سیدھی (سچی) بات کہو

کتاب نایاب

قولِ سدید

جس کا تاریخی نام

قرآن مبین

۴۵۳

محیط ابو المعانی

۱۷۹

خاتم النبیین

۱۱۹۴

جس میں ڈھائی سو احادیث اور چھ سو آیات سے ختم نبوت پر سیر کن بحث کی گئی ہے جس کو منیجر رسالہ دستکاری نے

دستکاری پریس چاندنی چوک دہلی میں چھاپکر شائع کیا

صرف ٹائٹل جید برقی پریس دہلی میں چھپا

مُعَنْوَن

یہ کتاب جو میں نے مسلسل تین سال کی محنت شاقہ
سے لکھی ہے اس کو کسی نواب یا راجہ کے نام پر
ڈیڈیکیشن کرنیکے بجائے میرا دل چاہتا ہے کہ کسی دردمند
اہل دل کے نام پر منسوب کروں اس لئے اپنے احباب
میں سب سے پُرجوش اور غیرتمند محبّ محترم مکرم

ملک التّجار عالیجناب سیٹھ عبدُاللہ الہ دین صاحب

رئیس اعظم سکندرآباد (دکن)

کے نام نامی اسم گرامی پر معنون کرتا ہوں ؎

گر قبول اُفتد زہے عز و شرف

نیاز کیش

مؤلف

دشمنان انبیا کی عادت

تاریخوں میں لکھا ہے کہ جب کسی مجمع عام میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم وعظ فرمایا کرتے تو ابولہب (خود محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا چچا جس کا اصلی نام عبدالعزیٰ تھا) محمد صلعم کے ہر بیان کے بعد کہا کرتا تھا کہ یہ بالکل جھوٹ ہے محمد صلعم جس جگہ وعظ کو تشریف لیجاتے اسی جگہ یہ بھی پہنچتا تھا اور مخالفت کرتا تھا اسی طرح ابوجہل بھی محمد صلعم کا چچا تھا اور محمد صلعم کی مخالفت کرنے میں تمام کفار مکہ سے سبقت لے گیا تھا مکہ شریف میں آنیوالوں سے کہا کرتا تھا کہ اس جگہ ایک شخص محمد ہے جو شاعر ساحر دیوانہ ہے اس کی باتیں مت سنو ورنہ کافر ہو جاؤ گے وغیرہ اسی طرح تمام انبیاء جھٹلائے گئے حضرت موسیٰ کو جھٹلانیوالوں کی اولاد آج حضرت موسیٰ کے جھٹلائے جانے کے قصے سنکر حیران ہو کر کہتی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کس قسم کے دماغ کے لوگ تھے باوجود ید بیضا اور عصائے موسیٰ دیکھنے کے حضرت موسیٰ کو جھٹلاتے تھے اسی طرح حضرت عیسیٰ کی مخالفت کرنے والی قوم کی اولاد آج اپنے آباؤ اجداد کے حالات سنکر انگشت بدنداں نظر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے آباؤ اجداد کس قدر ظالم تھے جو حضرت عیسیٰ کے معجزات دیکھ کر بھی انپر ایمان نہیں لائے اور انکو پھانسی دیدی اسی طرح محمد صلعم کے حالات پڑھ کر امت محمدی کہتی ہے کہ ہمارے آباؤ اجداد کس قسم کے باطل مت تھے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھکر حضرت ابوبکر صدیق کی طرح اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے حالات سنکر حضرت خواجہ اویس قرنی کی طرح ایمان نہیں لائے اور ان کی مخالفت کی میں کہتا ہوں اے مسلمانو تم ان گذشتہ انبیاء کے زمانہ میں ہوتے تو تم بھی ایسی ہی مخالفت کرتے تم یہ خیال مت کرو کہ تم ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کا نام سنکر فوراً ایمان لے آئے ہو بلکہ میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تمہارے زمانہ میں حضرت موسیٰ عیسیٰ اور محمد صلعم ہوتے تو تم بھی ایسی ہی مخالفت کرتے تم انبیاء کے حالات سنکر جس طرح محو حیرت ہو جاتے ہو اسی طرح میں تم لوگوں کے حالات سنکر تعجب کرتا ہوں کیونکہ تم میں بھی اکثر ایسی طبیعتیں ہیں جو تمام منکرین انبیاء کی طرح یہ ان کو میرا پیغام ناگوار گزرے گا جس کو یہ پیغام ناگوار گزرے وہ سمجھ لے کہ مجھ میں ابوجہل کا اثر ہے اور وہ توبہ کرے کیونکہ تمہارے زمانہ میں بھی اللہ تعالیٰ نے مہدی اور مسیح کو قادیان میں بھیجا مگر تم نے اس کا نام سنکر اسی طرح مذاق اڑایا

اور اعتراض کیا کہ وقالوا لولا نزل ھذا القرآن علیٰ رجل من القریتین عظیم پ ۲۵
۹۶ - ترجمہ - اور کہا انہوں نے کیوں نہ اتارا گیا یہ قرآن ایک ایسے مرد پر جو ان دو بستیوں
میں بڑا ہو - یعنی مکہ جیسے چھوٹے گاؤں میں کیوں محمد صلعم نازل ہوئے اسی طرح آج حضرت
مرزا صاحب قادیانی پر اعتراض ہوتا ہے کہ کیونکہ چھوٹی سی بستی قادیان میں کیوں مسیح و
مہدی آیا عام مسلمانوں نے ابوجہل و ابولہب و دیگر کفار کی طرح یہ فیصلہ کر لیا ہے کہ مرزا
صاحب بھی جھوٹے ہیں ابوجہل اور ابولہب تو خاص مکہ کے رہنے والے تھے اور محمد صلعم ان
کے ہاتھوں میں پرورش پائے تھے تو جب ان کی رائے محمد صلعم کے متعلق غلط ہو سکتی ہے
تو تمہاری رائے مرزا صاحب کے متعلق کس طرح صحیح ہو سکتی ہے خدا کے لئے غور کرو۔

پس میرے بھائی مسلمانو میں چیلنج کرتا ہوں کہ تمہارے بھی تمام وہی اعتراض ہیں جو دیگر
انبیاء پر منکرین اور مشرکین نے کئے تھے لہذا خدا کے لئے تم اپنی حالت پر غور کرو کہ تمام انبیاء کی
نسبت وہ کونسی نئی بات ہے جو حضرت مرزا صاحب میں تم پاتے ہو میں خدا کی قسم کھاتا ہوں
کہ اگر تمام دنیا کے لوگ جمع ہو جائیں تو کوئی ایسی نئی بات اور نیا اعتراض حضرت مرزا صاحب
پر نہیں پیش کر سکتے جو آپ سے پہلے انبیاء پر نہ کیا گیا ہو تو اب تم ہی خدا کے لئے غور کرو کہ تم میں
اور تمام انبیاء کے منکرین اور مخالفین جو تم سے پہلے گزرے ہیں کیا فرق ہے سورۃ یٰس میں
اللہ فرماتا ہے یاحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون۔

اے حسرت ہے ان بندوں پر کہ کوئی رسول ایسا نہیں آیا کہ جس کا انہوں نے مذاق نہ اڑایا ہو میں پھر
خدا کو حاضر و ناظر جان کر اس کے جاہ و جلال کی قسم کھا کر تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ جس طرح موسیٰ
کے آنے کی خبر ان کی قوم نے گذشتہ کتابوں میں پڑھی ہوئی تھی اور وہ اس کے منتظر تھے مگر جب
وہ آئے تو انہوں نے کہا کہ جس موسیٰ نبی کی خبر ہماری کتابوں میں موجود ہے وہ یہ نہیں۔ مگر ان
بد بختوں کو آج چار ہزار سال میں بھی کوئی سچا موسیٰ نہ ملا اسی طرح حضرت عیسیٰ کی تمام کتابوں
میں خبر موجود تھی مگر جب حضرت عیسیٰ تشریف لائے تو انہوں نے ان کا انکار کر دیا اور کہا کہ یہ
وہ عیسیٰ نہیں جس کی ہماری کتابوں میں خبر ہے۔ مگر آج دو ہزار سال ہو گئے کہ انہیں بھی کوئی
دوسرا عیسیٰ ان کی حسب منشا نہ ملا اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم جب تشریف لائے
تو اس زمانہ کے لوگ بیتابی سے ان کے منتظر تھے مگر جب آپ نے دعویٰ کیا تو انہوں نے ان
کی تکذیب کر دی اور آج چودہ سو سال میں وہ کوئی دوسرا سچا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نہ پیدا
کر سکے - اسی طرح تمام اقوام امام مہدی اور عیسیٰ کی منتظر تھیں مگر جب وہ تشریف لائے

تو انہوں نے عادت قدیم کے مطابق ان کا بھی انکار کر دیا پس اے میری قوم میں اب تجھے یقین دلاتا ہوں اور اب پھر تیسری مرتبہ تیرے لئے قسم کھاتا ہوں کہ مجھے اس حی القیوم خدا کی قسم ہے کہ جو ہمیشہ سے زندہ اور قائم ہے اور رہے گا اگر دنیا مجھے نیز ہر شخص کو اس کے حضور سر کرجانا ہے کہ جو آنے والا آنا تھا وہ آگیا اور جن کے انتظار میں تمام دنیا بیٹھی تھی وہ تشریف لے آیا اور اب اور کوئی مسیح اور مہدی سوائے اس کے نہیں آئے گا جس کے کان ہوں وہ سن لے اور جسکی آنکھیں ہوں وہ دیکھ لے اور جسکی آنکھوں اور کانوں اور دل پر پردہ ہو وہ توبہ اور استغفار کرے انشراح صدر کے واسطے دعا کرے۔

اگر اب بھی تم اس کے مان لینے کے لئے تیار نہیں تو میں تمہیں ایک اور طریقہ بتاتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ جس طرح تم عیسائی موسائی آریہ سناتنی مذہب کی کتابیں پڑھتے ہو اسی طرح تم احمدی لٹریچر کا بھی مطالعہ کرو کتابوں کا مطالعہ کرنے میں کیا حرج ہے ممکن ہے جس طرح دیگر انبیاء کے مخالفین غور نہیں کرتے تھے اور اندھا دھند ان کی مخالفت کرتے تھے شاید تم بھی ویسے ہی نکلو اس لئے مطالعہ کتب کرو اور مخالفت سے پہلے اچھی طرح اس چیز کی ماہیت اور اصلیت تو معلوم کرو سنی سنائی بات پر لڑنا جھگڑنا اور مخالفت کرنا عقلمندی اور ایمانداری نہیں پس تم احمدی کتب کو دیکھو اور دیکھنے سے پہلے خدا کے حضور سجدہ میں گر کر اور گڑگڑا کر دعائیں کرو۔ اور ہمیشہ دعا کرتے رہو تو اللہ تعالیٰ اپنے وعدہ کے موافق تمہیں صحیح راستہ بتا دے گا۔ جھوٹ اور سچ میں فرق ظاہر کر دے گا اس کا وعدہ ہے کہ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا ترجمہ جو ہمارے راستہ میں کوشش کرتے ہیں ہم ان کو صحیح راستہ بتا دیا کرتے ہیں پس تمہارا فرض ہے کہ تم احمدی کتب کا مطالعہ کرو مگر تعصب کی عینک اتار کر اور خوف خدا کو مدنظر رکھ کر تحقیق حق اور رضا جوئی کے متلاشی ہو کر تقویٰ اور انصاف اور ضمیر کو سامنے رکھکر مطالعہ کرو جب کے گھر میں شادی بیاہ ہوتا ہے وہ تمام اپنے خویش و اقارب کو اس میں شریک کرتا ہے جو ناراض ہوتے ہیں ان کو راضی کرتا ہے اور خوشی کے موقعہ پر سب کو دعوت میں اپنے گھر بلاتا ہے اسی طرح میرے گھر میں شادی ہے میں نے اس مہدی اور مسیح کو پالیا جس کے واسطے ہمارے تمہارے باپ دادا منتظر چلے آتے تھے اس لئے میں اس خوشی میں تم سب کو شرکت کی دعوت کرتا ہوں کہ آؤ اور تم بھی اس چشمہ سے اپنی روحانی پیاس بجھاؤ اور اپنے تن مردہ میں از سر نو اسلام کی روح پھونکو

آج تمہاری ٹھکرائی اور پامال شدہ قوم، نہیں تباہ و برباد کرنے پر تلی ہوئی ہے اور زندگی اب مسیح کے ہی ذریعہ دوبارہ ہو سکتی ہے جس طرح یمن میں بیٹھے ہوئے حضرت خواجہ اویس قرنی نے محمد صلعم کی صداقت کو پالیا اور مکہ والے اس سے محروم رہ گئے اسی طرح اس مسیح موعود کی آواز پر سات سمندر پار انگلینڈ امریکہ جرمنی روس بخارا افریقہ مصر دمشق وغیرہ میں لاکھوں سعید روحوں نے اس آواز پر لبیک کہا اور اس کے حلقہ بگوش ہوئے۔ مگر تم اس روشنی سے محروم ہو۔ تمہاری دیوار کے برابر ایک عظیم الشان خزانہ زر و جواہر سے لبریز نکلا ہے مگر تم اس کو کنکر پتھر سمجھ رہے ہو تمہارے گھر کے برابر وہ چشمہ آبحیات جاری ہوا ہے جس کے ایک جام نے یورپ کے سینکڑوں برس کے مردہ دہریوں کو زندہ کر دیا مگر تم روحانی پیاس سے لب دریا جاں بلب بیٹھے ہو اور تمہارے گھر کے پاس وہ خدا کا رسول آیا ہے جس کے واسطے تم انتظار میں بیٹھے ہو۔ ۲۴ گھنٹے جہاں دنیا کے کام میں لگاتے ہو صرف ایک گھنٹہ اس کام میں خرچ کرو۔ ہر جگہ احمدی موجود ہیں ان کے پاس جاکر احمدی کتب کا مفت مطالعہ کر سکتے ہو۔

اگر تم کسی ایسی جگہ رہتے ہو کہ جہاں تم کو آسانی سے احمدی نہیں مل سکتا یا بہت سی کتابوں کا مطالعہ نہیں کر سکتے تو صرف کتاب محقق منگوا لو جو جیبی سائز کی مجلد کتاب ہے جو آپ کی جیب میں آسانی سے آسکتی ہے اس میں تمام اختلافی مسائل موجود ہیں مثلاً یاجوج ماجوج دجال دابۃ الارض حضرت مرزا صاحب قادیانی کے مفصل حالات اور ان کی خدمات مسئلہ وفات مسیح مسئلہ ختم نبوت مسئلہ امام مہدی ۷۲ مسلمانوں کے فرقے امام مہدی کے زمانہ کی نشانیاں وقت اور مقام حضرت عیسیٰ کے نازل ہونے کا غرضیکہ احمدیوں اور آپ کے درمیان جس قدر اختلافی مسائل ہیں ہر ایک پر مفصل بحث ہے اس کی قیمت ۶/ ہے محصول ڈاک ۶/ ہے ہم سے منگوا کر مطالعہ فرمائیے اور بعد مطالعہ واپس کر کے اپنی قیمت واپس منگوا لیجئے بلا عذر واپس کر دی جائے گی ۔

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال

آہ امام مہدی تمہارے سامنے آئے اور تم اس کی پرواہ بھی نہ کرو اور حضرت مسیح موعود آئیں اور تم ان کی بیعت نہ کرو بلکہ ان سے بیزاری کا اظہار کرو۔ مومن وہ ہوتا ہے جو

مان لیتا ہے کافر وہ ہوتا ہے جو انکار کرے پس تم اول المؤمنین بنو اول الکافرین نہ بنو
تم خدا کے لئے اس کو مان لو اگر یہ جھوٹا ہے تو اس کا عذاب اس کی گردن پر رہا اور تم انکار نہ
کر کے اپنا نام منکر رکھوانے سے بچ گئے اگر تمہارے خیال کے مطابق کوئی آسمان سے آجائے
تو اس کو بھی مان لینا ورنہ تمہارے افسر بدلتے رہتے ہیں جسطرح تم انکا انکار نہیں
کرتے اسی طرح ہر اس شخص کو جو یہ کہے کہ میں خدا کی طرف سے ہوں اس کو مان لو البتہ
اگر تم کو الہام اور وحی کے ذریعہ اس کے باطل ہونے پر اطلاع دیدی ہے تو بیشک اس کا
انکار کرو دو اگر خدا نے تمہیں الہام نہیں کیا تو تم کس طرح اس کا انکار کرتے ہو اسی طرح
تمام انبیاء کا انکار کرنے والے کافر ابوجہل فرعون نمرود شداد بنے اور دائمی جہنم انہوں
نے خرید لیا۔

خلاصہ کلام

ایک یہودی سے آپ دریافت کیجئے کہ اگر زید یہودی ہو جائے تو کیا وہ ترقی کرتے
کرتے حضرت موسیٰ کے مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے؟ تو وہ صاف انکار کردے گا کہ ہرگز
نہیں جس سے ثابت ہوا کہ یہودی مغضوب ہیں تمام مفسرین ان کو مغضوب مانتے
ہیں قرآن شریف نے ان کو بھی مغضوب فرمایا ہے اور اب وہ نبیوں کا انکار کرتے
کرتے یہودی (ہدایت یافتہ) نہ رہے اسی طرح ایک عیسائی سے دریافت کیجئے
کہ اگر زید عیسائی ہو جائے تو کیا زید کو نبوت کا مرتبہ مل سکتا ہے تو وہ بھی کانوں پر
ہاتھ رکھے گا کہ نبوت تو نہیں مل سکتی معلوم ہوا کہ وہ بھی نصاریٰ (جنکی مدد کی خدا نے)
نہیں رہے بلکہ ضالین ہو گئے۔ ہندو سے دریافت کیجئے کہ اگر زید شاعر ہو جائے
تو نبوت کے مرتبہ تک پہنچ سکتا ہے تو وہ بھی انکار کرتا ہے اسی طرح مسلمانوں
سے دریافت کیجئے کہ زید اگر مسلمان ہو جائے تو کیا وہ نبی ہو سکتا ہے تو اس
کے ہاں سے بھی جواب نفی میں ملتا ہے۔ اب آپ بتلائیے کہ کوئی اسلام کیوں
قبول کرے گا ایک محنتی جفاکش تعلیم یافتہ انسان کسی ایسے محکمہ میں ملازم ہونیکی
کوشش کرے گا جہاں کہ ترقی کا راستہ کھلا ہو مثلاً پٹواری اس کے بعد گرداور
قانون گو پھر نائب تحصیلدار پھر تحصیلدار پھر ڈپٹی کلکٹر پھر کلکٹر جج حتیٰ کہ وزارت تک
ترقی کے دلدادہ کے واسطے راستہ کھلا ہوا ہے مگر جس محکمہ میں ترقی کا راستہ

سند رد ہو وہ وہاں کوئی اس محکمہ میں نہ جائیگا جس کالج کا چارٹر گورنمنٹ نے
چھین لیا اس میں کوئی لڑکا داخل نہیں ہوگا کیونکہ اس میں داخل ہوکر ایم اے
کی سند نہیں مل سکتی پس دوستو سنو جس قوم سے نبوت چھین لی گئی ہو وہی
تو مغضوب کہلاتی ہے کیا تمہیں یاد نہیں کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ
لا صلوٰۃ الا بفاتحۃ الکتاب کہ نماز بغیر سورۃ فاتحہ کے نہیں ہو سکتی معلوم ہوا کہ نماز
کا سب سے بڑا جز سورۃ فاتحہ ہے اب غور کیجئے کہ سورۃ فاتحہ میں وہ کونسی چیز ہے
کونسا لفظ ہے جو اس قدر ضروری اور اہم ہے کیا پہلی آیت خدائے تعالیٰ کی حمد و ثنا
ہے؟ ہرگز نہیں کیونکہ حمد تو رکوع سجدہ قومہ میں بھی موجود ہے مثلاً سمع اللہ لمن حمدہ
ربنا لک الحمد ۔ سبحان ربی العظیم ۔ سبحان ربی الاعلیٰ ۔ وغیرہ پھر دوسرا حصہ
دعا اور تیسرا حصہ پناہ کا ہے اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم کہ ہمیں ہدایت
کے راستہ پر چلا تا رہ کہ انعام پانیوالوں کے راستہ پر اور انعام پانیوالوں کی تشریح
بھی خدا نے خود بتا دی کہ نبی صدیق شہید صالح ہیں جنہوں نے انعام پایا ۔ انعام
پانیوالوں کے مقام پر پہنچنے کی دعا مانگے بغیر نماز نہیں ہوتی اور انعام پانیوالے گروہ
یہ چار ہیں جو بیان ہوئے اس کے علاوہ کوئی نہیں ایک کوتاہ فہم اور ضدی شاید
یہ کہدے کہ الحمد پڑھنی تو ضرور لازمی قرار دی ہے مگر یہ کہاں لکھا ہے کہ ہم اس
دعا کو ضرور قبول بھی کریں گے ؟ یہ اعتراض تمام ناواقفیت پر مبنی ہے بیشک اللہ
تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے چنانچہ وعد اللہ الذین آمنوا منکم و عملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنّہم
فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم
وعدہ کیا ہے اللہ نے ان سے ساتھ جو ایمان لائے اور نیک عمل کریں گے ان کو
آدم اور داؤد کی طرح خلیفہ بناتا رہوں گا جسطرح آدم اور داؤد کو تم سے پہلے
خلیفہ بنا چکا ہوں الحمد کا تیسرا حصہ پناہ ہے
کہ الٰہی ہمیں مغضوب اور ضالین ہونے سے بچانا ۔ معلوم ہوا کہ یہ امت مغضوب
یہود ہو جانے کے خطرہ میں ہے ہاں ضرور ہے دیکھو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم
صاف فرما رہے ہیں کہ لیاتین علی امتی ما اتی بنی اسرائیل حذو النعل
بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من
یصنع ذلک فی بنی اسرائیل کہ میری امت پر بھی وہی زمانہ آجائے گا جو کہ بنی اسرائیل پر آیا

تھا بلکہ یہاں تک کہ اگر یہود میں سے کسی نے علانیہ اپنی ماں کے ساتھ زنا کیا ہو گا تو
میری امت میں بھی کوئی ایسا کرے گا ترمذی نے اس کو روایت کیا اس قسم کی
متعدد احادیث اس کتاب میں ہم درج کر چکے ہیں تو معلوم ہوا یہ تھا سب سے بڑا
خطرہ جس سے ترسان اور لرزاں رہنے کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے مگر ہم مسلمان اس نعمت سے ڈرنے کے بجائے اور نعمت کو لعنت سے بدل کر
خوش ہوتے ہیں اگر ایک مسلمان صرف نماز پر غور کرے تو اس کی ہدایت کے واسطے
وہ بھی کافی ہے مثلاً درود شریف کے واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ان اللہ وملائکتہ
یصلون علی النبی یا ایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما
تحقیق اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے محمد صلعم پر درود بھیجتے ہیں اور اے مومنو
تم بھی درود بھیجو اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز میں جو درود مقرر فرمائی
ہے وہ یہ ہے کہ اللھم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی ابراھیم وعلی
آل ابراھیم انک حمید مجید اللھم بارک علی محمد وعلی آل محمد کما بارکت
علی ابراھیم وعلی آل ابراھیم انک حمید مجید
کہ الٰہی محمد صلعم پر ایسی سلامتی فرما جیسی کہ تو نے ابراہیم اور اس کی اولاد پر
بھیجی اور مولا کریم محمد صلعم پر ایسی برکت (بڑھوتی اور افزونی فرما) جیسی کہ تو نے
ابراہیم اور اس کی اولاد پر فرمائی کوئی متعصب سے متعصب مولوی یہ کہہ سکتا
ہے کہ حضرت رسول کریم ابراہیم کی سی سلامتی کیوں مانگتے ہیں؟ کیا حضرت ابراہیم
کی اولاد میں نبوت سلامت نہیں رہی؟ ضرور سلامت رہی اور آپ ابوالانبیاء کا
خطاب پانے والے اسی واسطے ہے کیا سلامتی منقطع کر دینے کا نام کسی لغت میں
آپ نے دیکھا ہے اسی طرح وہ کون سی برکت بڑھوتی اور افزونی ہے جو ابراہیم کو
ملی؟ کیا سلسلہ نبوت حضرت ابراہیم کے بعد اور آپ کی اولاد پر بند ہو گیا کیا بند
کر دینے کا نام برکت کسی جگہ لکھا دیکھا ہے؟ خدا کے لئے بتاؤ تو کہ وہ کون سی سلامتی
اور برکت ہے جو محمد صلعم نے ابراہیم جیسی مانگی ہے کیا وہ زر و جواہر تجارت نوکری
زمینداری تھی؟ جو ابراہیم اور ان کی اولاد کو ملی اور محمد صلعم کو وہ اس قدر مرغوب
خاطر ہوئی کہ تمام امت کو ہر نماز میں مانگنے کی ہدایت فرمائی تھیں نہیں معلوم تو
میں بتاؤں قرآن شریف میں آیا ہے

واذکروا نعمت اللّٰہ اذ جعل فیکم انبیاء و جعلکم ملوکًا پ ۶ ع ۷

یاد کرو اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کو کہ اس نے بنائے تم میں نبی اور بادشاہ اور تم کو وہ کچھ دیا جو تمام دنیا میں کسی کو نہیں ملا۔ دیکھا ناظرین یہ ہے وہ نعمت جس کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ الٰہی مجھے نبوت اور بادشاہت کی نعمت عطا فرما جیسی کہ تو نے ابراہیمؑ اور اس کی اولادؑ کو عطا فرمائی اب بھی اگر تمہارے نزدیک نبوت لعنت ہے تو بیشک اس سے بھاگو اور نماز میں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم ولا الضالین ورد و پڑھنی بند کر دو۔ ابتدا میں خلاصہ میں نے اس لئے لکھ دیا کہ وہ لوگ جو اس مسئلہ کو اہم اور ضروری نہیں سمجھتے وہ اس کو اہم اور ضروری سمجھ کر اس کتاب کو تمام و کمال غور و تعمق سے مطالعہ فرمانے کی کوشش کریں اس تمام کتاب میں مخالف موافق احادیث اور قرآن شریف کی آیات درج کر کے اس پر سیر کن بحث کی ہے اس کتاب کو مطالعہ فرما کر انشاء اللہ تعالیٰ آپ اس مسئلہ کو اچھی طرح ذہن نشین کر سکیں گے۔

افسوس کہ ایک ایم اے کے حلقہ شاگردی میں داخل ہو کر تو زید ایم اے ہو سکتا ہے اور ایک حکیم کے سامنے زانوے شاگردی تہ کر کے حکیم ہو سکتا ہے ایک آسمان پر اڑنے والے کا شاگرد ہو کر خود بھی اڑ سکتا ہے اور دوسروں کو اڑا سکتا ہے ایک لوہار کا شاگرد ہو کر فولاد کو پانی کی طرح بہا نیوالا بن سکتا مگر آہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری میں اگر کوئی اپنے آپ کو فنا بھی کر دے تو وہ نبی بھی نہیں ہو سکتا کیا ایسی حالت میں آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو معلم کامل اور جوامع الکلم اور وما ارسلنٰک الا رحمۃ للعٰلمین اور متمم اخلاق اور مدینۃ العلم اور افضل الرسل کس طرح کہہ سکتے ہیں ہر ایک نبی کی پیروی کر کے تو انسان نبی ہو سکتا تھا اور تمام انبیاء سے بڑے رسول کی فرمانبرداری اور اطاعت کر کے نبوت نہ مل سکے اس میں محمد صلعم کی ہتک ہے یا عزت کچھ تو غور کرو۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

عرضِ حال

الحمد للہ الذی قال فاما یاتینکم منی ھدی فمن اتبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون والصلوٰۃ والسلام علیٰ اکرام الخلق محمدن الذی قال لایزال ھذا الدین قائماً حتیٰ تقوم الساعۃ او یکون علیھم اثنا عشر خلیفۃ وعلیٰ اصحابہ وخلفائہ اجمعین

ناظرین مذکورہ بالا عبارت لکھکر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی کتاب منصب امامت کو شروع کیا اس لئے نہ صرف تبرکاً بلکہ دلیل کے طور پر میں نے بھی اسی عبارت سے اپنی کتاب کو شروع کیا ہے تاکہ آپ کو معلوم ہو سکے کہ حضرت مولوی محمد اسمٰعیل شہید رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک فاما یاتینکم منی ھدی کے وہی معنی ہیں جو میں نے اس کتاب میں درج کئے ہیں مذکورہ بالا تمام عربی عبارت کا ترجمہ یہ ہے کہ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے جس نے فرمایا کہ پس آویگی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت پس جو کوئی پیروی کرے میری ہدایت کی پس نہیں ڈر انپر اور نہ غم اور رحمت کاملہ اور سلام نازل ہو بزرگترین خلق پر کہ نام پاک ان کا محمدؐ ہے جنکا ارشاد ہے ہمیشہ یہ دین قائم رہیگا یہاں تک کہ قیامت قائم ہو۔ اور ہووینگے انپر بارہ خلیفہ اور محمدؐ صلعم کی آل اور اصحاب اور خلفاء پر رحمت نازل ہو۔

حضرت مولوی محمد اسمٰعیل رحمتہ اللہ علیہ کے نزدیک آیت مذکور کے یہ معنی ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد برابر خدا کی طرف سے رسول امام اور ہدایت آتے رہینگے اور اس کی تائید میں حدیث شریف لکھکر مزید تشریح کردی۔

دوستوں کو چاہئے کہ کتاب منصب امامت ضرور منگوا کر پڑھیں کیونکہ اس کے پڑھنے سے بہت سے مسائل طے ہو جاوینگے کیونکہ مولانا رحمتہ علیہ نے اس مسئلہ کو ایک حد تک واضح کردیا ہے۔ آمدم بر سر مطلب۔

غیر احمدی اخبارات میں مینے ایک اشتہار دیکھا جس کا عنوان "مرزائیت کا خاتمہ" تھا اس میں لکھا تھا کہ مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم دار التبلیغ و الاشاعت نے قرآن کی ایکسو آیت سے محمدؐ صلعم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے اور دوسرے حصہ میں دو دو سو احادیث سے

اس اشتہار کو پڑھ کر میں نے ہر دو حصہ منگوائے اور بفضلہ تعالیٰ ہر حدیث اور ہر آیت کو اس کتاب میں سے نقل کر کے اس پر سیر کن بحث کر دی ہے چونکہ میرا نام شفیع احمدؐ اور مولانا کا نام محمد شفیع ہے اس لئے اس نام کی مناسبت سے ضروری سمجھا کہ اس کتاب کا جواب میں ہی لکھوں۔ ناظرین یہ کتاب میں نے تین سال کی مسلسل محنت سے لکھی ہے اس لئے میں ناظرین کرام سے دعاء مغفرت کا طالب ہوں کہ جو اصحاب اس کتاب سے جتنی مرتبہ فائدہ اٹھائیں ہر مرتبہ مجھ سیاہ کار کے واسطے لوجہ اللہ دعا فرمادیں اگرچہ یہ تکلیف مالایطاق ہے مگر حدیث میں آیا ہے کہ جو مومن کسی کے واسطے دعا کرتا ہے تو فرشتے دعا کرنیوالے کیلئے دعا کرتے ہیں لہٰذا آپ میرے لئے دعا کرینگے تو اس کے عوض میں ملائکۃ المقربین آپ کے واسطے دعا کرینگے اے مولا کریم میں نے اس کتاب کو باوجود بے علم ہونیکے جس قدر محنت سے لکھا ہے تجھ پر خوب روشن ہے پس تو اس کتاب کو ہدایت کے طالبوں کے واسطے مستقل ہدایت کا ذریعہ بنا اور میرے تمام گناہوں کو محض اپنی رحمت اور شان کریمی سے بخش دے اور میری اولاد کو دین کا سچا خادم بنا۔ آمین ربنا ھب لنا من ازواجنا وذریتنا قرۃ اعین واجعلنا للمتقین اماما۔ ربنا توفنا مسلماً والحقنا بالصلحین آمین ثم آمین

دس ہزار روپیہ انعام

جھوٹے اور سچے نبی پیدا ہوتے رہے ہیں اور اس کے واسطے اللہ تعالیٰ نے یہ معیار مقرر کر دیا ہے کہ جھوٹا نبی ہمیشہ قتل کر دیا جائے گا اور سچے نبی کو تمام دنیا بھی مل کر قتل نہ کر سکے گی اس بات کو ثابت کرنے کے واسطے ہم نے کتاب کذابوں کا انجام لکھ کر یہ دکھایا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق سا ہا جھوٹے نبی پیدا ہوئے اور وہ سب قتل کر دیے گئے تاریخ سے ان کے حالات دکھا کر دس ہزار روپیہ کا انعام مقرر کر کے دکھایا ہے کہ تم کسی ایک جھوٹے نبی کی مثال پیش کرو کہ جس نے نبوت کا دعویٰ کیا ہو اور وہ قتل ہونے سے بچ گیا ہو۔ غور کرو کہ ہم تو ۶۰ گواہ (مدعی) ثبوت میں پیش کرتے ہیں اگر تم سچے ہو تو تم ایک ہی ایسے انسان کو پیش کر دو کہ جو جھوٹا ہو اور قتل سے بچا ہو یا سچا ہو اور قتل ہوا ہو۔ ھاتوا برھانکم ان کنتم صدقین اگر تم سچے ہو تو دلیل پیش کرو کتنا بڑا دعویٰ ہے اگر غلط ہی تو توڑ دو اور انعام حاصل کرو قیمت کتاب عہر المشتہر منیجر اخبار اولیاء اللہ یا چاندنی چوک دہلی

امان عالم احمدی
گوٹ ... گجرات

دیباچہ

میرٹھ میں میری سسرال ہے مگر رہنے والا دہلی کا ہوں اور تمام کاروبار دہلی میں ہونیکی وجہ سے بہت کم دہلی سے باہر حاضر ہوا کرتا ہوں۔ بیگم معہ بچوں کے میرٹھ گئی ہوئی تھیں اس لئے روزانہ آٹھ بجے شبکو بمبئی میل میں بیٹھکر دہلی سے میرٹھ چلا جاتا رات بھر میرٹھ رہ کر صبح کو بمبئی میل سے پھر چلا آتا پچھلے دنوں چونکہ شدھی اور سنگٹھن کا ہر جگہ زور تھا اور آریہ صاحبان ہر جگہ جلسے کر رہے تھے چنانچہ میرٹھ میں آریوں نے بڑے زور کا جلسہ کیا اور مسلمانوں کو چیلنج دیا میرٹھ میں متعدد عربی مدارس ہیں مولویوں نے آریوں کا چیلنج علیحدہ منظور کیا اور جمیعتہ العلماء کی شاخ نے علیحدہ ان کا چیلنج منظور کیا مگر ادھر آریوں کی طرف سے مناظر پنڈت دھرم بھکشو جیسا منہ پھٹ اور بیباک مناظر تھا اس لئے مولویوں کو پہلے ہی روز بڑی شکست ہوئی دوسرے روز شبکو جمیعتہ علماء کے مناظرہ کا دن تھا اور جمیعتہ والے دیکھ چکے تھے کہ یہی برتاؤ ہمارے ساتھ ہوگا اس لئے وہ لوگ وہاں سے چل کر جمیعتہ علماء کے صدر دفتر دہلی میں پہنچے کہ ہمیں مناظر دیجئے مگر چونکہ "جمیعتہ علماء" صرف مسلمانوں کو کافر بنانا جانتے تھے اور کافروں کو مسلمان بنانا ان سے نہیں آتا اس لئے انہوں نے مناظر دینے سے کانوں پر ہاتھ رکھا تب وہ بیچارے مجبوراً میرے پاس آئے میں نے اپنے اسسٹنٹ ماسٹر محمد حسین صاحب آسان اور مولوی عمر الدین صاحب احمدی کو بھیج دیا جنہوں نے میرٹھ پہنچکر پنڈت دھرم بھکشو کی زباندرازی کا خاطر خواہ علاج کر دیا تمام مسلمان میرٹھ والے کو اس دن معلوم ہوگیا کہ اگر غیر مسلموں کے زہر کا تریاق کسی کے پاس ہے تو وہ صرف احمدی ہیں اس وقت سے اکثر مولوی مجھ سے واقف ہو چکے تھے اس زمانہ کا یہ واقعہ ہے کہ میں میرٹھ سے دہلی آنے لگا تو صبح کو بمبئی میل میں میلہ نوچندی کی وجہ سے بہت بھیڑ تھی اور مجھے جگہ نہ ملی مجبوراً گھر واپس چلا گیا اس کے بعد ساڑھے دس بجے کی گاڑی پر پہنچا تو اس میں بھی جگہ نہ ملی مجبوراً سیکنڈ کلاس کا ٹکٹ لیکر ہاپوڑ کی گاڑی میں بیٹھ گیا جس میں آٹھ آدمی بیٹھے تھے منجملہ ان کے دو مولوی صاحب بھی تھے اور راستہ میں ختم نبوت پر بحث شروع ہوکر تو تو میں میں تک نوبت پہنچکر وہ بحث ختم ہوئی اتنے میں ہاپوڑ کا اسٹیشن آگیا اور اتفاق کی بات کہ ہم نو کے نو آدمی دہلی ہی جانے والے تھے اس لئے سب ایک ہی جگہ ٹھیرے رہے

ایک دہریہ اور ختم نبوت

ہاپوڑ کے اسٹیشن پر چونکہ گاڑی کے آنیں پورے تین گھنٹے تھے اور وقت گزارنیکے واسطے تمام اصحاب ویٹنگ روم میں ٹھیرے ہوئے تھے اسی سلسلہ میں ایک دہریہ صاحب جو امیر آدمی تھے فرمانے لگے کہ مولوی صاحب اگر آپ برا نہ مانیں تو میں ایک بات دریافت کروں مولوی صاحب نے کہا ہاں ضرور آپ شوق سے فرمائیے دہریہ صاحب نے کہا کہ میں مذہبی آدمی نہیں ہوں نہ میں وید کا قایل ہوں اور نہ قرآن وانجیل کا میں جو کچھ عرض کرونگا وہ محض عقلی بات ہوگی اس لئے آزادانہ گفتگو کروں گا مولوی صاحب دیوبند کے تعلیم یافتہ تھے فرمانے لگے بیشک آپ عقلی گفتگو کریں اسلام عین عقل کے مطابق تعلیم دیتا ہے میں بھی عقل سے ہی جواب دونگا دہریہ صاحب آرام کرسی پر پہلے تو آرام سے لیٹے ہوئے تھے اب وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمانے لگے مگر شرط یہ ہے کہ جب تک میں بولوں آپ کان لگا کر سنتے چلے جائیں درمیان میں آپ بولنے کا حق نہیں رکھتے مولوی صاحب نے یہ شرط بھی منظور کرلی۔ تب دہریہ صاحب نے فرمایا کہ محمد صاحب تک آپ مانتے ہیں کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی آئے اور محمد صاحب کے زمانہ تک انسان وحشیانہ زندگی بسر کرتا تھا کوئی پتھر کو پوجتا تھا کوئی دریا کو کوئی درخت کو اس زمانہ میں تو بارش کے قطروں کی طرح نبی آئے کسی نے پہاڑ میں سے اونٹنی نکالدی کسی نے مردوں کو زندہ کردیا کسی نے سونٹے کا سانپ بنادیا کسی نے چاند کے دو ٹکڑے کردیے کسی نے سونٹا مار کر دریا کو چیر دیا کسی نے مادرزاد اندھوں کو بینا کردیا کوئی آگ میں پڑ کر زندہ نکل آیا کوئی مچھلی کے پیٹ میں تین دن زندہ رہا کسی نے بھونی ہوئی مچھلی زندہ کردی کسی نے گائے کے گوشت کا ٹکڑا مردہ پر مار کر زندہ کردیا کسی نے سونٹا مار کر پتھر میں سے بارہ چشمے نکال دیئے کسی نے سوکھی ہوئی بکری سے اتنا دودھ نکالا کہ سارا لشکر سیراب ہوگیا کسی نے خدا سے منہ در منہ بے حجاب کلام کیا کوئی ایک پل میں ساتوں آسمان کی سیر کر آیا کسی نے پرندوں کو پیدا کیا کسی نے جانوروں کو زندہ کیا۔ غرضیکہ کیا کیا بیان کروں آج آپ کے معجزنما خدا نے یکلخت کیوں معجزانہ قدرت خالی بند کرلی ایسی کیا ہم لوگوں سے خطا ہوگئی جو محمد صاحب کے بعد ہم پر ایسی مار پڑی کہ وہ راستہ ہی بند ہوگیا اور اس دروازہ پر آہنی دیوار لگادی گئی وہ چھپا ہوا خدا انہی باتوں کو ظاہر کرکے تو اپنا ہونا ثابت کرسکتا تھا جب سے اس نے

اپنا چہرہ دکھانا بند کر دیا دنیادار خدا سے ہی انکار کر بیٹھے اور خدا کا وجود ایک وہم رہ ہو گا" اور ہونا چاہیے سے آگے نہیں بڑھ سکتا اور ہے تک نہیں پہنچتا۔ غرضیکہ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ انسان بالکل وحشی تھا ان واقعات کو آپکی کتابوں میں پڑھ کر اور سن کر انسان حیرت میں رہجاتا ہے کیونکہ ان غیر ترقی یافتہ لوگوں کو آپ کے نبیوں نے ایسے ایسے معجزہ دکھائے مگر کسی نے ان کو نہیں مانا بلکہ کسی کو پھانسی پر لٹکا دیا کسی کو آگ میں ڈالدیا کسی کو آرے سے چیر دیا کسی کو وطن سے نکال دیا اتنے بڑے بڑے معجزے دیکھکر یہ برتاؤ کچھ عقل میں بات نہیں آتی آج کل اسقدر ترقی کے زمانہ میں اگر کوئی ڈاکٹر امریکہ جرمنی کا رہنے والا کوئی ترکیب معلوم کرے کہ جس سے مردہ زندہ ہو سکے اور وہ دس پانچ مردوں کو زندہ کرنے کے بعد آپ کے عقیدہ کے مطابق ہوائی جہاز پر چڑھ کر مکہ کی چھت پر رات کو پہنچ جائے اور صبح کو وہ کہے میں آسمان سے آیا ہوں میرا نام ابن مریم ہے اور جس طرح میں پہلے مردوں کو زندہ کیا کرتا تھا اب بھی کرتا ہوں تمام دنیا بلا عذر اس کے آگے سر جھکا دیگی۔

غرضیکہ اس وقت جبکہ انسان ترقی کے آسمان پر پرواز کر رہا ہے اور آگ پانی ہوا مٹی بجلی پر حکمرانی کر رہا ہے اس زمانے میں ایسے معجزات کے سامنے سر جھکا دینے کے واسطے لوگ طیار ہیں تو بھلا اس وحشی زمانہ میں ایسے معجزات دیکھکر کسطرح انسان انکی مخالفت کرسکتا تھا واقعات یہ بتا رہے ہیں کہ اگر مٹی کے تیل کا موجد موسیٰ اور عیسیٰ کے زمانے میں پیدا ہوتا اور کہتا کہ میری صداقت میں خدا نے یہ معجزہ دیا ہے کہ بجائے تیل کے تم اس کنوئیں کے پانی کو جلایا کرو تو تمام دنیا اس کو نبی مان لیتی اور وائرلیس ٹیلیگرافی کا موجد اگر اس زمانہ میں پیدا ہو کر دو چار ہزار میل کے فاصلہ سے گفتگو کرا دیتا تو اس کو نبی کے بجائے لوگ خدا مان لیتے چنانچہ واقعات گواہ ہیں کہ اس زمانے میں وہ لوگ اس قدر نادان تھے کہ پتھروں کو خدا مان رہے تھے اور اسود عنسی اور ابن صیاد مسیلمہ کذاب اور سجاح اور عبداللہ بن مقنع کو فوراً لاکھوں نے مان لیا کیونکہ وہ لوگ ٹرک اور مسمریزم وغیرہ کے ذریعہ حیرت انگیز باتیں لوگوں کو سناتے تھے خیر اگر یہ فرض بھی کر لیا جائے کہ صادق تو نبی لوگ مخالفت کرتے ہیں اور کاذبوں کو فوراً کامیابی ہو جاتی ہے۔ یہ معلوم ہونا چاہئے کہ محمد صاحب تک تو بارش کے قطروں کی طرح نبی ٹپک پڑے صاحب کے بعد خدا نے کیوں نبیوں کو بھیجنا اور اپنے بندوں سے بولنا اور معجزہ

بنہد کر لیا۔ مولوی صاحب بولے۔ کیا اب مجھے اجازت ہے کہ اس کا جواب عرض کردں۔ دہریہ صاحب جی ہاں آپ کو اس کا جواب دینا چاہیئے۔ مولوی صاحب۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر دین کامل ہوگیا اور نعمت تمام ہوگئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم ہوگئی اب کسی نبی کی ضرورت نہیں رہی۔

دہریہ آپنے تین لفظ فرمائے ہیں پہلا یہ کہ دین کامل ہوگیا دوسرا یہ کہ نعمت تمام ہوگئی تیسرے یہ کہ نبوت ختم ہوگئی پہلے تو یہ بتائیے کہ دین نامکمل کب تھا جھوٹ بولنا کونسے مذہب میں ثواب تھا زنا قتل چوری ڈاکہ غرضیکہ جو بری باتیں ہیں وہ محمد صاحب سے پہلے کونسے مذہب میں ثواب سمجھی جاتی تھیں اور جو اچھی باتیں ہیں وہ کونسے مذہب میں بری سمجھی جاتی تھیں جو دین کامل ہوگیا اور پہلے نامکمل تھا۔ دوسرے یہ کہ نعمت کس چیز کا نام ہے جو اللہ کے پاس اب نہیں رہی اور تمام ہوگئی اور آئندہ دنیا کو اس نعمت سے محروم کردیا امت محمدیہ نے کیا خطا ایسی کری جو نعمت انپر تمام کردی اور اب خدا میں وہ نعمت بنانیکی طاقت کیوں زائل ہوگئی اور اب کسوجہ سے نئی نعمت نہیں بنا سکتا اور تیسری بات ختم نبوت جو آپنے فرمائی ہے اس کے متعلق پہلے میں آپ سے یہ سوال کرونگا کہ نبی کس لئے دنیا میں آیا کرتے ہیں؟ مولوی صاحب نبی اللہ کو منوانے اور لوگوں کو گناہ سے بچانیکے واسطے آتے ہیں دہریہ بس بس میں سمجھ گیا تو کیا آپ مہربانی سے مجھے بتائینگے کہ محمد صاحب کے بعد گناہ کرنا انسانوں نے چھوڑ دیا اور کیا تمام دنیا نے خدا کو مان لیا جس قدر فلسفی یورپ امریکہ وغیرہ میں رہتے ہیں خدا کی ہستی کے قائل نہیں ایک میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوں کہ خدا کا قائل نہیں۔

مولوی صاحب نہیں نبوت تو ختم ہوگئی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کے علما و نبی اسرائیل کے نبیوں کے برابر ہوتے ہیں یعنی جو کچھ انبیاء بنی اسرائیل دنیا میں آکر کرتے تھے وہ کام حضرت کی امت کے علماء دیا کرتے ہیں۔ دہریہ نے کہا خوب میں سمجھ گیا۔ اچھا دیکھئے مجھے خدا کی ہستی منوائیے پہلے یہ بتائیے کہ خدا کیا کرتا ہے؟ مولوی صاحب ہمکو مارتا ہے اور دہریہ بات کاٹ کر بولا ٹھیریئے میں آپ کے خدا کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ مجھے دس منٹ کے اندر اندر مار دے اگر کوئی خدا ہے تو اس کو آپ اسی طرح کہئے جسطرح محمد صاحب اور انبیاء بنی اسرائیل ہمکرا اپنے منکروں پر عذاب نازل کیا کرتے تھے یہ دیکھئے میں نے گھڑی باہر نکال کر رکھدی اور دس منٹ میں آپ انبیاء بنی اسرائیل کی طرح معجزہ دکھائیے مولوی صاحب گھبرا کر

بولے کہ یہ معجزہ تو میں دکھا نہیں سکتا دہریہ بولا پھر میں آپکے اس دعویٰ کو نہیں مان سکتا کہ محمد صاحب کی امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہوں گے بنی اسرائیل کے نبی تو مردوں کو زندہ کیا کرتے تھے جو دنیا میں کوئی نہیں کر سکتا مگر میں آپ کو اس قدر معمولی سی بات کہتا ہوں جسکو ہر شخص دکھا سکتا ہے چنانچہ یہ دیکھیے میرا پستول ہے اس کے ذریعہ میں ایک سیکنڈ میں اس کتے کو مار سکتا ہوں جو آپ کے سامنے بیٹھا ہے مگر آپ کا خدا دس منٹ میں بھی مجھے نہیں مار سکتا اگر مار سکتا ہے تو وہ آپ کا کہنا نہیں سنتا کیونکہ آپ بنی اسرائیل کے نبیوں کے غلاموں کے برابر بھی نہیں پس یہ معلوم ہوا کہ یا تو خدا میں طاقت نہیں رہی یا ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں کے آنیکی خبر غلط ہے یا اگر آئے تو ان کی طرف جو معجزات منسوب ہیں وہ غلط ہیں ہم کہتے ہیں کہ کیا آدمی پیدا ہونے بند ہو گئے؟ جو ان کے واسطے اب نبیوں کی ضرورت نہیں یا اب گناہ ہونے بند ہو گئے۔ زیادہ باتیں میں نہیں کرتا مختصر کرتا ہوں مجھے آپ عقلی دلائل سے یہ بتائیے کہ محمد صاحب تک انسانوں کو انبیاء کی کیوں ضرورت تھی اور اب کیوں ضرورت نہیں رہی۔

مولوی صاحب۔ یہ اعتراض کوئی نیا نہیں بانی بہائی آریہ قادیانی بھی یہی اعتراض کر رہے ہیں

دہریہ۔ چلو پھر میرے ساتھ چار آدمی اور ہو گئے ہیں میرے سوال کو مزید تقویت پہنچ گئی کمزوری نہیں آئی۔

مولوی صاحب۔ یہ ہمارا پامال شدہ مسئلہ ہے پچاسوں مرتبہ ہم اس کا جواب شافی دے چکے ہیں۔

دہریہ۔ (جیب سے سو روپیہ نکال کر) اگر آپ تسلی بخش جواب دیں تو یہ سو روپیہ آپ کی نظر ہیں۔

مولوی صاحب۔ فیصلہ کون کرے گا؟

دہریہ۔ یہ سات آدمی جو ہمارے پاس بیٹھے ہوئے ہیں اگر ان میں سے چار آدمی کہدیں کہ جواب شافی ہے تو ان کا فیصلہ مجھے منظور ہے اور یہ لوگ ہیں بھی مسلمان سوائے ایک صاحب کے مگر یہ لوگ جنٹلمین ہیں انپر میں اعتماد کہتا ہوں ان کے لباس ان کی صورت ان کا اخلاق ان کا طرز کلام بتا رہا ہے کہ جھوٹ بولنے کے واسطے طیار نہیں ہونگے۔

مولوی صاحب۔ بہت بہتر مجھے منظور ہے سنیئے جواب عرض کرتا ہوں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے جہاں یہ فرمایا کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے

برابر ہوں گے اس سے یہ معنی نہیں کہ وہ بنی اسرائیل کی طرح معجزے بھی دکھا سکینگے

دہریہ۔ پھر ان علماء کو بنی اسرائیل کے انبیاء کی کونسی خوبی ملجائیگی جسکی وجہ سے وہ انکے مانند ہوں گے ہم نے تو آج تک یہی سنا اور پڑھا ہے کہ انبیاء میں اور عوام میں یہ فرق ہوتا ہے کہ نبی کو خدا براہ راست غیب کی خبریں دیتا ہے اور معجزات اس کے ساتھ ہوتے ہیں تیسرے وہ معصوم ہوتا ہے باقی جس قدر باتیں اس میں ہوتی ہیں وہ عوام میں بھی ہوتی ہیں مثلاً خدا کی توحید کا وعظ کرنا نیکی کی طرف توجہ دلانا وغیرہ عوام کی طرح وہ بھی کھاتا پیتا ہے ہگتا ہے موتتا ہے چلتا ہے پھرتا ہے بیوی بچے اسکے بھی ہوتے ہیں دو آنکھ دو ہاتھ دو کان ایک ناک دو پاؤں ایک منہہ غرضیکہ بالکل عام انسانوں میں اور اس میں کوئی فرق نہیں ہوتا ہے معجزات کا تو آپ نے انکار کر دیا اب بتلائیے کیا آپ معصوم ہیں یا اور کوئی ایسا مولوی آپ پیش کر سکتے ہیں جو انبیاء کی طرح معصوم ہو اور غیب کی خبریں اسکو ملتی ہوں اور وہ تمام صحیح بھی ہوتی ہوں جواب دیجئے اور ابھی نقد سو روپیہ وصول کیجئے

مولوی صاحب۔ دیکھئے اگر کسی کو کہا جائے کہ یہ شیر کی طرح بہادر ہے تو کیا ضروری ہے کہ اس کے دم بھی ہو۔

دہریہ۔ کم از کم وہ بہادر تو ہوتا ہے میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں (کہکر میری طرف دیکھا اور میں نے کہا دَأنت اسدًا یرمی سنکر شیر کے ناخن اور پنجے تلاش کروں کہنے لگے ہاں اور مولانا کی طرف مخاطب ہوکر) اور آپ تو انبیاء بنی اسرائیل کی طرح ایک بھی خوبی علماء میں پیش نہیں کر سکتے۔

مولوی صاحب۔ انبیاء کی طرح علماء بھی لوگوں کو گمراہی سے راہ راست پر لاتے ہیں

دہریہ۔ کیا انبیاء بنی اسرائیل کے پیرو کسیکو گمراہی سے راہ راست پر نہیں لایا کرتے تھے تاریخ کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ جناب مسیح کے زمانہ میں صرف تیرہ آدمی انپر ایمان لائے اس کے بعد جناب مسیح کو پھانسی مل گئی اور دنیا میں آجتک جس قدر مسیحی مذہب پھیلا یہ تمام ان کے علماء کا ہی پھیلایا ہوا ہے اور مسیحی علماء کا یہ کام اتنا عظیم الشان ہے کہ محمد صاحب کے علماء اس قدر عظیم الشان کام اپنا نہیں پیش کر سکتے چنانچہ سات عظیم الشان سلطنتیں عیسائیوں کی ہیں سب سے زیادہ مالدار سب سے زیادہ ذی علم مہذب ترقی کے آسمان پر پرواز کرنے والے

جناب مسیح کے ماننے والے ہیں اس سے ایک سیڑھی اور اوپر چڑھ جائیے یا تاریخ کا ایک ورق اوّل کا اور کھول کر دیکھئے تو جناب بدھ ہمیں ملتے ہیں جنکے علماء نے اتنا کام کیا کہ باوجود ڈھائی ہزار کا پرانا مذہب ہونیکے دنیا میں سب سے بڑی تعداد بدھ مذہب کے پیروؤں کی ہمیں نظر آتی ہے تو معلوم ہوا کہ یہ کوئی انوکھی بات نہیں سب نبیوں کے پیرو علماء اپنے نبی کے داعی ہوا کرتے ہیں میں ایسی بات معلوم کرنا چاہتا ہوں جو امت محمدیہ کے علماء میں خاص ہو جسکی وجہ سے وہ انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہو سکیں۔

مولوی صاحب ۔ العلماء ورثۃ الانبیاء علماء انبیاء کے وارث ہوا کرتے ہیں اس لحاظ سے اگر دیگر انبیاء کے علماء نے بھی انبیاء کی طرح تبلیغ کی تو کیا حرج ہے۔

دہریہ ۔ حق برزبان جاری پھر امت محمدیہ کے علماء میں جب کوئی خصوصیت نہیں تو نبیوں کا آنا اب بند کیوں کرتے ہیں معلوم ہوا کہ نبی آسکتے ہیں انبیاء کا آنا بند نہیں اور آپ میرے ایک اعتراض کا بھی جواب دینے کی قابلیت نہیں رکھتے میں نے اتنا وقت بھی آپ کے ساتھ ضائع کیا بس معلوم شد بافندگی معاف فرمائیے اب میں آپ سے گفتگو کر کے اپنا تضیع اوقات نہیں کرنا چاہتا ۔ ان دونوں صاحبوں کی تو اس جگہ گفتگو ختم ہوگئی مگر ہمارے دل میں اس مسئلہ کی تحقیقات کی جستجو پیدا ہوئی تو حسب ذیل نتیجہ پر ہم پہنچے اگر خالی الذہن ہو کر انسان اس پر غور کریگا تو ضرور اس مقام پر پہنچ جائیگا کہ محمد صلعم کے بعد نبی آنے بند نہیں ہوئے ۔ مؤلف ۔

شطرنج کی مثال

واذا الصحف نشرت کے مطابق یہ علمی زمانہ ہے شطرنج کھیلنے والوں کو دیکھکر سبق حاصل کیجئے کہ جب کوئی شخص شطرنج کی بازی کمزور ہوتی دیکھتا ہے تو فریق مخالف کو گالی دیتا ہے نہ اس سے لڑ پڑتا ہے کیونکہ لڑنا اور گالی دینا اسکو جتوا نہیں سکتا بلکہ اسکا جواب صرف مہرہ چلنا ہے ہم آجکل انگریزی اخبارات میں کثرت سے شطرنج کی اڑی ہوئی بازیوں کو حل کرانے کے واسطے اخبارات میں شائع کر کے ماہرین شطرنج سے مدد طلب کیا کرتے ہیں بس اسی طرح میرے اور مخالفین کے درمیان قرآن و حدیث شطرنج ہے اس لئے ہمیں لڑنا اور گالیاں دینا نہیں چاہئے بلکہ یہ علمی بحث کا جواب علم سے ہی ہوتا ہے وہ جاہل

مطابق اور حیوان سے بدتر ہے جو علمی مناظروں میں گالیاں اور لڑائی شروع کر دیتا ہے
سنت جاہلان است کہ چوں جواب نہ آید غصہ بآید

مولوی محمد شفیع صاحب مہتمم دار التدریس والاشاعت دیوبند نے جو کتاب ختم نبوۃ فی القرآن اور ختم نبوت فی الحدیث کتابیں تالیف کی ہیں ان کا جواب حسب ذیل ہے اور جسطرح مولوی صاحب نے حصہ اوّل میں قرآن کی ایکسو آیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے اسی طرح ہم نے اس کتاب میں اوّل مولوی صاحب کی پیش کردہ آیات کو معہ ترجمہ لکھکر اس کا جواب دیا ہے اور اس کے دوسرے حصہ میں دو سو دس احادیث کا جواب لکھا ہے امید ہے ناظرین کرام اس کو مطالعہ فرماکر میری محنت کی داد کے بجائے مجھے دعائے خیر سے یاد فرماکر ان اللہ لا یضیع اجر المحسنین سے مستحق ہوں۔ مؤلف۔

محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہ آنیکی دلیل میں مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی کی پیش کردہ

پہلی آیت ۱

ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وکان اللہ بکل شئ علیما ترجمہ اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم تم میں سے کسی ایک مرد کے بھی باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور ختم کر دینے والے ہیں تمام نبیوں کے۔

جواب اس خیال کے مخالف اصحاب کے پاس اس عقیدہ کی تائید میں ایک پارہ یا ایک سورۃ یا ایک رکوع بلکہ ایک آیت بھی نہیں۔ تیرہ سو برس کے عرصہ میں جس قدر سرمایہ اس کے خلاف جمع کیا ہے وہ صرف ایک حرف ہے خاتم۔ اور کچھ نہیں جسکے معنے تمام لغات تمام محاورات اور تمام احادیث کے خلاف اپنے عقیدہ کے مطابق کھینچ تان کر کرتے ہیں اور وہ اس طرح کرتے ہیں کہ ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین یعنی محمد مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنے والے ہیں اور خدا ہر چیز کا عالم ہے

نوٹ: تردید میں جو گنتی لکھی ہے یعنی نمبر دیئے گئے ہیں یہ مولوی محمد شفیع کی پیش کردہ آیت کے ہیں اور بند سو نمبر جو نمبر درج ہیں یہ خاکسار مؤلف کی پیش کردہ آیت یا حدیث کا نمبر ہے۔

ہمارے مخالفین اس آیت کو پیش کر کے کہتے ہیں کہ "یہ آیت رسول کریم کے آخری نبی ہونے پر قطعی نص ہے تمام لغات عرب چھان ڈالو خاتم النبین کے معنی آخری نبی ہیں"

خاتم بالفتح	لفظ خاتم بالکسر	معانی	نام کتاب
״	״	نگینہ مہر جس پر نام وغیرہ کندہ کئے جاتے ہیں	لسان العرب تاج العروس صحاح جوہری قاموس
״	״	انگشتری مثل خاتم الذہب یعنی سونے کی انگوٹھی	لسان العرب تاج العروس صحاح وغیرہ
״	״	آخر قوم بھی اکثر مستعمل ہے	قاموس تاج العروس منتہی الادب
.	بالکسر فقط	گھوڑے کے پاؤں میں جو تھوڑی سی سفیدی ہوتی ہے اس کو بھی خاتم کہتے ہیں۔	״ ״ ״ ״ ״ ״
.	״	گھوڑے کے تھنوں کے پاس کا حلقہ بھی خاتم کہلاتا ہے	״ ״ ״
.	״	گدی کے نیچے جو گڑھا ہے اس کو بھی خاتم کہتے ہیں	״ ״ ״
.	״	بمعنی اسم فاعل کسی چیز کو ختم کرنے والا	״ ״
بالفتح فقط	.	مہر کا جو نقش کاغذ وغیرہ پر اتر آتا ہے	لسان العرب وغیرہ

(منقول کتاب ختم نبوت مصنفہ مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی)

فاضل دیوبندی نے آٹھ معنی کئے ہیں اب ان آٹھ معانی کو اس آیت کے ساتھ لگا کر دیکھیں کہ کون سے معنی ٹھیک اس جگہ چسپاں ہو سکتے ہیں۔

(۱) محمد تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے نگینہ ہیں جس پہ نام وغیرہ کندہ ہوتا ہے۔

(۲) ״ ״ ״ ״ ״ ״ ״ اور وہ نبیوں کی انگوٹھی ہیں۔

(۳) ״ ״ ״ ״ ״ ״ اور وہ نبیوں کی آخر قوم ہے

(۴) ״ ״ ״ ״ ״ اور وہ نبیوں کے گھوڑے کے پاؤں کی سفیدی ہیں

(۵) ״ ״ ״ ״ ״ اور وہ نبیوں کی گھوڑے کے تھنوں کے پاس کا حلقہ ہیں

(۶) ״ ״ ״ ״ ״ اور نبیوں کی گدی کے نیچے کا گڑھا ہیں

(۷) محمدؐ تم میں سے کسی مرد کے باپ نہیں لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور نبیوں کے ختم کرنیوالے ہیں
(۸) " " " " " " اور وہ نبیوں کی مہر کا نقش ہیں

ان آٹھ معانی میں ایک معنے آپ ہی کی طرفداری کرتے ہیں یعنی نمبر سات اور نمبر تین تمہارا ساتھ اس لئے نہیں دے سکتے کہ لفظ محمدؐ واحد ہے نہ کہ جمع پس کثرت مانے آپ کے ساتھ نہیں اس لئے آپ کا استدلال غلط ثابت ہو گیا اور یہ آپ کی ڈینگ کہ "تمام لغات جہان ڈالو خاتم النبین کے معنی آخری ہیں" بالکل غلط ثابت ہوئی۔ مگر یہ ہمارا دعویٰ ہے کہ دنیا کی کسی لغت میں لفظ ختم مقام [illegible] ہیں کہ خاتم کے معنی بند کرنیوالا یا روکنے والا درج نہیں۔ یہ نمبر سات بھی تمہارا ساتھ اس لئے دیتے ہیں کہ تمام لغاتوں کے مؤلف تمہارے ہم عقیدہ لوگ تھے اور انہوں نے یہ معنی دھینگا زوری سے کر دیے ہیں ورنہ محاورات عرب میں کسی جگہ ختم کر دینے کے معنی نہیں نہ محمدؐ صلعم سے پہلے کا کوئی محاورہ یا کسی عرب کا مقولہ یا کسی عرب شاعر کا کوئی شعر تمام عربی لٹریچر میں موجود نہیں نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی عربی کتاب میں خاتم کا لفظ بند کرنے اور روکنے کے معنی میں استعمال ہوا۔ پس دوستو غور تو کرو کہ جب اہل عرب نے کبھی لفظ خاتم کو بند کرنے اور روکنے کے معنی میں استعمال نہیں کیا تو پھر کیا وجہ ہے جو اس لفظ کے معنی یہ کئے جائیں اگر ہمارے مخالف اس قول میں سچے ہیں تو کیوں کسی عرب کا مقولہ یا محاورہ پیش نہیں کرتے اگر خاتم کا لفظ محمدؐ صلعم کے واسطے مخصوص طور پر تراشا گیا ہے اور عرب کے محاورہ میں استعمال نہیں ہوتا تب بھی ہم صبر کر لیں مگر لطف یہ ہے کہ یہ لفظ تمام ادیب شاعر ناشر استعمال کرتے ہیں اور کبھی بند کرنے یا روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں کرتے اسی طرح قرآن میں یہ لفظ آٹھ جگہ استعمال ہوتا ہے مگر بند کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا محمدؐ صلعم خود اس لفظ کو استعمال کرتے ہیں اور صحابہ استعمال کرتے ہیں مگر بند کرنے کے معنی میں استعمال نہیں کرتے جو ہم آگے پیش کرینگے ناظرین اسبات کو بھی ضرور نوٹ کر لیں۔ اب ہم تمہیں اس آیت کے معنی کر کے دکھائیں کہ اس آیت سے تمہارا گمراہ کن عقیدہ ہر گز ثابت نہیں ہو سکتا۔ اس آیت کے چار حصے ہیں اوّل ماکان محمد ابا احد من رجالکم دوم ولکن رسول اللہ سوم وخاتم النبین چہارم وکان اللہ بکل شئ علیما ان حصہ کے معنی کرنے سے پہلے ہم یہ بتا دیں کہ یہ سورۃ احزاب کی آیت ہے جس میں ابتداءً یہ بتایا ہے کہ حضرت رسول کریم کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہیں۔ تو جب حضور کی

بیویوں کو اللہ تعالیٰ نے ماں قرار دیا تو حضرت رسول کریم مومنوں کے باپ ہوئے۔ مگر اس آیت میں جسمانی باپ ہونے سے انکار کرکے دوسرے حصہ میں لفظ "لکن" لاکر شبہ کا قلع قمع کر دیا کیونکہ لفظ "لکن" حرف استدراک ہے اس کا مقصد یہ ہوا کہ صرف جسمانی باپ ہونے سے انکار کیا گیا ہے کیونکہ ہر نبی اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے۔

ویسمّی کلّ من کان سببا فی ایجاد شئ او اصلاحه او ظهوره ابا۔ ولذلک سمّی النبی صلی اللہ علیہ وسلم ابا المؤمنین قال اللہ النبی اولی بالمؤمنین من انفسهم و ازواجه امهاتهم وفی بعض القراءات وهو اب لهم

اور ہر وہ شخص باپ کہا جاتا ہے جسکو اسکی ایجاد یا اصلاح یا ظہور میں دخل ہو۔ اور اسی لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو المومنین کہا جاتا ہے۔ دیکھو خداوند عالم فرماتا ہے۔ نبی مومنین پر انکی جانوں سے زیادہ حقدار ہیں اور انکی ازواج مومنین کی مائیں ہیں اور بعض قراءت میں یہ بھی ہے کہ آپ مومنین کے باپ ہیں۔

بس اس جگہ یہ بتایا کہ جسمانی باپ تو تم مردوں میں سے کسی کے نہیں لیکن روحانی باپ ضرور ہیں۔

اس جگہ اس آیت کے شان نزول بتا دینے سے سعید روحوں کو خاص فائدہ ہوگا اس لئے ضروری ہے کہ اس آیت کا شان نزول ہی بیان کر دیا جائے۔ جس کا اقرار ختم نبوت والے نے بھی کیا ہے۔

شان نزول ۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت زید کو جو حضور کے غلام تھے اپنا متبنیٰ بنا لیا تھا اور حضور نے حضرت زید کی شادی حضرت زینب سے کر دی تھی مگر حضرت زینب کی حضرت زید سے نہ نبھی تو حضور نے حضرت زینب کے ساتھ خود نکاح کر لیا اسپر کفار نے یہ شور مچایا کہ دیکھو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بہو سے نکاح کر لیا اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرما کر اس اعتراض کو توڑ دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی صلبی بیٹا نہیں اس لئے آپ کسی مرد کے باپ نہیں لیکن آپ رسول اللہ ہیں۔ اگر اس آیت کا شان نزول یہ ہوتا کہ مسیلمہ کذاب یا اسود عنسی یا ابن صیاد یا سجاح نے جو دعویٰ نبوت کیا تھا اس کی نبوت کی تردید میں اللہ تعالیٰ اس آیت کو نازل کرتا تو ایسی حالت میں جبکہ اس آیت میں ایک لفظ بھی ایسا نہ ہوتا کہ اب چونکہ اللہ تعالیٰ کافی سے زیادہ نبی بھیج

چکا ہے لہذا آئندہ نبیوں کے مبعوث نکرنیکا وہ عہد کرتا ہے پس محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں اگر ایسا ہوتا تو پھر ہم مجبور ہو جاتے کہ اس کے یہ معنی کریں گو قرآن شریف کی ایک آیت بھی شان نزول کی محتاج نہیں مگر ہم مخالفین کو تقویت کے واسطے ایسا کہہ رہے ہیں۔

غرضیکہ جب یہ اعتراض محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ہوا تو یہ آیت نازل ہوئی اور اس میں اللہ تعالی نے یہ بتایا ہے کہ محمد صلعم کسی مرد کے باپ نہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں۔

لیکن کا استعمال اسی طریقہ پر ہماری اردو زبان میں بھی ہوتا ہے اور چونکہ اردو ست بیجھڑی زبان کا نام ہے اور لیکن کا لفظ عربی سے ہی اردو میں لیا گیا ہے اسلئے ہمارے ہاں بھی انہی معنوں میں استعمال ہوتا ہے چنانچہ یہ محاورہ ہے کہ زید بکر کے پاس آکر کہتا ہے کہ خالد نے دس روپیہ مانگے ہیں بکر کہتا ہے کہ میں نہیں دے سکتا زید اس بات کو سنکر واپس ہوتا ہے اور صحن طے کر کے دروازہ کے قریب پہنچتا ہے تو بکر کہتا ہے "لیکن"۔ زید لفظ لیکن کو سنکر فوراً واپس ہوگا اور وہ خیال کریگا یا تو دس کے بجائے پانچ روپیہ دینے لگا یا کہیگا کہ آج نہیں کل آکر لے جانا بالکل اسی طرح عربی میں لیکن استعمال ہوتا ہے پس اسی طرح اس آیت میں لیکن لاکر اس شبہ کا جواب دیدیا خلاصہ مطلب یہ ہے کہ۔

یہ لفظ قرآن شریف میں حسب ذیل مقام میں آیا ہے خَتَمَ اللّٰہُ عَلٰی قُلُوْبِھِمْ سورۃ لبقر رکوع اوّل پھر سورۃ انعام رکوع پانچ میں خَتَمَ عَلٰی قُلُوْبِکُمْ پھر سورۃ جاثیہ رکوع تین۳ میں ختم علی سمعہ وقلبہ پھر سورۃ شوری فان یشاء اللہ علی قلبک پھر سورۃ لتطفیف میں یسقون من رحیق مختوم پھر اسی سجدۃ میں دوسری جگہ ختمہ مسک آیا ہے گویا کل آٹھ جگہ آیا ہے غرضیکہ ختم یختم۔ مختوم ماضی مضارع مفعول تین صیغوں میں استعمال ہوا ہے اس کا مصدر ختم و ما مہر کردن ہے ایک جگہ بھی روکنے اور بند کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا بلکہ ہر جگہ مہر کے معنوں میں مستعمل ہوا ہے خاتم کے معنی مہر کرنیکا آلا ہے جیسا کہ خود مولوی محمد شفیع نے اپنی کتاب کے صفحہ ۵۷ میں یہ عبارت خود ہی نقل کی ہے کہ (۱) خاتم بفتح التاء بمعنی الطابع بکسرھا بمعنی الطابع و فاعل الختم (تفسیر کشاف) یعنی خاتم کی تے پر اگر زبر ہو یا زیر دونوں وقت مہر چلنے والا اس کے معنوں میں استعمال ہوتا ہے ہم پھر کہتے ہیں خاتم یا ختم کبھی بند کرنے یا روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا ہے

چنانچہ اسیواسطے حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ (۲) قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا نبی بعدہٗ یعنی خاتم النبین تو محمد صلعم کو کہو مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اس سے صاف ظاہر ہے کہ خاتم النبین حضرت عائشہ کے نزدیک محمد صلعم کا معزز خطاب ہے نہ کہ اس کے یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح حضرت مغیرہ ابن شعبہ صحابی کے سامنے کہا کہ رحمت کرے اللہ حضرت رسول کریم پر جو خاتم النبین ہیں اور ان کے بعد کوئی نبی نہیں حضرت مغیرہ نے یہ بات سنکر فرمایا کہ (۳) حسبك الله اذا قلت خاتم الانبياء فانا كنا نحدث ان عيسى عليه السلام خارج فان هو خرج فقد كان قبله ومن بعده یعنی تمہارے لئے صرف خاتم الانبیاء کہدینا کافی ہے نبی بعدی کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم سے حدیث بیان کی گئی ہے کہ حضرت عیسی علیہ پیدا ہون گے اس لئے وہ محمد صلعم سے پہلے ہوے اور بعد میں بھی اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ صحابہ کا عقیدہ حضرت عیسٰی کے متعلق یہ نہیں تھا کہ وہ آسمان پر گئے نہ یہ تھا کہ وہ آسمان سے نازل ہوں گے نہ یہ تھا کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں اسی طرح خاتم کے معنی احادیث میں اس کے علاوہ بھی دیکھیے الیجئے مثلاً محمد صلعم نے فرمایا کہ اے علی تم خاتم الاولیاء ہو جسطرح میں خاتم النبین ہوں اب ظاہر ہے کہ حضرت علی کے بعد لاکھوں النسان ولی ہوے اسی طرح محمد صلعم نے اپنے چچا کو فرمایا کہ تم خاتم المہاجرین ہو جس طرح میں خاتم النبین ہوں حالانکہ حضرت کے چچا کے بعد ہزاروں لاکھوں نے ہجرت کی اسی طرح محمد صلعم نے فرمایا کہ (دلم) انا خاتم الانبياء ومسجدي خاتم المساجد یعنی جسطرح خاتم الانبیاء ہوں اسی طرح میری مسجد خاتم المساجد ہے۔

اب ظاہر ہے کہ مسجد نبوی کے بعد لاکھوں کروڑوں مسجدیں بنیں اور وہ مسجد نبوی آخری نہ تھی اسی طرح محمد صلعم کے بعد حضرت عیسی بھی ہیں جن سے معلوم ہوا کہ خاتم کے معنی کسی جگہ بھی بند کرنے یا روکنے کے نہیں پس امید ہے کہ آپ اچھی طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ جن احادیث کا ہم اوپر ذکر کر گئے ہیں ان کو آگے جا کر ہم نے مفصل معہ حوالہ کے نقل کیا ہے ناظرین آگے ملاحظہ فرما دیں اب معلوم ہو گیا کہ ختم کے معنی مہر کے ہیں اور خود قرآن شریف میں یہ محاورہ دو مترادف لفظوں کے ساتھ آیا ہے جیسا کہ فرمایا (۵) وختم على قلوبكم سورۃ انعام پھر (۶) فطبع على قلوبهم پ ۲۸ ع ۱۳ جو کچھ پہلی آیت کے معنی ہیں وہی دوسری کے معنی ہیں گویا اللہ تعالی نے

خود بنا دیا کہ طبع اور ختم مترادف باہم معنی لفظ ہیں یہ ہمارے مخالف جب ہر طرف سے تنگ آجاتے ہیں اور کسی طرح ختم کے معنی مہر کے سوا بند کرنے اور روکنے کے نہیں دکھا سکتے تو پھر وہ مجبور ہو کر یہ کہا کرتے ہیں کہ اگر مہر کے معنی ہی کئے جائیں تب بھی ہمارا مطلب فوت نہیں اور وہ اس طرح کہ جب بوتل میں مہر لگ جاتی ہے تو اس میں کچھ داخل نہیں ہو سکتا نہ نکل سکتا ہے ناظرین نوٹ کرلیں اسکا جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آنکھ کان دل پر مہر کی مثال دے رہا ہے یہ مثالیں سناکر مخالف سے دریافت کرو کہ یہ کن لوگوں کے واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے؟ تو مخالف خود جواب دیگا کہ عیسائی یہودی آریہ سناتنی بدھ پارسی وغیرہ کے دلوں پر آنکھ کان پر مہر ہے تو پھر اس کو جواب دو کہ آپ کی آنکھ پر میں مہر نہیں کرتا صرف ہاتھ رکھ لیتا ہوں تو آپ کو کیا کیا چیز نظر آئیگی وہ کہیگا کہ کچھ بھی نہیں اب آپ جواب دیجئے کہ جن لوگوں کے نام آپ نے لئے یعنی انگریز وغیرہ جسطرح آپ کی آنکھ پر ہاتھ رکھنے سے کچھ بھی نظر نہیں آتا اسی طرح انگریزوں کو بھی کچھ نظر نہیں آنا چاہئے مگر ہم دیکھتے ہیں کہ انگریزوں کو وہ وہ چیز نظر آتی ہے جو ہم مسلمانوں کو بھی نظر نہیں آتی مثلاً انگریزوں نے جدید آلات ایکسریز وغیرہ ایسے نکالے ہیں کہ جس سے وہ ایک انچ کا ایک لاکھواں حصہ دیکھتے ہیں مریخ زحل مشتری چاند کی مخلوق کو دیکھتے ہیں اور ان کے کان اس قدر تیز سنتے ہیں کہ تین ہزار میل کی بات ایک سیکنڈ میں بذریعہ ٹیلیفون اور ٹیلیگراف سن لیتے ہیں دل اور دماغ ان کے اس قدر عمدہ ہیں کہ لاکھوں چیزیں ایجاد کرکے آگ پانی ہوا بجلی پر حکمرانی کر رہے ہیں اگر ان کی آنکھ کان دل پر مہر تھی تو جس طرح بوتل میں نہ کچھ داخل ہو سکتا نہ نکل سکتا ہے اور جسطرح آپ کی آنکھ پر ہاتھ رکھنے سے سیاہ سفید نیک بد پھر نظر نہیں آسکتا اسی طرح ان کو بھی کچھ نہیں نظر آتا تو اس سے ثابت ہوا کہ مہر کے معنی بند کرنے اور روکنے کے نہیں پھر جسقدر دنیا میں مہریں ہوتی ہیں ان سے بھی بند کرنے اور روکنے کا کام نہیں لیا جاتا ڈاکخانہ کی مہر کمپنیوں کی مہر یونیورسٹی کی مہر کچہری کی مہر وغیرہ کا تصدیق مقصد ہوتا ہے۔

آیت کے پہلے معنے کیا شبہ پیدا ہوا۔ سورۃ احزاب کے پہلے رکوع میں ازواج مطہرات کو مومنوں کی مائیں قرار دیا گیا تھا۔ اس سے نبی کریم صلعم مومنوں کے باپ

ٹھیرے۔ لیکن اس آیت کے پہلے حصہ میں آپ کی ابوت سے انکار کیا ہے جس سے شبہ پیدا ہوا۔ اس شبہ کے ازالہ کے لئے حرف استدراک لکن لاکر اگلے حصّہ میں اس شبہ کا جواب دیا ہے۔

دوسرا حصہ۔ رسول اللہ کا لفظ لاکر بتادیا کہ صرف جسمانی ابوت کا انکار کیا گیا تھا۔ کیونکہ ہر رسول اپنی امت کا روحانی باپ ہوتا ہے جیسا کہ پہلے لکھا جا چکا ہے لہذا بتادیا کہ انکار صرف جسمانی ابوت کا تھا۔ ورنہ آپ رسول اللہ ہیں یعنی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں جس قسم کا زید کو وہ لوگ بیٹا بنانا چاہتے تھے اسی قسم کے باپ ہونے سے نفی کیگئی ہاں روحانی تعلق ویسا ہی قائم ہے۔

دوسرے اور تیسرے جملہ میں۔ وؔ عاطفہ ہے جس مقصد کے ثابت کرنے کے لئے رسول اللہ آیا ہے۔ اس کے لئے خاتم النبین۔ نہ کہ خلاف جیسے "جاءنی زید و عمر" میں انکا فعل دونوں سے سرزد ہوا۔ پس حرف واؤ ایسا حرف ہے کہ اپنے آگے اور مابعد کو یکساں کر دیتا ہے یہ نہیں ہوسکتا کہ واؤ کے ماقبل کا کوئی اور مطلب ہو اور اس کے مابعد کا کوئی اور۔ اس مسئلہ کو واضح کرنے کے لئے ایک یہ بھی قاعدہ ہے کہ اگر معطوف کو معطوف علیہ کی جگہ رکھدیں تو کلام کی صحت میں کوئی فرق نہیں آتا جیسے زید و عمر آئے کے بجائے عمر و زید آئے کہدیا جائے تو حرج نہیں ہوتا۔ اسی طرح اگر رسول اللہ کی جگہ خاتم النبین رکھیں اور خاتم النبین کے معنی نبیوں کا بند کرنیوالا ہوں تو معنی درست نہیں رہتے۔ کیونکہ جب معطوف اور معطوف علیہ دونوں ایک حکم میں ہوتے ہیں تو کیا وجہ کہ رسول اللہ کا لفظ تو روحانی ابوت کو ثابت کر دے۔ اور خاتم النبین اسکی نفی کرے خاتم النبین اگر روحانی طور پر بیٹوں کی نفی کرتا ہے تو رسول اللہ کو بھی نفی کے لئے تجویز کرو۔ پھر تو نعوذ باللہ۔ آپ روحانی اور جسمانی دونوں نسل سے خالی ٹھیریں۔ لیکن یہ ہرگز نہیں ہوسکتا کہ رسول اللہ سے تو اجرائے سلسلہ ثابت ہو اور خاتم النبین سے بند ہونا۔ پس اصل معنی اس آیت کے یہ ہیں۔ کہ کفار کے اعتراض کے جواب میں کہ نعوذ باللہ یہ ابتر ہیں۔ ان کی نرینہ اولاد نہیں۔ فرمایا کہ بیشک جسمانی اولاد تو نہیں لیکن یہ رسول اللہ ہیں۔ یعنی مومنین کے پیدا کرنے کے باعث ہیں اور ساری امت کے روحانی باپ ہیں اب ایک بات رہ جاتی تھی۔ اور وہ یہ کہ رسول ہونے سے تو سارے رسول ہی اپنی اپنی امت کے روحانی باپ ہیں۔ پھر آنحضرت صلعم کو ان سب سے اس امر میں کیا فضیلت ہوئی

تو اس کے بعد فقرہ خاتم النبین سے آنحضرت صلعم کی روحانی ابوت کے سلسلہ کو قیامت تک کے زمانہ کیلئے وسیع اور لمبا کر دیا۔ کیونکہ پہلے نبیوں کے متعلق تو یہ بات تھی کہ جب پہلے نبی اور رسول کے بعد دوسرا نبی اور رسول آتا تو پہلے کی ابوت کا سلسلہ ختم ہو جاتا۔ لیکن چونکہ آنحضرت کے بعد کسی مستقل رسول نے قیامت تک نہیں آنا تھا کہ جس کے آنے سے آنحضرت صلعم کی ابوت کا سلسلہ پہلے رسولوں کی طرح منقطع ہو اس لئے خاتم النبین ہونے سے آنحضرت کی ابوت کا سلسلہ دنیا کے آخر تک قائم رہا اب جو نبی بھی آپ کے بعد آئیگا باپ ہو کر نہیں آئیگا۔ ہاں آپ کے روحانی فرزندوں سے نبی ہو تو وہ آپ کی ابوت کے مزاحم نہیں ہو سکتا۔ رہا یہ امر کہ خاتم النبین کے معنی آخری نبی ہیں سو واضح رہے کہ یہ معنی لغت سے ہرگز ثابت نہیں لغت سے میری مراد الفاظ کا وہ استعمال ہے جو کسی ملک کے لوگوں میں رائج ہو اور ان کے محاورات اور عام استعمال میں اس کا وجود پایا جاتا ہو نہ کہ لغت کی کتابوں میں جو کہ بازاروں میں فروخت ہوتی ہیں۔ کیونکہ وہ الفاظ جن کے معنوں کے ساتھ لغت نویس کے عقیدہ کا تعلق ہے ان کے متعلق ضروری ہے۔ کہ چھان بین کر کے دیکھیں کہ آیا لغت عرب یعنی اسی زبان کے محاورات اور عام استعمال اس کے خیال کی تصدیق کرتے ہیں یا لغت نویس اپنا عقیدہ ہی بیان کر رہا ہے۔ چونکہ لغت نویسوں کا یہ عقیدہ تھا کہ نبی کریم صلعم کے بعد (ایک خاص معنوں کی رو سے) کوئی نبی نہیں آئیگا اس لئے انہوں نے اس عقیدہ کے ماتحت خاتم النبین کے معنی آخری نبی کر دئے لغت کا کام مفردات کے معنی بتانا ہوتا ہے نہ کہ جملوں کے معنی۔ کل کو کوئی زید کا سر اور بکری کی ٹانگ کے معنی دیکھنے شروع کرے تو ضروری کسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو کر رہیگا۔ خاتم النبین بھی ایک جملہ ہے خاتم اور النبین دو لفظوں سے مرکب ہے اب اگر خاتم کے معنی لغت میں الگ دیکھیں اور نبیین کے الگ تب معلوم ہوگا کہ لغت کی کوئی کتاب ایسی نہیں جس میں خاتم کے معنی مہر کے نہیں لکھے اور نبی کے معنی فرستادہ نہیں لکھے۔ پس ثابت ہوا کہ خاتم النبین کے معنی نبیوں کی مہر ہی ہیں اب جب تک کوئی ثابت نہ کرے کہ لفظ خاتم جب النبین کے ساتھ ملکر استعمال ہو تو اس کے معنی لغت عرب کی رو سے آخری نبی کے ہو جاتے ہیں تب تک اس کا یہ دعویٰ محض بے بنیاد متصور ہوگا اور اگر لغت کی کتاب میں اس کے کوئی خاص معنی لکھے گئے ہیں تو وہ لغت نویس کا اپنا خیال ہے

اور وہ لغت (زبان) کی سند نہیں کیونکہ وہاں ان کا عقیدہ بول رہا ہے نہ کہ ادب۔ پس وہ معنی حجت نہیں ہو سکتے۔ اس لئے کہ۔

(۱) کلامِ عرب میں خاتَم بفتح تا آخر کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ ورنہ کلامِ عرب میں ایسا عام لفظ متعدد جگہ ان معنوں میں مستعمل نظر آتا۔ مگر ایسا نہیں جس کے لئے ذیل کی شہادت ملاحظہ ہو۔

پہلی شہادت ۔ علامہ زمخشری اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ الخاتم بفتح بمعنی الطابع وبکسرھا بمعنی الطابع و فاعل ختم یعنی خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہو تو معنی مہر ہوتے ہیں۔ اور اگر ت کی زیر کے ساتھ ہو تو معنی مہر کے بھی ہوتے ہیں اور ختم کر دینے والے اور مہر لگانے والے کے۔

دوسری شہادت ۔ علامہ ابوحیان کی ہے۔ (۹) وخاتِم بکسر التا بمعنی انہ ختمہم ای جاء آخرھم وبفتح التاء بمعنی انہ ختموا بہ کالخاتم والطابع لہم یعنی خاتَم ت کی زبر کے ساتھ ہو تو معنی یہ ہیں کہ نبیوں پر آپ کے ذریعہ مہر کر دی گئی اور وہ بمنزلہ مہر ہو گئے۔ پس معلوم ہوا کہ لفظ خاتَم ت کی زبر کے ساتھ عربوں میں ختم کر دینے کے معنوں میں مستعمل نہ تھا۔

اب جبکہ ثابت ہو گیا کہ خاتم النبیین کے معنی ہرگز آخری نبی نہیں تو بہتر معلوم ہوتا ہے کہ بعض مفسرین کے اقوال بھی درج کر دیئے جائیں تاکہ معلوم ہو جائے کہ ان بزرگوں نے خاتم النبیین سے کیا مطلب سمجھا تھا (۱۰) ملا علی قاری ۔ کتاب موضوعات کبیر ص۶۹ میں آیت خاتم النبیین کے یہ معنی کرتے ہیں المعنی انہ لا یاتی نبی بعدہ ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ یعنی معنی یہ ہیں کہ بعد آنحضرت صلعم کے کوئی ایسا نبی نہیں آئیگا جو آپ کے دین کو منسوخ کرے اور آپ کی امت سے نہ ہو

(۲) شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی تفہیمات الٰہیہ میں فرماتے ہیں ۔ ختم بہ النبیون ای لا یوجد من یامرہ اللہ سبحانہ بالتشریع علی الناس یعنی آنحضرت صلعم پر نبیوں کے ختم ہونے سے مراد یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی شخص ایسا نہ ہوگا جس کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے لئے شارع نبی بنا کر بھیجے۔

(۳) مجمع البحار ص۸۵ مصنفہ شیخ محمد طاہر میں حضرت عائشہ کی یہ روایت ہے۔ قولوا انہ خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدہ یعنی یہ تو کہو کہ آنحضرت صلعم خاتم الانبیاء ہیں لیکن یہ نہ کہو کہ آپ کے بعد کوئی بھی نبی نہیں۔ علامہ طاہر حضرت عائشہ کا قول لکھ کر اپنی یہ رائے

لکھتے ہیں (۲۱) وھذا لاینافی حدیث لا نبی بعدی لانہ اراد لا نبی ینسخ شرعہ۔ علامہ فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ کا قول حدیث لا نبی بعدی کے خلاف نہیں۔ کیونکہ حضرت عائشہؓ کا مطلب یہ ہے کہ ایسا کوئی نبی نہ ہوگا جو شریعت کو منسوخ کرے۔ قطع نظر ان سب حوالوں کے خود حضور رسول خدا نے خاتم النبیین کے معنی یہاں فرما دیئے ہیں۔ جو امید ہے کہ ایک خدا ترس انسان کے سمجھنے کے لئے کافی ہیں۔ آنحضرت صلعم حضرت علی کو فرماتے ہیں۔

(۳) انا خاتم الانبیاء وانت یا علی خاتم الاولیاء (تفسیر صافی) کہ اے علی میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو خاتم الاولیاء ہے۔ اب ظاہر ہے کہ حضرت علی کے خاتم الاولیاء ہونے سے یہ مراد تو نہیں کہ آپ کے بعد کوئی بھی ولی نہیں ہوگا اسی طرح سے آنحضرت صلعم کے خاتم الانبیاء ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ اسی طرح سے موطا امام مالک کے شارح کی نسبت لکھا ہے۔

خاتم المحققین۔ امام سیوطی کی نسبت لکھا ہے۔ خاتمۃ الحفاظ المحدثین علامہ ابن تیمیہ کی نسبت ہے خاتم المجتہدین شیخ ابن عربی کی نسبت ہے۔ خاتم الاولیاء اور امام شوکانی کی نسبت لکھا ہے آخر المجتہدین اب کیا اس کا مطلب یہ ہے کہ ان بزرگوں کے بعد کوئی محقق محدث مجتہد یا کوئی ولی نہیں ہوا۔ اگر ہوئے اور یقیناً ہوئے تو خاتم النبیین کے لفظ سے قطعی شہادت کہاں سے آگئی کہ اب کوئی نبی نہیں ہو سکتا۔ پھر جبکہ ہم روزمرہ کی بول چال میں خاتم کا لفظ استعمال کرتے ہیں مثلاً حاتم پر سخاوت ختم ہو گئی یا نوشیرواں پر عدالت ختم ہو گئی یا رستم پر پہلوانی ختم ہو گئی تو کبھی کوئی اس سے یہ مراد نہیں لیتا کہ حاتم کے بعد کوئی سخی۔ یا نوشیرواں کے بعد کوئی عادل۔ یا رستم کے بعد کوئی پہلوان نہیں ہوا پھر سمجھ میں نہیں آتا کہ خاتم النبیین کے معنی کرتے ہوئے کیوں عقل سے کام نہیں لیا جاتا خاتم کا لفظ اگر مقام مدح میں استعمال ہو تو یقیناً یقیناً اس کے معنی اجرائے سلسلہ کے ہوتے ہیں اور اگر خاتم کا لفظ مقام مذمت میں استعمال ہو تو بیشک اس کے معنی بند کرنے کے ہوتے ہیں اب خدارا غور کرو اگر خاتم النبیین کا لفظ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے تو کیوں اس کے ایسے معنی کرتے ہو کہ جس سے آنحضرت کی ہتک لازم آتی ہے اور آپ کے فیضان اور قوت قدسیہ پر حملہ ہوتا ہے۔ خدا تعالیٰ ان نادان دوستوں سے بچائے۔ یہ تو مسلمہ فریقین ہے کہ آنحضرت خاتم النبیین ہیں اختلاف صرف اس بات

میں ہے کہ خاتم النبیین کے کیا معنی ہیں ہمارے فریق مخالف کہتے ہیں۔ خاتم النبیین کے معنی ہیں اور نبیوں کو ختم کرنیوالا۔ بند کرنیوالا آخری نبی" لیکن ہمارے نزدیک یہ معنی غلط اور خلاف منشاء متکلم ہیں جس کی پانچ وجوہات ہیں:- اوّل طرفین کا اس بات پر اتفاق ہے کہ لفظ خاتم النبیین آنحضرتؐ کے لئے مقام مدح میں آیا ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے اس میں آپ کی تعریف فرمائی ہے لیکن اگر اس کا مندرجہ بالا مفہوم لیا جاوے اور یہ مانا جاوے کہ اللہ تعالیٰ نے نبوۃ جیسی نعمت کو جس سے وہ مختلف اوقات میں نبی نوع انسان کو مشرف کرتا آیا ہے۔ آنحضرتؐ کی بعثت کے ساتھ ہی بند کر دیا ہے اور آئندہ باوجود ضرورت کے انسانوں کو ہمیشہ کے لئے محروم کر دیا ہے تو آپ کے وجود باجود کے "رحمۃ للعالمین" ہونے پر (نعوذ باللہ) زد پڑے گی اور نیز ان معنوں سے یہ لفظ آپکی کوئی تعریف بھی نہیں۔ کیونکہ آخری ہونا یا انعام کو بند کرنیوالا ہونا کونسی قابل فخر بات ہے کیا بہادر شاہ مسلمانوں کے نزدیک سب سے اعلیٰ بادشاہ ہے کیونکہ ہندوستان میں اس کے بعد کوئی مسلمان بادشاہ نہیں ہوا؟ دیکھئے حضرت عیسیٰ بنی اسرائیل کے نبیوں میں سے آخری نبی اور ان میں نبوۃ کو بند کرنیوالے تھے مگر کیا وہ حضرت موسیٰ سے افضل تھے؟ نہیں اور ہرگز نہیں۔ پس خاتم النبیین کا یہ مفہوم جس طرح "رحمۃ اللعالمین" کی شان کے خلاف ہے اسی طرح یہ مقام مدح کے بھی منافی ہے:

دوئم قرآن کریم کی حقیقت کا آنحضرت صلعم سے بڑھکر کون واقف ہو سکتا ہے کیونکہ "صاحب البیت ادری کا فیہ" مگر آپؐ نے "خاتم النبیین" کے یہ معنی نہیں سمجھے جو ہمارے بھائی بیان کرتے ہیں دیکھئے جب آنحضرتؐ نے رسم تبنی کو عملاً باطل کرنے کے لئے حضرت زینب سے رمضان ۵ھ میں نکاح کیا تب یہ آیات نازل ہوئیں (تاریخ الخمیس جلد ۱ صفحہ ۵۶۳) پھر اس کے تین سال بعد آپ کے ہاں حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور وہ سنہ ۱۰ ہجری میں فوت ہوئے (تاریخ الخمیس جلد ۲ صفحہ ۱۶۲) ان کی وفات پر اور باتوں کے علاوہ آپ نے یہ بھی فرمایا۔

(۱۴) لو کان عاش صدیقا نبیا (ابن ماجہ کتاب الجنائز جلد ۱ صفحہ ۲۳۷) اگر یہ زندہ رہتے تو ضرور نبی بن جاتے کیونکہ خدا تعالیٰ نے ان میں ایسی استعداد رکھی تھی۔ آنحضرتؐ کا یہ ارشاد صاف بتلا رہا ہے کہ آپ کے نزدیک لفظ خاتم النبیین مانع نبوت نہ تھا ورنہ آپ یوں فرماتے کہ اگر یہ زندہ بھی رہتا تب بھی یہ نبی نہ بن سکتا کیونکہ میں خاتم النبیین ہوں لیکن آپ نے ایسا

نہ فرمانا بلکہ اسکی موت کو ہی اسکی نبوت میں روک بتلانا صاف ظاہر کرتا ہے کہ آپ خاتم النبین کے یہ معنی نہ سمجھتے تھے چنانچہ حضرت شیخ عبد الحق صاحب محدث دہلوی نے اپنی مدارج النبوۃ میں تحریر فرمایا ہے۔

(۱۵) لو بقی ابراهیم لکان نبیا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا معلوم ہوا کہ ابراہیم کی نبوت میں صرف ان کی موت حارج اور روک ہوئی نہ کہ آیت۔ اسکی مثال اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ زید اگر انٹرنس پاس کر کے فوت ہو جائے تو بکر اسکی نسبت کہے کہ اگر یہ زندہ رہتا تو ضرور یہ ایم اے پاس کرتا جس طرح اس جگہ موت اس کے ایم اے پاس کرنے میں روک ہوئی اسی طرح ابراہیم کی مثال ہے مذکورہ بالا دعوٰی کی تائید اس دیلمی کی حدیث سے بھی ہوتی ہے

(۱۶) عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم انا اول من یاخذ بحلقة الجنة فیفتحها ومعی فقراء المؤمنین وانا سید الاولین والاخرین من النبیین رواه الدیلمی کہ میں فقراء المومنین کے ساتھ سب سے پہلے جنت میں جاؤنگا اور میں پہلے اور اپنے سے بعد کے سب نبیوں کا سردار ہوں" دیکھئے اس جگہ کس صفائی سے اپنے بعد میں آنیوالے انبیاء کا اقرار اور انپر سیادت کا اظہار فرمایا ہے لہذا ماننا پڑا کہ آنحضرت خاتم النبین کا یہ مفہوم نہ لیتے تھے: سوم قرآنمجید کی شان ہے کہ اس کا بعض دوسرے حصوں کی شرح اور تفسیر کر دیتا ہے لیکن آپ خاتم النبیین کا مندرجہ بالا مفہوم لیکر الحمد سے والناس تک پڑھ جائیں آپ کو کہیں اس کی تائید نظر نہ آئیگی اور یہ معلوم نہ ہوگا کہ آئندہ کے لئے ہر قسم کے انبیاء کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے بلکہ بہت سی آیات دلالۃ النص کے طور پر امکان نبوت ثابت کرنیوالی پائیں گے جن کو ہم انشاء اللہ تعالیٰ آگے درج کریں گے پس قرآن مجید کی دیگر آیات سے اس کی تصدیق نہ ہونا اس بات کی زبردست دلیل ہے کہ یہ مفہوم خلاف منشاء متکلم ہے چہارم خاتم النبیین کا یہ مفہوم عربی زبان کی محاورہ کے بالکل برخلاف ہے خاتم کا لفظ جس وقت کسی قوم کیطرف مضاف ہو جیسا کہ اسجگہ ہے تو ہرگز ہرگز اس کے معنی اس قوم کے بند کرنیوالا نہیں ہوا کرتے اگر کسی کو دعویٰ ہو تو وہ اس کے برخلاف ایک نظیر ہی پیش کر دے بلکہ عربی زبان میں اس کے معنی اس قوم کا اعلیٰ فرد کے ہوتے ہیں دیکھئے - ابو تمام عربی کا مشہور شاعر (جو معتصم باللہ عباسی شہنشاہ بغداد کے دربار

کا خاص شاعر اور ۲۳۲ھ ہجری میں زندہ) تھا اسکی وفات پر حسن بن وھب نے جو مرثیہ لکھا ہے اس میں ابو تمام متوفی کو خاتم الشعراء کا خطاب دیتا ہے چنانچہ وہ شعر یہ ہے سہ فجمع القریض بخاتم الشعراء۔ وغدیر روضتہا حبیب الطائی ماتا معاً فتجاورا فی حفرۃ۔ کذالک کانا قبل الاحیاء (وفیات الاعیان لابن خلکان جلد ۱ صفحہ ۱۲۳ مطبوعہ مصر) اس میں ابو تمام کو خاتم الشعراء کہا ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہو سکتا کہ اب کوئی شاعر نہ ہوگا کیونکہ کہنے والا خود بھی شاعر ہے اسی طرح علامہ محمد قاسم صاحب بانی مدرسہ دیوبند لکھتے ہیں:۔ مؤلف تحفہ حجۃ اللہ فی العالمین خاتم المحدثین والمفسرین زبدۃ الناظرین مولانا شاہ عبد العزیز کے نام کے سنی تو دیوانے ہیں پر علماء شیعہ بھی "ہدیۃ الشیعہ صفحہ ۲ مطبوعہ مطبع ہاشمی) اس میں آپ نے مولانا عبد العزیز صاحب کو خاتم المحدثین والمفسرین" تحریر فرمایا ہے کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ اب کوئی نہ محدث ہوگا اور نہ مفسر؟ ہرگز نہیں۔ کیا ہم امید رکھیں کہ علماء دیوبند اپنے بزرگ کے محاورہ کے مطابق اسے غلط عقیدہ سے رجوع کریں گے؟ نیز جس آنیوالے مسیح موعود کو مسلم کی حدیث میں آنحضرت صلعم نے چار دفعہ نبی اللہ کر کے پکارا ہے (مشکوۃ صفحہ ۴۷۳) اور تمام مسلمانوں کے خیال میں بھی جس عیسیٰ نے آنا ہے وہ بھی مطابق آیۃ وجعلنی نبیا وجعلنی مبارکا اینما کنت (مریم ع ۲) نبی ہی ہوں گے اور جو کہے کہ نبی نہ ہوں گے وہ بقول ملا علی قاری رح اور امام سیوطی رح کافر ہے حجج الکرامہ صفحہ ۴۳۱) پس بہر صورت خاتم النبیین کا یہ مفہوم درست نہیں۔ خاتم کے معنی عربی زبان میں مہر اور انگوٹھی کے ہوتے ہیں تو نبی کریم صلعم کو اللہ تعالیٰ نے تمام نبیوں کی مہر قرار دیا ہے۔ مہر کی دو غرضیں ہوا کرتی ہیں۔ اوّل تزئین یعنی زینت کے لئے جیسا کہ لغت کی کتاب میں خاتم النبیین کے متعلق لکھا ہے:۔

(۱۷) ومحمد خاتم النبیین یجوز فیہ فتح التاء وکسرھا فالفتح بمعنی الزینۃ ماخوذ من الخاتم الذی ھو زینۃ للابسہ (مجمع البحرین جلد ۱ صفحہ ۱۲۲) کہ خاتم النبیین کے معنی ہیں نبیوں کی زینت اور رونق۔ گویا نبی کریم صلعم نے ہی انبیاء کو سجایا اور ان کو مزین کیا ہے اس سے آنحضرت صلعم کی قصر والی حدیث بھی حل ہو جاتی ہے۔ دوم۔ تصدیق۔ جسطرح ٹکٹوں روپیوں وغیرہ کی مہریں ہوتی ہیں۔ جس کاغذ۔ چاندی۔ یا پیتل کے ٹکڑے پر وہ لگجائے وہ ٹکٹ، روپیہ بن جاتا ہے اسی طرح آنحضرت صلعم نبیوں کی مہر ہیں جس پر آپکی تصدیق ہوگی وہی نبی ہو سکتا ہے۔

ان ہر دو معنوں کے لحاظ سے آپ خاتم النبیین ہیں لیکن اگر ختم کرنیوالا بھی کئے جاویں تو اسکا یہ مفہوم ہوگا جیسا انوری نے شاہ غیاث الدین کے متعلق کہا ہے ؎

ختم شد بر او سخاوت بر یں سکین سخن
چوں شجاعت بر علیؓ بر مصطفےؐ پیغمبری

یعنی جو کمالات آدم۔ نوح۔ ابراہیم۔ موسیٰ۔ عیسیٰ وغیرہ علیہم السلام میں منفردانہ اور علیحدہ طور پر پائے جاتے تھے ان تمام کو انتہائی ترقی کے ساتھ آپ نے اپنے اندر لے لیا اور ان کو ختم کر دیا۔ ان معنوں میں ہم بھی مانتے ہیں کہ آپؐ نے تمام نبیوں کو ختم کر دیا۔ اور اس مفہوم کے مطابق ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے ؎

ہست او خیر الرسل خیر الانام
ہر نبوت را بر و شد اختتام

یعنی ان میں جو بھی خوبیاں اور اوصاف تھے وہ سب آپ نے لے لئے اور اس قدر ترقی کی کہ اس پر زیادتی کسی بشر کا کام نہیں ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

پس لفظ خاتم النبیین ہرگز مانع نبوت نہیں۔

آپ لوگوں کے خیال کے مطابق لفظ خاتم اگر اس امر کا مقتضی ہے۔ کہ جس اسم کی طرف مضاف ہو کر واقع ہو۔ اس کے تمام افراد کا ایسا احاطہ کرتا ہے کہ کسی فرد کو باہر نہیں رہنے دیتا اور اس کے تمام افراد کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ یا بالفاظ دیگر آیۃ خاتم النبیین میں لفظ خاتم اسی معنی کا مستلزم ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ آئے۔ تو براہ مہربانی حوالجات ذیل کا جواب دیں:

۱۔ مولوی محمود الحسن صاحب نے مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کو خاتم الاولیاء والمحدثین کہا ہے۔ دیکھو رسالہ موسومہ " مرثیہ" کا ٹائیٹل۔ اگر لفظ خاتم اپنے مضاف الیہ کے تمام افراد کو بند کرتا ہے۔ تو لامحالہ ماننا پڑیگا۔ کہ مولوی رشید احمد صاحب کے بعد امت محمدیہ میں نہ کوئی ولی پیدا ہو سکتا ہے اور نہ کوئی محدث اگر دیوبندی علماء اپنے مسلمہ علامہ محمود الحسن صاحب کی تحریر کو صحیح سمجھ کر اس خطاب کا اہل واقعی مولوی رشید احمد صاحب کو ہی سمجھتے ہیں۔ تو انہیں اعلان کرنا چاہئے کہ واقعی اب کوئی محدث اور ولی تا قیامت پیدا نہیں ہونگے۔ لیکن اگر علماء دیوبند اس کلمہ کو صحیح نہیں سمجھتے۔ تو بھی اعلان کرنا چاہئے کہ ہم اس لفظ کو بیجا التعریف خیال کرتے ہیں اور مولوی محمود الحسن صاحب کو غلطی پر سمجھتے ہیں۔

۲- خاص مطبع قاسمی دیوبند سے ایک کتاب شائع ہوئی ہے۔ جسے مولوی بدر عالم صاحب میرٹھی مدرس مدرسہ دیوبند نے لکھا اور مولوی حبیب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم نے شائع کیا ہے جس کا نام "الجواب الفصیح" ہے اس کے پہلے صفحہ پر عبارت ذیل لکھی ہے:-

"حسب الاتفاق خاتم المحدثین وآیۃ السابقین الصالحین سیدنا واستاذنا حضرت مولوی الحاج سید انور شاہ صاحب مدظلہ العالی"

اس عبارت میں خاتم المحدثین کا لفظ مولوی انور شاہ صاحب کے لئے استعمال کیا ہے اگر لفظ خاتم اس بات کا مقتضی ہے۔ کہ اپنے مضاف الیہ کے تمام افراد کا احاطہ اور خاتمہ کردے۔ تو بتائیے! مولوی رشید احمد صاحب خاتم المحدثین کے بعد مولوی انور شاہ صاحب کیسے محدث ہو گئے۔ بلکہ خاتم المحدثین بن گئے یا تو متفقہ طور پر علماء دیوبند اور مولوی انور شاہ صاحب خصوصاً اعلان کریں۔ کہ یہ بے جا تعریف ہے۔ اور بہت بڑی غلطی۔ یا بتائیں۔ یہاں لفظ خاتم کن معنوں میں ہے۔

۳- اسی طرح مولوی محفوظ علی صاحب گنگوہی کی مرتبہ کتاب موسومہ العرف الشذی علی جامع الترمذی کے ٹائیٹل پیج پر یہ عبارت لکھی ہے۔

"نحمدہ علی ما من علینا لنشر تعلیقات مستفادۃ من الدروس الحدیثیۃ للعلامۃ خاتم المحدثین والمفسرین بدرۃ الفقہاء والمتکلمین مولٰنا السید محمد انور شاہ شیخ الحدیث"

اس میں بھی مولوی انور شاہ صاحب کو خاتم المحدثین والمفسرین کا لقب دیا گیا!

۴- اگر بقول مولوی بدر عالم صاحب ومحفوظ علی صاحب واقعی مولوی انور شاہ صاحب خاتم المحدثین ہیں۔ تو سنئے خاتم المحدثین اپنے آپ کو خاتم سمجھتے ہوئے پھر اپنی کتاب اکفار الملحدین میں حضرات ذیل کو لفظ محدث کا خطاب دیتے ہیں۔ (۱) مولوی خلیل احمد صاحب سہارنپوری (۲) مولوی اشرف علی صاحب تھانوی (۳) مولوی کفایت اللہ صاحب (۴) مولوی محمد سجاد صاحب (۵) مولوی عزیز الرحمٰن صاحب (۶) مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی۔

اب دو ہی صورتیں ہیں۔ یا تو دیوبندی یہ کہیں۔ کہ لفظ خاتم خاتمہ کرنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا۔ وہو المطلوب یا پھر مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے بعد مولوی انور شاہ صاحب کو محدث لکھنا سخت غلطی اور غلو ہے۔ پھر مولوی انور شاہ صاحب کے خاتم المحدثین ہونے

سے کہ لہذا مذکورہ بالا حضرات کو لفظ محدث سے یاد کرنا بہت بڑی غلطی ہے۔

ہمارے مخالف اصحاب یہ نہیں دیکھتے کہ خاتم النبیین اس جگہ مقام مدح میں استعمال ہوا ہے تو پھر خاتم النبیین کے معنی عمدہ کرنیکی ضرورت ہے یعنی اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ محمد صلعم کی کوئی جسمانی اولاد تو نہیں لیکن روحانی اولاد ضرور ہے پھر جب آپ یہ معنی کریں گے محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو لامحالہ کوئی روحانی بیٹا بھی آپ کے نہیں ہوگا جسمانی بیٹے کا خدا نے انکار کر دیا اور روحانی کا آپ نے انکار کر دیا ذرا صبر اور سکون سے غور کرو حضرت موسیٰ کی توریت پر عمل کر کے ہزاروں نبی ہو گئے زبور پر عمل کر کے ہزاروں نبی ہو گئے صحیفۂ ابراہیم پر عمل کر کے ہزاروں نبی ہو گئے اور وہ جسقدر ان کتابوں پر عمل کر کے نبی ہوئے وہ اپنے صاحب کتاب نبی کے روحانی بیٹے ہوئے یا نہیں اگر اب محمد صلعم کی کتاب اور انکی اطاعت سے جو نبی پیدا ہوگا تو محمد صلعم کا روحانی بیٹا ہوگا یا خود رو اور خود ساختہ یا بنی اسرائیل کے کسی نبی کا روحانی بیٹا کہلائیگا غور کیجئے بس لامحالہ یہ ماننا پڑیگا کہ محمد صلعم کا کوئی جسمانی بیٹا تو بیشک نہیں مگر آپ ابوالانبیاء ہیں آپ کی جوتیوں کے صدقہ میں ہزاروں نبی پیدا ہونگے اس لئے آپ کی روحانی اولاد کا سلسلہ بند نہیں ہوگا جسمانی اولاد اگر ہوتی بھی اور وہ ناخلف نکل جاتے تو وہ سلسلہ روحانی جو حضور لیکر آئے تھے وہاں ختم ہو جاتا مگر حضور کو ہم نے روحانی فرزندوں کا ایک لامتناہی سلسلہ مرحمت فرمایا اس لئے کفار کا یہ اعتراض (جسپر انا اعطینٰک الکوثر فصل لربک وانحر ان شانئک ھو الابتر نازل ہوئی) جڑ سے کٹ گیا اب معلوم ہو گیا کہ خاتم النبیین انبیاء کا تصدیق کنندہ اس کے معنی ہیں کیونکہ ختم بمعنی مہر انگوٹھی اور جسطرح کوئی سند بغیر مہر کے تصدیق نہیں ہوتی اسی طرح کسی نبی کے بھی ہونیکا ثبوت بغیر محمد صلعم کی تصدیق حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ صحابہ نے کہا کہ فقیل لہ انہم لا یقبلون کتابا الا علیہ خاتم
بخاری پارہ ۲۴ کتاب لباس کوئی خط قبول نہیں ہوتا بغیر مہر کے تب حضور نے مہر بنوائی صحیح مسلم جلد ۲ کتاب اللباس میں جب تک آپکی نبوت و رسالت پر ایمان نہ لایا جائے کسی گذشتہ یا آئندہ نبی کو ماننا فائدہ نہیں دے سکتا۔ لو سنو مولانا تم نے تو اس آیت سے یہ ثابت نہ کیا کہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر ہم آپ کو قرآن شریف کی آیت صریحہ سے یہ ثابت کرتے ہیں کہ نبی آتے رہیں گے۔

(۱۹) یاایھا الذین آمنوا لا تکونوا کالذین اذوا موسیٰ پ۲۲ ع۶

ترجمہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو (محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر) مت ہو جانا مانند ان لوگوں کے کہ جنہوں نے تکلیف دی موسیٰ علیہ السلام کو (انکی تکذیب کرکے) اس آیت کو مولوی محمد اسمعیل صاحب شہید نے اپنی کتاب منصب امامت میں انہی معنوں میں درج کیا ہے دیکھو صفحہ ۵ مولانا اسمعیل اس آیت کو پیش کرکے محمد صلعم کے بعد اماموں کے آتے رہنے کے قایل ہیں اگر وہ امام ولی یا مولوی یا مجدد کی حثیت والے ہوتے تو آذوا موسیٰ نہ پیش کرتے اس سے معلوم ہوا کہ نبی ضرور آتے رہینگے

دوسری آیت

الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا (سورۃ مائدہ پ۶)

یعنی آج میں نے تمہارا دین کامل کر دیا اور اپنی نعمت تمام کر دی اور تمہارے لئے دین اسلام ہی پسند کیا یہ دیوبندی صاحب نے ترجمہ کیا ہے۔

جواب

اگرچہ اس آیت کے کسی لفظ سے اشارۃً یا کنایتہً یہ نہیں ثابت ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر دیوبندی مولانا اس سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ اس آیت کے نازل ہونے کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی پھر آپ ہی یہ کہتے ہیں کہ آیت تو نازل ہوئی مگر شرعی احکام یعنی اوامر و نواہی کی کوئی آیت نازل نہیں ہوئی اور اتنی روز کے بعد محمد صلعم کا انتقال ہو گیا مگر خود ہی گھبرا کر حضرت ابن عباس کا قول پیش کرتے ہیں کہ "حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ اس آیت کے بعد حرمت سود کا حکم نازل ہوا" چلو چھٹی ہوئی تینوں قول کی آپ ہی تردید کر دی نہ ثابت ہوا کہ اس کے بعد کوئی آیت نازل نہیں ہوئی نہ یہ ثابت ہوا کہ حلال و حرام کا حکم نازل نہیں ہوا اور لطف یہ ہے کہ آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا موجود نہیں جس سے کنایتاً یا اشارۃً یہ مطلب نکل سکے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا۔ بقول حضرت خواجہ میر درد رحمہ

تو اپنے ہاتھوں آپ ہی پڑتا ہے تفرقہ میں ہشلے اقیمانہ ناداں کچھ امتیاز کرنا۔

اب اس آیت کا آیت سے ہی جواب سن لیجئے۔

(۲۰) ویتم نعمتہ علیک و علی آل یعقوب کما اتمھا علی ابویک من قبل ابراھیم و اسحق (سورۃ یوسف رکوع اول) اور تمام کریگا نعمت تمہارے اوپر

اے یوسف اور آل یعقوب۔ جیسا کہ تمام کی نفی اس سے پہلے تمہارے والد پر اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق پر۔ یہ آیت زیادہ تشریح کی محتاج نہیں جس طرح حضرت ابراہیم پر نعمت تمام ہو کر حضرت اسحاق کو از سر نو پھر ملکر تمام ہو گئی پھر حضرت یعقوب پر اور آل یعقوب پر تمام ہو کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی یہ تمام ہوئی ہے اسی طرح اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ اب آئندہ اس فیضان باری سے دنیا کو محروم کر دیا گیا۔ اگر الفاظ آیت کا یہی مطلب ہے تو پھر ماننا چاہئے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد کوئی شخص بھی اس نعمت کا پانے والا نہیں ہوا کیونکہ حسب منطوق نص قرآنی کے یہ نعمت ان پر تمام ہو گئی اب دونوں آیتیں تمہارے سامنے ہیں جو کہ اس آیت کے معنی کرو وہی اس کے کر لو۔ آپ کو تو کوئی آیت ایسی ملی نہیں جس سے یہ معلوم ہوتا کہ نبی آنا بند ہے مگر لیجئے ہم آپ کو ایک اور ایسی آیت سناتے ہیں جس میں یہ معلوم ہو جاتا ہے کہ نبی برابر آتے رہیں گے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۲۱) یبنی ادم اما یاتینکم رسل منکم یقصون علیکم ایتی فمن اتقی واصلح فلا خوف علیہم ولا ھم یحزنون اے آدمیو جب کبھی آویں تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے اور بیان کریں میری آیات پس تقویٰ اختیار کرو اور اصلاح کر لو تو تمہیں کوئی خوف و حزن نہیں پ ۸ ۱۱۶ اور اگر آپ کو لفظ اتممت سے ٹھوکر لگتی ہے تو سنو دوسری آیت سامنے موجود ہے۔

(۲۲) اتینا موسی الکتب تماما علی الذی احسن و تفصیلا لکل شیء (انعام ع ۲۰) اس آیت میں تماماً توریت کو کہا گیا ہے اور احسن تفصیل لکل شئے بھی موجود ہے اب آپ انصاف فرمائیے کہ جب تماماً بھی توریت تھی احسن تفصیل لکل شئے بھی تو پھر قرآن شریف کیوں نازل کیا گیا؟

اس کے بعد ہماری پیش کردہ آیت پر غور کرو اما یاتینکم رسل کہ البتہ ضرور رسول آئیں گے ممکن ہے کہ اما یاتینکم کے ترجمہ البتہ ضرور آئیں گے پر آپ اعتراض کریں تو آپ صرف کی کتابوں کو ملاحظہ فرمائیے جن میں لکھا ہے کہ نون تاکید آخر مضارع میں آتا ہے اور اس کے آنے سے مضارع کے پہلے لام مفتوح کا آنا ضروری ہوتا ہے یہ نون مضارع کے آخر حرف کو فتحہ اور معنی تاکید مع خصوصیت زمانہ مستقبل کے دیتا ہے جیسے لیفعلن (وہ البتہ ضرور کرے گا) اس کو مضارع موکد بلام تاکید و نون تاکید کہتے ہیں

اور کبھی اما بھی آجاتا ہے جیسے امایبلغن الکبر (دیکھو کتاب الصرف صفحہ ۱۵) اس آیت
میں امایاتین میں یاتی مضارع کے بعد نون تاکید اور اس کے پہلے اما بھی آیا ہے۔
ایک اور نکتہ۔

(۲۳) الرابع والثلاثون خطاب المعدوم ویصح ذلک تبعا لموجود نحو یا بنی آدم
فانہ خطاب لاھل ذلک الزمان ولکل من بعدھم (اتقان جلد ۲ صفحہ ۴۳ مصری نوع ثانی)
تفسیر اتقان کی یہ عبارت ملاحظہ فرمائیے جس کا یہ مطلب ہے کہ قرآن کریم میں جس
جگہ بنی آدم خطاب آنیوالوں کے لئے آیا ہے اس میں امت محمدیہ شامل ہے۔ اور ہمارے
سامنے یہ ہے کہ جس جس جگہ یا بنی آدم خطاب کیا گیا ہے اس جگہ امت محمدیہ مخصوص ہے
مثلاً اسی آیت کے ساتھ میں یہ عبارت بھی موجود ہے یا بنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد کی
تفسیر کے نیچے مسلم جلد ۲۔ آخر دالتفاسیر میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلعم کے وقت بنو
عامر وبعض دیگر قبائل کے افراد زن و مرد بالکل برہنہ ہو کر طواف کیا کرتے تھے
تب یہ حکم نازل ہوا۔ اگر مذکورہ حوالہ جات پیش نہ بھی کئے جاویں تو انسان کو غور
کرنا چاہئے کہ بنی آدم کے گروہ سے کونسا انسان نکل سکتا ہے جو یہ کہے کہ میں بنی
آدم نہیں ہوں۔
اے خوف خدا رکھنے والو اور موت پر یقین کرنے والو میں تم سے اللہ اور
اس کے رسول کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ آیت یا بنی آدم اما یاتینکم رسل منکم
یقصون علیکم ایٰتی کو اس آیت کے ساتھ ملا کر پڑھو۔

(۲۴) الم یاتکم نبؤ الذین کفروا من قبل فذاقوا وبال امرھم ولھم
عذاب الیم

(۲۵) ذلک بانہم کانت تاتیھم رسلھم بالبینٰت فقالوا ابشر یھدوننا
فکفروا وتولوا واستغنی اللہ واللہ غنی حمید پ ۲۸

ترجمہ۔ کیا نہیں آئی تمہارے پاس اطلاع ان لوگوں کی جنہوں نے انکار کیا پہلے اس سے
تو چکھا انہوں نے وبال کام اپنے کا اور ان کے لئے عذاب دردناک۔ یہ بسبب اس کے
ہے کہ آتے تھے ان کے پاس پیغمبران کے ساتھ دلیلوں ظاہر کے تو کہا انہوں
نے کیا آدمی ہدایت کریں گے ہم کو پس انہوں نے انکار کیا اور منہ پھیر لیا
پہلی آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب کبھی تم ہی میں سے رسول آویں تو ان کو مان لو

دوسری میں بتایا کہ تمکو ان کے حالات کی کیا اطلاع نہیں کہ جنہوں نے نبیوں کے ماننے سے انکار کر دیا اس لئے ان کے اوپر اس کا ندوبال پڑا کہ ان کے واسطے دردناک عذاب ہم نے مقرر کر دیا ہے تیسری آیت میں یہ بتایا کہ باوجودیکہ ان کے پاس کھلے کھلے نشان لیکر انبیاء آتے تھے مگر یہ انپر بھی اعتراض کرتے تھے کہ یہ تو ہم جیسا انسان ہے یہ ہماری کیا ہدایت کرے گا۔ اسی سلسلہ میں یہ ایک اور آیت بھی ملاحظہ فرمایئے۔

(۲۶) ولقد کرمنا بنی ادم وحملناھم فی البر والبحر ورزقنھم من الطیبت وفضلنٰھم۔ پ ۱۵ ع ۷۔

اور البتہ عزت دی ہم نے بنی آدم کو اور سواری کیا ہم نے ان کو خشکی اور تری پر اور دیا ہم نے ان کو رزق پاکیزہ اور دی ہم نے فضیلت اس آیت میں اگر امت محمدیہ بھی شامل ہے تو یقینا "یبنی آدم اما یاتینکم رسول منکم" میں بھی امت محمدیہ ہی مخاطب ہے۔

تیسری آیت واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ۔ اور جب اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے عہد لیا کہ جب میں تم کو کتاب اور حکمت دوں اور پھر ایسا رسول تمہارے پاس آئے جو تمہاری آسمانی کتابوں کی تصدیق کرے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو تم سب اسپر ایمان لاؤ اور اسکی مدد کرو صفحہ ۱۱۷۔

جواب آیت اور اس کا ترجمہ گو غلط ہے مگر ہم اس کو بھی تسلیم کرنے کے بعد ناظرین سے انصاف کرتے ہیں کہ اس ترجمہ سے اشارۃً یا کنایۃً یہ ثابت ہو سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اور اب کوئی رسول نہیں آئیگا؟ خدا کے واسطے انصاف سے دیکھکر بتاؤ کہ کوئی لفظ ایسا ہے جس سے یہ ظاہر ہو مگر مولانا دیوبندی نے عوام کو دھوکہ دینے کے واسطے آدھی آیت لکھی ہے اور آدھی ہضم کر لی کیونکہ اگر وہ پوری آیت پیش کر دیتے تو ان کا پول ظاہر ہو جاتا اور یہ آیت ہی ان کے باطل عقیدہ کو ٹھکرا کر رکھ دیتی

- ناظرین وہ پوری آیت ہم آپ کو بتاتے ہیں۔

(۲۷) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اٰتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم علیٰ ذٰلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشہدوا وانا معکم من الشاہدین فمن تولی بعد ذٰلک فاولئک ہم الخاسرون پ ۳ ع ۱۶۲ فاضل دیوبندی نے اس ڈر کے مارے پارہ اور رکوع کا حوالہ بھی نہیں دیا تاکہ قرآن میں اصل آیت کو دیکھکر میرے استدلال کی قلعی نہ کھل جائے۔ بقول شخصے کہ کسی شخص نے کہا کہ میاں نماز کیوں نہیں پڑھتے اس نے جواب دیا قرآن میں آیا ہے کہ لا تقربوا الصلوٰۃ کہ نماز کے قریب مت جاؤ اس نے کہا کہ آگے بھی پڑھئو وانتم سکاریٰ جس وقت تم نشے کی حالت میں ہو اس نے جواب دیا کہ آدھی آیت پر ہی عمل کر دوں باقی پر تو کر اسی طرح فاضل دیوبندی نے کیا ہے۔

لفظی ترجمہ۔ اور جس وقت لیا اللہ نے عہد نبیوں کا (وہ یہ عہد تھا کہ) البتہ جو کچھ دیتا رہوں میں تمکو (مثلاً) کتاب اور حکمت سے پھر تمہارے پاس آئے رسول تصدیق کرنیوالا اس کی جو ساتھ تمہارے ہے۔ (اس وقت تمہارا فرض ہو گا کہ) ضرور تم ایمان لانا اس پر اور مدد دینا اس کو فرمایا کیا اقرار کیا تم نے اور لیا تم نے اس پر بھاری عہد میرا۔ انہوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو گواہ رہو اور میں ساتھ تمہارے گواہ ہوں۔ پس جو کوئی پھر جائے بعد اس (عہد) کے پس وہی ہے نافرمان۔ ناظرین غور فرمایئے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہر نبی کی امت سے یہ عہد لیا تھا مگر ان کے پاس جب رسول آئے تو انہوں نے ان کے مان لینے سے انکار کیا کہ اب تو رسول آنا ہی بند ہو گیا جب النبیین میں محمد صلعم بھی شامل ہیں تو کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس عہد میں شامل نہ ہوں۔

(۲۸) اخرج احمد عن ابی بن کعب رضی اللہ عنہ فی تفسیر قول اللہ تعالیٰ عز وجل واذ اخذ ربک من بنی اٰدم من ظہورہم ذریتہم قال جمعہم فجعلہم ازواجا ثم صورہم فاستنطقہم فتکلموا ثم اخذ علیہم العہد والمیثاق واشہدہم علیٰ انفسہم الست بربکم قالوا بلیٰ۔ قال فانی اشہد علیکم السمٰوٰت السبع والارضین السبع واشہد علیکم اباکم اٰدم شہدنا ان تقولوا یوم القیامۃ انا کنا عن ہذا غافلین ثم نعلم بہذا اعلموا

انہ لا الہ غیری و لا رب غیری و لا تشرکوا بی شیئا انی سارسل الیکم رسلی یذکرونکم عہدی و میثاقی و انزل الیکم کتبی قالوا شہدنا بانک ربنا و الہنا لا رب لنا غیرک الخ

مشکوۃ شریف کے باب الایمان بالقدر میں لکھا ہے کہ امام احمد نے ذکر کیا کہ ابی بن کعب نے اس آیت کی تفسیر کہ اذ اخذ ربک من بنی آدم الخ فرمایا کہ اللہ نے آدم کی اولاد جمع کی اور ان کی شکلیں لگائیں پھر ان کی صورت بنائی پھر ان کو بولنے کی طاقت دی سو وہ بولنے لگے پھر ان سے قول لیا اور عہد لیا اور ان کی جانب ان سے اقرار کروایا۔ کہ۔ کیا میں نہیں ہوں رب تمہارا؟ بولے کیوں نہیں فرمایا سو میں گواہ کرتا ہوں تم پر ساتوں آسمانوں اور ساتوں زمینوں کو اور تمہارے باپ آدم کو۔ یہ اس لیے کہ کہیں تم قیامت کے روز یہ نہ کہنے لگو کہ ہم نہیں جانتے تھے سو اس لیے جان رکھو کہ بیشک نہیں کوئی حاکم سوائے میرے اور مت شریک ٹھہراؤ میرا بیشک میں بھیجتا رہوں گا تمہاری طرف رسول تاکہ وہ یاد دلاتے رہیں تمکو قول و قرار میرا اور اتاروں گا تم پر کتابیں تب وہ سب بولے کہ اقرار کیا ہم نے کہ بیشک تو حاکم ہمارا ہے۔ ناظرین غور کیجئے کہ اس آیت کی کس قدر واضح تفسیر خود محمد صلعم نے فرمادی ہے کہ قیامت تک رسول آتے رہیں گے۔ نیز یا بنی آدم والی آیت کی بھی یہ حدیث مشرح تفسیر ہے جو دوسری آیت کے جواب میں گزر چکی ہے۔ اس لیے یہ آیت انہی کی تکذیب کر رہی ہے کیونکہ جو یہ کہتا ہے کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا وہ گمراہ ہے بل قالوا مثل ما قال الاولون۔

(۳۹) ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ہلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذلک یضل اللہ من ہو مسرف مرتاب۔ سورہ زمر پ ۲۴ ع ۵۔ ترجمہ

اور تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف پہلے اس (حضرت موسیٰ علیہ السلام) سے ساتھ نشانوں کے تو ہمیشہ رہے تم شک میں اس سے کہ آیا تمہارے پاس ساتھ اس کے یہاں تک کہ جب (یوسف علیہ السلام) ہلاک ہوگیا کہا تم نے ہرگز نہ بھیجے گا اللہ بعد اس کے کوئی رسول اسی طرح اللہ گمراہ کرتا ہے اسکو جو کہ خطا کار شکی ہے سنا مولانا دیوبندی اس آیت سے صاف معلوم ہو گیا کہ جو قوم یہ کہنے لگ جائے

کہ اب کوئی رسول نہیں آئیگا وہ گمراہ ہے۔

چوتھی آیت قل یا ایھا الناس انی رسول اللّٰہ الیکم جمیعا الذی لہ ملک السموات (اعراف) ترجمہ۔ اے محمد (صلی اللّٰہ علیہ وسلم) آپ کہدیجئے کہ میں تمہارے تمام لوگوں کی طرف سے اللّٰہ کا رسول ہوں وہ اللّٰہ جسکے لئے ملک ہے آسمانوں اور زمینوں کا“

جواب مار دں گھٹنہ پھوٹے آنکھ۔ ناظرین کیا کوئی لفظ اس میں ایسا آپ کو نظر آتا ہے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ محمدؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں اس آیت میں ایک لفظ جمیعا سے ہمارے دیوبندی فاضل نے یہ استدلال کیا ہے کہ جمیعا سے یہ مراد ہے کہ محمدؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم قیامت تک تمام انسانوں کے واسطے نبی ہیں اب اس کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا اگر مولانا کا یہ عقیدہ ہوتا کہ محمدؐ صلی اللّٰہ علیہ وسلم کے بعد حضرت مسیح ابن مریم نہیں آئیں گے تو جمیعا کے معنی یہی مان لئے جاتے مگر مولانا بھی اس کے قایل ہیں کہ محمدؐ صلعم نے حضرت مسیح ابن مریم کے آنیکی بشارت دی ہے اب اگر مولانا کہیں کہ حضرت عیسیٰ تو امتی ہو کر آئیں گے تو ہم جواب دیتے ہیں کہ جسکے خلاف آپنے ساری کتاب لکھی ہے وہ بھی تو اپنے آپ کو امتی ہی کہہ رہا ہے پھر جمیعا کا لفظ پارہ اوّل رکوع چہارم میں بھی موجود ہے جہاں لکھا ہے۔

(۳۰) قلنا اھبطوا منھا جمیعا فاما یاتینکم منی ھدیً فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون پ۱ ع۴ ترجمہ۔ ہم نے کہا نکل جاؤ اس میں سے سب پس اگر آئے تمہارے پاس میری طرف سے کوئی (نبی) ہدایت تو جو پیروی کرے گا اس (نبی یعنی ہدایت) کی اس کو کوئی خوف نہیں۔ مولانا اس میں بھی جمیعا ہے جس کا یہ مطلب ہے کہ حضرت آدم کو جنت سے نکلتے وقت یہ وصیت کردی گئی کہ تم سب یہاں سے نکل جاؤ اور جب تم سب کے پاس کوئی ہدایت آئے“ تو اس کو مان لینا اور اس جمیعا میں امت محمدیؐ بھی شریک ہے اگر نہیں تو تم حلف اٹھا کر اپنے دیوبند کے تمام مولویوں سے کہلوا دو کہ جمیعا میں امت محمدی شریک نہیں تو ہم تمہاری بات مان لیں گے۔

پس مولانا محمود الحسن کے اس ارشاد سے۔

(۴۱) یمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی پ ۲۲

ترجمہ۔ اے جماعت جنوں اور انسانوں کی کیا نہ آئے تھے تمہارے پاس رسول تم ہی میں سے جو بیان کرتے تھے تم پر آیتیں۔ اس آیت میں ایک قانون مقرر ہے کہ قیامت کے روز سب سے سوال کیا جائیگا کہ تم پر کیا رسول نہیں آئے تھے تو مولانا تم اور تمہارے ہم عقیدہ لوگ خدا کو کیا جواب دیں گے پھر یہی جمیعا کا لفظ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ بھی آیا ہے چنانچہ فرمایا ہے۔

(۴۲) وقال موسی ان تکفروا انتم ومن فی الارض جمیعا پ ۱۳ ع ۱۴

اور کہا موسیٰ نے اگر انکار کرو تم زمین کے تمام لوگ۔ اب یہ تو ظاہر ہے کہ حضرت موسیٰ جنکی نسبت جمیعا فرما رہے ہیں وہ ان کے سامنے والے ہی مراد نہیں بلکہ بعد والے بھی ہیں۔

پانچویں آیت

تبارک الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا۔ سورۃ فرقان پ ۱۸

ترجمہ۔ یعنی مبارک ہے وہ ذات جس نے قرآن مجید کو اپنے بندہ (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل فرمایا تاکہ وہ تمام جہان والوں کے واسطے نذیر ہے یعنی تمام عالم والوں کو خدا کے عذاب سے ڈرانے والا۔

جواب

ناظرین ہر آیت کا ترجمہ بھی لفظ بلفظ فاضل دیوبندی کا ہم نے نقل کیا ہے اب آپ دیکھ لیں کہ اس میں بھی کوئی لفظ ایسا موجود نہیں جس میں یہ ظاہر ہوسکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا فاضل دیوبندی اس سے یہ استدلال کرتا ہے تمام جہانوں کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہیں اگر یہ استدلال صحیح ہے تو بتائیے حضرت عیسیٰ کے نزول کا فاضل دیوبندی نے کیوں انکار نہیں کیا۔ اگر حضرت مسیح کی آمد ثانی کا اس کے ساتھ انکار کر دیتے تو پھر یہ قول ضرور قابل پذیرائی ہوجاتا ہم بھی اس مدعی نبوت پر لعنت بھیجتے ہیں جو سرور کائنات کی نبوت اور سیادت میں رخنہ انداز ہو۔ کسی نبی پر اور پھر امتی نبی پر ایمان لانا اس آیت کے خلاف نہیں۔ ایمان کی صفت یوں بیان ہوئی ہے آمنت باللہ و رسلہ الخ کہ میں سب رسولوں

کو مانتا ہوں پس جب ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیا پر آج تک ایمان لایا جاتا ہے اور اس سے اس آیت پر کوئی اعتراض نہیں ہوتا تو ایک نبی کے ماننے سے کیوں کر یہ آیت محل اعتراض بن جائیگی۔

(۳۳) امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ۔ پ ۳ ع ۸

ترجمہ:- ایمان لایا رسول اسپر جو اتارا گیا طرف اس کے رب سے اور ایمان والے سب ایمان لائے اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر۔ نہیں فرق کرتے درمیان کسی اس کے رسولوں میں سے۔) دوسرا لفظ اس آیت میں للعالمین نذیرا ہے مگر یہ لفظ تمام بنی اسرائیل کے انبیاء کے واسطے قرآن میں موجود ہے دیکھو۔

(۳۴) ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ ورزقنھم من الطیبت وفضلنھم علی العالمین پ ۲۵ ع ۱۶۔ یعنی البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور نبوت اور رزق پاکیزہ چیزوں سے اور ہم نے دی ان کو فضیلت تمام جہانوں پر۔ جب تمام جہانوں پر فضیلت دینے کے بعد بھی ان کے بعد محمد صلی اللہ کو نبی اللہ تعالیٰ نے مقرر فرمادیا اور نبوت کا سلسلہ منقطع نہ کرکے اپنی مخلوق کی اصلاح کا انتظام جاری رکھا تو پھر یہ کیونکر تسلیم کرلیا جائے کہ اب کوئی نبی نہیں آئیگا باوجودیکہ آپ خود مسیح کی آمد ثانی کے منتظر ہیں دیکھو مولانا تم نے اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کیا کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر ہم ایک آیت اور پیش کرتے ہیں جس میں یہ ثابت ہوتا ہے کہ نبی برابر آتے رہیں گے

(۳۵) قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن والانس فی النار کلما دخلت امۃ لعنت اختھا حتی اذا ادارکوا فیھا جمیعا قالت اخرٰھم لاولٰھم ربنا ھؤلاء اضلونا فاتھم عذابا ضعفا من النار الایۃ پ ۸ ع ۱۱۔

کہ ہم ان کو حکم دیں گے تم بھی اپنے سے پہلے منکرین کی طرح دوزخ میں داخل ہو جاؤ۔ دوزخ میں جب وہ جماعت داخل ہوگی تو اپنے ساتھ کی جماعت کو لعنت کریگی یہاں تک کہ جب سب دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو پہلے اور پچھلوں میں جھگڑا ہوگا یہ آیت صراحتاً بتا رہی ہے کہ ضرور رسول کے بعد دیگر رسولوں کا سلسلہ جاری رہیگا

تب بھی تو ہر جماعت یکے بعد دیگر داخل ہونیوالی جماعت پر لعنت کرے گی پس مولانا آپ کا بھی فرض ہے کہ آپ اس رسول پر ایمان لے آویں تاکہ نہ آپ دوزخ میں داخل ہوں نہ آپ پر کوئی لعنت کرے اگر کوئی رسول آنا ہی نہیں تھا اور یہ سلسلہ ہی منقطع ہو گیا تو کیا یہ کہانی لایعنی کے طور پر یہ قصہ قرآن میں درج ہے اور یہ امت محمدی کے واسطے تنبیہ بطور وصیت کے نہیں ہے؟

چھٹی آیت

وارسلناک للناس رسولا (سورۃ النساء پ۵) یعنی ہم نے آپ کو (اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم) تمام انسانوں کے لئے رسول بنا کر بھیجا"

جواب

ناظرین فاضل دیوبندی کی پیش کردہ آیت اور اس کا ترجمہ دیکھ لیجئے۔ کوئی اشارہ یا کنایہ ایسا موجود نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر آپ ابن کثیر اور جامع البیان تفسیر کا حوالہ دیکر کہتے ہیں کہ انہوں نے یہی لکھا ہے آگے ان کی عبارت بھی درج نہیں کی فاضل دیوبندی نے خود غور نہ کیا دوسرں کے کہنے پر ان کو یقین آگیا مگر مولانا حضرت مسیح جو آرہے ہیں ان کو کہاں رکھیگا؟ آپ کو تو کوئی آیت ایسی ملی نہیں جس سے اشارۃً بھی معلوم ہو سکے کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا لیجئے میں آپ کو ایسی آیت بتاؤں جس میں آپ کے اباجان (حضرت آدم) کو پہلے ہی دن یہ بتادیا تھا کہ۔

(۳۶) فاما یاتینکم منی ھدی فمن اتبع ھدای فلا یضل ولا یشقی ومن اعرض عن ذکری فان لہ معیشۃ ضنکا ونحشرہ یوم القیمۃ اعمی پ۱۶ ۱۶۲۔ اے آدم اور اس کی اولاد پھر آویگی تمہارے پاس میری طرف سے ہدایت (نبی) تو جس نے پیروی کی میری ہدایت کی تو نہ گمراہ ہوگا اور نہ مشقت میں پڑیگا جس نے (دیوبندی مولوی کی طرح) منہ پھیرا ذکر (نبی) میرے سے تو واسطے اس کے معیشت ہے تنگ اور اٹھاویں گے ہم اس کو دن قیامت کے اندھا۔ اب اگر تم ہو کہ ہدایت کے معنی نبوت کہاں سے کر لیتے ہو تو سنو۔

(۳۷) کلا ھدینا ونوحا ھدینا من قبل ومن ذریتہ داؤد وسلیمن

وایوب ویوسف وموسیٰ وھارون پ ۱۶۶۔ یس اللہ تعالیٰ نے بتادیا کہ ان سب کو ہم نے باہدایت لیکر بھیجا تھا۔ پس بجائے اس کے کہ آپ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنیکا انکار دکھاتے۔ قرآن سے تو صاف آمد کی خبر مل رہی ہے اگر نہیں تو آپ انکار کیجئے کہ آپ حضرت آدم جنکو یہ پہلے دن ہدایت کر دی گئی تھی آپ انکی اولاد نہیں بلکہ ڈارون کی تھیوری کے مطابق بندر کی اولاد ہیں تو آپ اس سے بچ سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

ساتویں آیت

واوحی الی ھذا القرآن لانذرکم بہ ومن بلغ سورۃ انعام پ ۔ ترجمہ۔ یعنی میری طرف سے اس قرآن کی وحی کیگئی تاکہ اس کے ذریعہ سے میں تم کو ڈراؤں اور تمام ان لوگوں جن کو یہ قرآن پہنچے۔

جواب

ناظرین یہ ہے فاضل دیوبندی کی دلیل کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا آپ ان کی اس عربی اردو عبارت کو غور سے دیکھئے اس میں کوئی لفظ ایسا ہے جو یہ ثابت کر سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا کاش فاضل دیوبندی آٹھ آیت پہلے پڑھ لیتے جس جگہ سے یہ رکوع شروع ہوتا ہے تو ان کو یہ استدلال کرتے ہوئے رعشہ آجاتا جہاں لکھا ہے۔

(۳۸) قل سیروا فی الارض ثم انظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین پ ۸۶

اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم (ان دیوبندی کافروں کو یعنی نبی کے آنیکا انکار کرنیوالوں کو) کہدو کہ زمین میں پھر کر دیکھو کہ کیا ہوا انجام نبیوں کے انکار کرنیوالوں کا۔ اور یہ ایک اس رکوع کی آخری آیت کہ۔

(۳۹) الذین اتینٰھم الکتاب یعرفونہ کما یعرفون ابناءھم الذین خسروا انفسھم فھم لا یؤمنون ترجمہ۔ وہ جو دی ہم نے ان کو کتاب پہچانتے ہیں اس کو جیسا کہ وہ پہچانتے ہیں اپنے بیٹوں کو جنہوں نے خسارہ میں ڈالا اپنی جانوں کو پس وہ نہیں ایمان لاتے۔ کہئے مولانا آپ اپنے بیٹوں کو دیکھکر یہ ایمان رکھتے ہیں کہ اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے پیدائش کا سلسلہ بند کر دیا اور اس کے اولاد در اولاد نہیں ہوگی بلکہ اپنی اولاد کو دیکھکر آپ کہتے ہیں کہ اس کا بھی باپ تھا اور اس کے باپ کا بھی باپ ہے اور آخر ان تمام باپوں کا پیدا کرنیوالا بھی خدا ہے جس خدا نے یہ سلسلہ اولاد کا جاری کر رکھا ہے

وہ ان کی اصلاح کے واسطے انبیاء کے سلسلہ کو کیوں بند کرنے لگا پس ظاہر ہوا کہ
جب تک پیدائش کا سلسلہ جاری ہے تب تک انبیاء کا سلسلہ جاری رہیگا بیچارے
مولانا آپ اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کرسکے مگر ہم تین آیتیں اس ساتویں آیت کے جواب
میں لکھکر پھر ایک چوتھی آیت سے اور بھی زیادہ صراحت سے دکھاتے ہیں کہ نبوت کا
سلسلہ برابر جاری رہیگا۔

(۴۰) اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس پ ۱۷ ع ۱۷
کہ اللہ چن لیتا ہے اور چنتا رہے گا فرشتوں کو اور انسانوں کو رسول۔ یصطفی مضارع
کا صیغہ ہے جو حال اور استقبال دونوں پر دلالت کرتا ہے۔ گویا یہ ایک قانون الہی ہے
جو اللہ تعالی نے بیان فرمایا کہ ہم ہمیشہ نبی اور رسول مبعوث کرتے رہیں گے مگر حضرت
انسان میں یہ قابلیت نہ تھی کہ وہ اس خدا کی امانت کی حفاظت کرتے جیسا کہ اللہ تعالی
نے فرمایا ہے کہ۔

(۴۱) انا عرضنا الامانۃ علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنھا واشفقن
منھا وحملھا الانسان انہ کان ظلوما جھولا پ ۲۲ ع ۶۔ تحقیق ہم نے پیش کی
امانت اوپر آسمانوں کے اور زمین کے بلکہ پہاڑوں پر بھی مگر ان میں سے ہر ایک نے اس
امانت کے اٹھانیکی قابلیت نہ پاکر انکار کردیا مگر انسان جو بے باک اور نادان واقع
ہوا تھا اس نے امانت کو اٹھا لیا۔ یہ آیت جس رکوع میں ہے وہ رکوع اگر شروع سے
آپ تلاوت کریں گے تو آپ کو معلوم ہو جائیگا کہ اس کی ابتدا یہ ہے کہ۔

(۴۲) یایھا الذین امنوا لاتکونوا کالذین اذوا موسی ترجمہ۔ اے لوگو
جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ کہ جن لوگوں نے حضرت موسی کو
ایذا دی" اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ وہ امانت جو انسان کے سپرد ہوئی ہے کہ
وہ اس کے رسول ہیں جن کو اس نے ہمیشہ جھٹلایا اور مذاق میں اڑایا۔ اگر محمد صلعم کے
بعد کوئی رسول آنیوالا ہی نہ تھا تو امت محمدی کو یہ کس لئے حکم ہو رہا ہے کہ تم موسی کی
قوم کی طرح مت ہو جانا۔

کیوں نہیں لوگو تمہیں حق کا خیال۔
دل میں اٹھتا ہے مرے سو سو ابال۔

چنانچہ اس آیت کو سامنے رکھکر تدبر کرنے سے ہم ضرور اس مقام پر پہنچ جاتے

ہیں کہ وہ امانت کتاب اور رسول ہی ہیں چنانچہ فرمایا۔
(۴۳) واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب وحکمۃ ثم جاءکم
رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ قال ءاقررتم واخذتم
علی ذلکم اصری قالوا اقررنا قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین پ ۳ ع ۱۶ –
یعنی جسوقت لیا اللہ تعالیٰ نے عہد پیغمبروں کا کہ جو کچھ دیتا رہوں میں تم کو مثلاً کتاب
اور حکمت میں سے اور آوے تمہارے پاس پیغمبر جو تصدیق کرنے والا ہو اس چیز کے
ساتھ کہ تمہارے پاس ہے تو اس وقت تم اس کو مان لینا اور اس کی ہر صورت سے امداد
کرنا۔ تو اس وقت تم نے اقرار کر لیا اور لے لیا تم نے اس عظیم الشان عہد میرے کو اور
کہا انہوں نے کہ بے شک اقرار کیا ہم نے پس کہا ہم نے تم بھی اس عہد پر گواہ رہو یعنی
بھول مت جانا اس عہد کو اور میں بھی اس عہد پر تمہارے گواہ ہوں اس کے بعد دوسری
جگہ ارشاد فرمایا کہ۔
(۴۴) واذ اخذ اللہ میثاق الذین اوتوا الکتٰب لتبیننہ للناس ولا تکتمونہ
فنبذوہ وراء ظھورھم واشتروا بہ ثمنا قلیلا فبئس ما یشترون پ ۴ ع ۱۰
اور جس وقت لیا عہد اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا کہ دیے گئے ہیں کتاب کہ البتہ بیان کرتے
رہو گے تم اس کو واسطے ان لوگوں کے اور نہ چھپانا کبھی اس کو۔ پس پھینک دیا اس کو
پس پشت اور مول لے لیا بدلے اس کے کم قیمت کی چیز پس یہ کم قیمت کی چیز بری
ہے۔ اس جگہ بھی یہ معلوم ہوا کہ نبی کے آنے کے متعلق گذشتہ نبی پیشینگوئی کر جاتے
ہیں مگر اس پیشینگوئی سے جو لوگ واقف ہوتے ہیں وہ اس کو نہ خود پس پشت ڈال دیتے
ہیں بلکہ دوسروں تک بھی اس خبر کو نہیں پہنچاتے اگر کوئی معترض کہے کہ یہ عہد میثاق
کے گذشتہ انبیاء کے ہیں تو ہم نے آدم علیہ السلام کے لئے جو حکم ہوا وہ دکھا کر بتا دیا
کہ یہ تمام بنی آدم کے واسطے حکم ہے مگر تاہم ایک آیت ہم ایسی پیش کرتے ہیں جس
میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتا دیا کہ یہ مثالیں جو ہم بیان کرتے ہیں تم مومنوں کے واسطے
بغرض عبرت اور نصیحت ہیں تاکہ تم ایسا نہ کرو۔ چنانچہ فرمایا۔
(۴۵) واذ ابتلی ابرٰھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس
اماما قال ومن ذریتی قال لا ینال عھدی الظٰلمین ٥
ترجمہ۔ اور جب امتحان لیا ابراہیم کا اس کے رب نے چند کلموں سے تو اس نے پورا

کیا ان کو۔ فرمایا تحقیق میں بنانیوالا ہوں تجھے لوگوں کا امام اس (ابراہیم) نے کہا اور میری نسل کو بھی۔ فرمایا نہیں پہنچتا عہد میرا ظالموں کو۔ اس جگہ حضرت ابراہیم سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ اگر تیری اولاد ظلم نہ کریگی تو میں ان کو نبی بناتا رہونگا اور محمد صلعم تک برابر آپ کی نسل کو نبوت ملتی رہی اب محمد صلعم کے بعد بھی جب تک یہ ظالم نہیں ہوں گے نبوت کا سلسلہ جاری رہیگا کس قدر کھلی اور صاف آیت ہے کیا کوئی سمجھدار ہے جو اس پر غور کرے۔ کہ اگر امت محمدی خیر الامم ہے تو ضرور اس میں نبوت جاری ہے اور اگر یہ شر الامم ہے اور ظالم ہو گئی ہے تو نبوت ضرور بند ہے پس جو اپنے ظلم کا اقرار کرکے اپنے اوپر باب نبوت بند کرتا ہے سو

طوفان نوح نے تو ڈبوئی فقط زمیں ہے!

تو نے تو خلق ساری خدائی ڈبو دیا

اگر کوئی اعتراض کرے کہ عہد میثاق کے گذشتہ انبیاء کے قصے ہیں اس لئے ہم قرآن شریف سے یہ بھی بتائے دیتے ہیں کہ صرف کہانیاں نہیں بلکہ ہماری اصلاح کے واسطے یہ واقعات بتلائے گئے ہیں چنانچہ فرمایا۔

(۴۶) فلا تطع المکذبین اذا تتلی علیہم اٰیتنا قال اساطیر الاولین پ۲۹ ع۴

پس مت کہا مان تو نبیوں کی تکذیب کرنیوالوں کا اور جب سنائی جاتی ہیں ان کو تکذیب کرنیوالوں کی آیتیں تو کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں۔

(۴۷) ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرأۃ نوح وامرأۃ لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صٰلحین فخانتٰہما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین

(۴۸) وضرب اللہ مثلا للذین اٰمنوا امرأۃ فرعون الخ پ۲۸ ع۲۰

بیان کی اللہ نے مثال ان لوگوں کے لئے جو کافر ہوئے نوح اور لوط کی عورتوں کی طرح ہے جو تھیں دو ہمارے نیک بندوں کے ماتحت پس خیانت کی ان دونوں نے اس لئے ان دونوں پیغمبروں کی بھلائی ان کے کچھ کام نہ آئی لہذا انہیں کہا گیا کہ تم آگ میں داخل ہونیوالوں میں سے ہو اور بیان کی اللہ تعالیٰ نے مثال ان کے لئے جو ایمان لائے فرعون کی عورت کی طرح الخ۔ غرضیکہ اس قسم کی آیات قرآن شریف میں بہت ہیں اور معترض کے لئے اسی قدر آیات کافی ہیں مگر اڑیل اور ضدی متعصب معترض کے لئے تمام قرآن بھی پیش کر دیا جائے۔ تو کافی نہیں۔

پس ثابت ہو گیا کہ ہمیشہ سے اللہ تعالیٰ کا یہ قانون رہا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی اصلاح کے واسطے انبیا کو مبعوث کرے اور ہر نگر انسان کی سرشت میں یہ بات داخل ہے کہ وہ ہر آنیوالیکی تکذیب کرے اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ان تمام جھٹلانیوالونکی مثالیں ہمارے آگے بار بار بیان کر کے ہمیں متنبہ کر دیا کہ تم ایسا مت کرنا جیسا کہ پہلی امتوں نے اللہ کے فرستادوں کے ساتھ برتاؤ کیا مگر کون ہے جو اسپر غور کرے سہ

کھلا ہے باب عرفاں جس کے اوپر
اسے ہے ہر ورق گل کا گلستاں

ہم دیکھتے ہیں کہ سب سے پہلے رسول حضرت آدم کو جب اللہ تعالیٰ نے پیدا کرنیکا ارادہ کیا تو نہ صرف جنات (ابلیس کے متعلق کان من الجن قرآن شریف میں آیا ہے جس سے معلوم ہوا کہ ابلیس جنات کی قوم میں سے ایک فرد تھا۔) نے بلکہ ملائکہ نے بھی اسپر اعتراض کیا ملائکہ نے تو یہ کہا۔

(۴۹) اتجعل فیھا من یفسد فیھا و یسفک الدماء پ ع ۴ - کہ تو ایسے شخص کو بنانے لگا ہے کہ جو زمین میں فساد کریگا اور خون خرابے کریگا۔ اور جنات میں سے ایک شخص یہ بولا (۵۰) انا خیر منہ خلقتنی من نار و خلقتہ من طین پ ۲۳ ع ۱۔ کہ میں اس سے بہتر ہوں اس کو تو نے مٹی سے پیدا کیا اور مجکو تو نے آگ سے بنایا ہے۔

ابتدائے عالم سے ہمیں پتہ لگتا ہے کہ اس ظلوم اور جہول انسان نے سب سے پہلے رسول کا انکار کیا اور محمد صلعم تک انکار کرتا چلا آیا اور جو اعتراض ابتدا میں ہوا وہی آخیر تک ہوتا چلا آیا ہر زمانہ میں ایک آدم صفت انسان پیدا ہوا اور اسی طرح ہر زمانہ میں ملائکہ صفت انسان اور ابلیس صفت جنات پیدا ہوے حضرت آدم سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جو مرسلین کے ساتھ ابلیس صفت لوگوں نے برتاؤ کیا وہ یہی (۵۱) یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون قرآن سورہ یٰسین) اے حسرت ہے ان بندوں پر کہ نہیں آیا کوئی رسول جسکو کہ انہوں نے تمسخر میں نہ اڑایا ہو۔ حضرت آدم سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک جو کچھ انبیاء مرسلین کے ساتھ برتاؤ ہوا وہ قرآن شریف میں خوب واضح طور پر موجود ہے اور عموماً تمام مسلمان اس سے واقف ہیں صرف ایک آیت سورہ یٰسین کی آپ کو سنا دی تا کہ آپ کو اس قسم کی دوسری آیات یاد آجائیں چونکہ میرا آپ کا یہ متفقہ مسئلہ ہے کہ ہر نبی جھٹلایا گیا اس لئے اس پر

بحث کرنی بیکار ہے صرف دوسرا حصہ آپ کے آگے پیش کرتا ہوں اور وہ یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی یہ سلسلہ بند نہیں ہوا جیسا کہ میں نے ابتداء میں اللہ تعالیٰ کا قانون اللہ یصطفی من الناس نکتہ سنا کر بتا دیا کہ انبیاء و مرسلین کا سلسلہ اس وقت تک جاری رہیگا جب تک انسان کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے اور جب تک گناہوں کی پیدائش کا سلسلہ جاری ہے کیونکہ انبیاء انسان کی اصلاح کے واسطے مبعوث ہوتے ہیں اور اس وقت مبعوث ہوتے ہیں جبکہ وہ گناہ میں پھنس جاتا ہے اور جسطرح آدم سے لیکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک ہر نبی کے ساتھ ایک ابلیس پیدا ہوا اور وہ نبی اس کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوا اسی طرح محمد صلی اللہ کے بعد بھی۔

یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون کا حکم منسوخ نہیں ہوا

افسوس اہل دید کو گلشن میں جا نہیں

نرگس کی گو کہ آنکھ ہے پر سوجھتا نہیں

چنانچہ قدیم سنت اللہ کے مطابق ابلیسانہ صفت رکھنے والوں نے جو برتاؤ کیا اس کا اندازہ آپ حسب ذیل واقعات سے فرمالیجئے۔

نوٹ۔ ذیل کا مضمون درج کرنے سے قبل ہم آپ کو یہ بتا دینا چاہتے ہیں کہ امرتسر میں ایک آل مسلم پارٹیز کانفرنس منعقد ہوئی تھی اور اس کو ان مولویوں نے بعض امور کی وجہ سے بائیکاٹ کر دیا کہ اس میں احمدیوں کو بھی شامل کر لیا گیا ہے اس کا جواب جو میری طرف سے اخبارات میں شائع ہوا ہے اس کو لفظ بلفظ شائع کرتا ہوں تاکہ اس مسئلہ کے دوسرے پہلو پر بھی آپ کی نظر پڑ سکے مگر اس مضمون میں کتاب ختم نبوت کا مصنف خاص طور پر مخاطب نہیں ضمناً ضرور ہے اس لئے ملاحظہ سے پہلے اس بات کو ضرور مد نظر رکھینگے وہ مضمون یہ ہے۔

۵ اگست ۱۹۲۵ء کے اخبار اور لڈ انڈیا دہلی
سے یہ مضمون نقل کیا ہے اس مضمون
کو اس کتاب سے گو تعلق ہے مگر مضمون
پہلا لکھا ہوا ہے۔

نیاز مند ڈاکٹر شفیع احمد
مؤلف کتاب ہذا

علماء کا شغل تکفیر

عوام کالانعام کو قابو کرنے کے واسطے حکیم اجمل خاں نے ایجی ٹیشن کے زمانہ میں ایک جماعت
نئی تصنیف کی جس کا نام انہوں نے جمیعتہ علماء رکھا جس کے ارکان اپنے زیر اثر لوگ مقرر
کئے گو وہ بالکل غیر معروف اور معمولی لوگ تھے مگر انکو بڑا بنا دینا اور مشہور کر دینا کونسی
بڑی بات تھی تمام اراکین بھی قریب قریب مسجدوں کی خیراتی روٹیاں کھانیوالے ہیں جن کا
ذریعہ قرآن حدیث فروخت کرکے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پالنا ہے اس کے علاوہ اون
کوئی تجارت یا کسب ذریعہ معاش نہیں بلکہ لاتشتروا بآیاتی ثمنا قلیلا کی خلاف ورزی کرکے
اپنے دوزخ شکم کو بھرتے ہیں۔ جن کو علامہ مفتی جیسے مقدس محترم خطاب بھی دیدئے گئے
ہیں۔ اب جبکہ ان کی اصلیت لوگوں کو معلوم ہو گئی تو ان کی لگی مٹی خراب ہونے لگی پس اپنے
کام کو چمکانیکی خاطر ایک اخبار الجمیعتہ کے نام سے جاری کیا ہے جس میں قرآن و حدیث
سے ناواقف اور بے عمل بے علم ڈاڑھی منڈے مولوی کے مضمون ہوتے ہیں باقی ادہر
ادہر کے اخبارات کی نقل اور دو صفحہ میں تیری میری کتابوں کو الجمیعتہ بک ایجنسی کے نام سے
فروخت کرنیکا اشتہار اور معشوق کو قابو میں کرنیکا تعویز محبت کا اشتہار اور جریان جلق نامردی
لواطت جیسے مخرب اخلاق ادویہ کے فحش اشتہارات اور قسمت کا حال بتانے والے
عالم الغیب (نعوذ باللہ منہا) لوگوں کے اشتہار اور کنواری لڑکیوں کے فوٹو شادی کے
واسطے مہیا کرنے کا اشتہار شائع ہوتے ہیں غرضیکہ ہر جائز و ناجائز طریقے سے روپیہ حاصل
کرنے کی فکر میں منہمک ہیں ایک طرف تو یہ لوگ اس انسان کو کافر کہتے ہیں جو یہ کہے کہ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم علم غیب جانتے تھے دوسری طرف جمیعتہ علماء ہند کے واحد ترجمان اخبار
میں علم غیب بتانے والے کا اشتہار شائع کرتے ہیں جب ان کا یہ ایمان ہے کہ علم غیب
محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم جیسے افضل الرسل بھی نہیں جانتے تھے۔ تو پھر دوسری طرف پیسہ
کے لالچ میں علم غیب کا اشتہار شائع کرکے غریب مسلمانوں کو لٹواتے ہیں ایک طرف
تعویز اور گنڈوں کو یہ شرک بتاتے ہیں مگر دوسری طرف ایک روپیہ کی خاطر یحبونہم کحب
اللہ والذین آمنوا اشد حباللہ کے برخلاف معشوق کو قابو کرانیکا تعویز فروخت کراتے ہیں غرض
انہوں نے ایک اخبار جاری کیا ہے جس کا یہ حال ہے اس کے صفحہ ۲ پر ۶ اگست ۱۹۳۵ء کو ایک مقالہ

افتتاحیہ لکھا ہے جس کا عنوان ایک نیا مرزائی فتنہ ہے اس مضمون میں سید غلام بھیک صاحب نیرنگ اور ڈاکٹر سیف الدین صاحب کچلو کے پاؤں پر سر رکھکر اور ہاتھ جوڑ کر گریہ و بکا کرتے ہیں کہ آپ نے ان مرزائیوں کو مسلمان ہونیکی کیوں سند دیدی ہم نے تو ایڑی چوٹی کا زور لگا کر ان کو کافر بنایا تھا مگر حضور نے ان کے مسلمان ہونے پر مہر کر دی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مرزائیوں کا اخبار۔

پیغام صلح

"علماء دیوبند جمیعۃ علماء ہند کی ناکامی" عنوان کے ماتحت ہمیں کھری کھری سنا رہا ہے افسوس صد افسوس۔ ہمیں جمیعت علماء ہند اور علماء دیوبند سے اس امر میں بھی ہمدردی ہے ہم بھی اس امر پر اظہار انسوس اور تعزیت کا ایک ریزولیوشن پاس کرنیکی کوشش کرینگے۔ ہائے افسوس ہندوستان بھر کے جہلاء اسے توبہ توبہ علماء کے نمائندہ اور واحد جماعت پر ان کٹر کافر مرزائیوں کو ترجیح دی بڑا غضب ہوا تعجب نہیں کہ سید غلام بھیک اور ڈاکٹر سیف الدین کچلو بھی باطنی طور پر مرزائی ہو گئے ہوں جس طرح کہ مولوی محمد علی کا مریڈ اور سید رضا علی قتل مرتد کے خلاف زبان کھولکر مرزائی بن گئے اسی طرح سید غلام بھیک اور ڈاکٹر کچلو بھی مرزائی ہو گئے اور کافر ہو گئے ان کی بیویوں کو طلاق ہو گئی اور ان کے کافر ہونے میں جسکو شک ہو وہ کافر اور ان شک کرنیوالوں کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر اور وہ جس شہر میں کبھی گئے ہوں وہ شہر بھی کافر اور جس جس شہر کا ان لوگوں نے نام سنا ہو اس شہر کے رہنے والے بھی سب کافر خدا کرے جلدی ہندوستان میں امیر کابل تشریف لے آدیں تو ان کو تھوسنے تیروں سے اڑوا دیا جائے گا اور ہم بھی تجویز پاس کرتے ہیں کہ اللہ کرے جس گاڑی میں یہ سفر کریں اس گاڑی کے پہیہ کو بخار آجائے اور جس سڑک پر یہ گذریں وہ کافر اور مشرک ہو کر مرے اور اسے کلمہ نصیب نہ ہو اور اس سڑک سے تمام

مسلمانوں کو گذرنا حرام ہے

جس نل اور جس کنوئیں کا یہ دونوں پانی پئیں اس کا پانی پینے والا کافر جس جگہ آل پارٹیز مسلم کانفرنس کا جلسہ ہوا وہ جگہ جہنمی اور اس کے جہنمی ہونے میں جو شک کرے وہ کافر اور شک کرنیوالے جس ملک میں رہتے ہوں وہ سب کافر ان لوگوں کے ساتھ جب تک ایسا سلوک نہیں کیا جائیگا اس وقت تک یہ لوگ ٹھیک نہ ہوں گے۔ بھلا دیکھو تو جمیعت علماء اور علماء دیوبند جن کی شان میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

علماءہم شر من تحت ادیم السماء (اسوقت آسمان کے نیچے علماء سے بد تر کوئی مخلوق نہ ہوگی) اے توبہ غلطی ہوئی علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ انکی شان میں یہ گستاخی! کہ مردود ملعون مرزائیوں کو مسلمان سمجھکر کانفرنس میں بلالیا اور ہم ابوجہل توبہ توبہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں کو نہیں بلایا۔

(معاف کرنا دو ایک جگہ قلم سے لغزش ہوگئی ہے یہ میرا قصور نہیں انگریزی قلم کا قصور ہے)

مگر ہاں مولانا ذرا بتانا آپ کو مسلمان ہونیکا سرٹیفکیٹ کونسی یونیورسٹی سے ملاہے اور ان مرزائیوں کے کافر ہونیکا ٹیلیگرام کونسی جامعہ ملیہ سے آیا ہے۔ آپ بھی کہتے ہیں کہ ہم مسلمان ہیں مرزائی بھی کہتے ہیں ہم مسلمان ہیں وقرآن شریف کو بھی مانتے ہیں آپ بھی حدیث شریف کو وہ بھی مانتے ہیں ملائکہ پر آپ کا بھی ایمان ہے یہ بھی قبلہ کی طرف منہ کرکے سجدہ کرتے ہیں آپ بھی جو کچھ نماز میں آپ پڑھتے ہیں مرزائی بھی وہی پڑھتے ہیں۔ پھر فرق کیا ہے جسکی وجہ سے وہ کافر اور آپ مسلمان ہوگئے او ہو مسئلہ خاتم النبیین شاید کفر کا باعث ہے مگر مولانا پیغام صلح تو آپ کا ساتھی ہے جو آپ خاتم النبین کے معنی کرتے ہیں وہی وہ بھی کرتے ہیں پھر اس بیچارے کو کیوں کافر کہتے ہو معاف کرو جانیدو کفر کی تلوار میان میں کرلو اس غریب کو بھی اپنی طرح جلنیے دو ثواب ہوگا۔ مگر ہاں یہ قادیانی بیشک کافر ہیں اور کٹے کافر ہیں یہ خاتم النبین کے معنوں میں آپ سے متفق نہیں ان کو مت بخشنا اور کردیجئے ان کے دو ٹکڑے مگر ٹھیرنا ٹکر سنا محترمنا

جلدی نکالو تلوار

مولانا مولوی قاسم نانوتوی کو جانتے ہو؟۔ ہاں کیوں نہیں خوب اچھی طرح جانتا ہوں یہی تو مدرسہ دیوبند کے بانی تھے انہیں کے شاگرد دہلی لاہور۔ کانپور۔ سہارنپور۔ میرٹھ۔ بمبئی۔ بلکہ تمام ہندستان میں علم حدیث و قرآن کو پھیلا رہے ہیں۔ ہم ان کی جوتیوں کی بھی عزت کرتے ہیں کیونکہ یہ علمی چرچا اور شریعت اسلامی کی رونق انہی کی بدولت ہے اور مبالغہ نہیں تمام ہندوستان میں کوئی مدرسہ بھی ایسا نہیں ملیگا جو دیوبندیوں کے شاگرد کا شاگرد نہ ہو سبحان اللہ سبحان اللہ بڑے بزرگ شخص تھے مگر مولانا یہ مرزائی تو نہ تھے ارے میاں توبہ کرو وہ تو پکے مسلمان نہیں نہیں بلکہ ولی اللہ عالم باعمل تھے جو بدبخت ان کو کافر کہے اس کی سات پشت کافر ذرا دیکھنا یہ کیا کتاب ہے؟ تحذیر الناس ہے یہ حضرت مولانا مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند کی تصنیف لطیف ہے اس کا صفحہ ۲ کھول کر یہ عبارت پڑھو۔ عوام کے خیال میں تو رسول کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ سب میں آخری نبی ہیں

مگر اہل فہم پر روشن ہے کہ تقدم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں۔ پھر مقام مدح میں ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین فرمانا کیوں کر صحیح ہو سکتا ہے پھر صفحہ تین پر لکھا ہے۔ بلکہ موصوف بالعرض کا قصہ موصوف بالذات پر ختم ہو جاتا ہے۔ پھر صفحہ چار پر لکھا ہے اسی طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت کو تصور فرمائیے آپ موصوف بوصف نبوت بالذات ہیں اور نبی موصوف بالعرض پھر صفحہ ۱۶ پر لکھا ہے بایں معنی جو میں نے عرض کیا آپ کا خاتم ہونا انبیاء گذشتہ کی نسبت خاص نہ ہوگا۔ بلکہ بالفرض آپ کے زمانہ میں بھی کہیں اور کوئی نبی ہو جب بھی آپ کا خاتم ہونا بدستور باقی رہتا ہے پھر صفحہ ۳۲ پر لکھا ہے۔ بلکہ بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی نبی پیدا ہو تو بھی خاتمیت محمدی میں کچھ فرق نہ آئے گا چہ جائیکہ آپ کے معاصر کسی اور زمین یا اسی میں کوئی اور نبی تجویز کیا جائے۔ دیکھا جناب یہ کیا لکھا ہے اس کا لکھنے والا کون ہے؟ اسے اس ملعون ناپاک شیطانی قول نے تو ختم نبوت کی جڑ کاٹ دی خاتمیت محمدیہ علی صاحبہا افضل الصلوۃ والتحیۃ کی وہ تاویل گھڑی کہ خاتمیت خود ہی ختم کر دی اور صاف لکھ دیا کہ اگر حضور خاتم الانبیاء علیہ وعلیہم افضل الصلوۃ والثناء کے زمانہ میں بھی بلکہ حضور کے بعد بھی کوئی نبی پیدا ہو تو ختم نبوت کے کچھ منافی نہیں۔ بیشک مولوی محمد قاسم نانوتوی منکر ختم نبوت ہے۔ اور منکرین ختم نبوت کے حق میں مولوی رشید احمد مولوی خلیل احمد وغیرہ ہم نے کفر کے فتوے دیئے۔

مستند فتوی

قرآن شریف میں حق تعالی فرماتا ہے ماکان محمد ابا احد من رجالکم ولکن رسول اللہ خاتم النبیین اور ایک حدیث میں جس کو بخاری اور مسلم شریف نے روایت کیا ہے کہ ختم بی الرسل ختم کی گئی ساتھ میرے رسول یعنی میرے بعد کوئی رسول نہیں ہو سکتا۔ دوسری مسلم شریف کی حدیث ہے وختم بی النبیون کہ ختم کئے گئے ساتھ میرے انبیاء اور ایک روایت میں آیا ہے۔ انا العاقب و العاقب الذی لیس بعدہ نبی کہ میں پچھلا ہوں اور پچھلا وہ ہے کہ جس کے بعد کوئی نبی نہ ہو پس ایسا اعتقاد رکھنے والا کافر ہے۔ کتبہ الاحقر رشید احمد گنگوہی۔ (رشید احمد ۱۳۱۲ھ المخلص الجبر اللہ عدعد) خلیل احمد مدرس مدرسہ مظاہر علوم سہارنپور۔ خلیل الرحمن خلف مولانا محدث سہارنپوری صحیح الجواب صدیق احمد عفا اللہ عنہ الجواب الصحیح عنایت علی عفا اللہ عنہ ثابت علی عنہ الجواب صحیح والمجیب صحیح محمد رحم الہی عفی عنہ الجواب الصحیح بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دیوبند یعنی خاتم المحدثین شیخ الہند مولانا محمود الحسن الجواب الصحیح عزیز الرحمن مفتی

مدرسہ دیوبند۔ الجواب الصحیح۔ (توکل علی العزیز الرحمٰن) الجواب الصحیح (محمد منفعت علی ۱۳۱۵)
مدرس مدرسہ عربی دیوبند۔ المشتہر محمد عبد الغنی رامپوری ۱۸ صفر المظفر ۱۳۲۹ھ۔

شاباش مولانا

ان کو آپ نے کافر کردیا غضب کیا یہ تو آپ کے اور تمام ہندوستان کے استاد تھے مگر ان کو کافر کہنے والے کون ہیں مولوی رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ حضرت شیخ الہند مولانا مولوی محمود الحسن رحمۃ اللہ علیہ وغیرہ یہ بڑے پایہ کے بزرگ ہیں صاحب کشف وکرامات تھے تمام بڑے بڑے جید مولوی ان کے مرید ہیں ان کا بہت بلند پایہ ہے اور یہ بزرگ ہرگز وہابی نہیں۔ یہ مولوی اسمٰعیل دہلوی مصنف تقویت الایمان کو کافر کہتے ہیں۔ چنانچہ ان کا فتویٰ ملاحظہ فرمائیے کیا ارشاد ہے علماء دین کا اس شخص کے بارہ میں جو یہ کہے کہ جناب باری تعالیٰ عزاسمہ کو زمان اور مکان اور ترکیب عقلی سے پاک کہنا اور اس کا دیدار بے جہت وبے محاذات حق جاننا بدعت ہے اور یہ قول کیسا ہے۔ بینوا توجروا (دیکھئے یہ وہی قول ہے جو مولوی اسمعیل دہلوی کا ہے مگر فتوی حاصل کرنیوالوں نے مولوی اسمٰعیل کی بجائے ایک شخص لکھا اس لئے نہیں جس گر مجوشی سے فتویٰ ملاحظہ فرمائیے)

الجواب یہ شخص عقائد اہل سنت والجماعت سے جاہل اور بے بہرہ ہے اور یہ اعتقاد اور مقولہ جو درج سوال ہے کفر ہے نعوذ باللہ منہ حضرات سلف صالحین اور ائمہ دین کا یہی مذہب ہے اور یہی احادیث صحیحہ وکلام اللہ شریف کی آیات صریحہ سے ثابت ہے اور دیدار اسی کا بہشت میں مسلمانوں کو نصیب ہوگا چنانچہ کتاب عقائد اسلام سے مشحون ہیں فقط واللہ تعالیٰ علم بندہ رشید احمد گنگوہی (رشید احمد ۱۳۰۱ھ) الجواب الصحیح مشرف علی عفی عنہ محمود حسن۔ عزیز الرحمٰن مفتی مدرسہ دیوبند۔ غلام رسول عفی عنہ۔ بندہ محمود عفی عنہ مدرس اول مدرسہ دیوبند مولوی ثناء اللہ وغیرہ۔ اب دیکھئے ان گنگوہی تھانوی دیوبندی امرتسری وغیرہ ہم کے نزدیک مولوی محمد اسمعیل کافر وملحد زندیق بیدین ہیں اور فتادی رشیدیہ کے صفحہ ۵۱ جلد ۳ سطر ۱۵ میں تحریر فرماتے ہیں کہ جو شخص مولوی اسمعیل دہلوی کو کافر کہے وہ خود کافر ہے۔ چلو چھٹی ہوئی اپنے قول سے آپ کافر ہو گئے غرضیکہ ایک مولوی اور ایک گروہ بھی ایسا نہیں کہ جو کفر کے فتووں سے بچا ہوا ہو پھر کیا ثبوت ہے آپ کے مسلمان ہونے کا اور کیا ثبوت ہے مرزائیوں کے کافر ہونے کا رہا یہ کہ جو ان کا عقیدہ ہے وہ دوسرے علماء کا بھی ہے سو

نہ تنہا من دریں میخانہ ہستم
جنید و شبلی و عطار شد مست

مثلاً خاتم النبیین کا عقیدہ جس طرح مرزائیوں کا ہے ویسا ہی مولوی محمد قاسم نانوتوی کا عقیدہ بھی آپ کو دکھا چکے اور ان پر آپ نے کفر کا فتوی بھی دیدیا مگر آپ اپنا فتوی تازہ بتازہ بتاتے کہ اسلام اور مرزائیت ہرگز جمع نہیں ہو سکتی اور اس وجہ سے علماء حقانی کے ذمہ اس اجتماع پر انکار شدید کرنا فرض ہے اور جماعت دیوبند اس فرض کو ادا کرنا بھی ضروری سمجھتی ہے۔ وہ مختصر محب اللہ جیسا کے مخاطب مسلمان ہیں نہ وہ لوگ جو ختم نبوت کے منکر اور ایک نئی نبوت کے پیرو ہیں کیونکہ جس جماعت کا اختلاف مسلمانوں سے نبوت میں ہے وہ کسی طرح مسلمان نہیں تمام علماء اہل حق مرزائیوں کے کافر اور مرتد ہونے میں متفق ہیں اس میں دیوبند کی خصوصیت نہیں مطبوعہ فتوی ہر گروہ ہر جماعت کے موجود ہیں۔

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے ساتھ محمد خاتم النبیین اور لا نبی بعدی بنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ جزو ایمان ہے۔

مولوی حبیب الرحمٰن مہتمم مدرسہ قاسم العلوم دیوبند منقول اخبار الجمعیت ۱۰ اگست ۱۹۲۵ء یہی مولانا محمد قاسم جن کے نام کے ساتھ مدرسہ دیوبند منسوب ہے یہی مولانا محمد قاسم جو اس مدرسہ کے بانی ہیں وہی مولانا جنکی جوتیوں کے صدقہ میں آپ کی روٹیاں چل رہی ہیں اندا آپ جیسے لاکھوں کی وہی مولانا قاسم جنہوں نے ہندوستان بھر میں علم حدیث و قرآن تعلیم کیا وہی مولانا قاسم جن کے نام کی خصوصیت رسالہ قاسم العلوم کی وجہ سے ظاہر نہیں ہوتی تھی اندا آپ نے باوجود رسالہ قاسم العلوم کا ڈکلریشن منظور ہو جانے کے القاسم رسالہ کا نام رکھا گیا فرمائیے آپ کے پیر و مرشد استاد مولانا قاسم بھی کافر تھے یا نہیں اگر تھے تو اعلان کر دو اگر وہ کافر نہیں تھے تو وجہ بیان کرو کہ ایک ہی عقیدہ کے جب دو آدمی ہیں تو پھر کیوں ایک کافر ہے اور ایک نہیں ہے اور وہ مولانا محمد قاسم کے ساتھ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا پر فتوی لگائے

پھر حسن بصری ابن جریر بر تفسیر عربی الدار المنثور کے مصنف اور تفسیر فتح البیان کے مصنف نے ابن مردویہ حاکم اور بیہقی نے ابن عباس کے عقائد میں درج کیا ہے تفسیر ابن کثیر نے ابو ہریرہ کا بھی عقیدہ درج کیا ہے پھر مولوی محمد طاہر مجمع البحار الانوار حضرت عائشہ کا ایک قول درج کرتے ہیں اسی طرح اسی طرح حضرت امام جلال الدین سیوطی اپنی تفسیر درمنثور میں ایسا ہی لکھتے ہیں پھر باب

علامات النبوت الجزء السادس فتح الباری تفسیر صحیح بخاری میں پھر حضرت معین الدین
اجمیری اپنے دیوان میں پھر مولانا روم اپنی مثنوی میں پھر تفسیر بیضاوی خاتم النبیین کی تفسیر
میں پھر تفسیر کشاف والا پھر ابوالبقا اپنی کلیات میں پھر روح البیان میں پھر امام شعرانی اپنی کتاب
الیواقیت والجواہر کی دوسری جلد میں پھر مولوی عبدالحی صاحب بحر العلوم نے دافع الوسواس
میں صاف لکھا ہے کہ مجرد کسی نبی کا آنا محال نہیں غرضیکہ کس کس کا نام لکھا جائے آپ ان مرزائیوں
کی کتاب محقق منگوا کر دیکھئے جس میں اسپر مفصل بحث ہے اور بزرگوں کے اقوال درج
کرکے کتاب کے صفحہ تک کا حوالہ درج کر دیا ہے ہمیں اس سے انکار نہیں کہ اس کے مخالف قول
بھی دوسری کتاب میں موجود ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ مسئلہ ابتدائے اسلام سے متنازعہ فیہ
چلا آتا ہے اگر آپ کفر کے فتووں کے اسقدر مشتاق ہیں تو ان تمام بزرگوں پر کفر کا فتویٰ
لگا لیجئے آپ چند کتب مسئلہ حیض و نفاس کو پڑھ کر کافر گر نہیں بن سکتے۔ ہمیں اس بات کا بھی
اقرار ہے کہ جس طرح مرزائیوں پر کفر کا فتویٰ لگا اسی طرح آپ پر بھی لگا اور نہ صرف آپ پر
بلکہ اس وقت ایک بھی مسلمانوں کا ایسا فرقہ نہیں جسپر کفر کا فتویٰ نہ لگا ہو حتیٰ کہ خلفائے راشدین اور

ازواج مطہرات کو گالیاں

دینے والے اور کافر مطلق اور منافق سمجھنا تو ا
سمجھنے والے آپ کے مسلمان بھائی شیعہ اب
بھی موجود ہیں جنکی شرکت پر آپ نے آل مسلم پارٹیز
کانفرنس میں کوئی اعتراض نہیں کیا باوجودیکہ تمام مسلمانوں کا کفر کا فتویٰ ان کی نسبت موجود
ہے۔ نہ صرف ان کے اوپر کفر کا فتویٰ لگا۔ بلکہ حضرت امام اعظم امام ابوحنیفہ کو تمہارے
کافر گر بھائیوں نے جاہل۔ بدعتی۔ زندیق۔ کافر ملحد کا فتویٰ دیا اور قید خانہ میں قید کر کے آپ
سے اینٹیں شمار کرانے کا کام لیا آخر کو جیل خانہ میں ان کو زہر دے کر مار دیا گیا دیکھو محاسن
امام اعظم اور سیرت نعمان وغیرہ حضرت ابوعبداللہ محمد بن ادریس شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو
تمہارے بھائیوں نے آخر من الا ابلیس کہا رافضی نام رکھا یمن سے بغداد تک بیعزتی کے ساتھ
قید کر کے گئے راستہ میں ان کو گالیاں دیتے جاتے تھے دیکھو ابن خلکان حضرت ابوعبداللہ
امام مالک ابن انس رضی اللہ عنہ پر تمہارے کافر گر بدبخت مولوی بھائیوں نے اسقدر ظلم
کیا کہ پچیس برس تک جمعہ وجماعت کے واسطے باہر نہ نکل سکے پھر ذلت کے ساتھ قید کئے گئے اور
ایسی بے رحمی کے ساتھ ان کی مشکیں باندھیں گئیں کہ بازوؤں سے ہاتھ اکھڑ گئے اونٹ پر کھڑا
کر کے پھرایا گیا اور صرف ایک مسئلہ کے اختلاف پر ستر کوڑے مارے دیکھو تاریخ ابن خلدون

حضرت امام احمد بن خلیل رحمۃ اللہ علیہ ۲۸ ماہ قید میں رہے بھاری زنجیروں میں جکڑے گئے توہین کرنے کے لئے تمہارے کافر گر مولوی مجلسوں میں بلواتے اور لوگوں کو بھڑکاتے اور ان کے منہہ پر طمانچہ لگواتے اور منہہ پر تھکواتے ہر شام کو جیلخانہ سے نکال کر کوڑے لگواتے دیکھو تذکرۃ الاولیا صفحہ ۱۰۱ صحیح الکتب بعد کتاب اللہ الباری صحیح بخاری کے مؤلف حضرت امام محمد اسمعیل بخاری رحمتہ علیہ اپنے وطن سے نکالے گئے جب ثمرقند پہنچے تو ثمرقند میں بھی تمہارے اکفر المکفرین مولوی موجود تھے اس لئے وہ بھی راضی نہ ہوئے کہ حضرت امام بخاری ثمرقند میں رہیں تو آپ نے فجر کی نماز میں دعا کی کہ خداوند دنیا مجھپر تنگ ہوگئی ہے تو اب مجکو اپنی طرف بلالے پس انہوں نے اسی ماہ میں انتقال کیا دیکھو سوانح عمری امام بخاری حضرت قطب الاقطاب بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے مولوی بھائیوں نے شہر بسطام سے سات مرتبہ نکالا حضرت خواجہ جنید بغدادی رحمتہ علیہ جنکو آج کل سلطان العارفین کا خطاب تم نے دے رکھا ہے آپ کی زندگی میں تمہارے بھائیوں نے کفر کا فتویٰ دیا۔ دیکھو تذکرۃ الاولیاء۔

شیخ الاسلام محی الدین ابو محمد عبدالقادر جیلانی پیران پیر دستگیر رحمتہ اللہ علیہ کو فقہائے وقت نے کافر کہا اور تمہارے امام ابن جوزی (جن کے نام کے ساتھ رحمتہ اللہ علیہ بھی لکھتے ہو) نے ایک کتاب لکھکر اس میں نہ صرف کافر بلکہ اکفر کہا اور جسطرح آپ کے مولوی مرتضیٰ حسین دیوبندی نے زمیندار ۱۱ جولائی صفحہ ۸ کالم اوّل میں مرزائیوں کی نسبت لکھا ہے کہ مرزائیوں کا کفر آریوں اور عیسائیوں سے بھی بدتر ہے اسی طرح ابن جوزی نے شیخ اکبر کی نسبت اپنی کتاب میں لکھا کہ ان کا کفر یہود ونصاریٰ سے بھی زیادہ ہے اسپر بھی ان کے دل کو ٹھنڈک نہیں ہوئی تو ان کے کفر میں شک کرنے والے کو اور ان کے کفر میں شک کرنے والے کے کفر میں جو شک کرے وہ بھی کافر دیکھو تاریخ فرشتہ۔ حضرت مولانا مولوی جلال الدین رومی کو جنکی مثنوی شریف کو تم لوگ بڑے جھوم جھوم کے وعظوں میں پڑھا کرتے ہو کافر کہا مولانا جامی رحمتہ اللہ علیہ کو کافر کہا گیا حضرت شیخ فریدالدین عطار رحمتہ اللہ علیہ کو کافر کہا اور آخر قتل کئے گئے۔ دیکھو ظہیر الاصفیا صفحہ ۳ جن کو آپ حجۃ الاسلام مولانا ابو حامد امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ کہتے ہو کافر کہا گیا اور ان کی کتابوں کو جلا دینا ثواب سمجھا گیا دیکھو تلبیس ابلیس۔

سلطان دنیائے دین ضیغم قاف یقین گنج عالم خلوت گنجینہ سرائے دولت اقلیم ابراہیم ادہم رحمتہ اللہ علیہ کو آج کل مذکورہ بالا خطاب دئے گئے ہیں مگر اس زمانہ کے تمہارے بھائی

مولویوں نے اس قدر مارا کہ سر توڑ دیا اور گردن میں رسی ڈال کر کھینچا دیکھو ظہیر الاصفیا صفحہ ۱۰۱۔
بصر پیشوائے اہل ملامت شمع جمع قیامت برہان موہبت و تجربہ سلطان معرفت و توحید و محبت
الفقر فخری حضرت ذوالنون مصری رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے بھائی کافر مولویوں نے زندیق
کہا دیکھو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۱۳ ـ ۱۱۵ ـ تاج دین و دیانت شمع زہد و بداہت شیخ بادشاہ حاجب
درگاہ قدرما قطب حرکت و دوری امام سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ کے خلاف تمہارے بھائی مولویوں
نے خلیفہ وقت کو بھڑکا دیا خلیفہ نے حکم دیا کہ دار کھڑی کر کے ان کو دار پر رکھدیں دیکھو
تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۱۸۴ ـ قطب دین و دولت شیخ جمال جمع و سنت زین مظہر فلک بجان سوز
متمکن لبساط قدسی محمد بن اسلم طوسی رحمتہ علیہ کو قید کیا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۱۰۔
سیاں صحرائے طریقت غواص دریائے حقیقت شرف اکابر مشرف خواطر مہدی راہ رہبری
حضرت سہل بن عبداللہ تستری رحمتہ اللہ علیہ کو کافر کہا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۳۴ ـ
شہباز کونین ہر قسیم وصال محرم حریم جلال مقتدائے صدر طریقت رہنمائے حقیقت
ملاف اسرار تجلی قطب وقت معروف کرخی رحمتہ اللہ علیہ کا تمہارے ظالم بھائیوں نے
پہلو توڑ ڈالا اور اسی وجہ سے آپ کی وفات ہوئی دیکھو تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۲۵۹ ـ چشمہ روضہ
رضا نقطہ کعبۂ رجا ناطق حقایق واعظ خلایق واستاد یحیی معاذ رازی رحمتہ اللہ علیہ کے ظالم مولویوں
نے سر میں پتھر مار کر مار دیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء معتکف حضرت دایم صحبت ولایت لایحافون
لومتہ لایم آفتاب جہانی درظلمت آب زندگانی ـ شہباز کونین قطب وقت یوسف بن الحسین
رحمتہ اللہ علیہ کو تمہارے بھائیوں ظالم مولویوں نے زندیق ملحد اور لوطی کہا دیکھو تذکرۃ الاولیاء
صفحہ ۳۰۲ ـ شیخ الاطلاق قطب باتحقاق واقف اسرار مرقع انوار سبقت بار ستادی سلطان
طریقت دار شادی حضرت جنید بغدادی رحمتہ اللہ علیہ کو بارہا آپ جیسے حاسدوں نے
کافر و زندیق ہونے کی گواہی دی تذکرۃ الاولیاء صفحہ ۳۰۲ ـ

بختہ جہان قدس سوختہ مقام انس قدوۃ طارم طریقت غرقہ قلزم حقیقت مغرم عام الازل
قطب وقت ابو سعید خراز رحمتہ اللہ علیہ کو علمائے ظاہر نے کافر کہا تذکرۃ الاولیاء باب ۵۴
مجذوب وحدت مسلوب عزت قبلہ نور نقطہ اسرار کشتہ وجود ودی لطیف عالم ابو الحسن
النوری رحمتہ اللہ علیہ کو اور ان کے ہمعصر بزرگوں کی نسبت تمہارے جیسے دشمنان اولیاء
نے خلیفہ سے کہا کہ یہ لوگ زندیق ہیں اگر یہ کار خیر امیر المومنین کے ہاتھ سے ہو تو ثواب
عظیم ہو بادشاہ نے ان سب کو حاضر ہونیکا حکم دیا جن میں حضرت ابو حمزہ رحمتہ اللہ

علیہ حضرت نظام رحمتہ اللہ علیہ حضرت شبلی رحمتہ اللہ علیہ حضرت جنید رحمتہ اللہ علیہ بھی شامل تھے ان کے علاوہ اور بھی بزرگ تھے جب بادشاہ کے پاس گئے تو بادشاہ نے ان کے قتل کا حکم دیا۔ یا تذکرۃ الاولیا باب ۴۰۔ قطب عالم ربانی معدن حکمت روحانی ساکن کعبہ سبحانی گوہر بحر وفا امام المشائخ ابن عطار رحمتہ اللہ علیہ کے نو بیٹوں کو ان کے سامنے آپ جیسے شقی القلب مولویوں کے فتوے سے قتل کیا گیا اور آپ کو زندقہ کہا گیا۔ آپ کے اس قدر جوتے لگوائے گئے کہ آپ بے ہوش ہو گئے العظمۃ للہ تذکرۃ الاولیا، باب ۵۰ پروانہ شمع جمال آشفتہ صبح وصال ساکن مضطرب محبوب الحق حضرت شمعون محب رحمتہ اللہ علیہ کو بہت تکلیفیں دی گئیں اور بادشاہ کو اس قدر بھڑکایا کہ اسنے آپ کے قتل کے واسطے جلاد کو طلب کر لیا تذکرۃ الاولیاء باب ۵۴۔ متمکن کرامات وحقایق ومتعین اشارات ودقایق مرغزار عشق عقل حضرت ابو عبداللہ محمد فضل رحمتہ اللہ علیہ کو بلخ کے مولویوں نے بہت ایذائیں پہنچائیں اور زبان طعن دراز کی تذکرۃ الاولیاء باب ۵۶۔ صادق کار دیدہ مخلص بار کشیدہ موحد یکرنگ، حضرت ابو الحسن بوشنگی رحمتہ اللہ علیہ کو زندیق کہا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء باب ۵۷۔

قتیل اللہ سبیل اللہ شیر بیشہ تحقیق شجاع صفدر صدیق غرقہ دریائے امواج حضرت حسن بن حلاج رحمتہ اللہ علیہ کو پچاس شہروں سے تم جیسے مولویوں نے نکلوا دیا آخر تم جیسے یہودی مولویوں نے حضرت مسیح کی طرح ان کو بھی صلیب پر چڑھا دیا تذکرۃ الاولیاء باب ۶۷۔

معظم سند عنایت موحد مقصد ولایت بحر رمز دقایق خضر کنز دقائق دریائے صفت قابعی قطب جہاں حضرت ابو بکر واسطی رحمتہ اللہ علیہ جو مشائخ عہد میں سب سے کامل تھے شہر سے نکالے گئے دیکھو تذکرۃ الاولیاء باب ۷۱۔ حضرت سرمد رحمتہ اللہ علیہ دہلوی کا اسی دہلی میں جامع مسجد شاہی کے سامنے تم مولویوں کے فتوی سے سر کاٹا گیا مگر آج انہیں کا مزار مبارک زیارت گاہ خلایق ہے دیکھو سوانح عمری حضرت شہید سرمد مصنفہ ابو الکلام آزاد۔

وصف جمال بدرقہ راہ کمال پیک ماہ یہ مرد سرتبہ رضا آفتاب فقرا مطلع شیخ برحق حضرت ابو الخیر رحمتہ اللہ علیہ کے ہاتھوں کو کاٹ ڈالا تذکرۃ الاولیاء باب ۷۴ حضرت عبداللہ الشافی رحمتہ اللہ علیہ کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر بلخ تک لے گئے اور بلخ کے تمام لوگوں نے آپ پر پتھر برسانے کے لئے جمع کر رکھے تھے تذکرۃ الاولیاء باب ۸۱۔ بحر اندوہ راسخ طراز

کوہ آفتاب الٰہی آسمان نامتناہی الجو بہ ربانی قطب ابوالحسن خرقانی رحمۃ اللہ علیہ کو زندیق اور کذاب کہا گیا دیکھو تذکرۃ الاولیاء باب ۷۲ اور ان کے بیٹے کا سر کاٹا گیا۔

غرق بحر دولت برق ابر عزت بر تراز عالم حسن و عقلی شیخ عالم حضرت ابوبکر شبلی رحمۃ اللہ علیہ کو تم جیسے معرفت سے دور جاہل مولویوں کے ہاتھ سے بہت تکلیف اٹھانی پڑی ہمیشہ خلق اور قبول رحمت غوثا میں رہتے تھے دس مرتبہ آپ کو زنجیروں میں جکڑ اگیا پاگل خانہ میں لے جاکر مدت تک قید رکھا اور کہتے تھے کہ شبلی دیوانہ ہے ایک بار آپ کا پاؤں پتھر سے زخمی کر دیا تذکرۃ الاولیاء باب ۸۰ سلطان اہل تصوف برہان بے تکلف امام زمانہ ہمام یگانہ خلیل ملکوت روحانی قطب وقت حضرت ابراہیم شیبانی رحمۃ اللہ علیہ کو ۲۰۰ بید مار سے گئے اور قید خانہ میں بھجوایا مدت تک اس میں رہے تذکرۃ الاولیاء باب ۹۲۔

تملہ امانت کعبہ دیانت مجتہد طریقت سنفر و آفتاب متواری شیخ ابوالعباس الباری رضی اللہ عنہ کو مولویوں نے مذہب جبریہ کی طرف منسوب کر دیا اور اس کے سبب سے آپ نے بہت تکلیف اٹھائی تذکرۃ الاولیاء باب ۹۶۔

ان بزرگوں کے نام کے ساتھ جس قدر یہ القاب لکھے ہیں یہ ایجاد بندہ نہیں بلکہ شیخ فریدالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ مصنف تذکرۃ الاولیاء نے اسی طرح اور ان ہی القابوں کے ساتھ ادب سے ان کا نام نامی اسم گرامی لکھا ہے اسی طرح ہر بزرگ کے ذکر کے ساتھ صفحہ تک کا حوالہ دیدیا ہے تاکہ یہ چودھویں صدی کے مولوی آپ کو بہکا نہ دیں کتاب بارہ سو برس کی پرانی ہے بازاروں میں اصل فارسی اور ترجمہ اردو کتب فروشوں کے ہاں عام طور پر فروخت ہوتی ہے۔ غرضیکہ کہاں تک اس کفر بازی کا ذکر کروں ابتداء دنیا سے ہمارے باپ حضرت آدم علیہ السلام کی جسطرح شیطان نے مخالفت کی اسی طرح ہر زمانہ میں شیطان صفت اور آدم صفت لوگ پیدا ہوتے رہے اور یہ لوگ اسی طرح ان کی مخالفت میں رہے چنانچہ قرآن شریف اس امر کی گواہی دیتا ہے کہ یٰحسرۃً علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون اے حسرت ہے ان بندوں پر کہ کوئی رسول ایسا نہیں گذرا کہ جس کی مخالفت نہ کی گئی ہو جسطرح ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی ان شیطان اور ملعونوں نے مخالفت کی۔ اسی طرح حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشینوں اور خلیفوں اور درویشوں کی مخالفت یہ لوگ کرتے رہے تمام بزرگوں کے حالات سے کتابیں بھری پڑی ہیں ذرا وسیع النظری سے تاریخ اسلام کا مطالعہ کرکے اس پر غائر نگاہ سے توجہ کرو گے تو تمہیں معلوم

ہوگا کہ ہر زمانہ تاریخ کو دوہراتا چلا آیا ہے ہر زمانہ میں آدم و ابلیس پیدا ہوتے ہیں جسطرح جنوری فروری۔ مارچ۔ اپریل ہر سال آتے ہیں اور جسطرح پیر منگل۔ بدھ جمعرات ہمیشہ پیدا ہوتے ہیں اسی طرح آدم و ابلیس پیدا ہوتے ہیں۔ پیر منگل کا ہمیشہ نام وہی رہتا ہے مگر آدم و ابلیس کا نام ہمیشہ بدلتا رہتا ہے جس طرح ۱۹۱۵ء والا پیر منگل ۱۹۲۰ء میں نہیں آسکتا باوجودیکہ ۱۹۲۵ء میں ۱۹۱۶ء والا نہیں مگر نام وہی پیر منگل ہے اسی طرح ہر صدی کا آدم و ابلیس کا نام الگ ہوتا ہے مگر واقعات وہی ہوتے ہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم تیرہ سو برس پہلے فرما چکے ہیں۔

لیاتین علی امتی ما اتیٰ علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا ملۃ واحدۃ

اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ میری امت پر بھی وہی زمانہ آئیگا جو بنی اسرائیل پر آیا اور وہ ایسے مطابق ہو جائیں گے۔ ان یہود سے کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے اعلانیہ صحبت کی ہو تو میری امت میں بھی ایسے پیدا ہو جائیں گے اور بنی اسرائیل تو بہتر فرقے ہو گئے تھے مگر میری امت تہتر فرقوں میں تقسیم ہو جائیگی گویا یہود سے بڑھ جائیں گے اس مضمون میں گنجائش نہیں ورنہ میں بہت زیادہ تفصیل سے لکھتا جن سعید روحوں کو ان یہودی صفت مولویوں کے پھندے سے نجات حاصل کرنا ہو وہ کتاب موسومہ "رد بہ جنتی ہو یا دوزخی" ۸؍ میں عقد، ثریا بلیماران دہلی سے منگوا کر دیکھیں اس میں نہایت شرح و بسط سے اسپر بحث ہے اور مسلمانوں میں کے ۳۸۱ فرقوں کے حالات بھی اس میں درج ہیں اور جنتی فرقہ کا حال بھی درج کیا ہے جو شخص اسکی تردید کریگا اس کے واسطے دس ہزار روپیہ کا انعام بھی مقرر ہے۔ پس میں سفارش کرتا ہوں کہ کتاب کی قیمت ۸؍ روپیہ ہے آپ ضرور منگوا لیجئے اور اپنے ایمان کی فکر کیجئے ان فرقہ ضالہ مولویوں کا ہمیشہ سے یہی کام ہے اسی واسطے یہ قعر مذلت میں پڑے ہوئے خیرات کی روٹیوں پر لڑتے رہتے ہیں پس آپ بتائیے کہ کونسا مسئلہ ہے جو مسٹر انجموں نے نیا نکالا اور تمہاری کتابوں میں وہ پہلے سے متنازعہ فیہ نہیں اور وہ کونسا بزرگ ہے جس پر کفر کا فتویٰ نہیں لگا مولانا سلیمان ندوی ۷؍ اگست ۱۹۲۵ء کو زمیندار میں تحریر فرماتے ہیں۔ کہ

۹۶ رسالہ علماء ندوہ کی تکفیر

پر شائع ہوئے تو بھلا دوسروں کی کیا قطار شمار ہے جب صرف ایک گروہ پر ۹۶ رسالہ تکفیر کے لکھے گئے۔ تو بقیہ کی کیا حالت ہوگی

جب یہ حالت ہے تو اب آپ اس مسئلہ کو صاف کیجئے کہ صرف آپ کو اپنی مسلمانی نظر آتی ہے اور کون کونسی مرزائی کی مسلمانی آپ نے دیکھی جس سے آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ مرزائی مسلمان نہیں۔ اے قرآن و حدیث سے ناواقف مولانا قرآن شریف تو فرماتا ہے۔ ولا تقولوا لمن القیٰ الیکم السلام لست مؤمنا جو کہ تم پر سلام علیکم کہے نہ کہو تم کہ مومن نہیں۔ پھر ایمہ کا احناف کا یہ متفقہ فیصلہ ہے کہ۔ تکفر احد من اھل القبلۃ ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے کیا آپ کو بھی حنفی ہونے کا دعویٰ ہے اور آپ کو یہ ایمہ احناف کا فیصلہ معلوم نہیں پھر حضرت ثابت بن ضحاک کی یہ روایت آپ نے بخاری شریف میں نہیں پڑھی۔ لعن الله مومن کقتلہ ومن رمیٰ مومنا بکفر فھو کقتلہ۔ مسلمانوں کو لعنت کرنا اس کے قتل کی برابر ہے اور جسنے

ایک مسلمان پر کفر کی تہمت

کی تو وہ اس کے قتل برابر ہے پھر خارجیوں کا فرقہ سلف صالحین کے زمانہ میں ہی پیدا ہو گیا تھا خارجی کون ہیں حضرت علی کو برا کہنے والے مگر حضرت علی سے خارجیوں کے متعلق کسی نے دریافت کیا کہ کیا خارجی کافر ہیں؟ حضرت علی نے اپنے دشمنوں کے متعلق فرمایا " یہ تو کفر سے اپنے خیال کے مطابق بھاگے ہیں۔ پھر متاخرین کے اقوال بھی اس کی تائید میں ہیں صاحب کتاب الروضہ نے جیسا کہ فتح الباری میں ہے اہل سنت میں اکثر اہل اصول کا یہ قول نقل کیا ہے کہ ان کو شہادتین کے تلفظ اور ارکان اسلام کی بجا آوری کے باعث کافر نہیں کہہ سکتے پھر امام الحرمین سے کسی نے فتویٰ پوچھا تو انہوں نے جواب دیا کہ کسی کافر کو مسلمانوں میں داخل کرنا اور کسی مسلمان کو اسلام سے خارج کرنا بڑی بات ہے، امام ابوبکر باقلانی نے بھی خوارج کو کافر کہنے میں تامل کیا ہے امام خطابی کہتے ہیں کہ تمام

علمائے اسلام کا اس پر اتفاق ہے

کہ خوارج اپنی گمراہی کے باوجود مسلمانوں ہی کے فرقہ میں سے ایک فرقہ ہے اور ان سے رشتہ مناکحت اور ان کا ذبیحہ کھانا جائز ہے اور وہ جب تک اصول اسلام کو جانتے ہیں ان کی تکفیر نہیں کی جائیگی حضرت امام غزالی رح التفرقۃ بین الاسلام والزندقہ میں تحریر فرماتے ہیں جبتک ممکن ہو اور راہ پیدا ہو سکے تکفیر سے احتراز کرنا چاہئے کیونکہ نماز اور توحید کا اقرار کرنے والوں کے خون کو مباح سمجھنا غلطی ہے اور ایک ہزار کافروں کے زندہ چھوڑنے میں غلطی کر جانا ایک مسلمان

سے خون بہانے میں غلطی کرنے سے بدرجہا بہتر ہے:۔ پھر اس طرح کا اس کے متعلق یہ فیصلہ ہے۔

واعلم انه لا یفتی بکفر مسلم امکن حمل کلامه علی محمل حسن او کان فی کفره خلاف ولو کان ذالک روایة ضعیفة وجوه توجب الکفر وواحد یمنعه فعلی المفتی المیل الیٰ ما یمنعه

جاننا چاہیئے کہ کسی ایسے مسلمان پر کفر کا فتویٰ نہ دیا جائے جس کے کلام کے کوئی بہتر معنی بھی ہوں اور جس کے کفر کے بارہ میں اختلاف رائے ہو اگرچہ وہ فتویٰ ضعیف ہی روایت سے کیوں نہ ہو

جب کسی مسئلہ کے متعلق ایسے وجوہ نکل سکتے ہوں جن سے کفر واجب ہوتا ہے اور صرف ایک وجہ ایسی ہے جو کفر کو مانع ہو تو مفتی پر اسی مانع کفر کی وجہ کی طرف مایل ہونا واجب ہے اس عام فتوی سے یہ ظاہر ہوا کہ کسی مسلمان کے کلام سے اگر بعض ایسے معنی نکلتے ہوں جو کفر کو متلزم ہوں لیکن اس کے ایسے معنی بھی نکل سکتے ہوں جس سے کفر لازم نہیں آتا تو اس کے کلام کو اسی مانع کفر معنی پر محمول کرنا چاہیئے خصوصاً جب یہ معلوم ہے کہ مشکوک کلمات کے بعد بھی وہ نماز پڑھتا ہے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ عقیدت رکھتا ہے اسلام کی خدمت انجام دیتا ہے تو اس فرقہ کے فتووں کی شرارت اور بھی واضح اور ظاہر ہو جاتی ہے۔ یہ جواب بھی کتب فتوی میں مذکور ہے۔

حضرت امام محمدؒ کی روایت

حضرت امام محمدؒ جو فقہ حنفی کی اصل بنیاد ہیں اپنی کتاب آثار محمدیین روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابن عمرؓ سے اگر کسی نے پوچھا کہ یا ابا عبد الرحمن یہ لوگ جو ہماری بند چیزیں چرا لیجاتے ہیں اور ہمارے دروازوں کو کھول ڈالتے ہیں کیا وہ کافر ہیں۔ فرمایا نہیں۔ پھر فرمایا کہ کہا یہ لوگ جو قرآن کے معنی کی تاویل کرتے ہیں کہتے ہیں اور ہمارا خون حلال سمجھتے ہیں (یعنی خوارج) کیا یہ کافر ہیں؟ فرمایا نہیں۔ اس تعجب سے پوچھا تو پھر کیونکر ہوا۔ ارشاد ہوا کہ نہیں جب تک وہ خدائے واحد کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں۔

یہ تھا ائمہ احناف کا رویہ اور یہ ہے ہماری حنفی مولویوں کا اخبار زمیندار ۱۶ اگست ۱۹۲۵ء منقول از معارف کیا اب بھی اسلام کا دعوی ہے کہ آپ مرزائیوں کو کافر کہنے کے لئے تیار ہیں تو میں آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ آپ کے پاس مسلمان ہونیکی کیا سند ہے؟ میں آپ کو بھی جانتا ہوں آپکے باپ کو بھی جنہوں نے اسلام قبول کیا تھا ان میں سے کسی کے پاس مشرف باسلام ہونیکی سند ہو تو ہو گی وہ شاہجہانپور کے قبرستان میں دفن ہو گئی۔

اس لئے ضرورت ہے کہ آپ جامع مسجد میں جاکر مسلمان ہوکر امام جامع مسجد سے سند لائیے پھر آپ مرزائیوں کو کافر کہئے تو وہ بھی مسلمان ہونیکی سند پیش کر دیں گے آہ افسوس ہے مولوی جنکو ورثۃ الانبیا ہونیکا دعویٰ ہے کہ ایک شخص مسلمان ہونیکا دعویٰ پیش کرتا ہے اہل قبلہ ہے قرآن پڑھتا ہے نماز پڑھتا ہے ہندوستان سے لیکر امریکہ اور انگلینڈ تک میں اشاعت اسلام کر رہا ہے بلکہ افریقہ کے تپتے ہوئے ریگستان میں اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد ان محمداً رسول اللہ کا اعلان کر رہا ہے مختلف زبانوں میں لاکھوں کتابیں شائع کر رہا ہے مخالفین اسلام کے خلاف لاکھوں کتابیں اور مناظر تیار کرتا ہے لاکھوں روپیہ خرچ کرتا ہے مگر پھر بھی کافر ہے اور یہ جو آجتک ایک کافر کو بھی تبلیغ کرکے مسلمان نہ کر سکے ان کے قلم کی ایک ادنیٰ حرکت میں ۸ کروڑ مسلمان کافر ہوگئے لعنت ہے ایسے علم پر ع

ایں علم تیرہ را بہ پشیز نمے خرم

پھٹکار ہو تمہارے مومن ہونے پر

مجھے بتاؤ کہ تم کافروں کو کون سے کافر نے اسلام کی سند دی ہے جو تم مرزائیوں کو کافر کہہ رہے ہو احنفی اور سنت والجماعت کے اماموں کے اقوال جو اوپر لکھے جا چکے ہیں ان کے مقابلہ پر تم چودھویں صدی کے ٹکڑ گداؤں اور مسجد کی روٹیاں کھانے والوں اور محض ایک دعوت پر جھوٹا فتویٰ لکھ دینے والوں کی کب بات مانی جا سکتی ہے اے دشمنان اسلام تمہاری اس کفر بازی پر اسلام شرم کے مارے پانی پانی ہوا جا رہا ہے۔ او نادان دوستو اگر تم بھی اپنا نام مسلمان رکھکر آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شرکت چاہتے تو تمہارا فرض تھا کہ تم محض اعداد شماری بڑھانے کی خاطر اور تالیف قلوب کی خاطر ان کو شریک کرکے اعلیٰ خلق عظیم کا نمونہ پیش کرتے اور اگر تم نے غلطی سے کفر کا فتویٰ مرزائیوں پر لگا دیا تھا اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں اس رنج کی وجہ سے مرزائی شرکت نہیں کرتے تو تمہارا فرض تھا کہ ہاتھ جوڑ کر پاؤں پڑ کر منت سماجت کرکے عاجزی اور انکساری سے معافی مانگ کر ان کو اپنے ساتھ شریک کرتے ہمارے اور حال غیروں میں ہم دیکھتے ہیں کہ وہ خوشی اور رنج کے موقعہ پر اپنے لوگوں کو جو کسی وقت میں ناراض ہو گئے تھے منا کر لاتے ہیں۔ مگر یہ ایسا موقعہ ہے کہ ہمارا دشمن پوری طیاری کرکے ہر جگہ اور ہر مقام پر ہر ملک پر ہر قوم پر حملہ زن ہے ایسے موقعہ پر تو بلیوں اور کتوں میں بھی صلح کر لی جاتی ہے اور سب ملکر دشمن پر حملہ کرتے ہیں۔ بدبختو تم نے یہ بھی نہ دیکھا کہ ان کافر مرزائیوں نے

فتنہ ارتداد میں اپنی جیب سے قریباً دو لاکھ روپیہ اور آٹھ سو مبلغین سے کر حملہ کیا اور اب تک بددل نہیں ہوئے برابر جمے ہوئے کام کر رہے ہیں اور بھر مٹھی بھر جماعت ہے تم جو کروڑوں کی تعداد میں ہو پچھتر ہزار بمشکل روپیہ جمع کر سکے وہ بھی اپنے دوزخ میں بھر لیا یا بے موقع گھیٹے طریق پر اس کو خرچ کر دیا مثلاً بی آر شرما کو چھ ہزار روپیہ تم نے دے دیا چند اشتہارات اس نے ہندوؤں کے خلاف شائع کئے پچاس ساٹھ روپیہ خرچ کر کے تمہیں احمق بنا دیا۔

مرزائیوں کے قابل سے قابل آدمی مفت کام کرنے والے فتنہ ارتداد میں پہنچے مگر تمہارے نالائق آدمی بھی تنخواہ لے کر کام نہ کر سکے اور تھوڑے ہی دن کے بعد بھاگ آئے ذرا اپنے کاموں کی تفصیل تو شائع کرو؟ کہ تم مسلمانوں نے کتنا کام کیا ہندو عیسائیوں کے خلاف کس قدر تم نے تصانیف کیں کس قدر مناظر پیدا کئے۔ ہندوستان میں کیا کیا اور بیرون ہندوستان میں کیا کیا کتنے مشنری تمہارے ہندوستان میں کام کر رہے ہیں اور کس قدر غیر ممالک میں؟ اگر تم اس کا جواب نہ دے سکو تو اپنی مسجد کے حوض میں ڈوب مرو اب جبکہ ہر طرف سے اسلام حضرت امام حسین کی طرح بیکس و مجبور ہو رہا ہے اور دشمنان اسلام یزید کی افواج کی طرح حملہ آور ہے تمہارے جیسے فتنہ پرداز مولویوں کی اسلام کو ضرورت نہیں مگران کٹر مرزائیوں کے وجود کی ضرورت ہے ؎

ہر طرف کفر است جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بیکس ہمچو زین العابدین

مذکورہ بالا جو کچھ قرآن و حدیث سے ہم نے استدلال پیش کیا ہے یہ ہمارا نہیں ہے بلکہ آپ کے ہم مشرب اخبار زمیندار کا مولانا سلیمان ندوی کا تحریر کردہ مضمون ہے جو مولانا شبلی مرحوم نے رسالہ معارف سے نقل کیا ہے اور اسی مضمون کو مولانا محمد علی اپنے اخبار ہمدرد میں اس سے دو چار روز پہلے نقل کر چکے ہیں مگر مولانا سلیمان ندوی دیوبندی نہیں۔ اس لئے شاید ان کے استدلال کو آپ تسلیم نہ کریں اس لئے آپ کے پیر و مرشد۔

دیوبندیوں کا فتویٰ

سن لیجئے لاہور ۲۹ جون ۱۹۲۵ء علمائے دیوبند کا نزول اجلال لاہور میں ہوا۔ اور ایک عظیم الشان جلسہ مسلمانوں نے اس موقعہ پر کیا جس کے صدر حضرت شیخ الحدیث مولانا سید انور شاہ صاحب تھے اور حضرت مولانا بشیر احمد عثمانی بھی موجود تھے۔ اس جلسے میں مولانا مرتضیٰ احسن صاحب نے جو تقریر فرمائی ہے اس میں وہ ارشاد فرماتے ہیں کہ حضرت

امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کے قول کے مطابق - اگر کسی مسلمان کے اقوال میں ننانویں فیصدی کفر یقینی ہو اور صرف ایک فیصدی ایمان کا شائبہ موجود ہو تو وہ خارج از اسلام نہیں ہو سکتا، بلکہ میں تو یہاں تک کہتا ہوں کہ ہزار نہیں لاکھ نہیں کروڑ اقوال میں سے ننانویں لاکھ ننانوے ہزار نو سو ننانویں اقوال میں کفر کا احتمال ہو تو جب تک قائل کی نیت اور مفہوم سے خاطر خواہ آگاہی نہ ہو جائے ہم کسی کو کافر نہیں کہتے "

کافر کہنا ظلم

(منقول از اخبار زمیندار ۳۰ جون ۱۹۲۶ء نقل مطابق اصل) سننا مولانا دیوبندی علماء کا فتویٰ! اس کے بالمقابل مرزائیوں کے امام کی بھی سن و وہ کیا کہتے ہیں سے

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدام ختم المرسلیں
شرک اور بدعت سے ہم بیزار ہیں
خاک راہ احمدؐ مختار ہیں

سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے
دے چکے دل اب تن خاکی رہا
ہے یہی خواہش کہ ہو وہ بھی فدا!

تم ہمیں دیتے ہو کافر کا خطاب
کیوں نہیں لوگو تمہیں خوف عقاب
مومنوں پر کفر کا کرنا گماں
ہے یہ کیا ایمان داروں نشاں

کیا یہی تعلیم فرقاں ہے بھلا-
کچھ تو آخر چاہئے خوف خدا
کیوں نظر آتا نہیں راہ ثواب
پڑ گئے کیسے یہ آنکھوں پہ حجاب

ہے تعجب آپ کے اس جوش پر
فہم پر اور عقل پر اور ہوش پر
مولوی صاحب یہی توحید ہے
سچ کہو کس دیو کی تقلید ہے

کیا یہی توحید حق کا راز ہے
جس پہ برسوں سے تمہیں اک ناز ہے

فرمائیے مولانا ننانوے لاکھ ننانویں ہزار نو سو ننانویں مرتبہ مرزائی اسلام کا اقرار کر رہے ہیں اور صرف ایک وجہ آپ کے نزدیک کفر کی ہے اور چونکہ آپ کو اس ایک کی بھی نیت کا علم نہیں اس لئے اب آپ کا فرض ہے کہ یا تو اب آپ مرزائیوں کے مسلمان ہونے کا اعلان کیجئے اور کفر کا فتویٰ واپس لیجئے - ورنہ آپ مرزائیوں کی "نیت اور مفہوم" ظاہر کیجئے اور نیت کا ظاہر ہونا علیم بذات الصدور - کے سوا کسی انسان پر غیر ممکن ہے کیونکہ وعندہ مفاتیح الغیب لا یعلمہا الا ہو

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار
گر کسے گوید کہ من دانم از و باور مدار

تمہیں خدا کی توحید کی قسم ہے اور تمہیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی قسم اور تمہیں قرآن شریف
کی صداقت کی قسم ہے کہ تم پر اس وقت تک کھانا پینا حرام ہے تاوقتیکہ تم مرزائیوں کی ننانویں لاکھ ننانویں
ہزار نو سو ننانویں کفر کی وجہ ثابت کرکے آخری وجہ کفر کی نیت اور مفہوم کو ثابت نہ کرو تمام مولویوں
کو میں پھر قسم دیتا ہوں کہ اگر تم نے اس کا فوراً فیصلہ نہ کیا تو تمہارے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کی شفاعت حرام ہے اور تمہارا قیامت کے روز منہ کالا ہو حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب
جنگل میں بھیڑیوں سے دریافت کیا کہ اے بھیڑیو کیا تم نے میرے یوسف کو کھایا ہے تو

بھیڑیوں نے جواب دیا

کہ اے حضرت یعقوب خدا کے سچے نبی اگر ہم نے
تمہارے بیٹے حضرت یوسف کو کھایا ہو تو چودھویں
صدی کے مولویوں میں ہمارا حشر ہو بس اے وہ

لوگو جو مولوی کہلاتے ہو تمہیں جتلائے دیتا ہوں کہ تم انہیں مذکورہ چودھویں صدی کے مولویوں
میں سے ہو تم ہمیشہ دنیا میں بیٹھے ہوئے حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو کافر بناتے
نہ ہوگے بلکہ تمہیں بھی ایک دن موت ہے اور ضرور موت ہے یقیناً موت ہے اور تم ہرگز اس موت
کے پنجہ سے نجات حاصل نہیں کر سکتے اور مرنے کے بعد تم سے اللہ تعالیٰ دریافت کریگا اور
ضرور باز پرس کرے گا اگر تمہارے دل میں ایک کروڑ درجہ ایمان میں سے ننانویں ہزار نو سو
ننانوے درجہ بے ایمانی ہے۔ اور صرف ایک درجہ بھی ایمان کا باقی ہے تو تم ان چودھویں صدی
کے مولویوں کے زمرہ سے نکل کر فوراً یا تو مرزائیوں کو کافر ثابت کردو ورنہ ان کو مسلمان
لکھو اگر دونوں باتوں میں سے تم ایک بھی نہ کرو گے تو ہم تمام مسلمان قیامت کے روز تمہارے

گریبان میں ہاتھ

ڈال کر اللہ تعالیٰ کے حضور میں فریاد کریں گے کہ اے مولا کریم
ان گمراہ مولویوں نے ہمیں گمراہ کیا تو ان ظالموں کو جہنم کا
کندہ بنا کیونکہ ان کو قسموں پر قسمیں دی گئیں ان کو حلف

پر حلف دئے گئے اور غیرت پر غیرت دلائی گئی مگر یہ اپنے حجروں سے باہر نہ نکلے ابھی چند روز
ہوئے کہ مرزائیوں نے دس ہزار کا انعامی چیلنج ان مولویوں کو دیا تھا کہ تم مرتد کی سزا سنگساری
ثابت کردو اور ایسی ہی قسمیں دی تھیں مگر یہ بے غیرت میدان میں نہ نکلے اب مرزائیوں کی طرف
سے ہم دس ہزار روپیہ کا انعامی چیلنج دیتے ہیں کہ تم مرزائیوں کو کافر ہونا ثابت کرو مگر یہ ہرگز
میدان میں نہ نکلے پھر جماعت علی شاہ نے دس ہزار کا چیلنج مرزائیوں کو دیا کہ اگر کوئی مرزائی مرزا صاحب
کو مسلمان ثابت کردے تو ہم دس ہزار روپیہ دیں گے مرزائیوں نے ان کا یہ چیلنج منظور کیا مگر وہ

ایسا منہ لٹکا گوڈ کھا کر اور کانوں میں تیل ڈال کر بیٹھے کہ میدان میں آنے کا نام نہیں لیتے بس میرے بھولے بھالے مسلمانوں اگر تمہیں ان مولویوں کی صداقت پر ذرہ بھر بھی ایمان ہے تو ان کو میدان میں نکالو ورنہ اگر یہ نہ نکلیں تو تم جان لو کہ یہ جھوٹے ہیں اور جھوٹے کی جو پیروی کرے وہ بھی جھوٹا ہے پس باز آؤ اب بھی توبہ کا دروازہ کھلا ہے۔ تمہاری حقیقت پر پشہ کی برابر بھی نہیں ہے۔ جمعیت علماء ہند خواہ مخواہ تمام ہندوستان کے مسلمانوں کی قایم مقام آپ کو سمجھتی ہے باوجودیکہ اسے معلوم ہے کہ پچاس فیصدی مسلمان اپنا قایم مقام یا اپنا رہبر اور ہادی اور قابل احترام جماعت اس کو نہیں سمجھتے متعدد اخبارات خلافت کمیٹی کو ہلاکت کمیٹی اور جمعیت علماء کو جمعیت حمقاء لکھتے ہیں بلکہ پچاس فیصدی تو بہت ہے ایک فیصدی بھی اسکے آگے سر نہیں جھکاتے بلکہ ایک لاکھ میں ایک آدمی بھی بلکہ ایک کروڑ میں ایک آدمی بھی اس کو اپنی جماعت نہیں سمجھتی بلکہ کسی ضرورت اور کسی مصلحت سے جمعیت کے ارکان بنتے ہیں خود وہ بھی اس کی عزت نہیں کرتے اور اس کے فیصلہ کو پر پشہ کے برابر وقعت نہیں دیتے چنانچہ مولانا مولوی محمد فاخر صاحب الہ آبادی اور مولانا مظہر الدین مولوی حکیم عبد الماجد بدایونی وغیرہ سمجھدار بزرگوں نے جمعیت کے اس فیصلہ کو اپنے پاؤں کی گو سے بھری جوتی کے نیچے مسل ڈالا اور آل مسلم پارٹیز کانفرنس میں شریک ہوئے اور اسی طرح اور دیگر اصحاب بھی۔ ہم معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ وہ کونسا طبقہ ہے اور وہ کون سے مسلمان ہیں جو اس کے حکم کے آگے سر جھکا دیتے ہیں اس فیصلہ کو کس نے مانا اور کس قدر مسلمان اس کی شرکت سے باز رہے۔ پھر کس برتے پر تتا پانی۔ اور وہ کون سا قبرستان ہے جس جگہ کے مسلمان جمعیت علماء کے فیصلہ کے آگے سر جھکا دیتی ہے کیا وہ قبر جمعیت علماء کے تنخواہ دار ملازمین ہیں؟

صد لعنت و پھٹکار برین ذہن رسا را

معتبر اخبار الفقیہ ۱۷ اگست ۱۹۲۸ء نے کیا خوب مثال دی ہے کہتے ہیں کہ کسی شہر کی ٹمپرنس سوسائٹی کے ایک رکن جنکے کوٹ پر "ممبر ٹمپرنس" سوسائٹی" کا تمغہ لگا ہوا تھا شرابخانہ سے نکل کر نشہ سے چور ہوئے اور بیہوش "گر پڑے لوگوں نے انکے گھر پہنچا دیا دوسرے دن احباب نے پوچھا کہ آپ نے کیا غضب کیا کہ ٹمپرنس سوسائٹی کے ممبر ہو کر شرابخانہ چلے گئے اور شراب پی لی تو اس نے جواب میں کہا کہ عجب احمق ہو۔ میں شرابخانہ میں بحیثیت رکن ٹمپرنس سوسائٹی نہیں گیا اور نہ بحیثیت رکن شراب پی، بلکہ میرا شرابخانہ میں جانا اور شراب پینا ذاتی اور شخصی فعل تھا۔ ہمارے خیال میں اسی طرح مولانا فاخر اور مولانا ماجد میاں صاحب پر اعتراض فضول ہے، وہ جلسہ میں بحیثیت

رکن جمیعتہ علما شامل نہیں ہوے بلکہ ان کی شمولیت ذاتی اور شخصی تھی یا ممکن ہے کہ انہیں آخر تک پہنچنے سے پہلے مرزائیوں کی شمولیت کے جھگڑے اور جمیعتہ العلماء کی انتظامی مجلس کے فیصلہ کا علم ہی نہ ہوا ہو۔

تیس ہزار روپیہ انعام دس ہزار روپیہ انعام اس شخص کو دیا جائیگا جو احمدیوں کو کافر ثابت کردے مذکورہ باتیں مدنظر رکھتے ہوئے اور دس ہزار اس شخص کو انعام دیا جائیگا جو مرتد کی سزا قتل ثابت کردے اور دس ہزار روپیہ اس شخص کو انعام دیا جائیگا جو اس کتاب کی تردید کردے جسکی شرائط حسب ذیل ہیں۔

چیلنج

ایک مجمع عام منعقد کیا جائے جسکی حفظ و امن کی ذمہ داری فریق مخالف کے ذمہ ہوگی کیونکہ کثرت فریق مخالف کی ہے اس جلسہ میں فریقین مکمل اسپر بحث کرکے اپنے اپنے عقیدہ کو ثابت کریں اور اس میں ثالث مقرر کئے جائیں ثالث خواہ کسی مذہب سے تعلق رکھتا ہو ہمیں اس سے غرض نہیں صرف اتنی بات ہے کہ ثالث کا فیصلہ لکھتے وقت حسب ذیل عبارت کے ساتھ شروع کرے کہ میں خدا کو حاضر و ناظر جان کر یہ فیصلہ نہایت دیانت داری سے لکھتا ہوں اگر اس میں میں نے نفسانیت یا بد دیانتی سے کام لیا ہو تو اے خدائے قادر اور عزیز ذو انتقام ایک سال کے اندر میرے اور میرے اہل و عیال پر ایسا غضب نازل کر کہ جس سے تمام دنیا کے بندے عبرت کا سبق حاصل کریں "اس عبارت کے لکھنے کے بعد جو کچھ بھی وہ فیصلہ لکھیگا ہمیں منظور ہوگا اور انعامی روپیہ ثالث دینے کا فیصلہ کرے گا تو ہم فوراً دیدینگے یہ الفاظ ہم محض اس لئے لکھتے ہیں کہ چونکہ خدا ہمارے ساتھ ہے بے ایمانی سے فیصلہ کرنیوالا ہرگز ہرگز خدا کے عذاب سے نہیں بچ سکتا۔ اب دیکھیں کون کون اس معقول انعام کو حاصل کرنے کے واسطے اٹھتا ہے۔

اس جگہ تک اخبار کی عبارت تھی جو ختم ہوگئی اور اب مولانا دیوبندی کی کتاب کا جواب شروع ہوتا ہے یہ مضمون گویا جملہ معترضہ تھا۔ آمدم برسر مطلب۔

آٹھویں آیت

ومن یکفر بہ من الاحزاب فالنار موعدہ

پ ۱۲ ع ۲۔ ترجمہ یعنی تمام انسانوں کی جماعتوں میں سے جو شخص اسکا کفر کرے پس جہنم اس کا ٹھکانا ہے۔

جواب

ناظرین اس آیت سے فاضل دیوبندی نے یہ استدلال کیا ہے کہ احزاب سے تمام اقوام عالم مراد ہیں یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت سے قیامت تک جو کوئی بھی انکار کرے گا وہ کافر ہے مگر قرآن فرماتا ہے۔

(۵۳) ولما جاء عیسیٰ بالبینٰت..... فاختلف الاحزاب من بینھم فویل للذین ظلموا من عذاب یوم الیم پ ۲۵ ع ۱۲۶۔ ترجمہ۔ اور جب۔ آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے...
.......پس اختلاف کیا گروہوں نے باہم پس وائے ہے انپر جنہوں نے ظلم کیا الخ لیجئے مولانا وہی لفظ احزاب کا حضرت عیسیٰ کے لئے قرآن میں آیا ہے اب کیا قیامت تک حضرت عیسیٰ کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔ دوسرا یکفر کے لفظ سے تم نے یہ استدلال کیا ہے تو لو یکفر کا لفظ بھی حضرت عیسیٰ کے منکروں کے واسطے دیکھ لو۔

(۵۴) فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ عذابا لا اعذبہ احدا من العالمین پ ۷ ع ۵۔ ترجمہ۔ فرمایا اللہ تعالیٰ نے تحقیق میں اتارنے والا ہوں اس کو تم پر پس جو کوئی انکار کرے بعد اس کے تم میں سے پس تحقیق دوں گا ایسا عذاب اس کو کہ نہ دونگا جہانوں میں اور کسی کو۔ تیسرا جواب اور اگر لفظ احزاب پر آپ کا زور ہے تو لو سنو۔

(۵۵) ص والقرآن ذی الذکر قسم ہے قرآن نصیحت والے کی

(۵۶) بل الذین کفروا فی عزۃ وشقاق بلکہ وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا غرور اور مخالفت میں۔ واضح ہو کہ تمام انبیاء کا انکار محض غرور کی بنا پر ہوا ہے جب کبھی نبی آتا ہے تو اس کو یہ لوگ ذلیل سمجھا کرتے ہیں حالانکہ وہ ان کی کوتاہ نظری میں ذلیل ہوتا ہے مگر اسکی آسمان پر خدا عزت کرتا ہے اس لئے وہ ذلیل نہیں ہوتا اس کا انکار کرنے والے ہی ذلیل ہوا کرتے ہیں اس لئے اس کے آگے فرمایا۔

(۵۷) کم اھلکنا من قبلھم من قرن فنادوا ولات حین مناص
بہت ہلاک کئے ہم نے پہلے ان سے قرنوں سے پس چلا اٹھے اور نہ رہا تھا وقت خلاصی کا۔

(۵۸) وعجبوا ان جاءهم منذر منهم وقال الکٰفرون ھٰذا سٰحر کذاب اور تعجب کیا
یہ کہ آیا ان کے پاس نبی ان میں سے اور کہا انکار کرنیوالوں نے یہ (اپنی باتوں سے) سحر کرنے
والا جھوٹا ہے (یہ لوگ مخالفین سلسلہ حقہ احمدیہ نے بھی اسی طرح تعجب کیا کہ ان کے پاس
جو نبی آیا وہ تو انہی میں سے ہے کیونکہ یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ عیسیٰ آسمان سے آئیگا جس
طرح یہود ایلیا نبی کا آسمان سے آنیکا انتظار کر رہے تھے۔ مگر ان کی منشا کے خلاف
وہ قادیان جیسے چھوٹے سے گاؤں میں آیا اور وہ بھی پنجابی۔

(۵۹) جعل الاٰلھۃ الٰھًا واحدًا ان ھٰذا لشیء عجاب کیا کر دیا اس نے سب معبودوں
کو معبود ایک تحقیق یہ ایک چیز ہے بہت عجیب ہے۔

(۶۰) وانطلق الملأ منھم ان امشوا واصبروا علٰی اٰلھتکم ان ھٰذا لشیء یراد اور بول اٹھے سرکردہ مولوی ان میں سے کہتے ہوئے کہ چلو اور صبر کرو اپنے معبودوں پر
تحقیق اس میں کچھ غرض رکھی گئی ہے۔

(۶۱) ما سمعنا بھٰذا فی الملۃ الاٰخرۃ ان ھٰذا الا اختلاق نہیں سنی ہم نے یہ بات دین
پچھلے میں نہیں ہے یہ مگر من گھڑت بات یعنی مرزا صاحب جو کچھ کہتے ہیں یہ تو نئی نئی باتیں
دین اسلام میں پیدا کرتے ہیں جو اس سے پہلے ہم نے نہیں سنی اور جو کچھ وحی الہام یہ پیش کرتے
ہیں سب من گھڑت ہے۔

(۶۲) ءانزل علیہ الذکر من بیننا بل ھم فی شک من ذکری بل لما یذوقوا عذاب
کیا اتارا گیا اسپر ذکر درمیان ہمارے سے (یعنی یہ جو غیر احمدی کہتے ہیں کہ یہ وحی الہام مرزا صاحب
جو پیش کرتے ہیں من گھڑت ہے تو اللہ تعالیٰ اس کا جواب دیتا ہے کہ کیا ان کو کہ جو ہمارے
وحی اور الہام پر شک ہوا تو کیا ہم نے انپر کوئی وحی نازل کی جو ان کو اس کا علم ہوا یا خواہ
مخواہ شک میں پڑ گئے۔

(۶۳) ام عندھم خزائن رحمۃ ربک العزیز الوھاب کیا ان منکروں کے پاس خزانہ
رحمت کے ہیں رب تیرے غالب بخشنے والے کے۔

(۶۴) ام لھم ملک السمٰوٰت والارض وما بینھما کیا ان ہی کی بادشاہی آسمانوں
اور زمین کی ہے اور جو کچھ درمیان ان کے ہے۔ فلیرتقوا فی الاسباب تو چڑھ جاویں رسیوں سے
اور لڑیں اللہ سے کہ تو نے ہماری منشا کے خلاف کیوں نبی بھیجدیا اور دانو سنو۔

(۶۵) جند ما ھنالک مھزوم من الاحزاب کئی لشکر وہاں بڑے بڑے شکست پاگئے ہیں فرقوں سے

(کیا انہوں نے نہیں معلوم کیا) کذبت قبلہم قوم نوح الیٰ اولئك الاحزاب
(۶۶) جھٹلایا تھا پہلے اس سے قوم نوح اور عاد اور فرعون اور میخوں والے نے اور
ثمود اور قوم لوط نے اور بن والوں نے یہ لوگ تھے بڑی بڑی جماعتیں (دیکھا جناب
احزاب کے معنی کہ احزاب کون تھے سنو)
(۶۷) ان کل الا کذب الرسل فحق عقاب نہ تھے یہ سب مگر جھٹلاتے تھے پیغمبروں
کو پس انپر نازل ہوا عذاب میرا مختصر یہ ہے کہ تمام قرآن ایسے لوگوں کے حالات سے
بھرا ہوا ہے مگر آؤ اس کے سمجھنے کے واسطے تدبر اور تقویٰ کی ضرورت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے ھدی للمتقین یہ متقیوں کے واسطے ہدایت ہے نہ کہ اس گدھے کے واسطے
جسپر کتابیں لدی ہوئی ہیں کمثل الحمار یحمل اسفاراً مثل اس گدھے کے ہے جسپر کتب لدی ہوئی
ہیں پس دوستو حالات کو پڑھو اور غور کرو اگر کوئی کہے کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں
تو یہ آیت یاد رکھو۔
(۶۸) فلا تطع المکذبین اذا تتلیٰ علیہم اٰیتنا قال اساطیر الاولین پ ۲۹ - ۶۶۔
ترجمہ۔ اور مت کہا مان ان بدوں کے جھٹلانیوالوں کا جب سنائی جاتی ہیں ان کو نبیوں کے
جھٹلانے والوں کی آیتیں تو یہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی کہانیاں ہیں۔
(۶۹) کل اٰمن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ پ ۳ ۔ ۶ ۔ ۸ اس آیت میں تمام ملائکہ تمام
کتابوں تمام رسولوں پر ایمان لانا فرض بتایا گیا ہے اب اگر ایک شخص تمام انبیاء کو مانتا ہے
اور صرف حضرت محمد رسول اللہ کا انکار کر دیتا ہے تو وہ مومن نہیں ہو سکتا اور ایک شخص
تمام ملائکہ پر ایمان رکھتا ہے صرف جبریل کا منکر ہے وہ مومن نہیں ہو سکتا اور ایک شخص
تمام کتابوں پر ایمان رکھتا ہے صرف انا اعطینا جیسی سب سے چھوٹی سورت سے انکار کر دیتا
ہے تو وہ مومن نہیں ہو سکتا اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انکار سے کس طرح مومن
ہو سکتا ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جوتیوں کے صدقے میں ہزاروں انبیاء پیدا ہوں تو
یہ ضروری ہوگا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی وہ ایمان لائے تب ہی وہ مومن ہو سکتا ہے اس جگہ
بھی فاضل دیوبندی یہ ثابت نہ کر سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے
جبکہ ہم نے انکی آٹھویں آیت کا استدلال بھی غلط ثابت کر دیا اب ہمارا فرض ہے کہ ہم محمد صلی اللہ
علیہ وسلم کے بعد انبیاء کا جاری رہنا ثابت کریں چنانچہ تو ہم نے فاضل دیوبندی کی
پیش کردہ ساتویں آیت میں پیش کر دی اب بقیہ دلیل اجرائے نبوت کی ذیل میں درج کرتے ہیں

(۷۰) وانهم ظنوا كما ظننتم ان لن يبعث الله احدا سورۃ جن اور یہ کہ انہوں نے گمان کرلیا ہے جیسا کہ گمان کیا تھا تم نے کہ ہرگز نہ بھیجے گا رسول کسی ایک کو بھی۔ ان مشاہدات کو بھی دیکھکر آپ غور سے سمجھئے میں نے اس سے پہلے اللہ تعالیٰ کا ایک قانون بتایا (۷۱) الله يصطفى من الملائكة رسلا ومن الناس یعنی اللہ چن تا رہتا ہے ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول اور انسانوں کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ان کے پاس رسول آتا ہے تو یہ اس کی مخالفت کرتے ہیں گویا دو حصہ ہمارے قول کے ہوگئے اوّل یہ کہ نبی آتے رہتے ہیں دوسرا یہ کہ جو کوئی بھی آتا ہے انکی مخالفت بھی ضروری ہوتی ہے محمدؐ صلعم تک کی مخالفت تو آپ بھی متفق ہیں مگر اس کے بعد کی مخالفت کو آپ تب قائل ہوں جبکہ آپ سلسلہ انبیاء کے جاری رہنے کے قائل ہوں اس لئے ہم نے مستند کتابوں سے یہ ثابت کردیا کہ مذکورہ بالا بزرگوں کی ایسی ہی مخالفت ہوئی جسطرح کہ انبیاء کی ہوئی۔

الزامی جواب

تو اب ہمارا صرف اسقدر کام رہ گیا، کہ ہم اوّل یہ ثابت کریں کہ یہ لوگ جنکی اس قدر مخالفت ہوئی وہ نبی تھے کیونکہ بلا وجہ انکی مخالفت نہیں ہوئی ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ یہ ضروری نہیں جسکی مخالفت ہو وہ نبی بھی ضرور ہو مگر اس بات کے آپ ضرور قایل ہیں کہ جو نبی ہوتا ہے اس کی مخالفت ضرور ہوتی ہے چونکہ اس کے ایک حصہ کے آپ بھی قایل ہیں اور قرآن شریف نے ایک قاعدہ کلیہ مقرر کردیا ہے۔ یاحسرة على العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون (سورۃ یٰسین) تو اب ہمارا صرف اسقدر کام رہ گیا ہے کہ ہم یہ ثابت کریں کہ یہ لوگ نبی تھے اور انہوں نے نبی ہونے کا دعویٰ کیا چنانچہ حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا

میں نے نیت کی کہ تمام خلایق کو چاہوں پھر دل میں آیا کہ مقام شفاعت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہے اور میں نے ادب کیا........ لیکن مجھے
شرم آئی کہ شفاعت جو صاحب شریعت کا مقام ہے وہ اپنے تصرف میں لاؤں
اور میں نے ادب کا لحاظ کیا" (دیکھو ظہیر الاصفیا صفحہ ۱۵۲)

اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ حضرت بایزیدؒ غیر صاحب شریعت نبی اپنے آپ کو سمجھتے تھے تمعارف الربانی والمعدن الصمدانی سید عبدالکریم ابن ابراہیم جیلانی رحمتہ اللہ علیہ اپنی کتاب انسان کامل کے صفحہ ۲۰۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ۔

"جب شبلی رضی اللہ عنہ نے اپنے شاگردوں سے کہا کہ میں شہادت دیتا ہوں اس بات کی کہ میں اللہ کا رسول ہوں اور شاگرد بھی صاحب کشف تھا پس اس نے پہچان لیا اور اس نے کہا کہ بیشک میں شہادت دیتا ہوں کہ تو اللہ کا رسول ہے .... پس یہ لوگ اولیاء کے انبیاء ہیں اس سے مراد قرب اور اعلام اور حکم الٰہی کی نبوت ہے شریعت کی نبوت مراد نہیں کیونکہ شریعت کی نبوت محمد صلعم پر ختم ہو گئی پس یہ لوگ انبیاء کے علوم کی بلا واسطہ خبر دینے والے ہیں پس جاننا چاہئے کہ ولایت کے یہ معنی ہیں کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو اپنے اسماء اور صفات اس پر بطور علم اور عین اور حال کے ظاہر کر کے متصل کر دے اور لذت کا اثر اور تصرف کے طور پر وہ اس کا متولی ہو اور ولایت کی نبوت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ اپنے بندوں کو خلق میں اس واسطے مقرر کر دے کہ ان کے امور مصالحت کو اس زمانہ کے حال کے موافق بشرط حال کے وہ بندہ قایم کرے اور تمام خلق کے حال کی تدبیر کرے اور جو ان کے حق میں نہایت بہتر ہے اس کی طرف کھینچے پس جس شخص نے خلق کو ان میں سے خدا کی طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بلایا وہ رسول ہوا اور جس نے محمد صلعم کے بعد بلایا وہ ان کا خلیفہ ہوا لیکن وہ بالذات اپنے دعوے میں مستقل نہیں بلکہ وہ محمد صلعم کا تابع ہے جیسا کہ ہم نے سادات صوفیہ رضی اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا ذکر کیا ہے اور وہ یہ لوگ ہیں جیسے حضرت بسطامی اور حضرت جنید بغدادی اور حضرت شیخ عبد القادر جیلانی اور حضرت محی الدین ابن عربی وغیرہ رضی اللہ عنہم اور جس شخص نے خدا کی طرف نہ بلایا بلکہ خلق کے کاموں کی تدبیر کی طرف بے شمار رہا جیسے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے احوال کی خبر دی ہے پس وہ ولایت کی نبوت کا نبی ہے (الیواقیت کتاب کے صفحہ ۸۳ پر ہے) چنانچہ ہمارے شیخ عبد القادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ تم سب اشعر الانبیاء کے لقب دئے گئے ہو اور ہم وہ لقب دئے گئے ہیں کہ جو تم کو نہیں دیا گیا اسی طرح امام محی الدین ابن عربی فتوحات مکیہ میں اپنی اسناد سے روایت کرتے ہیں اور شیخ ولی ابو الغیث بن جمیل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے ایسے دریا میں غوطہ مارا ہے کہ جس کے کنارے پر انبیاء ٹھہرے ہیں۔"

اسی طرح حضرت خواجہ غریب نواز اپنے دیوان میں نبی ہونے کے مدعی ہیں اور نبی بھی صاحب شریعت سے بڑے ؎

دم بدم روح القدس اندر معینی میدمد
من نمیدانم ازیں چوں عیسی ثانی شدم

حضرت عیسیٰ پر تو کبھی کبھی روح القدس نازل ہوتا تھا مگر حضرت خواجہ غریب نواز فرماتے ہیں کہ میرے اوپر دم بدم روح القدس نازل ہوتا ہے اس لئے میں دوسرا عیسیٰ ہو گیا ہوں اسی طرح حضرت مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ دفتر چہارم مثنوی صفحہ ۸۸ پر فرماتے ہیں ؎

عیسیم لیکن ہر آنکہ یافت جاں — از دم من او بماند جاوداں
شد ز عیسیٰ زندہ لیکن باز مرد — شاد آں جان بدیں عیسیٰ سپرد
من عصایم در کف موسیٰ خویش — موسیم پنہان من پیدا بہ پیش

یعنی میں عیسیٰ ہوں لیکن جس شخص نے میرے دم سے جان پائی وہ ہمیشہ زندہ رہا۔ عیسیٰ کے ہاتھ سے جو مردے زندہ ہوئے وہ تو پھر مر گئے وغیرہ

اسی طرح حضرت شاہ نیاز احمد صاحب بریلوی اپنے دیوان میں فرماتے ہیں ؎

احمد ہاشمی منم عیسیٰ مریم منم
من نہ منم نہ من من ام ۔

یعنی احمد ہاشمی بھی میں ہوں اور مریم کا بیٹا عیسیٰ بھی میں ہی ہوں نہ خود میں ہوں اور نہ میں میں ہوں کسی مومن کے واسطے یہ مولانا نیاز احمد کا قول حیرت انگیز نہیں مگر ابوجہل اور شیطان کے جوش ہیں ان کے واسطے یہ تعجب انگیز ہے چنانچہ مولانا روم دفتر اول صفحہ ۱۲۷ پر فرماتے ہیں کہ

گر حجاب از جانہا برخاستے
گفت ہر جانے مسیح آساستے

یعنی اگر جانوں سے پردہ اٹھ جائے تو پھر ہر جان پکار اٹھے کہ میں مسیح ہوں ۔

پھر حضرت معین الدین اجمیری اپنے دیوان صفحہ ۳۹ پر فرماتے ہیں ؎

روح قدسی گر مدد کردے بزادے در جہاں
ہر دو روزے مریم ایام عیسیٰ دیگرے

یعنی اگر روح قدسی کی مدد ہوتی رہتی تو جہان میں ہر روز زمانہ کی مریم نیا سے نیا عیسیٰ پیدا کرتی رہتی۔ اسی طرح حضرت فرید الدین المعروف سپہ سالار رسالہ صفحہ ۱۳ میں تحریر فرماتے ہیں کہ

من عیسی آن چرخ کز ماہ گذر کردم
من موسی آں طورم کاالبدر پرویش نہاد است

یعنی میں آسمان کا وہ عیسٰی ہوں جو چاند سے بھی اوپر چلا گیا اور میں اس طور کا موسیٰ ہوں کہ جس میں اللہ تعالیٰ نے مقام کیا ہے۔ اس سے بھی زیادہ پر لطف بات اور سنو حضرت شاہ غلام علی صاحب اپنی ملفوظات میں لکھتے ہیں رر ہر کہ معتقد حضرت مجدد است موسیٰ است، و ہر کہ منکر است فرعون است یعنی جو شخص مجدد صاحب کا معتقد ہے وہ موسیٰ ہے اور جو منکر ہے وہ فرعون ہے دیکھو رسالہ درالمعارف مرتبہ مولوی رؤف احمد صاحب مطبوعہ بریلی ۱۳۰۹ھ

اول امثلہ مشابہت ناقصہ از قرآن

(۲۷) ضرب اللہ مثلاً للذین کفروا امرأة نوح وامرأت لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتاهما فلم یغنیا عنهما من اللہ شیئا وقیل ادخلا النار مع الداخلین پ ۲۸ ع ۲۰

اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو کافر ہیں نوح اور لوط کی بیویوں سے مشابہت دی ہے اور خدا فرماتا ہے کہ وہ دونوں ہمارے نیک بندوں کے نکاح میں تھیں مگر انہوں نے خیانت کی اور کسی چیز نے ان کو خدا تعالیٰ کے عذاب سے نہ بچایا بلکہ ان کو کہا گیا کہ جاؤ دوزخ میں اوروں کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔

(۳۷) وضرب اللہ مثلاً للذین آمنوا امرأت فرعون اذ قالت رب ابن لی عندک بیتا فی الجنة ونجنی من فرعون وعملہ ونجنی من القوم الظالمین

اور اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کو جو مومن ہیں فرعون کی بیوی کی مانند بیان کیا ہے جبکہ اس نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ اے میرے رب میرا گھر اپنے ہاں جنت میں بنا اور مجھکو فرعون اور اس کی ظالم قوم سے نجات بخش۔

(۴۷) وضرب اللہ الذین آمنوا مریم ابنت عمران التی احصنت فرجها فنفخنا فیہ من روحنا وصدقت بکلمات ربها وکتبہ وکانت من القانتین پ ۲۸ ع ۲۰

اور اللہ نے مومنوں کو مریم بنت عمران کی مثل بیان کیا ہے جس نے اپنی شرمگاہ کی حفاظت کی تھی اور ہم نے اس میں روح پھونکی تھی اور جس نے اپنے رب کے کلمات اور کتابوں کو سچ کر دکھایا تھا اور وہ فرمانبردار تھی دیکھو سورۃ التحریم

رکوع ۳ پارہ ۲۸-

ان آیات سے روز روشن کی طرح ظاہر ہے کہ کافروں کو نوح اور لوط کی بیوی کہا گیا ہے اور
مومنوں کو آسیہ زوجہ فرعون اور مریم بنت عمران بتایا ہے جس سے ظاہر ہے کہ بدوں کو ان کی
بدی کے سبب باہم مماثلت ہے اور نیکوں کو انکی نیکی کی وجہ سے باہم مناسبت قرار دی گئی ہے
حتیٰ کہ کل مومنوں کو مریم کہا گیا ہے اس لئے ہر نیک آدمی کی اولاد ابن مریم ہے

دوم۔ امثلہ مشابہت ناقصہ از احادیث

اخبر کما بمثلکما فی الملئکة بمثلکما
فی الانبیاء مثلك یا ابابکر فی الملئکة
کمثل میکائیل تنزل بالرحمة
ومثلك فی الانبیاء کمثل ابراهیم
اذ کذبه قومه وصنعوا به ما صنعوا
قال فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی
فانك غفور رحیم ومثلك یا عمر فی
الملئکة کمثل جبریل ینزل بالشدة
والبأس والنقمة علی اعداء الله و
مثلك فی الانبیاء کمثل نوح اذ قال
رب لا تذر علی الارض من الکفرین
دیارا رواه ابن عدی وابو نعیم
فی فضائل الصحابة وابن عساکر عن
ابن عباس

یعنی ابن عدی نے کامل ابن عدی میں اور
ابو نعیم نے فضائل الصحابہ میں اور ابن عساکر نے
حضرت ابن عباس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابوبکر اور عمر
کیا تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہاری مماثلت فرشتوں
اور انبیاء سے کیا ہے۔ اے ابوبکر تو فرشتوں میں
تو میکائیل فرشتہ کا مثیل ہے جو اللہ تعالیٰ کی رحمت
لیکر نازل ہوتا ہے اور انبیاء میں تیری مماثلت
ابراہیم علیہ السلام سے ہے جب اسکی قوم نے
اسکی تکذیب کی اور کیا جو کچھ کیا تو ابراہیم نے کہا
کہ جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور
جس نے میری نافرمانی کی تو غفور اور رحیم ہے
جسے چاہے بخشے اور جسپر چاہے رحم کرے اور
اے عمر تو فرشتوں میں سے جبریل کا مثیل ہے
جو شدت اور باس اور نقمت کے ساتھ دشمنان
خدا پر ٹوٹ پڑتا ہے اور انبیاء میں تو نوح کا مثیل
ہے جس نے کہا تھا کہ اے میرے رب تو زمین پر کسی کافر کا گھر نہ رہنے دے سب کو تباہ و
برباد کر دے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۴۴

ان احادیث متذکرہ بالا سے ظاہر ہے کہ حضرت ابو بکر کو حضرت ابراہیم علیہ السلام کا اور حضرت عمر کو حضرت نوح علیہ السلام کا اور حضرت عثمان کو حضرت ادریس علیہ السلام کا اور حضرت علی کو حضرت یحییٰ بن زکریا علیہ السلام کا مثل قرار دیا گیا جن وجوہ سے اصحاب متذکرہ بالا ابراہیم اور نوح اور ادریس اور یحییٰ ہوگئے۔ کیا مرزا غلام احمدؐ ان وجوہ سے عیسےٰ ابن مریم نہیں ہوسکتا

(۷۵) پھر ایک حدیث میں ہے

دحیة الکلبی یشبه جبریل وعروة بن مسعود الثقفی یشبه عیسی ابن مریم وعبد العزی یشبه الدجال رواه ابن سعد عن الشعبی مرسلاً

ابن سعد شعبی سے روایت کرتے ہیں کہ دحیہ کلبی جبرئیل کی مشابہ ہے اور عروۃ بن مسعود ثقفی عیسے بن مریم کے مشابہ اور عبد العزی دجال کے مشابہ ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶

(۷۶) حدیث میں حضرت علی کی نسبت آیا ہے :

یا علی اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبی بعدی رواه مسلم والترمذی عن سعد وابن ماجة والترمذی عن جابر واحمد بن حنبل والبیهقی عن سعد وابو بکر المطیری فی جزئه عن ابی سعید

مسلم اور ترمذی نے سعد سے اور ابن ماجہ اور ترمذی نے جابر سے اور احمد بن حنبل اور بیہقی نے سعید سے اور ابو بکر مطیری نے اپنی کتاب جزء میں ابی سعید سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی کیا تو خوش نہیں کہ تیری منزلت میرے ساتھ ایسی ہے جیسے ہارون کی موسیٰ سے تھی صرف فرق اتنا ہے کہ تو میرے بعد نبی نہیں ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ ؎

(۷۷) حدیث میں آیا ہے

ما من نبی الا له نظیر من امتی وابو بکر نظیر ابراهیم وعمر نظیر موسیٰ وعثمان نظیر هارون وعلی بن طالب نظیری ومن سره ان ینظر الی عیسی بن مریم فلینظر الی ابی ذر الغفاری رواه ابن عساکر عن انس

ابن عساکر انس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس قدر انبیا گذرے ہیں ان میں سے ہر ایک کا کوئی نہ کوئی نظیر یعنی مثیل میری امت میں سے ضرور ہوتا ہے۔ ابو بکر ابراہیم علیہ السلام کا مثیل اور عمر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا اور علی بن طالب میرا نظیر ہے اور جو شخص حضرت عیسیٰ علیہ السلام

کو دیکھنا چاہے وہ ابوذر غفاری کو دیکھ لے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۹۳؛
ان احادیث سے کامل طور سے واضح ہو گیا کہ اس امت کے لوگ گذشتہ نبیوں کے مثیل ہوتے رہے ہیں اور ہوتے رہیں گے۔ پس صاف معلوم ہو گیا کہ جس مسیح کے آنیکا ذکر ہے وہ بھی مثیل ہی ہے اور وہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہے؛

(۷۸) ابن حبان اپنی تاریخ میں ابوہریرہ سے روایت بیان کرتے ہیں؛

لن یخلو الارض من ثلاثین مثل ابراهیم خلیل الرحمٰن بهم تغاثون وبهم ترزقون وبهم تمطرون

ابراہیم خلیل الرحمٰن کی طرح تیس آدمی برابر زمین میں موجود رہتے ہیں اور زمین کسی وقت بھی ان سے خالی نہیں رہتی کیونکہ انہیں کی وجہ سے دعائیں قبول ہوتی ہیں اور انہی کی وجہ سے رزق ملتا اور انہی کی وجہ سے بارش ہوتی ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۲۳۔ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ انبیاء کے مثیل ضرور دنیا میں رہتے ہیں۔

(۷۹) اس سے واضح تر وہ حدیث ہے جو ابونعیم اپنی حلیہ میں اور ابن عساکر اپنی کتاب میں لائے ہیں۔

ان لله فی خلق ثلاث مائة قلوبهم علی قلب ادم ولله فی الخلق اربعون قلوبهم علی قلب موسیٰ ولله فی الخلق سبعة قلوبهم علی قلب ابراهیم ولله فی الخلق خمسة قلوبهم علی قلب جبرئیل ولله فی الخلق ثلاثة قلوبهم علی قلب میکائیل ولله فی الخلق واحد قلبه علی قلب اسرافیل فاذا مات الواحد ابدل الله مکانه من الثلاثة واذا مات من الثلاثة ابدل الله مکانه من الخمسة واذا مات من الخمسة ابدل الله مکانه من السبعة واذا مات من السبعة ابدل الله مکانه من

اللہ تعالیٰ کی مخلوقات میں تین سو آدمی ایسے ہیں جن کا قلب حضرت آدم کے قلب پر ہوتا ہے اور چالیس ایسے ہیں جن کے قلب موسیٰ کے قلب پر اور سات ایسے ہیں جن کے قلب ابراہیم کے قلب پر اور پانچ ایسے ہیں جن کے قلب جبرئیل کے قلب پر اور تین میکائیل کے قلب پر ہوتے ہیں اور ایک اسرافیل کے قلب پر ہوتا ہے۔ جب ایک مرجاتا ہے تو اللہ تعالیٰ بجائے اس کے تین میں سے ایک کو قائم کر دیتا ہے اور جب تین میں سے کوئی مرتا ہے تو بجائے اس کے پانچ میں سے ایک کو کھڑا کرتا ہے اور جب پانچ میں سے کوئی مرتا ہے تو سات میں سے ایک کو اس کا قایم مقام کر دیتا

الاربعین واذا مات من الاربعین ابدل اللّٰہ مکانہ من الثلاث مائۃ وابدل اللّٰہ مکانہ من العامۃ فبھم یحیی ویمیت ویمطر وینبت ویدفع البلاء رواہ ابو نعیم فی حلیۃ وابن عساکر عن ابن مسعود واذا مات من الثلاث مائۃ

ہے اور جب سات میں سے کوئی مرتا ہے تو چالیس میں سے ایک کو اس کا قائم مقام بنادیتا ہے اور جب چالیس میں سے کوئی مرتا ہے تو تین سو میں سے کوئی اس کی جگہ کیا جاتا ہے اور جب کوئی تین سو میں سے کوئی مرتا ہے تو عوام میں سے کسی کو اسکی جا بجا کیا جاتا ہے۔ اور انہی وجودوں کی طفیل زندگی اور موت اور باران روئیدگی ہوتی اور دفع بلا ہوتی ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳۹

اس حدیث سے صاف ظاہر ہے کہ بہت سے مثیل پیغمبران و فرشتگان صفحہ دنیا پر ہمیشہ رہتے ہیں اور ان کے قائم مقام بھی مخلوقات میں سے ہوتے رہتے ہیں۔ پھر حضرت مرزا صاحب کو مسیح وغیرہ انبیاء کے تلقب پر ماننے سے کونسا استبعاد لازم آتا ہے؟

یہ امر تو ان احادیث نبی اللہ سے روز روشن کی طرح ثابت ہو گیا ہے کہ کسی نبی سے کسی مناسبت کی وجہ سے مشابہت رکھنے والا شخص اس نبی کا مثیل ہوتا ہے جب خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہو گیا کہ اس امت میں ہمیشہ مثیل انبیاء ہوتے ہیں تو حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے مثیل مسیح ہونے میں کیوں شک یا انکار کیا جاتا ہے۔ جب یہ صورت ہے تو پھر اس کا انکار کرنا کیوں خالی از مواخذہ نہ ہوگا؟ ضرور ہوگا۔ اے علماء وقت غور کرو اور فکر کرو۔ پیشتر اس کے کہ دست تاسف ملو۔

سوم مشابہت تامہ کی مثالیں قرآن کریم سے

رہی مشابہت تامہ کی مثالیں۔ سو ہمارے نزدیک قرآن شریف کی یہ آیت کافی ہے۔

(۸۰) یا اخت ھرون ما کان ابوک امرأ سوء وما کانت امک بغیا سورۃ مریم ۲۲ — اے ہارون کی بہن تیرا باپ برا آدمی نہیں تھا اور نہ تیری ماں بغیہ تھی؛

یہاں پر مثل اُخت ہارون وغیرہ نہیں کہا بلکہ اُخت ہارون کہا جس سے مشابہت تامہ مراد ہے۔ حالانکہ ہارون مریم کا حقیقی بھائی نہ تھا بلکہ اس وجہ سے اُخت ہارون کہا کہ جیسے تو

خاندان نبوت میں سے ہے ویسا ہی ہارون خاندان نبوت میں سے تھا۔اس مناسبت سے گویا تو ہارون کی حقیقی بہن ہے جیسے ہارون پاک باز تھا تو بھی پاکباز ہے؛

(۸۱) یٰبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین

اے بنی اسرائیل میری اس نعمت کو یاد کرو جو میں نے تم کو بطور انعام دی تھی اور میں نے تم کو بہت سے جہانوں پر فضیلت بخشی تھی۔

دیکھو سورۃ البقرہ رکوع ۵۔ اس آیت میں حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو مخاطب کرکے کہا گیا ہے کہ ہم نے تم کو تمام جہانیوں پر فضیلت دی تھی۔ حالانکہ مراد ان بنی اسرائیل سے ہے جو حضرت موسیٰ اور اس کے بعد کے انبیاء کے وقت ہوئے ہیں جنکو گذرے ہوئے دو ہزار سال گذر چکے تھے مگر چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے یہود کو زمانہ ماسبق کے یہود سے کامل مشابہت تھی اس لئے ان کو بجنسہ وہی بنی اسرائیل کہا گیا؛

(۸۲) واذ نجینٰکم من آل فرعون

اور جب ہم نے تم کو آلِ فرعون سے نجات دی

دیکھو سورۃ البقرہ رکوع ۵۔ اس آیت میں بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زمانہ کے بنی اسرائیل مراد ہیں مگر مخاطب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت کے بنی اسرائیل ہیں چونکہ ان میں بھی وہی مشابہت تامہ تھی اسی لئے ان کو بجنسہ وہی بنی اسرائیل کہا گیا جو گذشتہ زمانہ میں تھے؛

قرآن شریف تو اس قسم کی مثالوں سے بھرا ہوا ہے ہم نے صرف انہی امثلہ پر کفایت کی ہے یہی وجہ ہے کہ احادیث میں ابن مریم کے ساتھ کوئی علامت منجملہ علامات مشابہت ناقص نہیں آئیں ورنہ افصح الفصحاء و ابلغ البلغاء کی کلام میں نقص واقع ہوتا۔ لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کلام تمام نقصانات سے پاک ہے لہٰذا لازماً ماننا پڑیگا کہ آخری زمانہ کا مسیح موعود حضرت مسیح ناصری سے مناسبت و مشابہت تامہ رکھنے والا ہوگا اسی واسطے علامات ناقصہ ساتھ نہیں آئیں۔

چہارم مماثلت تامہ کی مثالیں

(۸۳) من سرہ ان ینظر الی تواضع عیسیٰ فلینظر الی ابی ذر رواہ ابی یعلےٰ فی مسندہ عن ابی ھریرۃ

ابویعلیٰ اپنی مسند میں ابوہریرہ سے روایت بیان کرتے ہیں کہ جو شخص تواضع کی جہت سے عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھنا چاہے تو ابوذر غفاری کو دیکھے۔ دیکھو

(۸۴) من أحبّ ان ينظر الى المسيح عيسى بن مريم الى برّه وصدقه وجدّه فلينظر الى ابى ذرّ رواه الطبرانى عن ابى ذرّ

کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۶۹۔ جو شخص یہ پسند کرتا ہے کہ وہ مسیح عیسیٰ بن مریم کو اسکی نیکی اور سچائی اور بزرگی کی جہت سے دیکھے اسے چاہیئے ابوذر غفاری کو دیکھے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۶۹

(۸۵) من اٰذیٰ علیّا فقد اٰذانی رواہ احمد والحاکم عن عمرو بن شاس

احمد بن حنبل اور حاکم نے عمرو بن شاس سے روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے علی کو دکھ دیا اس نے مجھے دکھ دیا۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۵۲

صحابہ سے ذکر سے پہلے جن کا ذکر کر چکا ہوں ان بزرگوں کی مخالفت جسطرح ہوئی وہ بالکل انبیاء والی ہے اجو ہم اس سے پہلے تحریر کر چکے ہیں اجس سے معلوم ہوا کہ یٰحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون میں گذشتہ انبیا کی مخالفت کی کہانی سنانی منظور نہیں بلکہ آئندہ کسی نبی کی مخالفت کی روک تھام یا پیش بندی منظور ہے اس سے ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ اللہ یصطفی من الملٰئکۃ رسلا ومن الناس میں جو قاعدہ کلیہ اللہ تعالیٰ نے پیش کیا ہے وہ ابتداء آدم سے تا اینوم جاری ہے اور جسطرح ابتداء سے مخالفت کا سلسلہ جاری ہوا وہ آجتک مسلسل جاری ہے۔

نوٹ۔ الزامی جواب سے لیکر اس جگہ تک جو کچھ عبارت لکھی ہے یہ احمدی نکتہ خیال اور عقیدہ کے طور پر نہیں بلکہ بطور الزامی جواب کے لکھا ہے کیونکہ ہم احمدیوں کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد سوائے حضرت مسیح موعود کے اور کوئی شخص نبی کا خطاب پانیکا مستحق نہیں ہوا اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی حقیقۃ الوحی کے صفحہ ۳۹۱ پر اپنا عقیدہ تحریر فرما دیا ہے پس ہم نے اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے چند نام اس قسم کے پیش کر کے مخالفین کے اس اعتراض کا جواب دیا ہے کہ وہ بزرگان دین جنکی بزرگی کا لوہا تمام دنیائے اسلام مانتی ہے ان کے کلام میں نبی ہونے کے دعاوی موجود ہیں باوجودیکہ وہ لوگ آپ لوگوں سے زیادہ ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھتے تھے اور پھر ایسے دعاوی حالت جوش میں کر دیتے تھے یہ تو جملہ معترضہ تھا آمدم برسر مطلب۔ سنئے۔

(۸۶) واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ میں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو خلیفہ کہا ہے اور دوسری جگہ صاحب شریعت نبی حضرت داؤد کو بھی اللہ تعالیٰ نے خلیفہ کہا ہے

(۸۷) یٰداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض تو اس سے ثابت ہوا کہ نبی کو بھی خلیفہ کے نام سے پکارنے کا اللہ تعالیٰ کی سنت قدیمہ ہے جب یہ ثابت ہو گیا کہ خلیفہ نبی کو بھی کہتے ہیں تو اب ہم قرآن شریف میں دیکھتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس امت میں بھی اللہ تعالیٰ خلیفہ بناتا رہیگا اور یہ سلسلہ بند نہیں کیا گیا بلکہ جاری رکھا ہے جیسا کہ ارشاد فرمایا ہے

(۸۸) وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت لیستخلفنهم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم ولیمکنن لہم دینہم الذی ارتضیٰ لہم پ ۱۸ ع ۱۳ یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے ان لوگوں سے جو ایمان لانے کے بعد نیک عمل کریں گے ہم ان کو اسی طرح خلیفہ بناتے رہیں گے جسطرح کہ خلیفہ بنایا تھا ان کو جو ان سے پہلے تھے اور ان کے ذریعہ دین کو متمکن کر دے گا۔

اس آیت نے واضح طور پر بتا دیا کہ جسطرح دین کو متمکن کرنے کے واسطے دوسرے انبیاء رسول اور خلیفہ اور امام محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے بنائے گئے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت بھی اس نعمت سے محروم نہیں اس قرآن کی آیت کی تشریح اس حدیث کو سامنے رکھنے سے بخوبی ہو جاتی ہے کہ (۸۹) ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ابی داؤد صفحہ ۲۴۱ و کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۲۳۸ و منصب امامت صفحہ ۵۴ یعنی بیشک اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے شروع میں ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا رہیگا جو ان کے لئے دین کو تازہ کرے گا۔ اس حدیث نے اس آیت کو صاف کر دیا کہ خلیفہ سے مراد مجدد ہے اور اس سے یہ بھی ثابت ہو گیا کہ خلیفہ نبی اور مجدد ہم معانی الفاظ ہیں اس لئے کہ دوسری حدیث اس کو اور بھی واضح کر رہی ہے جس میں لکھا ہے کہ وہ امت کیوں کر ہلاک ہو سکتی ہے جس کی ابتدا میں میں ہوں اور آخر میں مسیح ابن مریم اور درمیان میں بارہ خلیفہ ہیں۔

اوّل اس لئے کہ اللہ تعالیٰ وعدہ فرماتا ہے کہ اسی طرح خلیفہ بناتا رہوں گا جسطرح کہ تم سے پہلے نبیوں کے خلیفہ بنتے رہے دوسرے العلماء ورثۃ الانبیاء حدیث سے تیسرے العلماء مصابیح الارض وخلفاء الانبیاء وورثتی وورثۃ الانبیاء کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۰۱ یعنی علماء زمین کے چراغ ہیں اور انبیاء کے خلیفہ ہیں اور میرے اور انبیاء کے وارث ہوتے ہیں۔ چوتھے والعلماء الراسخون ھم الوارثون فی الحقیقت مکتوبات امام ربانی حضرت مجدد الف ثانی جلد ۲ مکتوب ۸۱ پانچویں علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل۔ اس سے ثابت ہوا کہ اس امت کے علماء انبیاء بنی اسرائیل کے مانند ہیں تو اس امت مرحومہ میں نبیوں کا آنا کیوں بند ہو گیا اگر محمد صلعم کی اطاعت اور محبت میں فنا ہو کر فنا فی الرسول ہو جائے اور وہ وہی

شکل اختیار کرے تو کونسے تعجب کی بات ہے ہم روزانہ مشاہدہ کرتے ہیں کہ لوہا آگ میں گرم ہو کر آگ ہو جاتا ہے اسی طرح شیخ سعدیؒ لکھتے ہیں ؎

گلے خوشبوے در حمام روزے
رسید از دست محبوبے بدستم

یعنی ایک معشوق کے ہاتھ سے ایک روز خوشبودار مٹی حمام میں مجھے ملی۔

بدو گفتم کہ مشکی یا عبیری
کہ از بوئے دلاویز تو مستم

تب میں نے اس مٹی سے دریافت کیا تو مشک ہے یا عنبر ہے تیری خوشبو نے تو مجھے مست کر دیا

بگفتا من گلے ناچیز بودم
ولیکن مدتے با گل نشستم

وہ مٹی بولی کہ میں تو ناچیز مٹی ہوں۔ مگر کچھ دن پھولوں کی صحبت مجھے میسر آگئی۔

جمال ہمنشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہمہ خاکم کہ ہستم

اس ہمنشیں کی صحبت کا مجھ میں اثر ہو گیا ورنہ میں تو وہی مٹی ہوں جسکو تم جانتے ہو۔

چھٹے جسطرح کہ نبی کا منکر کافر ہوگا اسی طرح ان مجددوں اور اماموں یا خلفاء کا منکر بھی کافر ہے جیسا کہ حدیث شریف میں آیا ہے۔

(۹۰) من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ مسلم۔ کنز العمال جلد ا صفحہ ۲ منصب امامت صفحہ ۵۵ کلینی صفحہ ۱۹۰ وغیرہ۔ یعنی جو امام زمانہ کے پہچانے بغیر مر گیا وہ جاہلیت کی موت مرا اور جاہلیت کی موت ابوجہل کی موت ہے نیز کلینی صفحہ ۸۶ پر یوں وارد ہے کہ۔

(۹۱) وان مات علی ھذہ الجاھلیۃ مات میتۃ کفر ونفاق یعنی اگر اسی حالت میں مر گیا تو کفر اور نفاق کی موت مرا

(۹۲) من مات ولیس فی عنقہ بیعۃ مات میتۃ الجاھلیۃ مسلم) کہ جو شخص مر جائے اور اس کی گردن میں امام زمانہ کی بیعت نہ ہو وہ جاہلیت کی موت مرا۔ پس جسطرح ایک شخص تمام انبیاء کو مانتا ہے اور صرف حضرت یوسف کی نبوت کے انکار سے کافر ہو جائیگا اور ایک شخص تمام قرآن کو مانتا ہے اور صرف انا اعطینٰک کے انکار سے کافر ہو جائے گا اور جس طرح تمام خدا کی مخلوق کا قائل ہے اور صرف اتنی بات کی زیادتی کرتا ہے کہ چمگادڑیں خدا کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ حضرت عیسیٰ کی بنائی ہوئی ہیں وہ اس کلمہ سے کافر ہو جائے گا اسی طرح ایک شخص تمام اماموں کو مانتا ہے

اور صرف حضرت مجدد الف ثانی کا انکار کرتا ہے تو وہ کافر ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ جو اور دیگر انبیاء کی مخالفت کی سزا جہنم ہے وہی سزا ان اماموں اور خلیفوں کے انکار سے جہنم ملجاتی ہے پس معلوم ہوا کہ یہ بھی وہی مرتبہ اور اہمیت رکھتے ہیں جو انبیاء رکھتے ہیں اور اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ سلسلہ جاری ہے بند نہیں ہوا بلکہ برابر جاری ہے۔

ساتویں انکی بھی مخالفت اسی طرح ہوئی جسطرح دیگر انبیاء علیہم السلام کی ہوئی لیس ضروری ہوا کہ یہ مان لیا جائے کہ یہ سلسلہ رسل کبھی بند نہیں ہوتا مولانا دیوبندی کا یہ فرمانا کہ اس مسئلہ میں کہ محمد صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اسپر اجماع امت ہے یہ سراسر غلط دعویٰ ہے چنانچہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی فرماتے ہیں کہ۔

(۹۳) فان النبوة التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما هو نبوة التشریع لا مطلقها فلا شرع یکون ناسخا لشرعه ولا یزید فی شرعه حکما آخر فهذا معنی قوله ان الرسالة والنبوة قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی بعدی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی (الجزء الثانی من الفتوحات المکیہ الباب الثالث) یعنی رسول اللہ صلعم کے بعد مطلق نبوت بند نہیں بلکہ ایسا نبی ممنوع ہے جو آپ کی شریعت کو منسوخ کرے ہاں ایسا نبی آسکتا ہے جو آپ کی شریعت کے ماتحت ہو۔ اب کہاں گیا اجماع امت مولانا دیوبندی کا پھر دیکھئے حضرت ملا علی قاری اپنی موضوعات میں لکھتے ہیں کہ۔

(۹۴) فلا یناقض قوله تعالی خاتم النبیین اذ المعنی انه لا یاتی نبی بعده ینسخ ملته ولم یکن من امته (صفحہ ۵۸) کہ ایسا نبی بیشک آسکتا ہے جو رسول کریم صلعم کی شریعت کو تبدیل نہ کرے کیا یہی اجماع امت ہے؟ پھر دیکھئے مجمع البحار کے مصنف حضرت امام محمد طاہر اپنی کتاب کے تکملہ میں لکھتے ہیں کہ۔

(۹۵) وهذا ناظر الی نزول عیسی وهذا ایضا لا ینافی حدیث لا نبی بعدی علیه وسلم لا نبی بعدی لانه اراد لا نبی ینسخ شرعه (صفحہ ۸۵) اسی طرح حضرت امام شعرانی اپنی کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۲۲ میں فرماتے ہیں کہ فان مطلق النبوة لم ترتفع وانما ارتفع نبوة التشریع وقوله صلی اللہ علیه وسلم لا نبی بعدی ولا رسول المراد به لا مشرع بعدی

اسی طرح حضرت مولانا محمد قاسم صاحب نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند وغیرہ کا قول ہم دوسری جگہ نقل کرچکے ہیں پھر اب بتلائیے کیا اسی کا نام اجماع امت ہے اجماع امت کی قلعی اب بھی نہیں کھلی تو سنئے حضرت امام

حنبل مسلم الثبوت جلد ۲ صفحہ ۱۲ میں لکھتے ہیں
(۹۷) قال احمد من ادعی الاجماع فهو کاذب یعنی جو شخص اس بات کا دعوی کرے
کہ فلاں بات پر اجماع امت ہوگیا ہے وہ کاذب ہے

نویں آیت

وما هو الا ذکر للعالمین پ ۲۹ ع ۲۔
ترجمہ۔ یعنی یہ قرآن شریف تم جہان والوں کے واسطے تذکیر ہے
اس میں بھی عموم البعثت کا اعلان اور ختم نبوت کا اثبات ہے۔

جواب

ذرا غور سے ناظرین اس نویں آیت کو اور فاضل دیوبندی کے استدلال
کو ملاحظہ فرماکر دیوبندی دماغ اور علم کی داد دیجئے بقول شخصے کہ چونکہ
چاول سفید ہیں اس لئے زمین گول ہے اس جگہ تو صرف ذکرا للعلمین ہے۔
یہ آیت فاضل دیوبندی کی نظر نہیں پڑی۔
(۹۸) ان الله اصطفی ادم ونوحا وال ابراهیم وال عمران علی العالمین پ ۳ ع ۱۲
ترجمہ۔ یقیناً چن لیا آدم اور نوح اور آل ابراہیم وآل عمران کو جہانوں پر۔ اس آیت کو پڑھ
کر تم نے یہ تو مانا کہ ان کے بعد بھی نبی آنا بند ہوگیا باوجودیکہ اللہ فرماتا ہے کہ میں نے تمام
جہانوں پر صرف ان کو چن لیا ہے مگر تعجب ہے کہ اس کے بعد بھی وہ دوسروں کو بھی چنتا رہا دوسرا
ابلیس نے حضرت آدم کا انکار کیا اس کا واقعہ کو بیان کرکے اللہ تعالی فرماتا ہے۔
(۹۹) ان هو الا ذکر للعالمین پ ۲۳ ع ۱۲۔ یعنی نہیں یہ (ابلیس کا ایک نبی کی
فرمانبرداری سے انکار کا واقعہ) مگر نصیحت تمام جہانوں کے لئے ہے ذرا غور کیجئے اگر کوئی
نبی آنیوالا ہی نہ تھا تو آدم نوح موسی عیسی ابراہیم کے قصوں کو کیوں بیان کیا گیا اور نہ
صرف بیان کیا گیا بلکہ بار بار قصوں کو دہرا کر ان سے قرآن شریف کو بھر دیا ہے یہ جس آیت
کا میں ذکر کر چکا ہوں ان هو الا ذکر اللعلمین یہ سورۃ ص کا آخری رکوع ہے اور اس جگہ سے
شروع ہوتا ہے۔
(۱۰۰) قل انما انا منذر وما من اله الا الله الواحد القهار کہ میں تو صرف ڈرانیوالا ہوں الخ
اس سے اگلی آیت یہ ہے۔
(۱۰۱) قل هو نبأ عظیم کہہ کہ وہ ایک بڑی خبر ہے۔
(۱۰۲) انتم عنه معرضون تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو۔
(۱۰۳) ان یوحی الی الا انما انا نذیر مبین نہیں وحی کی جاتی طرف میرے مگر

میں ڈرانیوالا ہوں اس کے بعد حضرت آدم کی بنوت کے آگے ابلیس کے سر جھکانے کا ذکر
کرنے کے بعد فرمایا۔

۱۰۴ | ان ھو الا ذکر للعالمین نہیں یہ مگر نصیحت جہانوں کے لئے اور آپ نے جو آیت نویں
لکھی ہے یہ ہے وما ھو الا ذکر للعالمین وما ھو اور ان ھو دونوں کے ایک ہی معنی
ہیں یعنی جو آیت مولانا دیوبندی نے ختم نبوت کی دلیل میں لکھی ہے اس کے جواب میں ہم نے
جو آیت ان ھو الا ذکر للعالمین لکھی ہے دونوں کے ایک ہی معنی ہیں مولانا دیوبندی اس سے
یہ استدلال کرتے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام جہانوں کے واسطے نبی ہیں یا یہ قرآن
شریف تمام جہانوں کے واسطے شریعت ہے اس کا جواب یہ ہے کہ اس بات سے تو
ہم بھی اتفاق کرتے ہیں اور یہی ہمارا ایمان ہے کہ محمد صلعم آخری صاحب شریعت نبی ہیں
اور قرآن بھی آخری شریعت کی کتاب ہے فاضل دیوبندی نے یہ کتاب ختم نبوت اس وجہ
سے لکھی ہے کہ وہ یہ ثابت کرے کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نبی نہیں کیونکہ
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا حالانکہ وہ خود حضرت مسیح ابن مریم
کا منتظر ہے اور ان کا اور تمام مسلمانوں کا یہ ایمان ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم آئیں گے
تو وہ اب یہ غور نہیں کرتا کہ میں کیا کہہ رہا ہوں اگر خاتم النبین کے یہ معنی ہیں کہ محمد صلی اللہ
علیہ وسلم آخری نبی ہیں تو پھر حضرت عیسیٰ کی آمد کا انتظار کیسا اگر وہ کہے کہ صاحب شریعت
نبی نہیں آسکتے تو حضرت عیسیٰ جن کا وہ منتظر ہے وہ تو صاحب شریعت نبی ہیں اور صاحب کتاب
ہیں اگر وہ کہے نیا نہیں آسکتا تو لفظ خاتم میں کونسا اشارہ اور کنایہ صرف و نحو کی رو سے موجود
ہے جس سے وہ آمد کا منتظر ہے اگر وہ کہے کہ حضرت عیسیٰ امتی کی حیثیت سے آئیں گے تو
ہم حضرت مرزا صاحب کو بھی امتی ہی مانتے ہیں اب رہی آیت وما ھو الا ذکر للعالمین
سو ہم نے ایک آیت اس کے جواب میں ان ھو الا ذکر للعالمین پیش کر دی جس میں نہایت
صریح طور پر نبوا العظیم کی ایک بڑی خبر موجود ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی لکھا ہے انتم عنہ
معرضون کہ تم اس سے منہ پھیرنے والے ہو تو معلوم ہوا کہ ضرور نبی آنیوالا ہے اس کے بعد
آدم کی بنوت سے انکار کرنے کا واقعہ بیان کر دینا صاف بتا رہا ہے کہ ضرور کوئی اہم بات
ہے جو اس قدر تشریح سے بیان کیا گیا اگر کوئی کہے کہ نبوا العظیم سے مراد قیامت ہے
تو وہ یہ عذر نہیں کر سکتا کہ جب قیامت قایم ہوگی اس سے اس وقت کون انکار کر سکتا ہے
آفتاب آمد دلیل آفتاب سورج کو سامنے دیکھکر اس سے اگر کوئی انکار کر سکتا ہے تو قیامت

کے روز قیامت سے بھی کوئی انکار کر سکتا ہے پس معلوم ہوا کہ نبی کی آمد کی خبر ہے اور ایک نبی ہی ایسی چیز ہے جس کا انکار ہمیشہ سے ہوتا چلا آیا اب اس میں آپ بھی شامل ہیں اور تمام امت محمدؐ یہ شامل ہے اسطرح آپ بھی انکار کر رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی آنیوالی نبی کو ہم نہیں مانیں گے لہذا آپ بھی ابلیس کے مانند ہوئے اس قرآن کے حکم کے مطابق۔ لیجئے مولانا آپ تو اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کر سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مگر ہم واقعات سے بتا چکے ہیں کہ علماء متقدمین آپ کے اس عقیدہ کے بالکل خلاف ہیں ہمارے مخالف جب لفظ خاتم پر بحث کر کے مجبور ہو جاتے ہیں تو مجبوراً اس بات کو تسلیم کر لیتے ہیں کہ ہاں حقیقتاً خاتم کے معنی مہر کرنے کا آلہ ہیں مگر وہ یہ نہیں سمجھتے کہ آلہ تو اس غرض کے لئے خاص طور پر بنایا جاتا ہے کہ اس سے کاغذات پر مہر لگائی جائے یعنی جب کوئی مہر ساز سے مہر بنوانے جاتا ہے تو ہر شخص اس مہر کو دیکھکر یہ نتیجہ نکالتا ہے کہ یہ مہر اب ہزاروں نقش بنانے کے واسطے بنوائی گئی ہے اسی طرح محمد صلعم مہر کرنے کا آلہ ہیں جس طرح یونیورسٹی کی اور عدالت کی مہر ہوتی ہے وہ جس پر لگ جاتی ہے اسکی تصدیق کر دیتی ہے اسی طرح محمد صلعم اگر کسی پر مہر لگا کر اس کی تصدیق نہیں کر سکتے کہ یہ نبی ہے تو آپ کا مہر ہونا ثابت نہیں ہو سکتا۔

دسویں آیت

یاایہا الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم الایۃ

ترجمہ:۔ اے لوگو بیشک لایا ہے تمہارے پاس پیغمبر (آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم) دین حق پس ایمان لاؤ انپر بہتر ہوگا تمہارے لئے اس آیت میں بھی الناس سے تمام انسان مراد ہیں اور عموم بعثت اور ختم نبوت کا ثبوت ہے"

جواب

یہ ہے فاضل دیوبندی کی دسویں آیت بقول شخصے کہیں کھیت کی سنی کھلیان کی۔ سنو مولانا۔

(۱۰۵) انزل التورٰۃ والانجیل من قبل ھدی للناس پ۳ ع۹

یعنی اتاری اس نے توریت و انجیل اس سے پہلے لوگوں کی ہدایت کے لئے الناس میں قیامت تک کے لوگ مراد ہیں پھر کیوں اس کے بعد قرآن آیا؟ پھر اس کے بعد ارشاد ہوا

(۱۰۶) قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبۃ المکذبین ھذا بیان للناس و ھدی و موعظۃ للمتقین پ۴ ع۵

تحقیق گذرے ہیں پہلے تم سے طریقے پس ایک نگاہ ڈالو زمین میں اور دیکھو کیا ہوا انجام

نبیوں کے جھٹلانیوالوں کا یہ بیان ہے لوگوں کے لئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں
کے لئے فرمائیے سو لولانا یہاں الناس سے مراد کیا تمام امت نہیں اور اس میں آپ بھی
مع تمام علماء دیوبند کے شامل نہیں اور آپ بھی نبیوں کے جھٹلانے والے نہیں۔
اور ہذا بیان للناس کو ذرا غور سے دیکھئے یہ بیان یہ واقعہ کہ اس سے پہلے بہت سی امتیں
گذر چکی ہیں اور نبیوں کو جھٹلانا ان کا ہمیشہ سے دستور رہا ہے اس لئے اے امت محمدیہ
تم بھی غور سے سن لو کہ یہ واقعہ ہم نے اس لئے بیان کیا ہے کہ تاکہ تم اس سے تجربت حاصل
کرکے تم جھٹلانیوالے نہ بن جاؤ مگر آہ یہ تو متقیوں کے واسطے ہدایت اور نصیحت ہے اور
تقویٰ آپ کے پاس سے کبھی گذرا بھی نہیں۔ اگر آپ کو ذرا سا بھی تقویٰ حاصل ہے تو یہ آیت
جس میں صاف حکم موجود ہے کہ جب تمہارے پاس رسول آئیں تم ان کو مان لینا آپ کے
واسطے کافی ہوگی آپ تو کوئی آیت ایسی پیش نہیں کر سکتے جس سے یہ ثابت ہو سکتا کہ محمد
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا لیجئے ہم پیش کرتے ہیں مگر تقویٰ شرط ہے۔
اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

(۱۰۷) ھوالذی بعث فی الامیین رسول منہم یتلوا علیھم اٰیٰتہ ویزکیھم ویعلمہم
الکتٰب والحکمۃ وان کانوا من قبل لفی ضلٰل مبین واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم ۱۱۶
یعنی وہ ہے جس نے مبعوث کیا ان پڑھوں میں رسول انہیں میں سے پڑھتا ہے اوپر
ان کے قرآن کی آیتیں جس کے ذریعہ پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت
اور تحقیق تھے تم اس سے پہلے گمراہی ظاہر میں اور ایک آخر لوگوں میں ان میں سے جو ابھی
نہیں ملے ساتھ ان کے اور وہ ہے غالب حکمت والا۔ یعنی ایک رسول تو اس نے امیوں
میں مبعوث فرمایا یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو علم و حکمت سکھاتے ہیں اور ایک رسول
آخرین میں مبعوث کرے گا۔ معترض کہہ سکتا ہے کہ وہ آخرین میں لفظ رسول اور مبعوث کہاں ہے
اس کا جواب یہ ہے کہ یہ عربی کا محاورہ ہے و واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم وھو العزیز الحکیم
میں نبی کریم کی بعثت ثانیہ کی پیشگوئی ہے۔ اہل عجم اور ائمہ قرون ثلاثہ مراد نہیں ہو سکتے
کیونکہ صحابہ کرام کے استفسار پر فرمایا۔
(۱۰۸) لوکان الایمان معلقا بالثریا لنالہ رجل۔ اور۔ رجال من ھؤلاء
بخاری مطبوعہ احمدی پریس دہلی صفحہ ۷۲۷۔ کہ یہ پیشگوئی تب پوری ہوگی جب ایمان
دنیا سے اٹھ جائیگا آخرین کا عطف الامیین پر ہو جاتا ہے تو آخرین سے مراد

مسیح موعود کے زمانہ کے لوگ ہیں اور تقدیر عبارت یوں ہے کہ و بعث فی الآخرین رسولا منہم اور اگر رسولا پر عطف ہو جسکی تائید بعض روایات کے لفظ جمع رجال سے ہوتی ہے تو مسیح موعود کی اولاد بھی شامل ہے جیسے کہ حضرت اقدس مرزا صاحب کا الہام بھی ہے خذوا التوحید خذوا التوحید یا ابناء فارس تقدیر عبارت یوں ہوگی و بعث آخرین منہم کے لفظ نے بتا دیا کہ آنیوالے موعود اس وقت کے لوگوں میں سے ہوں گے نہ آسمان سے آئیں گے۔ ماضی کا لفظ بول کر ایک ہی وقت میں ماضی و مضارع دونوں قسم کے معنی لینا قرآن شریف سے ثابت ہے جیسا کہ فرمایا و اتبعوا فی ھذہ الدنیا لعنۃ و یوم القیامۃ پ ۱۲ ع ۵۔ اے یتبعون یوم القیامۃ ۔ اردو میں اسکی اس طرح مثال ہو سکتی ہے کہ میرے دو سیب ہیں ان میں سے ایک سیب تم لیلو اور ایک زید دوسرے فقرے میں لفظ سیب اور لیلو دونوں اڑا دیئے مگر معنی اس کے تبدیل نہیں ہوئے اسی طرح جلس آیت میں سے لفظ رسول اور لفظ مبعوث موجود نہیں چنانچہ بخاری شریف باب التفسیر سورۃ جمعہ میں صحابہ نے جو دریافت کیا اس سے اسکی تائید ہوتی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آخرین ہم میں جسکی طرف اشارہ ہے وہ فارسی نسل ہوگا

گیارہویں آیت

وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین (سورۃ الانبیا)

ترجمہ اور نہیں بھیجا ہم نے آپ کو مگر تمام جہان کے لئے رحمۃ کر کے

جواب

یہ ہے گیارہویں دلیل فاضل دیوبندی کی حالانکہ اس آیت کے کسی لفظ سے یہ ظاہر نہیں ہوتا کہ اس کے بعد کوئی نبی نہیں مگر حضرت عیسیٰ تمہارے عقیدہ کے مطابق بھی تمام جہان کے واسطے آنیوالے ہیں باوجودیکہ قرآن شریف صاف فرما رہا ہے کہ حضرت مسیح کو ہم نے صرف بنی اسرائیل کے واسطے مبعوث کیا۔

(۱۰۹) و رسولا الی بنی اسرائیل دوسری جگہ فرمایا آتیناہ الانجیل۔ تیسری جگہ فرمایا۔

(۱۱۰) و اذ قال عیسی بن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم (سورۃ صف)

چونکہ حضرت عیسیٰ مخصوص تھے بنی اسرائیل کے واسطے اس لئے وہ امت محمدی کی صلاح کے واسطے تو نہیں آسکتے البتہ اگر ان کو خواہ مخواہ بلانا چاہو تو ان کو پہلے مرتبے ممتاز مرتبہ پر لاؤ تو یہ بھی نہیں ہو سکتا کیونکہ محمد صلعم کافۃ للناس ہیں مگر تم ان کو تمام جہان کے واسطے بلا رہے ہو اس سے یہ بہتر تھا کہ حضرت رسول کریم صلعم کے غلاموں میں سے کسی کو

اس کام کے واسطے مامور کرتے تو محمد صلعم کی اس میں ہتک نہ تھی مگر اب ایک طرف تو محمد صلعم کو رحمۃ اللعالمین کہہ رہے ہو دوسری طرف ایسے نبی کو رحمۃ اللعالمینی میں بٹہ لگانے کے لئے بلا رہے ہو جو مخصوص تھا بنی اسرائیل کے واسطے تم نے قرآن کو نہیں پڑھا دیکھو قرآن شریف میں ارشاد ہے کہ۔

(۱۱۱) واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واتٰکم مالم یؤت احدا من العٰلمین پ ۶ ع ۸۔

ترجمہ:۔ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم یاد کرو فضل الٰہی اپنے اوپر جب بنائے تم میں نبی اور بنایا تم کو بادشاہ اور دیا تم کو وہ جو نہیں دیا تھا تمام جہانوں میں اور کسی کو۔ دیکھا مولانا بنی اسرائیل کو وہ چیز ملی جو امت محمدیہ کو بھی نہیں ملی مگر اس کے بعد نبی آنے بند نہیں ہوئے تو یہ کسطرح ممکن ہے کہ محمد صلی اللہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مولانا تم اس جگہ بھی یہ ثابت نہ کر سکے کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا مگر ہم ایک چھوڑ ۱۱۱ آیت سے ثابت کر چکے ہیں کہ نبی قیامت تک آتے رہیں گے۔

ممکن ہے کہ آپ اس جگہ یہ اعتراض کریں کہ یہ تو حضرت موسیٰ کی قوم کو کہا گیا تو ہم آپ کو یہ جواب دیں گے کہ کیا یہ قرآن شریف موسیٰ پر نازل ہوا ہے اور امت محمدی اس میں مخاطب نہیں؟ دوسرے یہ کہ کیا یہ آیت اب منسوخ ہے؟ تیسرے یہ کہ۔

(۱۱۲) ولقد جاءکم موسیٰ بالبینٰت ثم اتخذتم العجل من بعدہ وانتم ظٰلمون پ ۱ ع ۱۲

یعنی جب موسیٰ تمہارے پاس کھلے نشانوں کے ساتھ آیا تو پھر بھی تم نے بچھڑے کو معبود بنالیا اور مشرک ہو گئے۔ اب اس جگہ بتائیے کہ کیا کفار مکہ نے بچھڑے کو معبود بنالیا تھا کیا ان کے پاس موسیٰ آئے تھے؟ یا اگر کہو کہ اس وقت یہود کو مخاطب کر کے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے تو سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ محمد صلعم کے زمانہ کے یہود نے بچھڑے کو معبود مانا تھا بلکہ جن یہود نے بچھڑے کو معبود مانا تھا ان کو تو مرے ہوئے دو ہزار برس گذر چکے تھے ان کی ہڈیاں بھی خاک ہو چکی تھیں بلکہ محمد صلعم کے زمانہ میں کوئی فرقہ بھی ایسا موجود نہ تھا جو بچھڑے کو معبود ماننے والوں میں سے زندہ ہو لیس معلوم ہوا کہ یہ لعبرت الاولی الابصار محض ہے اور اس میں تمام امت محمدی مخاطب ہے اگر تم یہ کہو۔ وقالوا اساطیر الاولین اکتتبھا فھی تملیٰ علیہ بکرۃ واصیلا۔ (فرقان ع ۱) اور کفار نے یہ بھی کہا کہ یہ قرآن پہلوں کی کہانیاں ہے الخ۔

بارہویں آیت

ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین له الهدیٰ
ویتبع غیر سبیل المؤمنین نوله ما تولیٰ ونصله جهنم وساءت مصیرا ۔

ترجمہ ۔ جو کوئی خلاف کرے رسول کے بعد اس کے کہ ظاہر ہوئی اس کے لیئے ہدایت اور پیروری کرے سوائے راہ مسلمانوں کے متوجہ کریں گے ہم اس کو جدہر متوجہ ہوا اور داخل کریں گے ہم اس کو دوزخ میں اور برا ٹھکانا ہے دوزخ "

جواب

ناظرین دیکھی آپ نے بارہویں دلیل ختم نبوت پر فاضل دیوبندی کی؟ اور اس سے اس طرح استدلال کرتے ہیں کہ "خدا کے نبی دنیا میں اس لیئے آتے ہیں کہ لوگوں کو اپنے اتباع کی طرف بلائیں نہ یہ کہ لوگوں کا اتباع کرنے لگ جائیں دیکھو قرآن مجید کا ارشاد ہے ۔ وما ارسلنا من رسول الا لیطاع باذن الله الایة اور ہم نے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر صرف اسی لیئے کہ اسکا اتباع کیا جائے "

لپٹا ہے پاؤں یار کا زلف دراز میں
لو آپ اپنے جال میں صیاد آگیا

ذرا سینہ پر ہاتھ رکھکر بتائیے کہ حضرت عیسیٰ جن کے آپ منتظر ہیں اس آیت سے ان کا انکار ثابت ہوا یا نہیں کس قدر واضح طور پر ظاہر ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ اب نہیں آسکتے کیونکہ ان کو محمد صلعم کی اتباع کرنی پڑے گی اس لیئے ضروری ہے کہ جس کا وعدہ اللہ تعالیٰ نے کیا وہ حدیث امامکم منکم کے مطابق ہم میں ہی سے کوئی ہونا چاہیئے نہ کہ بنی اسرائیل کا مسیح جو اس آیت قرآنی کے مطابق دوسرے کی اتباع نہیں کر سکتا اس آیت سے فاضل دیوبندی یہ تو ثابت نہیں کر سکا نہ اس میں کوئی ایسا لفظ ہے جس کے یہ معنی نکل سکیں کہ حضور صلعم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا البتہ فاضل دیوبندی کے استدلال سے یہ ایک اور بات ثابت ہو گئی کہ حضرت مسیح ابن مریم بھی نہیں آسکتے ۔ غرضیکہ تم نے اپنا دعویٰ اس سے ذرا بھی ثابت نہ کیا مگر ہم نے اپنا دعویٰ تمہاری ہی دلیل سے ثابت کر دیا

دوسرا جواب

کیا حضرت ہارون موسیٰ کے متبع نہ تھے ۔
(۱۱۳) ما منعك اذ رأیتهم ضلوا الا تتبعن افعصیت امری (طہ ع ۵)
(۱۱۴) .. واتبعت ملة اٰبائی سورۃ یوسف ع ۵ حضرت یوسف بھی متبع تھے خود حضرت موسیٰ نے خضر کی اتباع کی ۔

(۱۱۵) هل اتبعك على ان تعلمن مما علمت رشدا (سورۃ کہف آخر) حضرت ابراہیم جب تک شہر بابل میں رہے شاہ بابل نمرود کے فرمانبردار اور متبع رہے حتیٰ کہ ہجرت کرکے ملک شام کو چلے گئے جہاں فرعون مصر کے متبع ہو کر رہے حضرت یوسف بھی فرعون مصر کے فرمانبردار رہے قانون شاہی کے مطابق بن یامین اپنے بھائی کو اپنے پاس نہیں رکھ سکتے تھے۔

(۱۱۶) ماکان لیاخذ اخاہ فی دین الملک الا ان یشاء اللہ (سورۃ یوسف) حضرت موسیٰ اور ہارون فرعون کے فرمانبردار رہے تنگ آکر وحی الٰہی کے ماتحت ہجرت کری مگر بغاوت نہ کی حضرت دانیال اور یسعیاہ بایام اسیری شاہ بابل کے فرمانبردار رہے حضرت ذکریا یحییٰ عیسیٰ قیصر روم کے فرمانبردار رہے حضرت ہارون موسیٰ کے تابع رہے۔

(۱۱۷) اخاہ ھرون وزیرا وزیر مطیع ہوتا ہے نہ کہ مطاع۔

(۱۱۸) لو کان موسیٰ و عیسیٰ حیین لما وسعہما الا اتباعی اگر موسیٰ اور عیسیٰ زندہ ہوتے تو محمد صلعم فرماتے ہیں کہ میرے متبع ہوتے۔ پس معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ فوت ہو گئے

(۱۱۹) انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی و نور یحکم بہ النبیون الذین

سورۃ المائدہ آیت ۴۹ یعنی ہم نے التوریت کو نازل کیا جس میں ہدایت اور نور تھی اور اسپر تمام امت موسویہ کے نبی متبع تھے۔

(۱۲۰) ووصی بہا ابراھیم بنیہ و یعقوب یعنی حضرت ابراہیم نے اپنی اولاد کو وصیت کی جس میں اسحاق یعقوب یوسف اسمعیل وغیرہ تمام ہی آگئے اور وہ سب ابراہیم کی وصیت کے مطیع رہے قرآن گواہ ہے کہ وہ تقسیم مال کی وصیت نہ تھی بلکہ۔

(۱۲۱) ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین دین کے واسطے وصیت تھی دنیاوی نہ تھی پس یہ تمام مطیع ہوئے نہ کہ مطاع۔

(۱۲۲) الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی و رضیت لکم الاسلام دینا یعنی آج کے دن دین کو کامل کر دیا اور تمہارے اوپر اپنی نعمت ہم نے پوری کر دی اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے کہ ہم نے دین اسلام کو بالکل مکمل کر دیا اور جس قدر انعام تھے وہ امت محمدیہ کے واسطے پورے پورے عطا کر دئے آج کے بعد کوئی ایسی نعمت نہیں جو دوسری امتوں کو ملی ہوں اور تمکو نہ ملے اور تمہارے دین میں اب کوئی کمی باقی نہیں رہی گویا جو انعام دوسری امتوں کو فرداً فرداً ملے وہ تمام امت محمدیہ کو عنایت کر دئے گئے یہ کسی عنایت سے محروم نہیں رہے گی اسی واسطے اسکو خیر الامم کا خطاب عطا کیا گیا یعنی تمام امتوں سے بڑھ کر اور بہتر اور افضل امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

کی ہے جسطرح افضل الرسل محمدؐ صلعم ہیں اور جو کمالات اور انعامات فرداً فرداً دوسرے انبیا کو مرحمت ہوئے یہ تمام کا مجموعہ ہے جو محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا ۔ ؎

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

اسی طرح امت محمدیہ میں وہ تمام اوصاف تمام انعامات تمام کمالات ان کو مل گئے اگر نبوت اور رسالت انعام ہے اور ضرور ہے تو وہ بھی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو ملنا چاہئے اگر نبوت لعنت اور مصیبت ہے تو بیشک امت محمدیہ اس سے محروم رہنی چاہئے دیگر امتوں کی قسمت میں تو سیکڑوں ہزاروں نبی لکھے تھے مگر چونکہ نبوت لعنت اور ایک مصیبت تھی اور امت محمدیہ کی قسمت میں ہمیشہ کے لئے کذاب اور دجال لکھدے گئے

جو ہم برگشتہ قسمت آرزو کرتے ہیں پانی کی | زہے باران رحمت چرخ سے پتھر برستے ہیں
ہر بلا کز آسماں آید ۔۔ | خانۂ انوری تلاش کند

کیونکہ یہ انعام تھا بس ایسے خیال کے آدمی خوش ہو جائیں کہ نبوت کی لعنت سے ہمیشہ کے واسطے امت محمدیہ کا چھٹکارا ہو گیا اور افسوس ہے کہ بعض او تدعی کھوپری کے انسان اس آیت کریمہ کو انہیں معنوں میں استعمال کرتے ہیں ۔

(۲۳) الم تری الی الذین بدلوا نعمۃ اللہ کفرا (سورۃ ابراہیم) یعنی کیا دیکھتا ہے ان لوگوں کی طرف جو بدلتے ہیں نعمت کو کفر (لعنت) سے مگر وہ کبھی خیال نہیں کرتے کہ وہ بادشاہ جو سلطنت مغلیہ کا بانی تھا تیمور جسکے بعد سیکڑوں برس تک اسکی اولاد نے بادشاہت کی وہ افضل ہے یا جسکے بعد بادشاہت تمام ہو گئی اور اس کی اولاد آج بھیک مانگتی فاقہ مستی میں زندگی بسر کرتی ہے وہ افضل ہے ان دونوں میں جو افضل ہے ویسا ہی محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو تسلیم کر لو آجکل ہندوستان پر انگریز قوم فاتحانہ قبضہ رکھتی ہے جنہوں نے کروڑوں روپیہ اور لاکھوں آدمیوں کی قربانی کے بعد ہندوستان پر قبضہ کیا ہے تو وہ عہدے اور انعامات اور جو مراعات انگریز قوم کو حاصل ہیں وہ نہ سناتنیوں کو ہیں نہ آریوں کو نہ بدھ نہ مسلمانوں کو اب آپ غور کریں کہ جس قدر ویسرائے اور گورنر ہندوستان میں مقرر ہو کر آئیں گے وہ انگریز قوم سے ہوں گے اگر انگریزوں اور ہندوستانیوں میں مساوات ہو اور جنہوں نے اتنی عظیم الشان قربانیاں کرکے اس پر قبضہ کیا ہے ان کے واسطے اور انکی آئندہ اولاد کے واسطے نہ ہوں جسطرح دوسری قومیں مراعات خسر وانہ سے فائدہ اٹھائیں ویسی

طرح انگریز بھی تو بغیر انگریزوں کی قوم ہرگز فخر نہیں کر سکتی اسی طرح امت محمدیہ کو آج یہ فخر حاصل ہے کہ جس قدر انعامات بشرات نبی صدیق شہید صالح اولیا قطب ابدال بنینگے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت اور غلامی کا جوا اپنی گردن پر رکھنے سے بنیں گے اگر کبھی عیسائیوں میں کبھی یہودیوں میں کبھی بدھ میں کبھی پارسیوں میں کبھی سناتنیوں میں نبی پیدا ہوکر خدا کی طرف سے اصلاح کے واسطے مقرر ہونے لگیں تو پھر امت محمدؐ یہ خیر الامم نہیں کہلا سکتی لیکن یہ اس قدر صاف بات ہے کہ اس پر زیادہ بحث کی ضرورت نہیں۔ متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم قیامت کے روز تمام قوموں سے دریافت کریں گے کہ کیا تمہارے پاس ہمارے رسول نہیں آئے تھے۔ تو اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب نبیوں کا آنا ہی بند ہے تو محمدؐ صلعم کے بعد جو اقیں یا قومیں گذریں ان سے جب سوال کیا جائیگا کہ کیا تمہارے پاس کوئی رسول نہیں آیا تو وہ یہ کہہ دیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول آیا ہی نہیں چونکہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کے آنے کو تو بند کر چکا تھا پھر ہمارے پاس نبی کہاں سے آتے اگر اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ یہ کہیگا کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے انسانوں کے لئے مبعوث ہوئے تھے تو وہ لوگ اس کا جواب دینے کا حق رکھتے ہیں کہ تو نے نوح اور ابراہیم اور یعقوب اور داؤد اور موسیٰ علیہ السلام کے بعد کیوں نبی مبعوث کئے اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے چھ سال میں سوا سو نبی تو نے مبعوث کئے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارے واسطے اس سے نصف نبی بھی مبعوث نہ کرتا۔

(۱۲۴) فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشہید وجئنا بک علی ھؤلاء شہیدا (سورۃ النساء)

ہر امت پر اس کا نبی بطور گواہ کے پیش کیا جائے گا بخاری پارہ ۱۸۔ اب ظاہر ہے گواہ تو صرف وہ ہو سکتا ہے جو سامنے موجود ہو پھر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم چودہ سو برس کے لوگوں پر کس طرح شہادت دے سکتے ہیں جبکہ انہوں نے ہمیں دیکھا ہی نہیں پس یقیناً ہر زمانہ میں ایک نبی کی ضرورت ہے جو ہمیں دیکھکر پہچانے اور پھر سچی شہادت دے سکے۔

(۱۲۵) یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا پ ۲۲ ع ۳۔ یعنی اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہم نے بھیجا تم کو گواہ بنا کر۔ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم بھی دیگر انبیاء کی طرح اپنے زمانہ کے ایک سو سال کے اندر لوگوں کے واسطے شاہد تھے سوال پیدا ہوتا ہے کہ بعد دعویٰ نبوت محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم ۲۳ سال تک زندہ رہے تو صرف ۲۳ کے اندر اندر جن لوگوں نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا صرف ان کے واسطے آپ شاہد ہوئے اس کا جواب یہ ہے کہ ایک شخص ستر برس کی عمر والے نے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور وہ دو سال کے بعد مر گیا تو حضور

اس کے شاہد ہوئے پھر ایک شخص حضور کی آخری عمر میں پیدا ہوا اور اس نے اپنی ابتدائی
عمر میں دیکھا اور اسکی عمر ۷۵ سال کی ہوئی جب اس نے دیکھا اس وقت وہ پانچ سال کا تھا
تو ستر برس تک بعد میں زندہ رہا آپ اس کے بھی شاہد ہوئے اس طرح اس کی باتوں کو اس
کے بیٹوں اور پوتوں نے سنا اور وہ حضور پر اسی طرح ایمان لایا جسطرح دیکھکر ایمان لانے
ہیں اس عرصہ میں سو سال گذر گئے اب پہلی صدی میں حضرت عمر بن عبد العزیز خدا کی طرف
سے مامور ہوکر آئے ہم نے جس طرح اپنے باپ کو رحم مادر میں نطفہ ڈالتے نہیں دیکھا مگر والدہ
کی شہادت پر ہم اپنے باپ کا نطفہ ہونے پر یقین کر لیتے ہیں اسی طرح ایک شہادت سچی کو ہم
چشم دید کے برابر درجہ دے سکتے ہیں۔ ستکون عنی رواۃ یروون الحدیث الخ ابن عساکر
نے روایت کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عنقریب راوی پیدا ہوں گے جو میری طرف سے
حدیث بیان کریں گے تم ان حدیثوں کو قرآن پر عرض کرنا اگر وہ قرآن کے موافق ہوں تو ان
کو لے لو ورنہ ترک کردو (کنز العمال جلد ۱ صفحہ ۵۰)۔ اس سے معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کے بعد ہی احادیث بنانے والوں کی خبر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دیدی اور واقعات گواہ ہیں
کہ بہت کثرت سے جھوٹی احادیث بنائی گئیں تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں کہ جسطرح ہر نبی کے
بعد اس کی امت میں فتنہ پیدا ہو جاتا ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد فتنہ شروع
ہو گیا جس سے ثابت ہوا کہ جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے نبیوں کی ضرورت باقی رہی
اسی طرح آپ کے بعد بھی ہے کیونکہ نبی کا کام اتنا ہی ہوتا ہے کہ جو دین میں زائد باتیں داخل ہو جائیں
ان کو خدا سے خبر پاکر نکالدے۔

(۱۲۶) انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا پ ۲۹ ۱۲۶ تحقیق ہم نے بھیجا ہے
طرف تمہاری (محمد صلعم کو) پیغمبر گواہ بنا کر جس طرح ہم نے بھیجا تھا فرعون کی طرف (موسیٰ کو
پیغمبر اس آیت سے ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر رسالت ختم نہیں ہوئی کیونکہ حضرت موسیٰ
پر بھی نبوت ختم نہیں ہوئی تھی حضرت موسیٰ کے مانند محمد صلی اللہ علیہ وسلم تب ہی رسول ہو سکتے
ہیں جب کہ حضرت موسیٰ کی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اسی طرح پیغمبر آئیں جس طرح
حضرت موسیٰ کی کتاب پر عمل کرانے کے واسطے سیکڑوں نبی آتے رہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ
وسلم کی کتاب پر بھی عمل کرانے کے واسطے رسول آنے چاہئیں اور جسطرح حضرت موسیٰ کے بعد
چودھویں صدی میں حضرت عیسیٰ آئے اسی طرح حضرت سیدنا مصطفیٰ کے بعد چودھویں صدی
میں مثیل مسیح آنا چاہئے آخری حصہ سے تو ہمارے دوستوں کو بھی اتفاق ہے مگر پہلے حصہ سے

ان کو انکار ہے اور انکار کی کوئی وجہ معقول ان کے پاس موجود بھی نہیں پھر - پ ۶ ع ۱۱
(۱۲۷) انا انزلنا التوراۃ فیہا ھدی ونور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا
والربانیون والاحبار بما استحفظوا من کتاب اللہ آتاری توریت جسکے اندر ہدایت
تھی اور نور تہا اور حکم کیا کرتے تھے اسکے ساتھ رسول وہ جو مطیع تھے خدا کے واسطے ان
لوگوں کے لئے ہدایت پائی جنہوں نے اور حکم کرتے رہتے توریت سے خدا والے اور عالم
اس کے ساتھ اور حفاظت کرائی تھی اس کتاب سے - اس آیت شریف سے تین باتیں ثابت
ہوئیں اول یہ کہ توریت سے بہت نبی حکم کیا کرتے تھے اور چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی حضرت
موسیٰ کے مانند ہیں اس لئے ان کے قرآن شریف سے حکم کرنے کے واسطے بھی نبیوں کے
پیدا ہونیکی ضرورت ہے اور جسطرح علما کا وجود امت محمدیہ کے واسطے کافی سمجھا جاتا ہے
اس طرح حضرت موسیٰ کی امت کے علماء بھی توریت سے حکم کیا کرتے تھے پھر انکی امت
کے واسطے صرف علما کیوں نہ کافی ہوئے تیسری بات جسطرح اللہ تعالیٰ نے قرآن کی نسبت
نور کا لفظ استعمال کیا ہے اسی طرح توریت کی نسبت بھی چوتھی بات یہ ہے کہ ہمارے علماء
جو ہیوفا ۔ اصفت ہو گئے ہیں وہ نبیوں کے نہ آنیکی دلیل ایک یہ دیا کرتے ہیں کہ دیگر کتابیں
محفوظ نہیں رہیں اس لئے انپر نیا نبی آنیکی ضرورت ہوئی مگر قرآن شریف کے واسطے اللہ
تعالیٰ فرماتا ہے
(۱۲۸) انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون ہم اس کا جواب دیتے ہیں کہ اگر قرآن
شریف کی نسبت حافظون کا لفظ آیا ہے تو دیکھو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک
توریت کی نسبت بھی بما استحفظوا فرمایا ہے اگر یہ لفظ آجانے سے نبی کے آنیکی بندش ہو جاتی
ہے تو پھر توریت کے بعد بھی نبی آنا بند ہو جانا چاہئے تھا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت
موسیٰ کے مانند نبی کہنا آپ کے عقیدہ کے قطعی خلاف پڑتا ہے اور نہ صرف حضرت موسیٰ کی
طرح محمد صلی اللہ وسلم تھے بلکہ ہر ایک نبی ایسا ہی تھا چنانچہ اسی واسطے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
(۱۲۹) لا نفرق بین احد من رسلہ صاف ظاہر ہے کہ کسی نبی میں بلحاظ نبوت کے کوئی فرق
نہیں پھر بخاری میں ایک حدیث ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجکو یونس نبی پر بھی ترجیح
نہ دو تمام انبیاء آپس میں علاتی بھائی ہیں اگرچہ ان کی مائیں الگ الگ ہیں چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی
فرماتا ہے -
(۱۳۰) لم یکن الذین کفروا من اھل الکتب والمشرکین منفکین حتی تاتیھم البینۃ

رسول من اللہ یتلوا صحفا مطہرۃ فیہا کتب قیمۃ   الخ پ ۳۰ نہ تھے وہ لوگ جنہوں نے انکار کیا اہل کتاب میں سے اور مشرک باز رہنے والے یہاں تک کہ آوے ان کے پاس دلیل ظاہر یعنی پیغمبر خدا کی طرف سے جو پڑھتے تھے پاکیزہ صحیفے بیچ ان کے ہے کتابیں قائم کرنیوالی دین کو اور نہ متفرق ہوئے وہ لوگ کہ دیے گئے تھے کتاب الخ - پھر فرمایا

(۱۳۱) ومن قبلہ کتب موسیٰ اماما ورحمۃ وھذا کتاب مصدق لسانا عربیا پ ۲۶ احقاف ع ۲

اس (قرآن) سے کتاب ہے موسیٰ کی جو اس (قرآن) کی پیشوا اور رحمت اور یہ کتاب (قرآن) ہے اس کی تصدیق کرنے والی ہے صرف اتنی بات ہے کہ یہ عربی میں ہے اور وہ عربی میں نہ تھی - اس آیت سے یہ بات کس قدر صاف ہو جاتی ہے کہ یہ قرآن شریف کوئی خاص خصوصیت نہیں رکھتا اس کی پیشوا توریت ہے جو رحمت سے بھی اسی طرح لبریز تھی جیسا کہ قرآن شریف ہے پھر کیا وجہ ہے کہ توریت پر عمل کرنے والے ہزاروں نبی ہوں اور قرآن شریف پر عمل کرنے والے نہ ہوں ؎

سیکڑوں مست بھلا جسکی مناتے ہوں خیر
پھر وہ میخانہ ترا ساقیا آباد نہ ہو

پھر ارشاد فرمایا -

(۱۳۲) قالوا یقومنا انا سمعنا کتابا انزل من بعد موسیٰ مصدقا لما بین یدیہ یھدی الی الحق پ ۲۶ ع ۴ انہوں نے کہا اے قوم ہماری تحقیق سنی ہم نے ایک کتاب (قرآن) کہ اتاری گئی ہے جو موسیٰ کے بعد جو تصدیق کرتی ہے اس (توریت) کو جو اس سے پہلے ہدایت کرتی ہے حق کی طرف اس سے یہ ثابت ہوا کہ قرآن شریف توریت کی تصدیق کرنے والی ہے اس لئے ضرور ہے کہ جس طرح توریت کے سمجھانے اور اسپر عملدرآمد کرانے کے واسطے انبیاء آتے رہے اسی طرح قرآن پر عمل کرانے کے واسطے نبی آتے رہنے چاہئیں اس آیت میں لبعدی کا لفظ بھی موجود ہے اور حدیث لانبی لبعدی میں بھی لبعد یکا لفظ ہے اب اہل بصیرت لبعدی کے معنی پر انصاف کے ساتھ غور کریں کہ لبعدی کے کیا معنی ہیں کیا حضرت موسیٰ کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی مبعوث ہوئے ؟ یا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت موسیٰ کے درمیان اور بھی کوئی نبی مبعوث ہوا ؟ اس کے جواب میں آپ فوراً فرمائیں گے کہ ہاں نبی تو بہت سے اس درمیان میں آئے تو معلوم ہوا کہ لبعدی کے معنی عرب کے اور خصوصاً اسلام کے محاورہ میں لبعدی کے معنی مخالف کے ہیں چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت

موسیٰ کی شریعت کو منسوخ کر دیا پس لبعدی کو قرآن شریف نے ان معانی میں استعمال کیا ہے کہ ایسا مخالف نبی جو شریعت کو منسوخ کر دے قرآن شریف میں لبعدی کا لفظ سیکڑوں جگہ استعمال ہوا ہے ہر جگہ انہی معنوں میں آپ کو ملیگا پس لبعدی کے معنی مخالف کرو نہ کہ اور کچھ۔

(نمبر ۱۲۴) یا اھل الکتاب قد جاءکم رسولنا یبین لکم علی فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جاءنا من بشیر ولا نذیر الخ پ ۶ ع ۹ یعنی اے کتاب والو تحقیق آیا تمہارے پاس رسول جو بیان کرتا ہے اوپر تمہارے ایسا نہ ہو موقوف ہو جانے تمہارے اوپر رسولوں کا آنا اور تم یہ کہنے لگو کہ ہمارے پاس تو کوئی رسول نہ ڈرانیوالا آیا نہ خوشخبری سنانے والا آیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ ڈرانا اور خوشخبری سنانا نبی کا کام ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم باب تفسیر بخاری میں فرماتے ہیں لم یبق الا المبشرات یعنی مبشرات کے سوا اب کچھ باقی نہیں رہا تو کم از کم تم اتنا ہی مان لو کہ بشارت دینے والا نبی آسکتا ہے کیونکہ آیت میں اللہ تعالیٰ صاف فرما رہا ہے کہ دیکھو تم رسولوں کے انکار کی عادت چھوڑ دو ایسا نہ ہو کہ ہم رسولوں کا بھیجنا موقوف کر دیں اور پھر تم یہ کہو کہ ہمارے پاس کوئی رسول خوشخبری دینے والا بھی نہیں آیا پس اب تم غور اسکے واسطے غور کرو کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہے ہیں کہ مبشرات باقی ہیں اور نبی کا کام ہی بشارت دینا ہے پھر تم کیوں رسول کے خلاف کرتے ہو۔

(۱۲۵) ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الھدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولی ونصلہ جھنم وساءت مصیرا پ ۵ ع ۱۴ ۔ اور جو کوئی برخلاف کرے رسول کے پیچھے اس کے کہ ظاہر ہوئی واسطے اس کے ہدایت اور پیروی کرے سوائے راہ مسلمانوں کی یعنی تسلیم کرنے والوں کی یا مان لینے والوں کی یعنی جو مسلمانوں کا کام ہے کہ جب ان کے پاس ہدایت آئے اس کو نہ مان اور انکار کرے کافر بنیں گے تو ہم ان کو دوزخ میں داخل کریں گے اور یہ وعدہ پہلے ہی مرتبہ حضرت آدم سے لیا گیا تھا کہ فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای یعنی جب کبھی تمہارے پاس ہدایت (نبی) آئے اس کا انکار نہ کرنا پس اب اللہ اور اس کے رسول کے خلاف کیوں کرتے ہیں؟

(۱۲۶) اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ پ ۱۰ ع ۱۱ ۔ تم لوگوں نے اپنے مولویوں درویشوں کو اپنا پروردگار سمجھ رکھا ہے کہ وہ جو کچھ کہیں وہ ٹھیک ہے اور جو قرآن وحدیث کہے وہ غلط ہے انہی مولویوں کی نسبت تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ علماءھم شر من تحت ادیم السماء یعنی اس وقت آسمان کے نیچے علماء سے بدتر کوئی نہ ہوگا پس اس

حدیث کو پڑھ لینے کے بعد فوراً دماغ میں خیال گذرتا ہے کہ جب علماء بدترین مخلوق ہو گئی اور نبیوں کے آنے کی بھی بندش ہو گئی تو اس سے زیادہ امت محمدی کے واسطے اور کیا مصیبت ہو سکتی ہے سہ

لب شیریں سے ایسی سخت باتیں میری تربت پر
کہ گویا کوہ کن کی قبر پر پتھر برستے ہیں

بنی اسرائیل تھوڑے عرصہ بھی خدا کی فرمانبرداری کریں تو ان کو نبوت اور بادشاہت ملجائے اور تمام جہانوں پر ان کو فضیلت ملجائے اگر امت محمدی افریقہ امریکہ انگلینڈ جرمنی جاپان چین بخارا کشمیر ہندوستان بلکہ تمام دنیا میں جاکر اس کے نام کو بلند کرے تو وہ نبوت کا انعام بھی اس سے چھین لیا جائے سہ

آپ بخیر دلی کے جائیں مرادیں پوری
کوئی اچھا برا میرے لئے ارشاد نہو

پھر یہ خیر الامم کس طرح ہوئی اس کا نام تو شر الامم ہونا چاہئے جب ان کے خیال کے مطابق اسم بامسمیٰ ہو سکتی ہے جس طرح احادیث جھوٹی گھڑ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کو لوگوں نے خراب کیا جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں اسی طرح قرآن کی تفاسیر لکھکر لوگوں نے اس میں غلط ملط کر دیا سہ

حاشیہ اتنے چڑھائے متن پر
اعتبار اصل تک جاتا رہا

ایک تفسیر لکھی گئی دوسرے مولوی نے اس تفسیر کو دیکھکر تبرا بازی شروع کر دی کہ اس سے بہتر میں لکھ سکتا ہوں جب اس نے لکھی تو تیسرا اٹھا اور اس نے ہزاروں عیب اسکی تفسیر میں نکالدئے چنانچہ لکھا ہے۔ تفسیر ابن عباس طریق الکلبی عن ابی صالح عن ابن عباس فاذ انضم الیہ محمد بن مروان السدی الصغیر فھی سلسلۃ الکذب مجمع البحار صفحہ ۵۰۹ جلد ۲ یعنی ابن عباس نام کی تفسیر جو کلبی کے طریق پر ابی صالح سے ابن عباس تک مروی ہے اگر اس میں محمد بن سدی صغیر بھی شامل کیا جائے تو پھر یہ سارا سلسلہ جھوٹ اور اختراعی ہی کلیہ ہے۔ اب آپ غور فرمائیے کہ ایسی حالت میں ان مفسروں نے جو تفاسیر میں مطلب دیا بس صحابہ کرام اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نام پر تھوپا پھر کیا وجہ ہے کہ جب اس قدر علماء کی بری حالت ہو جائے کہ وہ اپنے

پاس سے قرآن کی تفسیر کریں اور اس کو مستند بنانے کے واسطے صحابہ کرام کے نام پر منسوب کر کے تفسیر عباسی اس کا نام رکھدیں پھر کیا وجہ ہے کہ نبی مبعوث نہ کیئے جائیں ہم کیونکر اندازہ کریں کہ مجمع البحار کا مصنف ٹھیک کہہ رہا ہے یا تفسیر عباسی کا مصنف ٹھیک کہہ رہا ہے - ورأیت عن فضائل الامام الشافعی لابی عبد اللہ محمد بن احمد بن شاکر قطان انہ اخرج بسندہٖ من طریق بن عبد الحکیم قال سمعت لشافعی یقول لم یثبت عن ابن عباس فی تفسیر الاشبیہ بمائۃ" حدیث تفسیر اتقان مصنفہ امام جلال الدین سیوطی نے بھی یہ ہی قول لکھا ہے اب آپ اندازہ کیجے کہ کیا وجوہات ہیں جنکی بنا پر یہ تسلیم کر لیا جائے اگر اب نبی کے آنیکی ضرورت نہیں - بعض ایسے بزرگ نکلے کہ انہوں نے کفر و الحاد کا دروازہ کھول دیا اور یہاں تک نوبت پہنچائی کہ بیدھڑک پکار اٹھے - اور کہنے لگے -

(۱۲۷) ان ھی الا فتنتک ما علی العباد ضرّ من ربّھم یعنی جسقدر فتنہ و فساد دیکھا جاتا ہے یہ سب اے خدا تیرا ہی ہے - اور بندوں پر خدا سے بڑھ کر کوئی زیادہ ضرر رساں نہیں ہے - بعض ایسے متکلمین پیدا ہوے جنہوں نے بلا سند کلام اختیار کیا نہ انہوں نے اصول شرعیہ کو مد نظر رکھا اور نہ قواعد عربیہ کے پابند رہے حتیٰ کہ بعض علماء کو بعض تفاسیر کی نسبت کہنا پڑا فیہ کلشئ الا التفسیر یعنی اس میں تفسیر کے سوا اور سب کچھ ہے - یہ حال ہے ان تفاسیر کا جو بعد زمانہ تابعین کے لکھی گئیں - نہ تو زمانہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں کوئی مستقبل بسیط تفسیر لکھی گئی اور نہ تابعین کے زمانہ میں کسی ایسی تفسیر کا ظہور ہوا جو کل انسانی ضروریات کے لئے مکتفی ہو اب اس زمانہ کے بعد جسقدر تفسیر لکھی گئی نہیں وہ نقص ہیں جو اوپر ظاہر کیئے گئے - پس ایسی صورت میں ان تفاسیر پر من کل الوجوہ اعتبار کر لینا اور ان کو غیر متزلزل اور غیر مبدل ٹھیرانا اور اپنا ماوی و ملجا قرار دینا عقلمندوں کا کام نہیں - ہاں جو بات نص قرآنی کے عین مطابق اور احادیث صحیحہ کے موافق ہو اور عقل بھی خلاف ورزی نہ کرتی ہو - اس کو ماننا اور اسپر اپنا عملدرآمد قرار دینا نہایت ہی انسب اور اولی ہے لیکن ان کے ہر رطب و یابس کو مان لینا شایان عقل نہیں - ورنہ اس سے بجز اس کے اور کچھ مقصود نہ ہوگا کہ گویا ان بزرگوں کا ایسی لغو اور دور از کار باتوں کا قرآن جیسی پاک اور مطہر کتاب کی تفسیروں میں درج کرنا دولت اسلام پر ہی ایک خطرناک حملہ مقصود تھا تاکہ لوگ ایسی بیہودی اور بیہودہ باتوں کو دیکھکر

اسلام سے بیزار ہو جائیں۔ اب ہم ذیل میں ایک حدیث پیش کرتے ہیں جس میں رسول علیہ السلام نے تفاسیر کی نسبت خبر دی ہے۔ وہو ہذا۔

(۲۸) عن عمر قال كنا عند رسول الله صلى الله عليه وسلم مجتمعين وانا اعرف الحزن في وجهه فقال انا لله وانا اليه راجعون قلت يا رسول الله انا لله وانا اليه راجعون ما ذا قال ربنا قال اتاني جبرئيل آنفا فقال انا لله وانا اليه راجعون قلت اجل انا لله وانا اليه راجعون فيم ذاك يا جبرئيل قال ان امتك مفتتنة بعدك بقليل من الدهر غير كثير قلت فتنة كفر او فتنة ضلالة قال كل ذلك سيكون قلت ومن اين يأتيهم ذلك وانا تارك فيهم كتاب الله قال بكتاب الله يضلون واول ذلك من قبل قرائهم وامرائهم يمنع الامراء الناس حقوقهم فلا يعطونها فيقتتلون ويتبع القراء اهواء الامراء فيمدون في الغي ثم لا يقصرون قلت يا جبرئيل فبما سلم من سلم منهم قال بالكف والصبر ان اعطوا الذي لهم اخذوه وان منعوه تركوه۔ ابن الحكيم وابن ابي عاصم في السنة والعسكري في المواعظ وابو نعيم في الحلية والديلمي وابن الجوزي في الواهيات۔

حضرت عمرؓ روایت کرتے ہیں کہ ہم سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملکر بیٹھے ہوئے تھے کہ میں نے دیکھا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرہ مبارک پر غم اور حزن کے آثار نمودار ہوئے اور اسی حالت میں آنحضرت کے منہ سے انا للہ وانا الیہ راجعون آپ نے کیوں پڑھا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ابھی میرے پاس جبریل آیا اور اس نے یہی کلمہ پڑھا میں نے اس سے پوچھا کہ یہ کلمہ تو نے کیوں پڑھا ہے تو جبریل نے کہا تیری امت تیرے بعد بہت قلیل زمانہ میں فتنہ میں مبتلا ہونے والی ہے میں نے کہا کیا کفر کا فتنہ ہوگا یا ضلالت کا تو اس نے کہا کہ سب باتیں ہوں گی میں نے کہا یہ سب باتیں کہاں سے پیدا ہوں گی حالانکہ میں ان میں قرآن شریف چھوڑ جاؤں گا۔ کہا کہ قرآن شریف ہی کے ذریعہ سے وہ گمراہ ہوں گے (یعنی اپنی من گھڑت تفسیریں بنالیں گے اور لوگوں کو گمراہ کریں گے) کیونکہ سب سے پہلے قرآن پڑھنے والوں (یعنی علماء) اور امیروں کی طرف سے یہ ناشائستہ کام وقوع میں آئے گا وجہ یہ کہ امرا لوگوں کے حقوق تلف کریں گے بلکہ ان کو قتل کرادیا کریں گے اور قرآن کے جاننے والے علماء امیروں کی خواہشوں کی پیروی کیا کریں گے اور گمراہی میں ترقی کرتے جائیں گے اور باز نہیں

آئیں گے۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۶۵

اس حدیث سے پورے طور سے عیاں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو۔ ان کے زمانہ حیات میں خبر دی تھی کہ ان کے تھوڑے عرصہ کے بعد لوگ قرآن شریف کی غلط اور دور از قیاس تفاسیر لکھکر امت کو گمراہی اور ضلالت کے گڑھے میں ڈالیں گے اور حقیقی تعلیم قرآن کریم سے دور کردیں گے (اب تم خود ہی انصاف کرو کہ کیا ایسی حالت میں نبی کی ضرورت نہیں) اس کی وضاحت حدیث ذیل سے ہوتی ہے۔

(۱۲۹) حدثنا عبد اللہ ابی ثنا عبد الرحمن ثنا ابن لھیعہ عن ابی قبیل قال لم اسمع من عقبۃ بن عامر الا ھذا الحدیث قال ابن لھیعۃ وحدثنیہ یزید ابن ابی حبیب عن ابی الخیر عن عقبۃ ابن عامر الجھنی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول ھلاک امتی فی الکتاب واللبن قالوا یا رسول اللہ ما الکتاب واللبن قال یتعلمون القرآن فیتاولونہ علی غیر ما انزل اللہ عز وجل ویحبون اللبن فیدعون الجماعات والجمع ویبدون رواہ احمد

امام احمد بن حنبل نے عبد اللہ سے اس نے اپنے باپ سے اس نے ابو عبد الرحمن سے اس نے ابن لہیعہ سے اس نے ابی قبیل سے روایت بیان کی ہے اور اس نے کہا کہ میں نے عقبہ بن عامر سے سوائے اس حدیث کے اور کچھ کبھی نہیں سنا۔ ابو لہیعہ نے کہا کہ میرے پاس یزید بن ابی حبیب نے بیان کیا اور اس کے پاس ابی الخیر نے عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کی میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہتے سنا کہ میری امت کی ہلاکت اسی کتاب اور دودھ سے ہوگی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الکتاب اور اللبن سے آپ کی کیا مراد ہے فرمایا کہ قرآن تو لوگ سیکھیں گے مگر منشاء الٰہی کی اصلی غرض کے سوا دور از قیاس تاویلیں کریں گے اور دودھ سے پیار کریں گے اور جماعتوں اور جمعون کو بلا کر دکھلاوا کریں گے دیکھو مسند امام محمد بن حنبل جلد ۴ صفحہ ۱۵۵

(۱۳۰) طبرانی میں ابو مسعود کی روایت ہے خیر الناس قرنی ثم الثانی ثم الثالث ثم یجئ قوم لاخیر فیھم یعنی میرے زمانہ کے لوگ سب سے اچھے ہیں اس سے دوسرے درجہ پر دوسرے زمانہ کے لوگ اور پھر اس سے اتر کر تیسرے زمانہ کے لوگ اور پھر ایک قوم ایسی

ہو گی۔ کہ جس میں کچھ بھی خیر نہیں۔ دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲ الیضاً ابی الحکیم میں بروایت ابی درداء یوں آیا ہے۔

یعنی میری امت کا اوّل و آخر اچھا ہے اور درمیانی زمانہ خراب ہے دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت عیسیٰ کا زمانہ اچھا قرار دیا گیا ہے اور درمیانی زمانہ کو ناپاک اور میلا کچیلا اس امر کی وضاحت حلیہ ابو نعیم میں بروایت عروہ بن رویم ہوتی ہے جس میں یہ حدیث آئی ہے۔

(۱۳۱) خیر هذه الامة اولها وآخرها اولها فیهم رسول الله صلعم وآخرها فیهم عیسی بن مریم وبین ذلك ثبج اعوج لیسوا منکم ولست منهم

اس امت کا اوّل و آخر اچھا ہے اوّل حصّہ تو وہ ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں آخر حصہ میں جس میں عیسیٰ بن مریم ہیں اور ان کا درمیانی زمانہ کج رو ہوگا نہ ان کو تم سے کچھ تعلق ہوگا اور نہ ہماری ان سے کچھ رسم و راہ ہو گی دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲۔

دوسری روایت میں یوں آیا ہے۔

(۱۳۲) خیرکم قرنی ثم الذین یلونهم ثم الذین یلونهم ثم یکون بعدهم قوم یخونون ولا یؤتمنون ویشهدون ولا یستشهدون وینذرون ولا یوفون ویظهر فیهم السمن رواه البخاری وابوداؤد والترمذی والنسائی عن عمران حصین

بخاری اور امام مسلم اور ابو داؤد و ترمذی اور نسائی نے عمران ابن حصین سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صحابیو تمہارے لئے میرا زمانہ اچھا ہے پھر دوسرے درجہ پر بعد کا ملحق زمانہ ہے۔ (یعنی تابعین کا) ان کے بعد ایسے لوگ ہونگے کہ خیانت کریں گے اور امانت کے لائق نہیں ہوں گے اور بغیر طلب شہادت کے گواہی دیا کریں گے اور نذر مانیں گے مگر وفا نہیں کریں گے اور ان میں فربہی اور سستی زیادہ ہو گی دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۳۲۔ اور ابن ماجہ میں حضرت انسؓ سے روایت ہے۔

(۱۳۳) امتی علی خمس طبقات فاربعون سنة اهل بر وتقوی ثم الذین یلونهم الی عشرین ومائة سنة اهل

میری امت کے پانچ طبقہ ہیں چالیس سال تک نیکوں کا اور متقی لوگ ہوں گے بعد ازاں ایک سو بیس برس تک ایک دوسرے

تراحم وتواصل ثم الذين يلونهم — کے ساتھ رحم کرنے والے اور باہم صلہ رحمی
الى ستين وماۃ سنۃ اهل تدابر — کرنے والے ہوں گے پھر ان کے بعد ایک سو
وتقاطع ثم الهرج الهرج النجاء النجاء — سا ٹھ برس تک باہم قطع تعلق کرنے والے
رواه ابن ماجہ عن انس — ہوں گے اور لڑائی اور فساد کا زمانہ ہو گا

کنز العمال جلد ۱۴ صفحہ ۱۳۲۔

ان احادیث سے روشن ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو زمانے اعلیٰ درجہ کے فرمائے ہیں ایک اپنا زمانہ اور ایک مسیح موعود کا زمانہ۔ اور نیز فرمایا کہ تین زمانے یعنی اپنی رسالت کا زمانہ صحابیوں کا زمانہ اور ایک مسیح موعود کا زمانہ ہے اور نیز خیر اور بھلائی کے بیچ وسطی زمانہ کو مسیح موعود کے زمانہ تک خراب اور فسادوں اور شرارتوں کا بھرا ہوا زمانہ قرار دیا ہے حتیٰ کہ تاریخ بھی بتادی کہ ۲۲۰ برس تک بھلائی اور برکت کا زمانہ رہے گا اور یہی زمانہ ہے کہ جہاں تابعین کا زمانہ ختم ہوتا ہے۔ جب بھلائی کا زمانہ ختم ہو گیا تو کیا نبی کی ضرورت نہیں

تیرھویں آیت

ثلة من الاولين وقليل من الاخرين ۔ پ ۲۷
خدا کے مقرب بڑی جماعت سے پہلوں میں سے ہے اور تھوڑے بھی پچھلوں میں سے ہیں

جواب

ناظرین یہ [illegible] اس امر پر کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا قادیانی بھی یہی کہتے ہیں کہ یہ آخری امت ہے تم بھی یہی کہتے ہو اس سے یہ کہاں ثابت ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی امتی نبی بھی نہیں آئے گا اگر آخر کے لفظ نے آپ کو پریشان کر دیا ہو تو سنو!

(نمبر ۱۳) فانی اٰخر الانبیاء وان مسجدی اٰخر المساجد — مسلم ۴۴۶ کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ والمدینہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخری مسجد ہے اور یہ بتلائیے جسطرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں تو کیا مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد نہیں بنائی گئی وہ پہلی مسجد تھی اور اس کے بعد کروڑوں مسجدیں بن گئیں اسی طرح معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کروڑوں نبی ہو سکتے ہیں جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد مسجدیں بنائی گئیں اگر [illegible] اس آیت کو پیش کر کے یہ بتانا چاہتے ہیں کہ پہلے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ خدا کے مقرب زیادہ تعداد میں ہیں اور حضرت مسیح موعود کے صحابہ تھوڑے ہی تو [illegible] کے مقرب ہوں گے تو ہم [illegible] نہیں

کرتے کیونکہ چودھویں آیت جو آپ نے پیش کی ہے وہ خود اس کی تردید کر رہی ہے
تم نے تو کوئی آیت ایسی ابھی تک پیش نہیں کی مگر ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں۔
(۱۳۵) ولقد وصینا الذین اوتوا الکتب من قبلکم وایاکم ان اتقوا اللہ وان تکفروا
فان للہ ما فی السموت وما فی الارض وکان اللہ غنیا حمیدا پ۵ ع۱۶۔
ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق یہ وصیت ہے بہ تاکید حکم دیا ہم نے ان کو جو دیئے گئے تم سے پہلے
کتاب اور تم کو بھی کہ ڈرو اللہ سے اور مت انکار کرو۔
تو بیشک اللہ کے لئے ہے جو آسمانوں میں اور زمین ہے اور ہے بے پرواہ تعریف کیا گیا۔
(۱۳۶) ان یشاء یذھبکم ایھا الناس ویات باخرین وکان اللہ علی ذلک قدیرا پ۵ ع۱۶
ترجمہ۔ اور اگر وہ چاہے تو لیجائے تمکو اے لوگو اور لائے دوسروں کو اور ہے اللہ اسپر
قادر۔ دیکھا مولانا ایک دوسری قوم کے لانے کے واسطے اللہ تیار ہے ابشرطیکہ تم کفر کرو
اب چونکہ تم نے کفر کیا تو وہ دوسری قوم کو لے آیا آخرین کے معنی اب آپ کی سمجھ میں آ گئے
یا نہیں اور اگر لفظ اولین نے آپ کو مغالطہ میں ڈالدیا ہے تو سنو۔
(۱۳۷) ولقد ارسلنا من قبلک فی شیع الاولین
(۱۳۸) کذلک نسلکہ فی قلوب المجرمین
(۱۳۹) لا یؤمنون بہ وقد خلت سنۃ الاولین پ۱۴ ع۱۔
ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق بھیجے تھے ہم نے پیغمبر پہلے تجھ سے امتوں پہلی میں اور نہیں آتا
تھا ان کے پاس کوئی پیغمبر مگر تھے اسپر ٹھٹھا کرتے اسی طرح چلا دیتے ہیں ہم اس انکار کو مجرموں کے
دلوں میں۔ وہ نہیں ایمان لاتے اسپر اور تحقیق یہ عادت ہے پہلوں کی پس مولانا آپ کا انکار بھی
اولین کی عادت ہے اگر وہ تمہارے بھائی جو پہلے انکار کرنے والے تھے خدا کے فرمان
کے مطابق مجرم ہیں تو آپ بھی مجرم ہوئے۔
(۱۴۰) کذلک یبین اللہ ایتہ للناس لعلھم یتقون پ۲ ع۷۔
ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ بچیں۔

چودھویں آیت

ثلۃ من الاولین وثلۃ من الاخرین پ۲۷
ترجمہ۔ اصحاب اولین یعنی جتنی جماعت کثیر ہیں پہلوں میں
سے اور جماعت کثیر ہیں پچھلوں میں سے لکھ

جواب ناظرین فاضل دیوبندی کی مذکورہ عبارت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس
سے یہ ظاہر ہو کہ حضور کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا مگر اس جگہ بھی دیوبندی
کو آخرین کے لفظ نے گھبراہٹ میں ڈالدیا ہے۔ مگر مولانا ہم آپ سے ایک سوال کرتے ہیں اور
وہ یہ ہے حضرت موسیٰ کے آخر میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم زیادہ آخر ہونے کا حق رکھتے ہیں
یا آپ جو ان سے بھی چودہ برس کے بعد ہوئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ آپ کو آخر کہنا بہ نسبت
محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ سزاوار ہے ہر بھلا انسان یہ بات مان لے گا کہ ہم لوگ زیادہ
مستحق ہیں آخرین کے۔ تو ہم اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث پر آپکی توجہ مبذول
کرائیں گے جو سورۃ جمعہ کی تفسیر میں بخاری شریف میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی
کی پشت پر ہاتھ رکھکر آخرین کی تفسیر کی ہے جب آپ تعصب کو دور کرکے خدا کے لئے
غور کریں گے تو وہ فارسی النسل مرزا غلام احمد مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ
والسلام اس کا مصداق نظر آنے لگ جائے گا اس کی تفصیل آگے آپ کو ملیگی مگر کسیقدر ہم
یہاں تفصیل کرتے ہیں

(۱ الم ۱) الحمد للہ الذی خلق السموٰت والارض وجعل الظلمٰت والنور ثم الذین کفروا
بربھم یعدلون پٹ ۷ ب۔ ترجمہ سب تعریف اس کے لئے ہے جس نے پیدا کیا آسمانوں
اور زمین کو بنائے اندھیرے اور نور پھر وہ جو انکار کرتے ہیں اپنے پیدا کرنے والے اور رب سے
برابری کرتے ہیں اس جگہ ظاہر ہے کہ کوئی شخص اس امر سے تو انکار نہیں کرتا کہ روزانہ اللہ
تعالیٰ اندھیرا کرتا ہے اور روشنی کرتا ہے بلکہ اس مقام پر نبی کے مان لینے کو روشنی اور
گمراہی میں رہنے کو ظلمت فرمایا ہے

(۲ الم ۱) وما تاتیھم من ایۃ من ایات ربھم الا کانوا عنھا معرضین پٹ ۷ ب
ترجمہ۔ اور نہیں آتا کوئی رسول ان کے رب کا بھیجا ہوا مگر وہ اس سے منہ پھیر لیتے ہیں

(۳ الم ۱) فقد کذبوا بالحق لما جاءھم فسوف یاتیھم انبؤا ما کانوا بہ یستھزءون پٹ ۷ ب
ترجمہ۔ پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے جب آیا ان کے پاس پس البتہ آئینگی ان کے پاس خبریں
اس کی کہ تھے جس سے وہ ٹھٹھا کرتے۔ اس جگہ کس قدر صریح نبی کے آنے کی خبر موجود ہے نبی
نبا سے مشتق ہے جمع ہے نبا کی یعنی اس کے بعد بھی خبریں سے کہ نبی آئیں گے مگر یہ مذاق
اڑائیں گے اس سے لگے تھا کہ وہ باوجود اس کے جان لیکے کہ

(۴ الم ۱) الم یروا کم اھلکنا من قبلھم من قرن مکنٰھم فی الارض ما لم نمکن لکم پٹ ۷ ب ترجمہ۔ کیا نہ دیکھا

انہوں نے کتنی ہلاک کیں ہیں ہم نے پہلے ان سے امتیں۔ وہ طاقت دی تھی ہم نے ان کو زمین میں جو نہیں دی ہم نے تم کو۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ اول یہ کہ اس سے رکوع کی آیات میں ضرور نبی کا ہی ذکر تھا دوسرے یہ کہ ان پہلی امتوں کو ہم سے بہت زیادہ طاقت ملی تھی مگر جب انہوں نے نبی کا انکار کیا تو۔

(۵ لم ۱) ما لم نمکن لکم وارسلنا السماء علیہم مدرارا وجعلنا الانہار تجری من تحتہم فاہلکنہم بذنوبہم وانشانا من بعدہم قرنا آخرین پ ۷ ع ۷۔ ترجمہ۔ بھیجا ہم نے آسمان سے ان پر موسلا دھار برسنے والا اور بنائیں ہم نے نہریں جاری تھیں ان کے نیچے پس ہلاک کیا ہم نے بسبب ان کے گناہوں کے اور پیدا کئے ہم نے بعد ان کے دوسرے لوگ۔ دیکھا مولانا اس جگہ آخرین کا لفظ بھی موجود ہے اور ۱۹۲۰ء کا سیلاب عظیم بھی آپ کو ابھی یاد ہوگا اس کا سلسلہ اس رکوع میں ابھی جاری ہے قرآن شریف لیکر تلاوت کیجئے اور تدبر فرمائیے اگر آپ شکریہ ادا کریں تو ایک آیت اور آپ کو سنا دیں جس میں آخرین موجود ہے۔

(۶ لم ۱) ان یشا یذہبکم ویستخلف من بعدکم ما یشاء کما انشاکم من ذریۃ قوم آخرین پ ۸ ع ۲

اگر وہ چاہے لیجا دے تم کو اور جانشین بنا دے بعد تمہارے جس کو چاہے جیسے کھڑا کیا تم کو اولاد دوسری قوم کی۔ چنانچہ جس طرح یہود کے بعد نصاریٰ کو اور نصاریٰ کے بعد مسلمانوں کو گزشتہ اقوام کا جانشین بنایا اسی طرح اس حدیث بخاری کے مطابق حضرت سلمان فارسی کی قوم کو اللہ تعالیٰ نے جو آخرین ہیں ان کا جانشین بنا دیا۔ خلیفہ بنا دیا نبی بنا دیا اور یہ خدا تعالیٰ کا وعدہ تھا اور وہ ضرور پورا ہوا بخاری کے علاوہ اس آیت کے اگلے حصہ میں بھی وہ وعدہ موجود ہے۔

(۷ لم ۱) انما توعدون لآت وما انتم بمعجزین پ ۸ ع ۳

ترجمہ۔ تحقیق جو وعدہ تم دئے جارہے ہو البتہ وہ وعدہ آنے والا ہے اور نہیں تم اللہ تعالیٰ کو اس وعدہ سے روکنے والے۔ کہو مولانا خدا کے واسطے کس قدر صریح آیت ہے مگر تم ہرگز اس سے فائدہ نہ اٹھاؤ گے مگر میں نے اس لئے لکھ دیا ہے کہ دوسرے سعید النفس اس سے فائدہ اٹھا سکیں انشاء اللہ تعالیٰ۔

پندرھویں آیت

الم نہلک الاولین ثم نتبعہم الآخرین

(مرسلات ع ۱) ترجمہ۔ کیا ہم نے پچھلوں کو ہلاک نہیں کیا پھر ان کے پیچھے چلاتے ہیں ہم پہلوں کو۔

جواب ناظرین اس آیت کو بھی غور کر لیجئے اگر کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا فاضل دیوبندی مؤلف کتاب اس طرح استدلال کرتا ہے کہ اس آیت میں اولین سے مراد پہلی امتوں کے کفار ہیں اور آخرین سے مراد اس امت کے پس یہ ثابت ہوا کہ یہ آخری امت ہے" سبحان اللہ سبحان اللہ مولانا کیا خوب ثابت کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ضرور آخری نبی ہیں مولانا دماغ کا علاج کرائیے۔ اسے حضرت اس آیت میں تو یہ لکھا ہے کہ اے یہودی صفت دیوبندیو جو تم ایک نعمت سے امت محمدی کو محروم کرتے ہو جس طرح پہلی امتیں کرتی تھیں تو کیا تم نے ان ہلاک ہونیوالی امتوں کے حالات عبرت انگیز نہیں پڑھے جو تم نے باوجود آخرین ہونے کے باز نہیں آتے اور کفران نعمت کرکے نعمت کو لعنت سے بدل رہے ہو؟

(۱۴۸) ستجدون آخرین پ ۵ ۹۲ - ترجمہ - اور عنقریب پاؤ گے تم آخرین کچھ لوگ مولانا اگر آپ کا دل چاہے تو ایک آیت آخرین والی اور سن لیجئے شاید وہ آپ کے واسطے ہدایت کا باعث ہو سکے۔

(۱۴۹) ان فی ذلک لآیت وان کنا لمبتلین ثم انشانا من بعدهم قرنا آخرین

(۱۵۰) فارسلنا فیهم رسولا منهم ان اعبدوا الله ما لکم من اله غیره افلا تتقون پ ۲۶ -

ترجمہ - تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں اور تحقیق ہم ہیں آزمائش کرنے والے پھر پیدا کیا ہم نے پیچھے ان سے جماعت دوسری تو بھیجا ہم نے ان میں رسول ان میں سے (نبی اسرائیل میں سے نہیں نہ آسمان سے) یہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے پس کیا نہیں ڈرتے۔

(۱۵۱) وقال الملأ من قومه الذین کفروا وکذبوا بلقاء الآخرة واترفنهم فی الحیوة الدنیا ما هذا الا بشر مثلکم پ ۲۶ - ترجمہ - اور کہا سرداروں (علماء) نے اس کی قوم سے جو اس نبی کا انکار کر رہے تھے اور جھٹلاتے اوس آخر میں ان سے ملنے والے (نبی) کو اور آسودگی دی تھی ہم نے ان کو زندگی دنیا میں - (نہایت بے باکی سے بولے) نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہارے کیونکہ یہ تو انتظار کر رہے تھے کہ وہ آسمان سے آئیگا جو دو ہزار برس سے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے) کھاتا ہے وہی جو کھاتے ہو تم اور وہی پیتا بھی ہے یہ رکوع بھی تمام پڑھنے اور تدبر کرنے کے قابل ہے جو اس زمانہ کا نقشہ پیش کر رہا ہے اور سعید از ورح اس سے بہت کچھ

فائدہ اٹھا سکتے ہیں :-

(۱۵۴) كذالك يبين الله لكم الآيٰت لعلكم تتفكرون ۔ پ ۲ ع ۱۱

ترجمہ :- اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تاکہ تم غور کرو ۔

ایک سو پچپنویں آیت هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ و دین الحق لیظهره علی الدین کله ۔ (سورۃ توبہ پ ۱۰)

ترجمہ :- وہ ہے جس نے بھیجا اپنے پیغمبر کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ تاکہ غالب کرے اس کو تمام دینوں پر ۔

جواب :- ناظرین مذکورہ آیت میں دیکھ لیجئے کہ کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اب آپ فاضل دیوبندی کا استدلال بھی ملاحظہ فرما کر داد دیجئے گا ۔ چونکہ تمام مذاہب کے پیدا ہو چکنے کے بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے اس لئے یہ غلبہ انہیں کو ملا ۔ ابھی خیر ہوا اگر کسی معقولی سے معقولی تفسیر کو بھی آپ اٹھا کر دیکھ لیتے ۔ دیکھی تو ضرور ہو گی مگر یہ بیان دیکھ کر آپ کو سانپ سونگھ گیا ہو گا (وہاں یہ لکھا ہے کہ :-

(۲۳۸) عن ابی ھریرۃ و یھلك اللہ فی زمانه الملل كلھا الا الاسلام الحدیث رواہ ابو داؤد جلد ۲ صفحہ

یعنی ابو داؤد نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مسیح موعود کے زمانہ میں کل مذاہب سوائے اسلام کے ہلاک ہو جائیں گے ۔ دوسری جگہ آیا ہے ۔

(۲۳۹) عن عائشة قال سمعت رسول اللہ صلعم تقول لا تذھب اللیل والنهار حتی تعبد اللات والعزیٰ فقلت یا رسول اللہ ان کنت لاظن حین انزل اللہ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودین الحق لیظهره علی الدین کله ولو کره المشرکون ان ذلک تاما قال انه سیکون من ذلک ما شاء اللہ ثم یبعث اللہ ریحا طیبة فتوفی کل من فی قلبه مثقال حبة خردل من ایمان الحدیث مسلم جلد ۲ کتاب الفتن باب لا تقوم الساعة حتی تعبد دوس ذا الخلصة و مشکوۃ کتاب الفتن فی قرب الساعة اور دیکھو تفسیر ابن جریر جلد ۱۰ صفحہ ۷۲ و جلد ۲۸ صفحہ ۵۴ تفسیر حسینی زیر آیت لیظهرہ صفحہ ۱۰ و بخاری جلد ۱ صفحہ ۴۰ و کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۲ و مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۲۹۶ و صفحہ ۲۷ م ۱۷ (دو معقولی عقل والا بھی اندازہ کر سکتا ہے کہ اس زمانہ میں تمام مذاہب پیدا ہی نہیں ہوئے تھے تو وہ ہلاک کہاں سے ہو جاتے اور تمام مذاہب کا لوگوں کو علم بھی نہ تھا خود قرآن شریف اور احادیث میں چند مذاہب کا ذکر ہے

نیز اس وقت تمام عالم میں تبلیغ کے ذرائع ہی موجود نہ تھے آج موٹریں ۔ تار ۔ ٹیلیفون ہوائی جہاز ۔ ڈاک اسٹیمر اخبار چھاپہ خانہ کے ذریعہ تمام دنیا میں تبلیغ ہو سکتی ہے تمام نئے مذاہب بھی پیدا ہو چکے چنانچہ احادیث اور قرآن میں ان مذاہب کا مفصل ذکر ہیں ۔ برہمو[1] ۔ سماج[2] ۔ آریہ سماج[3] ۔ جینی[4] ۔ سکھ[5] ۔ شاکتک[6] ۔ سناتن دھرم[7] ۔ بابی[8] ۔ نیچر ست[9] ۔ تھاسوفسٹ[10] ۔ ویدانت[11] ۔ دیوسماج[12] ۔ وغیرہ غرضیکہ صرف مسلمانوں میں چار سو فرقے ہیں تفصیل کے واسطے دیکھو ہماری کتاب کذابوں کا انجام اگر آپ اعتراض کریں کہ ان فرقوں کو ملت نہیں کہا جاتا تو ہم حدیث پیش کر دیں گے ۔ ستفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلهم فی النار الا واحدۃ ابوداؤد و ترمذی ابن ماجہ وغیرہ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت تہتر فرقوں میں متفرق ہو جائیگی اور ان میں صرف ایک فرقہ جنتی ہوگا باقی سب دوزخی پس اس حدیث سے ثابت ہوا کہ ملت پیدا ہی اس وقت ہوں گے اور پیدا ہو کر ہلاک ہونا تو درست بھی ہو سکتا ہے مگر پیدائش سے پہلے کیونکر ممکن ہے

ستر ھویں آیت

یاایہا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم
(النساء پارہ ۵)

ترجمہ ۔ اے ایمان والو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول (محمد) کی اور ان لوگوں کی جو تم میں سے اولی الامر ہیں "

جواب

ناظرین اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے اشارۃً یا کنایۃً یہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اولی الامر کے متعلق بھی آپنے غور نہیں کیا کاش اسپر غور فرماتے لا نفرق بین احد من رسلہ کا ایک خدا کا فرمان ہوتا جس طرح تمام انبیاء کے آنیکی ضرورت رہی اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کا آنا اگر بند ہو جائے تو یہ امت ہلاکت سے کس طرح بچ سکتی ہے جبکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خبر دے رہے ہیں ۔

(۱۵۸) یوشک ان یاتی علی الناس زمان لا یبقی من الاسلام الا اسمہ ولا من القرآن الا رسمہ مساجدھم عامرۃ وھی خراب من الھدی علماءھم شر من تحت ادیم السماء من عندھم تخرج الفتنۃ وفیھم تعود

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۴۳

کہ حضرت علی سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ ضرور ضرور لوگوں پر زمانہ آئے گا جبکہ

اسلام کا نام ہی نام رہ جائے گا اور قرآن بھی صرف رسمی طور پر پڑھا جائے گا اس پر عمل کرنے والا کوئی شخص نہیں رہے گا مسجدیں تو خوب آباد ہونگی مگر ان میں کوئی ہدایت کے ذریعہ نہیں ہوں گے کیونکہ اس فرقے کے علماء ایسے ہوں گے کہ آسمان تلے ان سے بدتر کوئی مخلوق نہ ہوگی جسقدر فتنہ اور فساد برپا ہوں گے سب انہیں سے ہوں گے اور ان کا وبال بھی انہی پر الٹ کر پڑے گا یہ حدیث کس قدر صاف اور صریح الفاظ میں آج پوری ہو رہی ہے مسجدیں بھی خوب آباد ہو رہی ہیں قرآن بھی رسمی طور پر پڑھا جاتا ہے اور مولویوں کی حالت اس قدر خراب ہے کہ قابل بیان نہیں اگر آپ دوسرے مولویوں کی حالت نہیں دیکھنا چاہتے تو صرف دیوبند کے علماء اپنے گریبان میں منہہ ڈالکر دیکھہ لیتے تو خود آپ کو اس حدیث شریف کا پورا ہو جانا روز روشن کی طرح معلوم ہو جاتا اسی طرح دیگر علماء کی حالت ہے کہ ہر فرقے کے اخبارات اور سمجھدار انسان انپر پھٹکار ڈال رہا ہے اب کوئی صاحب انصاف کرے کہ کیا ایسی حالت میں کسی نبی کے آنیکی ضرورت نہیں کیا ایسی حالت میں نبیا کے مبعوث ہونے کی ضرورت نہیں ہوا کرتی ہے۔

(۱۵۶) لعن رسول اللہ صلعم اکل الربوا وموکلہ وشاھدیہ وکاتبہ

اخرجہ تیسیر الوصول الی جامع الاصول — مطبع نولکشور جلد ۱ صفحہ ۱۱م۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سود کے دینے والے اور لینے والے اور گواہوں اور کاتب پر لعنت ہے۔ پھر فرمایا۔

(۱۵۷) عن ابی ھریرۃ رض قال قال رسول اللہ صلعم لیاتین علی الناس زمان لایبقی احد الا اکل الربا فمن لم یاکلہ اصابہ من بخارہ اخرجہ ابو داؤد والنسائی — مشکوٰۃ مطبع مجتبائی صفحہ ۲۴۱

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ کوئی بھی سود کھانے سے نہ بچے گا اگر کوئی نہ بھی کھاتا ہوگا تو اس کی ہوا ضرور اس کو لگ جائیگی۔ اب کوئی خدا کے لئے غور کرے کہ جب تمام لوگ سود کی لعنت میں گرفتار ہو جائیں گے تو کیا ان کو اس لعنت سے نکالنے کے واسطے خدا کی رحمت کسی نبی کو نہ بھیجے گی؟

(۱۵۸) عن بن علی الباقر قال اذا بلغ العباس خراسان طلع بالمشرق القرن ذو السنین وکان اول ما طلع بھلاک قوم نوح اغرقھم اللہ وطلع فی زمن ابراھیم حین القی فی النار وحین اھلک اللہ قوم فرعون ومن

معه حين قتل يحيى بن ذكريا و اذا رأيتم ذلك فاستعيذوا بالله من شر الفتن ويكون ظلامة بعد انكشاف الشمس والقمر ثم لا يلبثون حتى يطلع الا نشع تمضى رواه نعيم بن حماد

دیکھو کتاب اقتراب الساعۃ صفحہ ۱۱۷ و

مسک العارف صفحہ ۲۰۲ - یعنی جب بنی عباس خراسان پہنچ جاینگے تو ایک دم دار ستارہ مشرق کی طرف سے نکلیگا اور یہ ہی ستارہ پہلے بھی حضرت نوح کی قوم کی ہلاکت کے وقت نکلا تھا اور نیز اس وقت جبکہ ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تھا اور جبکہ قوم فرعون سمع ہمراہیوں کے غرق ہوئی تھی اور جبکہ حضرت یحیٰی بن ذکریا قتل کئے گئے تھے (پس جب تم اس کو دیکھو تو فتنوں کے شر سے خدا تعالیٰ کے حضور پناہ مانگو اس حدیث کو حضرت ابو نعیم حماد نے روایت کیا ہے ۔

اب کوئی صاحب عقل غور کرے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاف ارشاد فرماتے ہیں حضرت نوح و ابراہیم و عیسیٰ وغیرہ کے زمانہ میں جو ستارہ نکلا وہی ستارہ تیری امت پر بھی نکلیگا اور جس طرح وہ تباہ ہوئے اسی طرح یہ بھی تباہ ہونگے اور ویسا ہی یہ بھی فتنہ ہوگا جب یہ سب کچھ ہوگا تو کیا جس طرح اس وقت ان فتنوں کو رفع کرنے کے واسطے نبی آئے ایسے وقت میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کی اصلاح کے واسطے نبی نہیں آئیں گے ۔

(۵۹) عن ابی سعید ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم لتتبعن سنن من قبلکم شبرا بشبر و ذراعا بذراع حتی لو سلکوا جحر ضب لسلکتموہ قلنا یا رسول اللہ الیہود والنصاری قال فمن رواہ البخاری

بخاری نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم ان لوگوں سے جو تم سے پہلے ہو چکے ہیں ایسی موافقت تامہ پیدا کر لو گے کہ اگر وہ لوگ گوہ کے سوراخ کے بل میں گھسے ہیں تو تم بھی گھسو گے ہم نے کہا یا رسول اللہ کیا یہود اور نصاریٰ سے موافقت ہوگی فرمایا اور کہا ۔ دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۷ صفحہ ۴۵۶ ۔

اس حدیث سے بھی ظاہر ہے کہ جو تمام انبیاء کی قوموں پر وقت آیا وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر آئے گا - پس ان پر جب ایسا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے انکی اصلاح کے واسطے نبی مبعوث کیا پھر کیا وجہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر بھی وہی وقت آوے اور اس کی اصلاح کے واسطے نبی مبعوث نہ ہو اس فلسفہ کو کوئی ہو وہ عقلمند انسان سمجھ سکتا ہو تو سمجھا

وہی حل کرے گا ورنہ کسی مومن کی سمجھ میں تو یہ فلسفہ آ نہیں سکتا۔

(۱۶۰) عن انس قال قلت یارسول اللّٰہ متی یترک الامر بالمعروف والنھی عن المنکر قال اذا ظھر فیکم ماظھر فی بنی اسرائیل قبلکم قلت وما ذلک یا رسول اللّٰہ قال اذا ظھر الادھان فی خیارکم والفاحشۃ فی شرارکم وتحول الملک فی صغارکم والفقہ فی رذالکم رواہ ابن عساکر وابن النجار

دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۳۹۔

یعنی ابن عساکر اور ابن النجار نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کب امر بالمعروف اور نہی عن المنکر ترک ہو گا تو رسول اللہ نے فرمایا کہ جب تمہیں وہ باتیں ظاہر ہوں گی جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہو چکی ہیں میں نے کہا یارسول اللہ وہ کب ہو گا فرمایا کہ جب تم میں سے نیک آدمی دین کا موں میں سستی کرنے لگ جائیں گے اور شریروں میں برائی بڑھ جائیگی اور چھوٹی چھوٹی قوموں میں سلطنت چلی جائے گی اور علم فقہ رذیل آدمیوں میں آجائے گا۔ کیا باقی تمام باتیں پوری نہیں ہو گئیں کیا یہود کی قدم بقدم امت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے چلنے کی خبر نہیں دی گئی کیا وجہ ہے کہ جب یہود کی ایسی حالت ہوئی تو ان میں نبی مبعوث ہوا اور امت محمدؐ نے ایسی خطا کی ہے کہ اس کی اصلاح کے واسطے انبیاء مبعوث نہیں ہوں گے۔

(۱۶۱) یاصھیب لیاتین علی الناس زمان کثیر امراؤہ قلیل فقھاؤہ کثیر خطباؤہ مراؤن قراؤہ یتفقھون فی غیر الدین یاکلون الدنیا کما تاکل النار الحطب الا وان النار مثوی لھم وبئس للظالمین منزلا

کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۱۰

یعنی دیلمی نے صہیب سے روایت کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے صہیب لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ اس وقت امیر بکثرت ہوں گے مگر فقیہ تھوڑے اور خطبہ (لیکچر) پڑھنے والے بڑے جھوٹے دغا باز اور قاری ریاکار اور فریبی دین کو چھوڑ کر اور سب باتوں میں تفقہ (غور و فکر) کریں گے اور دنیا کو اس طرح کھائیں گے جیسے طرح آگ لکڑی کو لیکن یاد رکھو کہ ایسے لوگوں کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں کو ہمیشہ برا ٹھکانا ملا کرتے ہیں۔

اب غور کرو کیا یہی باتیں دوسری امتوں میں نہیں ہوتی تھیں جنکی وجہ سے نبی ہوتے

آنیکی ضرورت ہوئی پھر کیا وجہ ہے کہ وہی حالت امت محمدیہ پر پیدا ہو تو اسکی حفاظت اور اصلاح کے واسطے خدا تعالیٰ کوئی نبی نہ پیدا کرے یہ امت ایسی بے والی وارث ہے کہ جسکی کوئی رکھوالی کرنے والا نہیں ہو سکتا اس قدر دلائل دینے کے بعد ہم ضروری سمجھتے ہیں اولی الامر کی بھی تشریح کردیں خود فاضل دیوبندی اس آیت کی تشریح میں اس امر کو تسلیم کیا ہے اولی الامر سے مراد سلاطین اسلام اور ارباب حکومت اسلامیہ ہیں اور اس کے ساتھ ہی فاضل مؤلف اس بات کا بھی اقرار کر رہا ہے کہ بہت سے مفسرین نے ائمہ مجتہدین اور علماء امت کو بھی اولوالامر میں داخل کیا ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ فاضل مؤلف کے قول کے مطابق سلاطین اسلام اور ارباب حکومت اسلامیہ اور مفسرین۔ مجتہدین اور علماء امت کی فرمانبرداری کو خدا اور رسول کی فرمانبرداری کے ساتھ بیان کیا ہے تو کیا ایک شخص کسی امام کا منکر ہو کر کافر ہو جائے گا یا مومن رہے گا؟ اگر انکار کر دینے سے کافر ہو گیا تو ظاہر ہے کہ نہ صرف آئندہ پیدا ہونے والے نبی کے انکار سے کافر ہوا بلکہ عام مولوی جو اس امت کا ہے اس کے انکار سے بھی کافر ہو گیا چہ جائیکہ کسی آئندہ نبی کی اطاعت کے جوئے سے گردن نکلنے سے اور زیادہ سخت ہو گیا کہ معمولی مولوی کی اطاعت بھی ایسی ہی لازم ہوئی جیسی خدا اور رسول کی اطاعت اب ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن شریف میں اولوالامر سے کیا مراد لیا ہے تو سب سے پہلی آیت ہمیں ملتی کنتم خیر امۃ اخرجت الناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر وتؤمنون باللہ پ ۴ ع ۳۶۔ ترجمہ۔ ہونا چاہئے تم میں ایک گروہ (فرقہ) جو نکالا گیا ہو لوگوں کو حکم کرنے کے لئے نیکی کا اور برائی کو روکنے کے لئے اس آیت میں امت کے دو معنی ہو سکتے ہیں اول خیر دوسرے جماعت اخرجت بصیغہ مجہول بحذف فاعل ہے اس کے بھی دو معنی ہو سکتے ہیں اول معنی لوگوں کے وطن نکالے ہوئے اور بائیکاٹ کئے ہوئے کافر گردانے ہوئے جیسے احمدی دوم معنی خدا کے منتخب کئے ہوئے وہ بھی احمدی ہو سکتے ہیں تمام دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہے ہیں اس کے علاوہ اور کوئی نہیں۔ اس آیت میں تین فرض بھی بتلائے ہیں (۱) امر بالمعروف (۲) نہی عن المنکر (۳) ایمان باللہ امر وہی کر سکتا ہے جو صاحب حکومت ہو۔ حکومت کی بھی دو قسمیں ہیں (۱) قہری (۲) ارادی قہری حکومت کے واسطے فوج پولس اور اسلحہ وغیرہ کی ضرورت ہے اور ارادی حکومت کرنے والا اپنی پوزیشن قوم کے اندر ایسی پیدا کرتا ہے جس سے قوم یہ سمجھے کہ یہ ہمارا بہی خواہ ہے اور حقیقی امین ہے اور قوم اس پر پورا اعتماد کرتی ہے اب اس میں دو قسمیں ہیں

(۱) خواہ مخواہ لیڈر بن بیٹھنا جیسا کہ اس زمانہ میں محمد علی شوکت علی ظفر علیخاں لیڈروں نے خوب روپیہ جمع کیا مگر چند روز میں ہی اعتماد جاتا رہا اب کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا

(۲) خدا کی طرف سے مامور ہو حضرت مرزا صاحب ان کے بعد ان کے خلیفہ مولوی نور الدین ان کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ثانی اوّل قسم کے لیڈر جس تحریک کو جاری کرتے ہیں انجام برعکس ہوتا ہے دوسرے قسم کے لیڈر جو کچھ کرتے ہیں عمدہ نتیجہ نکلتا ہے جیسا کہ دوسری جگہ اسکی تشریح دوسری جگہ نفظامر نے کر دی ہے۔

(۶۲) لاخیر فی کثیر من نجوٰہم الا من امر بصدقۃ او معروف او اصلاح بین الناس ومن یفعل ذلک ابتغاء مرضات اللہ فسوف نؤتیہ اجرا عظیما

(۶۳) ومن یشاقق الرسول من بعد ما تبین لہ الہدیٰ ویتبع غیر سبیل المؤمنین نولہ ما تولیٰ ونصلہ جہنم وساءت مصیرا ۱۴۶ پ۵

ترجمہ۔ نہیں خیر اکثر ان کے مشوروں میں سوائے اس کے جو تحریک کرے خیرات یا نیکی یا صلاح کی درمیان لوگوں کے جو کرے یہ واسطے چاہنے رضائے الٰہی کے تو ضرور ہم دیں گے اس کو اجر بڑا اور جو خلاف کرے رسول کے بعد اس کے جو کھل چکی اس پر ہدایت اور پیروی کرتا ہے سوائے راہ مسلمانوں کے ہم پھیر دیں گے اس کو جدھر وہ پھرا اور ہم داخل کریں گے اس کو جہنم میں۔ اس جگہ امر کے معنی کی خوب تشریح ہو گئی جو محتاج تفصیل نہیں۔

اٹھارھویں آیت

ومن یطع اللہ ورسولہ یدخلہ جنٰت تجری من تحتہا الانہٰر ومن یتول یعذبہ عذابا الیما (سورۃ فتح پ۲۶)

ترجمہ۔ جو شخص اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کو جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں جاری ہونگی اور جو شخص اعراض کرے گا اس کو سخت دردناک عذاب دے گا۔

جواب

اس آیت میں ظاہر ہے کہ کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے ظاہر ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ البتہ یہ آیت فاضل دیوبندی کو جہنمی ثابت کر رہی ہے وہ اس طرح کہ دیوبندی اللہ تعالیٰ کے حکم کی خلاف کرتے ہیں اور نہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اللہ نے بھی فرمایا کہ نبی آئیں گے اور رسول نے بھی بشارت دی مگر یہ علماء یہود کی طرح منکر ہیں اس لئے اپنے جہنمی ہونے پر اپنے ہاتھ سے مہر

کر رہے ہیں۔

ہم ایک اور موٹی سی دلیل پیش کرتے ہیں جو ہر سعید روح کو انشاء اللہ ایمان بخشیگی۔

(۱۶۴) وما ارسلنا فی قریۃ من نبی الا اخذنا اھلھا بالباساء والضراء لعلھم یضرعون (اعراف ع ۱۲)

یعنی ہم نے کسی بستی میں کوئی نبی نہیں بھیجا مگر ہم نے اس کے اہل کو انواع اقسام کے دکھ امراض اور قحطوں اور عذابوں سے گھیر لیا تاکہ وہ خدا تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں اور زاری کریں پس حضرت مسیح موعود اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان کوئی شخص ایسی قسم عذاب نہیں دکھا سکتا ہر طرح کے عذابوں کا نازل ہونا

(۱۶۵) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا آپکی صداقت کی بین دلیل ہے یہی بات حضرت موسیٰ کو آل فرعون نے کہی تھی۔

(۱۶۶) ولقد اخذنا آل فرعون بالسنین ونقص من الثمرات لعلھم یذکرون

(۱۶۷) فاذا جاءتھم الحسنۃ قالوا لنا ھذہ وان تصبھم سیئۃ یطیروا بموسیٰ ومن معہ (اعراف ع ۱۶)

اور ہم نے فرعون کے لوگوں کو برسوں کی خشک سالیوں اور کمی پیداوار کے عذاب میں مبتلا کیا تاکہ وہ لوگ متنبہ ہوں اور نصیحت پکڑیں وغیرہ اسی طرح سورۃ یٰسین رکوع ۲ میں آتا ہے۔

(۱۶۸) قالوا انا تطیرنا بکم لئن لم تنتھوا لنرجمنکم ولیمسنکم منا عذاب الیم

کفار رسولوں سے کہنے لگے کہ ہم نے تو تمہیں بڑا منحوس پایا کہ تمہارے آتے ہی مبتلا قحط وغیرہ ہوگئے اگر تم اپنے وعظ ونصیحت سے باز نہ آؤ گے تو ہم تم کو سنگسار کر دیں گے

(۱۶۹) ویبین آیاتہ للناس لعلھم یتذکرون پ ۲ ع ۱۱۔ ترجمہ وہ بیان کرتا ہے اپنی آیتیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

(۱۷۰) یا ایھا الناس خذوا من العلم قبل ان یقبض العلم وقبل ان یرفع العلم قیل یا رسول اللہ کیف یرفع العلم وھذا القرآن بین اظھرنا فقال ای ثکلتک امک وھذہ الیھود والنصاریٰ بین اظھرھم المصاحف لم یصبحوا یتعلقون بالحرف مما جاءت بہ انبیاءھم الا وان ذھاب العلم ان یذھب حملتہ ثلاث مرات

کنز العمال جلد ۵ صفحہ ۲۰۸، احمد بن حنبل اور دارمی اور طبرانی اور ابو الشیخ اپنی تفسیر میں اور ابن مردویہ ابی امامہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

کہ اے لوگو علم کے اٹھائے جانے سے اور قبض ہونے سے پہلے کچھ علم حاصل کر لو پوچھا گیا یا رسول اللہ علم کیوں کر اٹھ جائے گا حالانکہ یہ قرآن شریف ہمارے درمیان موجود ہے تو رسول اللہ نے فرمایا کہ تیری ماں تجھے پیٹے کیا تو نہیں جانتا کہ یہودی اور نصرانی باوجودیکہ صحیفے ان میں موجود ہیں لیکن پھر بھی ان کو اسکی تعلیم سے ذرہ بھر بھی تعلق نہیں ہے جو تعلیم ان کے انبیاء دلاتے تھے۔ خبردار یاد رکھو کہ علم کے چلے جانے سے یہ مراد ہے کہ علم پر عمل کرنے والے نہیں رہیں گے اس جملہ کو تین مرتبہ فرمایا۔

اب وہ لوگ جواب دیں جو کہا کرتے ہیں کہ یہ قرآن جب تک ہمارے پاس موجود ہے ہمیں کسی نبی کی ضرورت نہیں اس حدیث پر نظر ڈالنے سے معلوم ہو گیا یہود و نصاریٰ کی کتاب موجود رہنے کے باوجود وہ گمراہ ہوئے پس وہی گمراہی ہم میں آئی اور ہم ایسے بدنصیب ہیں کہ ہماری اصلاح کے واسطے نبی نہیں آئے گا اور ہم اسی گمراہی اور حالت کس مپرسی میں دوزخ کے ایندھن بن جائیں گے ؟ غرضیکہ اس قسم کی سینکڑوں احادیث موجود ہیں اگر ان کو جمع کیا جائے تو بہت طویل کتاب کی ضرورت ہے اس لئے ہم اسیقدر احادیث پر اکتفا کر کے اب بحث کو آگے بڑھاتے ہیں۔

انیسویں آیت

ومن یطع الرسول فقد اطاع اللہ ومن تولی فما ارسلناک علیھم حفیظا (آخر النساء ع ۵)

ترجمہ: اور جس نے رسول یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی اس نے اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی اور جس نے پشت پھیری تو بلا سے ہم نے آپ کو ان پر محافظ کر کے نہیں بھیجا ؂

جواب

اس میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نبوت کا راستہ بند ہونا ظاہر ہو سکے یہ آیت بھی ہماری تائید میں ہے ہم اوپر بتلا چکے ہیں کہ جسطرح اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کا نام خلیفہ رکھا ہے اسی طرح حضرت داؤد کا جس سے معلوم ہوا کہ ہر مامور من اللہ کا نام خلیفہ بھی ہے اور ان کا آنا بند نہیں ہوا جیسا کہ ہم آیت وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم

وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے جو لوگ ایمان لائیں گے اور نیک عمل کریں گے ہم ان کو زمین میں خلیفہ بنالیں گے جسطرح خلیفہ بنائے تم سے پہلے زمین میں ہم لوگوں سے پہلے کون خلیفہ

(۱۷۱) یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض اور انی جاعل فی الارض خلیفہ
اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کے بعد آنے والے کی خبر دیتے ہیں۔

(۱۷۲) یاایہاالذین امنوالاتکونواکالذین اذوموسٰے (سورۃ احزاب ۵۶)

ترجمہ۔ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو ان لوگوں کے مانند مت ہو جانا کہ جنہوں نے حضرت موسیٰ کی تکذیب کرکے ان کو تکلیف پہنچائی اب اگر امت محمدیہ میں نبی آنیوالے نہ تھے تو اللہ تعالیٰ نے کیوں فرمایا اور پھر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کیوں بار بار فرمایا کہ میری امت یہود کے قدم بقدم چلے گی غور کرو کہ یہود کی پوری پوری مشابہت اس وقت تک نہیں ہو سکتی تاوقتیکہ امت محمدی میں بھی نبی نہ آئے۔ نبی آئیں گے تب ہی یہود کے قدم بقدم امت محمدی چل سکے گی اور جو جو یہود نے انبیاء پر اعتراض کئے اور جو جو تکالیف پہنچائیں وہ سب ان کے اندر آجائینگی تب ہی اس کے مشابہ ہو سکے گی اور جس طرح موسیٰ کے بعد خلیفوں کے آنیکی خبر دی وہ بھی موجود ہے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اپنے آپ کو موسیٰ کے مانند بھی فرمایا ہے۔

(۱۷۳) کذلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تعقلون پ ۲۔ ۱۵۶۔

ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تاکہ تم عقل سے کام لو۔

(۱۷۴) تکون ھدنۃ علی دخن قیل یارسول اللہ ماھدنۃ علی دخن قال قلوب لاتعود علی ما کانت علیہ ثم تکون دعاۃ الضلالۃ فان رأیت یومئذ خلیفۃ اللہ تعالیٰ فی الارض فالزمہ وان نہک جسمک واخذ مالک وان لم تزہ فاضرب فی الارض ولو ان تموت وانت عاض بجذل شجرۃ

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۸۷۔ طبرانی اور احمد بن حنبل اور ابو داؤد اور ابوالعلی اور سعید بن منصور نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ لوگوں کے دل ایسے ہو جائیں گے کہ جس بات پر جمے ہوئے ہوں گے اس سے نہیں ہٹیں گے پھر ان کے لئے گمراہی کے داعی بھی ہوں گے ایسی حالت میں اگر تو خلیفۃ اللہ کو ان ایام میں دیکھ لے تو لازم ہے کہ اس کا دامن پکڑے خواہ تیرا جسم ہلاک ہو جائے اور تیرا مال لوٹا جائے اور اگر تجھے نظر نہ آئے تو دوسری جگہ چلا جا خواہ تجھے موت ہی کیوں نہ آجائے اور خواہ درخت کھجور برداشت مار کر تجھے موت آجائے۔ آج دنیا میں ۳۸۲ صرف مسلمانوں میں فرقے ہیں

(دیکھو ہماری کتاب کذابوں کا انجام) ان میں جس فرقہ کو تمہارا جی چاہے بچھا کر دیکھو کہ تمہارا فلاں عقیدہ قرآن و حدیث کے خلاف ہے مگر وہ اس عقیدہ کو ہرگز نہ چھوڑے گا آمدم بر سر مطلب۔ خلیفۃ اللہ کے آنیکی خبر موجود ہے اور یہی ثابت کرنا ہمارا کام تھا جو ہم نے بائیس وجوہ ثابت کر دیا اگر کوئی خلیفہ آنیوالا نہ تھا تو پھر یہ کس خلیفہ کی خبر ہے کہ تو بڑی سے بڑی مصیبت برداشت کر کے بھی اس کو حاصل کر اور خلیفہ کیلئے نبی جیسا کہ داؤد نبی اور خلیفہ تھے

بیسویں آیت

ومن یطع اللہ والرسول فاولئک مع الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین وحسن اولئک رفیقا پ ۵ ع ۲

ترجمہ۔ اور جو شخص اللہ تعالی اور رسول یعنی آنحضرت صلعم کی اطاعت کرے وہ قیامت کے روز ان لوگوں کے ساتھ ہوگا جنپر اللہ نے انعام کیا یعنی نبی صدیق شہید صالح اور یہ لوگ اچھے رفیق ہیں"

جواب

اس آیت میں بھی دیکھو تو کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ظاہر ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا بلکہ یہ آیت ہمارے قول کی تصدیق کر رہی ہے اور بتا رہی ہے کہ نبی صدیق شہید صالح بننے کی کوشش کرو اس اجمال کی تفسیر یوں ہے کہ اللہ تعالی نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے کہ تم یہ مانگا کرو۔

(۷۵) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم یعنی اے اللہ ہمیں اس راستہ پر چلا جسپر چلکر لوگوں کو انعام ملا۔ اب انعام کن لوگوں کو ملا اس کا ذکر اللہ تعالی نے اس آیت میں بتایا ہے کہ ہم نے جنپر انعام کیا وہ لوگ۔

(۷۶) انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین

نبی صدیق شہید صالح ہیں جو کچھ انعام ان لوگوں کو ملا وہ کیا چیز ہے؟ ظاہر ہے کہ وہ در و جواہر نہ تھے بلکہ۔

(۷۷) نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العالمین پ ۱ ع ۵ اور

(۷۸) اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا یعنی بنی اسرائیل پر جو اللہ تعالی نے نعمت نازل کی وہ نبوت اور بادشاہت تھی اور بزرگی تمام عالم پر اور وہ نعمت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر سب سے زیادہ نازل ہوئی جیسا کہ فرمایا۔

(۷۹) اتممت علیکم نعمتی بنی اسرائیل پر بھی یہ نعمت نازل ہوئی تو ان کو اللہ

تعالیٰ نے نبوت اور بادشاہت دی مگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر سب سے زیادہ نعمت نازل ہوئی تو جس طرح اس امت میں بادشاہ بنائے گئے اسی طرح نبی بھی ہونے چاہئیں اگر اس امت میں صرف بادشاہ ہوتے اور نبی نہ ہوتے تو پھر بنی اسرائیل کی نسبت امت محمدیہ ادھوری نعمت پاتی۔ چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل جب اس امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے ہمرتبہ ہوں گے تو ظاہر ہے کہ اس امت محمدیہ کے قطب ابدال ولی مجدد محدث وغیرہ تو اور بھی بڑے مرتبہ کے ہونے چاہئیں تب ہی یہ امت خیر الامم ہو سکتی ہے اور نعمت سب سے زیادہ پا سکتی ہے چنانچہ ختم نبوت کے مسئلہ میں تم سے زیادہ مخالف انبیاء صراط المستقیم کے ماتحت لکھتا ہے وہ بھی سن لو۔

مقام نبوت اور مولوی محمد علی صاحب

مولوی محمد علی صاحب اپنی تفسیر القرآن میں آیت اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم تفسیر کرتے ہیں:۔

"انعام کے معنے ہیں انسان کو احسان پہنچانا انعمت علیہم سے کون مراد ہیں۔ قرآن کریم خود تشریح فرماتا ہے الذین انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنی وہ انبیاء اور صدیق اور شہید اور صالح ہیں۔ یہ تفسیر حضرت ابن عباس سے لے کر تمام مفسرین نے قبول کی ہے۔ آگے رقمطراز ہیں:۔

"یہاں نبی کا لفظ آجانے سے بعض لوگوں کو یہ ٹھوکر لگی ہے کہ خود مقام نبوت بھی اس دعا کے ذریعہ سے مل سکتا ہے اور گویا کہ ہر مسلمان ہر روز بار بار مقام نبوت کو بھی اس دعا کے ذریعہ سے طلب کرتا ہے۔ یہ ایک اصولی غلطی ہے۔ اس لئے کہ نبوت محض موہبت ہے اور نبوت میں انسان کی جہد وجہد اور اس کی سعی کو کوئی دخل نہیں۔ ایک وہ چیزیں ہیں جو موہبت سے ملتی ہیں۔ اور ایک وہ جو انسان کی جد وجہد سے ملتی ہیں۔ نبوت اوّل میں سے ہے پس مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اسی شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہے"۔

مولوی صاحب کی طویل عبارت کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ نبوت موہبت ہے۔ اور موہبت کے لئے دعا اور جد وجہد لاحاصل ہے پس اھدنا کی دعا میں مقام نبوت کو شامل کرنا۔ اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھنا کہ وہ کسی کو نبوت بخشے گا۔ غلط امید باندھنا ہے۔ اس امت کے لئے

اب دروازہ نبوت بند ہے۔ مولوی صاحب یہاں غلطی کھا گئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔ نبوت ان چیزوں میں سے ہے۔ جو جد و جہد سے نہیں ملتی مگر قرآن شریف کے جس مقام سے آپ نے مقام نبوت لیا ہے وہاں اور بھی تین مقامات ہیں۔ یعنی صدیق۔ شہید۔ اور صالح اور اللہ تعالیٰ نے انعم اللہ علیہم کے الفاظ چاروں مقامات کے متعلق فرمائے ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ چاروں مقامات موہبت ہیں اور موہبت مولوی صاحب کے اصول کے مطابق جد و جہد اور دعا سے نہیں ملا کرتی اس لئے ان کے لئے جد و جہد کرنا یا دعا کرنا لاحاصل ہے ؎

وعدے تو میرے ساتھ کئے تو نے ہزاروں
پر ایک بھی ان میں سے سرانجام نہیں ہے

اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان چاروں مقامات میں سے کوئی مقام اس امت کو مل سکتا ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو معلوم ہوا۔ اس امت میں نہ کوئی نبی نہ صدیق نہ شہید نہ صالح ہو گا یہ اچھی خیر الامم ہوئی۔ دوسرا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ جب تمام مقامات موہبت ہیں اور موہبت کے لئے جد و جہد اور دعا بے فائدہ ہے۔ تو پھر اس دعا کے سکھلانے کا کیا مقصد؟ اس دعا کا سکھانا لاحاصل ہوا۔ حالانکہ کوئی مسلمان ایسا عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔ کہ خدا نے یوں ہی یہ آیات رکھدی ہیں ؎

نہیں ممکن کہ ہم سے ظلمتِ امکان زائل ہو
چھڑا دے آہ کوئی کیونکہ زنگی کی سیاہی کو

پس ماننا پڑے گا کہ یہ دعا اور جد و جہد بھی ان مقامات کے حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اور ان آیات میں ان مقامات کے حاصل ہونے کی امید دلائی گئی ہے بارگاہ الٰہی میں یہ ایک درخواست ہے تاکہ وہ اپنے لطف و کرم سے منزلِ مقصود تک پہنچا دے۔ چنانچہ مولوی صاحب نبوت کا انکار کرنے سے پہلے خود بھی یہی تفسیر کر چکے ہیں۔ چنانچہ لکھتے ہیں

"اصل مقصد اس دعا کا اس اعلیٰ منزل پر پہنچا ہے کہ ؎
چشم رحمت ادھر کو بھی نظر کیجائیگا
اسی امید پہ آیا یہ گنہگار بھی ہے۔
جس کی تشریح آگے آتی ہے...... یعنی کمال انسانی کا معراج۔
میں کہتا ہوں۔ کہ اس دعا میں انسان کے سامنے وہ بلند مقام ہے"

جس پر وہ پہنچ سکتا ہے۔ قرآن شریف کی دعاؤں میں سے
یہ دعا سب سے افضل ہے۔ پس ثابت ہوا کہ اہدنا کی دعا
کرنے والا اعلیٰ سے اعلیٰ منازل پر پہنچنے کی دعا کرتا ہے۔ جہاں
نبی۔ صدیق۔ شہید۔ صالح پہنچے۔ وہیں ہر مسلم پہنچنے کی تڑپ
اپنے اندر رکھتا ہے۔ ..... بلکہ اس مقام پر پہنچنے کی دعا ہے۔
جہاں بڑے بڑے برگزیدگان الٰہی پہنچے ...... یہ دعا روحانی
مرتبہ کے لئے نہیں۔ کمالات معرفت۔ محبت کے حصول کے لئے ہے"

مولوی صاحب نے اس عبارت میں صاف صاف اقرار کیا ہے کہ یہ دعا چاروں مقامات پر پہنچنے کے لئے ہے۔ لیکن اب آپ اس سے اختلاف کرتے ہیں۔ اور "مقام نبوت" کو اس دعا سے باہر نکالتے ہیں۔ مولوی صاحب فرماتے ہیں۔
"مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے۔ اور اس شخص کے منہ سے نکل سکتا ہے جو اصول دین سے ناواقف ہے" ؎

اے دردِ رفتہ رفتہ گیا آپ کو بھی گم
اس راہ میں چلا تھا میں سراغ کو

گویا ان کے نزدیک دعائیں اور التجائیں کرنے سے نہ کوئی نبی بنا اور نہ کوئی آئندہ بنے گا۔ لیکن دیکھنا یہ ہے کہ مقام نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے یا مولوی صاحب کا یہ فقرہ بے معنی ہے ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
(۱۸۰) انی جاعلک للناس اماما میں تجھے لوگوں کے لئے پیشوا بناؤں گا۔ اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے یوں دعا کی۔
(۱۸۱) قال و من ذریتی قال لا ینال عھدی الظلمین عرض کی کہ میری اولاد کو بھی پیشوا بنایا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا کہ ظالموں کے سوا۔ پھر حضرت ابراہیم نے دعا فرمائی۔
(۱۸۲) ربنا وابعث فیھم رسولا منھم اے ہمارے رب ان میں انہی میں سے رسول بنا۔
ان آیات سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی۔ کہ ان کی اولاد میں سے نبی بنایا جائے۔ اور اللہ تعالیٰ نے اس دعا کو منظور کیا۔ مگر جناب مولوی محمد علی صاحب فرماتے ہیں۔ نبوت کے لئے دعا کرنا ایک بے معنی فقرہ ہے اور اسی کے

نبوت سے نکل سکتا ہے۔ جو اصول دین سے ناواقف ہو مولوی صاحب حضرت ابراہیم کے متعلق جنہوں نے نبوت کے لئے دعا کی فرمادیں۔ وہ اصول دین سے واقف تھے یا ناواقف جو دعا حضرت ابراہیم نے کی وہ مولوی صاحب کے اصول کے مطابق لاحاصل اور بے معنی فقرہ ثابت نہیں ہوئی۔ بلکہ وہ پھل لائی۔ ان کی اولاد کو نبوت ملی۔ اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان مبارک سے فرمایا۔ کہ وہ دعا لاحاصل نہیں۔ بلکہ ثمر دار معنی۔ چنانچہ آپ نے فرمایا۔ انا دعوۃ ابی ابراھیم میں اپنے باپ ابراہیم کی دعا ہوں یعنی اس دعا کی قبولیت میرے ذریعہ ہوئی۔ تفسیر صفحہ ۱۲۱

کیوں جناب مولوی صاحب آپ تو فرماتے ہیں۔ دعاء نبوت بے معنی فقرہ ہے۔ لیکن نبی کریم فرماتے ہیں کہ بامعنی اور باثمرہ فقرہ ہے۔ سوچ لیں آپ کیسی غلطی پر ہیں۔

(۱۸۳) جناب مولوی صاحب ووجدک ضالا فھدی ان آیات کی تفسیر یوں فرماتے ہیں۔

"یہ چھ آیتیں ایک ترتیب میں ہیں۔ پہلی تین میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر تین انعامات کا ذکر ہے۔ یتیم پایا اور پناہ دی۔ ضال پایا اور ہدایت دی۔ مفلس پایا اور غنی کیا۔ مگر اپنے محبوب کی امت کی حالتِ زار پر رحم نہ فرمایا ؎

پگھلا دل اثر نہ میرے حال پر کبھی
ہر چند روتے روتے ہیں نالے بہائے

اور پچھلی تین میں تین ارشادات کے مطابق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہیں۔ یہ یتیم پر سختی نہ کرنا۔ سائل کو نہ ڈانٹنا۔ اور اپنے رب کی نعمت کا چرچا کرنا...... یہ معنی لفظ ضال کے درست بھی ہیں اس لئے کہ ضال ایک معنی میں محبت بھی ہے اور یا وہ ایسا طالب ہے۔ کہ اپنے وجود کو طلب میں ہی محو کر دیتا ہے اور یہی حالت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبل از بعثت تھی۔

آپ (ص) کی ضلالت مخلوق خدا کے لئے آپ (ص) کی بے حد محبت تھی اور سائل سے مراد بھی سائل دینی ہے۔ جیسا کہ نعمت سے مراد نبوت ہے" تفسیر صفحہ ۱۹۶۴ و ۱۹۶۵

صفحہ ۱۹۶۵
"غرض کیا بلحاظ عقائد اور کیا بلحاظ اعمال آپ شروع سے ہی جادہ صواب پر قدم زن تھے"

مولوی صاحب کی اس عبارت سے صاف ظاہر ہے کہ نبی کریم (ص) قبل از بعثت اصلاح عالم کا جوش دل میں رکھتے تھے اور اللہ تعالیٰ کے قرب کے لئے دعائیں کرتے تھے۔ اور مقامات نبوت

بھی ایک مقام قرب ہے۔ جیساکہ مولوی صاحب خود فرماتے ہیں۔ کہ نعمت سے مراد یہاں نبوت ہے۔ یعنی وہ نعمت جو نبی کریم (ﷺ) کو اللہ تعالیٰ نے سائل ہونے کی وجہ سے دی تھی۔ اور جس کا چرچا کرنے کے لئے کہا گیا وہ نبوت تھی۔ پس معلوم ہوا۔ کہ قبل از بعثت نبی کریم (ﷺ) ایسی دعائیں کیا کرتے تھے۔ جن میں مقام نبوت بھی شامل تھا اور اللہ تعالیٰ نے انہیں وہ مقام بخشا۔ اس سے بھی مولوی صاحب کا یہ فرمانا۔ کہ دعائے نبوت ایک بے معنی فقرہ ہے۔ بے معنی فقرہ ثابت نہ ہوا۔

پس مولوی صاحب کا فرمانا کہ موہبت کے حاصل کرنے کے لئے جد وجہد (اور دعا بھی جدوجہد میں داخل ہے) کو کوئی دخل نہیں۔ حضرت ابراہیم کی دعا اور اس کی قبولیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا اور اسکی قبولیت سے غلط ثابت ہوا۔

اکیسویں آیت

یاایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ وآمنوا برسولہ یؤتکم کفلین من رحمتہ ویجعل لکم نورا تمشون بہ ویغفر لکم واللہ غفور رحیم (آخر حدید پ ۲۷)

ترجمہ۔ اے پہلے انبیاء پر ایمان لانے والو اللہ سے ڈرو اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لاؤ تو اللہ تعالیٰ تمہیں اپنی رحمت میں سے دو حصہ دے گا اور تمہارے لئے ایک روشنی کر دے گا جس کے ذریعہ سے تم چلوگے اور تمہاری مغفرت فرمائیگا اور اللہ تعالیٰ غفور الرحیم ہے۔

جواب

اس آیت کا کوئی لفظ اس بات کا متحمل نہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر ضد اور تعصب کا پتلا فاضل دیوبندی اس سے یہ استدلال کرتا ہے کہ اس آیت میں پہلے انبیاء پر اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانا ضروری فرمایا ہے اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی کوئی نبی ظلی بروزی پیدا ہونے والا تھا تو اس پر ایمان لانا بھی ضروری قرار دیا جاتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ اب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آنے والا ہے نہ اس پر ایمان لانا فرض۔

ہم فاضل دیوبندی سے پوچھتے ہیں۔

(نمبر ۱) کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم بخاری جلد ۲ صفحہ ۴۹۰ باب نزول مسیح یعنی تمہارا کیا حال ہوگا اس وقت جبکہ ابن مریم تم میں نازل ہوگا اور وہ تم ہی میں سے ایک امام ہوگا دوسری حدیث۔

(۱۸۵) قال لایزداد الامر الا شدة ولا الدنیا الا ادبارا ولا الناس الا شحا ولا تقوم الساعة الا علی شرار الناس ولا المہدی الا عیسی بن مریم نزول ابن مریم ابن ماجہ جلد ۲ صفحہ ۲۵۷ یعنی فرمایا رسول اللہ نے کہ ہر کام میں زیادتی ہو جائیگی جس سے دنیا میں خرابی اور آدمیوں (دیوبندیو ںمیں اور یہودی صفت مولویوں میں) بدبختی پھیل جائیگی اور قیامت شریر آدمیوں (یعنی علماء شر من تحت ادیم السماء اس وقت کے مولوی آسمان کے نیچے سب سے بدتر مخلوق ہوگی) پر قایم ہوگی اور مہدی سوائے عیسیٰ ابن مریم کے کوئی نہیں۔

یہ دو حدیثیں سنا کر اب آپ سے دریافت کرتا ہوں کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد تو کوئی نبی آتا ہی نہیں پھر یہ بخاری اور ابن ماجہ تمہارے منہ میں کیا دے رہی ہیں۔ ڈوب مرو بدبختو خود تو گمراہ ہوئے گئے بھولے بھالے مسلمانوں کو بھی گمراہ کرتے ہو۔ بولو انپر بھی ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں فتویٰ شایع کرو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حضرت عیسیٰ تو آئیں گے مگر ان پر ایمان لانا ضروری نہیں۔ سہ

علم آں بود کہ نور فراست رفیق اوست
ایں علم تیرہ را بہ پشیز سے نخرم

بائیسویں آیت

یا ایہا الذین امنوا امنوا باللہ ورسولہ والکتب الذی نزل علی رسولہ والکتاب الذی انزل من قبل (اخیر سورۃ نساء پ ۵)

ترجمہ۔ اے ایمان لانے والو ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کی کتاب پر جسکو نازل کیا اپنے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور اس کتاب پر جو نازل کی پہلے سے۔

جواب

اس آیت سے بھی ہرگز یہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا دیوبندی کٹ ملا نے پھر وہی مضمون پیش کر دیا حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۱۸۶) وما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب او یرسل رسولا فیوحی باذنہ ما یشاء انہ علیم حکیم پ ۲۵ ع ۴

ترجمہ۔ اور نہیں تاب کسی آدمی کو کہ کلام کرے اس سے اللہ مگر بذریعہ وحی یا پردے کے

پیچھے سے یا بھیجے فرشتہ پیغام لانیوالا تو وہ وحی بھیجتا ہے اذن سے جو چاہتا ہے تحقیق وہ بلند مرتبہ اور حکمت والا ہے بھیجے رسول تا آپ تو فرمارہے تھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی وحی بھی اگر کوئی ہوتی تو اس کا ذکر قرآن میں ہوتا اب دیکھیے کہ یہ قرآن کی آیت ہے اور یرسل رسولا سے قیامت تک نزول جبریل ثابت ہو رہا ہے کیونکہ یرسل صیغہ مضارع ہے جو حال اور استقبال دونوں کے واسطے آتا ہے اگر آئندہ وحی نازل نہیں ہونی تھی تو اللہ تعالیٰ نے مضارع کا صیغہ کیوں استعمال کیا؟ اور اسی طرح فیوحی باذنہ ما یشاء کیوں فرمایا پھر دیکھئے دوسری دلیل یہ ہے کہ۔

(۱۸۷) ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیہم الملٰئکۃ پ ۲۴ ع ۱۸

ترجمہ تحقیق جنہوں نے کہا کہ رب ہمارا اللہ ہے اور پھر اسپر مضبوط رہیں گے تو اللہ تعالیٰ کے انپر فرشتہ نازل ہوتے رہیں گے اس آیت سے یہ ثابت ہوا کہ جو لوگ اسپر قایم رہیں گے انپر اللہ تعالیٰ فرشتے نازل کرتا رہے گا۔

(۱۸۸) الحمد للہ فاطر السموات والارض جاعل الملٰئکۃ رسلا پ ۲۲ ع ۱۳

ترجمہ ـ سب تعریف واسطے اللہ کے ہے پیدا کرنے والا آسمانوں اور زمین کا اور بنانیوالا فرشتوں کو پیغامبر دوسری آیت سے یہ ثابت ہوا کہ فرشتوں کا کام پیغام پہنچانا ہے۔

(۱۸۹) ما ننزل الملٰئکۃ الا بالحق پ ۱۴ ع ۱ ـ ترجمہ ـ نہیں نازل کرتے ہم فرشتوں کو مگر ساتھ حق کے۔

(۱۹۰) ینزل الملٰئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الٰہ الا انا فاتقون پ ۱۴ ع ۷ ـ ترجمہ ـ اتارتا ہے فرشتوں کو ساتھ حکم اپنے کے جسپر وہ چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اس لئے کہ ڈرا دے ـ پس جو شخص اس سے انکار کرتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی پر فرشتہ نازل نہیں ہوگا وہ مذکورہ بالا قرآن کے حکم خلاف کرتا ہے اور اس کا دشمن اللہ کا ہے اور وہ پکا کافر ہے۔

(۱۹۱) من کان عدوا للہ وملٰئکتہ ورسلہ وجبریل ومیکال فان اللہ عدو للکفرین پ ۱ ع ۱۲ ـ

ترجمہ ـ جو ہو دشمن اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کے رسولوں اور جبریل و میکائیل کا پس یقیناً اللہ دشمن ہے ایسے کافروں کا ـ دشمن کے یہ معنی ہیں کہ جبریل کا آنا انبیاء کا آنا اس کو گوارا نہیں ہے ـ محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرمارہے ہیں کہ

(۱۹۲) قال یوشک من عاش منکم ان تلقی عیسی بن مریم اماما مہدیا وحکما

مسند احمد حنبل جلد ۲ صفحہ ۴۱۱ یعنی فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قریب ہے
کہ جو شخص تم میں سے زندہ رہا عیسیٰ ابن مریم سے ملاقات کرے گا جو امام مہدی بھی ہوگا
اور حکم عدل بھی ہوگا صلیب کو توڑے گا اور خنزیر کو قتل کرے گا فرمایئے جب کوئی آنیوالا
ہے تب ہی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اب بھی اگر تمہاری سمجھ میں نہ آوے
اللہ تمہیں سمجھائیگا۔

بقیہ عربی صفحہ ۱۳۰۔ عدلا فیکسر الصلیب ویقتل الخنزیر الخ

گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمہ آفتاب را چہ گناہ

اگر دوز روشن میں بھی چمگادڑ کو کچھ نظر نہ آئے تو اس میں آفتاب کا کیا قصور ہے۔

تیئسویں آیت

امن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل امن باللہ وملئکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ الآیہ

سورۃ بقر پ ۳۔ ترجمہ۔ ایمان لائے رسول اسپر جو کہ
اترا اس کی طرف اس کے رب کی طرف سے اور مسلمان سب ایمان لائے اللہ تعالیٰ پر اور اس
کے ملائکہ پر اور اس کی کتابوں پر اور اس کے رسولوں پر کہ ہم تفریق نہیں کرتے درمیان کسی کے
اس کے رسولوں میں سے

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ظاہر ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا آپ تو اس آیت میں بھی ثابت نہ کر سکے لیجئے ہم بتاتے ہیں کہ نبی ضرور آئیں گے چنانچہ۔

(۲۴۹) کان الناس امۃ واحدۃ فبعث اللہ النبیین مبشرین ومنذرین
وانزل معہم الکتب لیحکم بین الناس فیما اختلفوا فیہ پ ۲
اس آیت سے معلوم ہوا کہ نبی کے آنیکی غرض ڈرانا اور بشارت دینا اور اختلاف مٹانا ہوتی
ہے اب دنیا میں اگر اختلاف ہوگیا ہے تو نبی کے آنیکی ضرورت ہے ورنہ نہیں اس سے یہ
ثابت ہوا کہ جس طرح تمام انبیاء کی اتنی امت واحد ہیں اسی طرح تمام نبی بھی واحد
ہیں اور ان میں لانفرق بین احد من رسلہ تفریق کرنی جائز نہیں قرآن شریف میں کسی جگہ
حضرت موسیٰ کی مثال دیکر بتایا ہے کہ اے امت محمدیہ تم موسیٰ کی طرح نبی کا انکار
نہ کرنا کہیں عیسیٰ کی مثال دے کر کہیں یوسف کی مثال دے کر تعلیم دی بلکہ اس کے ساتھ

فرعون کی بیوی اور نوح کی بیوی کی مثالیں دیں جو ہم آگے تحریر کرتے ہیں اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی بتا دیں گے کہ نبیوں کا سلسلہ برابر جاری ہے غور سے سنو۔

(۱۹۴) اللہ تعالیٰ نے کافروں کو نوحؑ اور لوطؑ کی بیویوں سے مشابہت دی ہے دیکھو پ۲۸ ع۲۶۔

(۱۹۵) مومنوں کو فرعون کی بیوی کی مشابہت دی ہے اور مریم بنت عمران سے دیکھو پ۲۸ ع۲۶۔

ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے ابو بکر اور عمر کیا تمہیں خبر نہ دوں کہ تمہاری مماثلت فرشتوں اور انبیاء سے ہے؟ اے ابو بکر تو فرشتوں میں میکائیل فرشتہ کا مثیل ہے جو اللہ کی رحمت نازل کرتا ہے اور انبیاء میں تیری مماثلت ابراہیمؑ سے ہے جب اس کی قوم نے اس کی تکذیب کی تو ابراہیم نے کہا کہ جس نے میری پیروی کی وہ مجھ سے ہے اور جس نے میری نافرمانی کی تو غفور الرحیم ہے جسے چاہے بخشے اور اے عمر تو فرشتوں میں جبریل کا مثیل ہے جو شدت الخ یہ پہلے لکھا جا چکا ہے۔ اس حدیث سے یہ ثابت ہے کہ جس طرح انبیاء بنی اسرائیل میں ایک وقت میں کئی کئی نبی موجود رہا کرتے تھے اسی طرح اللہ تعالیٰ امت محمدیہ میں ہمیشہ متعدد نبی پیدا کرتا رہے گا کہاں ہیں؟ وہ ختم نبوت کے قایل کہاں ہیں؟ وہ نبوت کو لعنت سمجھ کر اس سے بھاگنے والے کہاں ہیں نبوت کو مصیبت سمجھ کر خیر الامم کو محروم کرنے والے کیا ان کے پاس اس قدر دلائل کے سامنے کوئی کمزور سا استدلال بھی موجود ہے؟ لما وقع لشیخنا حین قیل انت عیسی بن مریم فید اوئیہ۔ فتوحات مکیہ جلد اول صفحہ ۱۹۹۔ یعنی جیسا کہ ہمارے شیخ کے ساتھ واقعہ ہوا جبکہ لوگوں نے انہیں کہا کہ آپ عیسیٰ ابن مریم ہیں اس کا علاج کریں۔ سنا آپ نے نہ صرف عیسیٰ کہا گیا بلکہ عیسیٰ ابن مریم کہا گیا غرضیکہ ان اقوال سے اس قدر واضح ہو گیا ہے کہ نبی کا آنا بند نہیں پھر خدا جانے کیوں اس نعمت کا انکار کر کے ہمارے مسلمان بھائی خوش ہوتے ہیں؟ جبکہ اللہ تعالیٰ صاف فرما رہا ہے۔

(۱۹۶) وان من امۃ الا خلا فیہا نذیر یعنی ہر قوم میں ہم نے ڈرانے والا بھیجا یہ بھی ایک مقررہ قانون ہے اور آیت

(۱۹۷) ولا تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کے ماتحت قانون ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے جو قوانین

ہیں ان میں تبدیلی نہیں ہوا کرتی اس لئے یہ کیونکر مان لیا جائے کہ انسان پیدا ہوتے ہیں گناہ پیدا ہوتے ہیں پھر نبی کیوں آنے بند ہو سکتے ہیں۔ البتہ اگر مولانا یہ ثابت کر دیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد گناہ پیدا ہونے بند ہو گئے تو البتہ مجبوراً یہ مان لینا پڑے گا کہ نبی کے آنے کی بھی اب ضرورت نہیں رہی اگر گناہ کا سلسلہ جاری ہے تو پھر کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ نبی کے آنیکی ضرورت نہ رہے۔

(۱۹) کذلک یبین اللہ لکم الایاتہ لعلکم تتفکرون ۔ پ ۳ ع ۷ لہ۔

ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے آیتیں تاکہ تم سوچو۔

چوبیسویں آیت

والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون اولئک علی ھدی من ربہم واولئک ھم المفلحون ۔ ابتدائے سورۃ بقر

ترجمہ۔ اور جو ایمان لائے ہیں اس وحی پر جو اتری تجھ پر (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور جو وحی کہ اتری تجھ سے پہلے اور آخرت کو وہ یقین جانتے ہیں انہوں نے پائی ہے راہ اپنے رب کی اور وہ ہی مراد کو پہنچے ہیں۔

جواب

اس آیت سے نبی آنیکی ممانعت ظاہر نہیں ہوتی جسطرح آیت میں وحی کا لفظ نہیں اور وحی کا لفظ آپنے بڑھا لیا اسی طرح آخرت کے معنی آخر کے کرے جو اس کے اصل معنی ہیں یہاں بھی وحی کا لفظ بڑھا لیجئے۔

کیونکہ اس جگہ وبالیوم لاخر نہیں بلکہ صرف آخر ہے یعنی تین زمانوں کا اللہ تعالیٰ ذکر فرمایا ہے حال ماضی اور آخر (مستقبل) یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد میں جو نازل ہوگا جب اس طرح آپ اس آیت کے معنی کریں گے تو آخر کے معنی صرف آخر ہی نہیں بلکہ جو خاتم کے معنی ہیں وہی آخر کے ہیں یعنی افضل مثال کے طور پر ہم نے متعدد احادیث میں آخر کا استعمال دکھلایا ہے اور اس کے علاوہ ہمارے ہاں بھی شعراء استعمال کرتے ہیں مثلاً ڈاکٹر سر محمد اقبال کہتا ہے

چل بسا داغ آہ میت اسکی زیب دوش ہے
آخری شاعر جہاں آباد کا خاموش ہے

بانگ درا صفحہ (۹۰) دیکھئے اس شعر میں علامہ اقبال نے داغ کو دہلی کا آخری شاعر کہا ہے حالانکہ دہلی میں اس وقت تک ہزاروں شاعر موجود ہیں اس نظم میں خود ڈاکٹر سر محمد اقبال فرماتے ہیں ؎

اٹھ گئے ساقی جو تھے مے خانہ خالی رہ گیا
یادگار بزم دہلی ایک حالی رہ گیا...

اس سے معلوم ہوگیا کہ وہ مقرر ہے کہ شاعر موجود ہے آپ کے باطل عقیدہ کا یہ آیت قلع قمع کردے گی اس پر ہم مفصل پہلے بحث کر چکے ہیں مگر تاہم ایک آیت ہم بھی پیش کئے دیتے ہیں

(۱۹۹) وما کنا معذبین حتی نبعث رسولا (سورۃ بنی اسرائیل)

یعنی عذاب کبھی نہیں آتا جب تک نبی مبعوث نہ ہووے دیکھا مولانا یہ ایک اللہ تعالیٰ کا ان مٹ قانون ہے اور موجودہ وقت میں جب متعدد عذاب نازل ہو رہے ہیں انکی نظیر تاریخ عالم میں نہیں ملتی نوح طوفان لوط کے زمانہ کا عذاب غرضیکہ ہر نبی کے زمانہ کا عذاب اس وقت موجود ہے مگر آپ کے آنکھیں ہوتیں تو آپ دیکھتے اگر عذاب آ رہے ہیں تو نبی بھی ضرور آیا ہے

(۲۰۰) کذلک یبین اللہ لکم اٰیٰتہ لعلکم تھتدون پ ۲ ع ۲۶

ترجمہ۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے اپنی آیتیں تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

پچیسویں آیت

وما انزلت مصدقا لما معکم (سورۃ البقر)

ترجمہ۔ ایمان لاؤ اس وحی پر جو ہم نے نازل کی ہے تصدیق کرنے والی اس وحی کی جو تمہارے پاس ہے

جواب

اس میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تمہیں تو کوئی آیت ایسی ملی نہیں جو تمہارے مطلب کو پورا کرتی لو ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں

(۲۰۱) وان من قریۃ الا نحن مھلکوھا قبل یوم القیامۃ او معذبوھا عذابا شدیدا کان ذلک فی الکتب مسطورا پ ۱۵ ع ۶۔

ترجمہ۔ اور نہیں کوئی بستی میں سے مگر ہم تباہ کرنے والے ہیں اس کو پہلے دن قیامت کے یا عذاب کرنے والے ہیں اس کو عذاب سخت ہے یہ کتاب میں لکھا ہوا ہے۔ چوبیسویں آیت کے جواب میں جو آیت ہم نے لکھی ہے اس سے یہ ثابت ہوا کہ ہم اس وقت تک عذاب نازل نہیں کرتے تاوقتیکہ نبی مبعوث نہ کرلیں اور اس آیت میں یہ بتا دیا کہ ہر بستی پر ہم عذاب یا تباہی نازل کریں گے تو ثابت ہوا کہ نبی ضرور آئے گا تب ہی تو ان پر عذاب نازل ہوگا پھر اس کی تائید اس آیت سے بھی ہوتی ہے۔

(۲۰۲) وما کان ربک لیھلک القری حتی یبعث فی امھا رسولا وما کنا مھلکی

القرى الا واهلها ظلمون — سورۃ قصص یعنی اس
وقت تک اللہ تعالیٰ کسی بستی پر عذاب نازل نہیں کرتا تاوقتیکہ ان میں کوئی نبی مبعوث
نہ کرے۔ اب خدا کے لئے غور کیجئے کہ جب اللہ تعالیٰ کا یہ مقررہ قانون ہے کہ اس وقت تک
عذاب نہیں نازل کیا کرتا جب تک کسی نبی کو مبعوث نہ کرے تو پھر یہ اسقدر عذاب خلاف
وعدہ اللہ تعالیٰ کیوں نازل کر رہا ہے اور عذاب بھی ایسے جو فرداً فرداً ایک ایک نبی پر
آئے وہ تمام اس زمانہ میں جمع ہو گئے ہیں جو ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی نبوت ثابت کر سکتے ہیں

(۲۰۳) قد خلت من قبلکم سنن فسیروا فی الارض فانظر کیف کان عاقبة المکذبین
(۲۰۴) هذا بیان للناس وهدی وموعظة للمتقین — پ ۴ ع ۵۔
تحقیق گذرے پہلے تم سے طریق (گروہ) پس حالات معائنہ کرو پھر کر زمین میں کہ کیا انجام
ہوا نبیوں کے جھٹلانیوالوں کا۔ یہ بیان ہے لوگوں کیلئے اور ہدایت اور نصیحت پرہیزگاروں
کے لئے۔

(۲۰۵) یرید الله لیبین لکم ویهدیکم سنن الذین من قبلکم ویتوب علیکم
والله علیم حکیم — پ ۵ ع ۲۶۔ ترجمہ۔ چاہتا ہے اللہ کہ بیان کرے تمہارے
لئے اور بتائے تمکو راہیں ان کی جو تھے پہلے تم سے۔

چھبیسویں آیت

قل آمنا بالله وما انزل علینا وما انزل علی ابراهیم
واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط
وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ والنبیون من
ربهم لا نفرق بین احد منهم ونحن له مسلمون — سورۃ آل عمران پ ۳
ترجمہ۔ اے محمدؐ تم کہدو ہم ایمان لائے اللہ پر اور اسی وحی پر جو اتری ہم پر اور جو وحی اتری ابراہیم
پر اور اسمعیل پر اور اسحاق پر اور یعقوب پر اور اس کی اولاد پر اور جو ملا موسیٰ اور عیسیٰ کو
اور سب نبیوں کو اپنے رب کی طرف سے ہم جدا نہیں کرتے ان میں سے کسیکو"

جواب

کج فہم دیوبندی صاحب وہ کونسا لفظ ہے جس میں یہ نکلتا ہے کہ محمدؐ
صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئیگا البتہ اس سے تو یہ ظاہر ہوتا
ہے کہ یہ ایک قانون قدرت ہے کہ ہمیشہ نبی آتے رہے اسی طرح ان کے
بعد بھی نبی برابر آتے رہیں گے اگر محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبیوں کا آنا بند کر دو گے تو
تم تفریق کرنے کا فرض جاؤ گے پس تفریق مت کرنا خدا کے سب نبی یکساں ہیں۔

دیکھو تم تو اس سے نبی کی بندش نہیں ثابت کر سکے بلکہ ہم نے اسی سے نبوت کا اجرا ثابت کر دیا اور ایک آیت اور دوسری اتمام محبت کے واسطے تمہارے آگے پیش کرتے ہیں۔

(۲۰۶) انی جاعلک للناس اماما قال ومن ذریتی قال لاینال عہدی الظلمین (سورہ بقر)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں تیری ذریت میں نبی بناتا رہوں گا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی آنے بند ہو جائیں گے تو اللہ تعالیٰ کی وعدہ خلافی ثابت ہو گی اور اللہ تعالیٰ وعدہ خلاف نہیں۔

(۲۰۷) ان اللہ لایخلف المیعاد۔ ہاں یہ ضرور فرمایا کہ میرا وعدہ ظالموں کے واسطے نہیں اگر امت محمدی ظالم ہو گئی ہے تو یہ ضرور محروم ہے ورنہ اس سے وعدہ ہے اور وہ ضرور پورا ہوا۔

ستائیسویں آیت

الم تر الی الذین یزعمون انہم اٰمنوا بما انزل الیک وما انزل من قبلک الاٰیۃ

سورۃ نساء پ ۵ ع ۶۔

ترجمہ۔ کیا آپ نے ان لوگوں کو نہیں دیکھا جو دعوی کرتے ہیں کہ وہ اس کتاب پر بھی ایمان رکھتے ہیں جو آپ کی طرف نازل کی گئی اور اس کتاب پر بھی جو آپ سے پہلے نازل کی گئی؟

جواب

دیکھا ناظرین اس جگہ بھی وہی حال ہے اس آیت کے کسی لفظ سے بھی یہ ثابت نہیں ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ مگر مولانا کو اپنے دماغ کا علاج کرانے کی ضرورت محسوس نہیں ہوتی کہ وہی مرغ کی ایک ٹانگ برابر چلی جا رہی ہے۔ لو مولانا تم تو قرآن سے بھی اپنا دعوی ثابت نہ کر سکے مگر ہم سے ایک آیت سن لو جس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ نبیوں کا آنا برابر جاری ہے

(۲۰۸) ولقد ارسلنا نوحا وابراھیم وجعلنا فی ذریتھما النبوۃ والکتاب پ ۲۷ ع ۲۷۔

تحقیق ہم نے بھیجا نوح اور ابراہیم کو اور رکھی ہم نے ان کی نسل میں (ہمیشہ کے لیے) نبوت اور کتاب یہ کسی تشریح کی محتاج نہیں مگر تم جیسے کج فہم کو بتلائے دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ ہم نے ان کی نسل میں نبوت رکھی اب اگر نبوت بند ہو جائے تو ان کی نسل سے نبوت منقطع ہو گئی تو آیت غلط ہو گئی پس سنئے مولانا قیامت تک یہ آیت قرآن میں موجود رہے گی اور نبی آتے رہیں گے اور تمہارے جیسے ابلیس صفت ان کی تکذیب کرتے رہیں گے ہم ایک آیت اور سنو۔

(۲۰۹) وجعلنا للمتقين اماما پ ۱۹ ع ۴۔ حضرت موسیٰ نے دعا کی اور اللہ نے قبول کی کہ میں تجھے متقیوں کا امام بناؤں گا اگر اب حضرت رسول کریم کے بعد نبی آنے بند ہو جائیں تو امامت بھی منقطع ہو جائیگی کیونکہ سب سے بڑے متقی تو نبی ہوتے ہیں۔

(۲۱۰) یبین اللہ لکم ان تضلوا پ ۶ ع ۴۔ ترجمہ بیان کرتا ہے اللہ تمہارے لئے تاکہ تم گمراہ نہ ہو جاؤ۔

اٹھائیسویں آیت

والذین امنوا وعملوا الصلحت وامنوا بما انزل علی محمد وھو الحق من ربھم کفر عنھم سیئاتھم واصلح بالھم (ابتدا سورۃ محمد پ ۲۶)

ترجمہ۔ اور جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے اچھے عمل کئے اور وہ اس وحی پر ایمان لائے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل کی گئی اور وہ ان کے رب کے پاس سے امر واقعی ہے اللہ تعالیٰ ان کے گناہ ان پر سے اتار دے گا اور ان کی حالت اچھی رکھے گا۔

جواب

اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ معلوم ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں پیدا ہوگا اگر آپ اس آیت کو سورۃ نور کی اس آیت کے ساتھ ملا کر پڑھ لیں تو پھر اسی آیت سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی کا آنا ثابت ہو جائیگا وعد اللہ الذین امنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی

یعنی وعدہ کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ جو تم میں سے ایمان لائے اور نیک عمل کئے کہ ضرور ضرور انہیں زمین میں اسی طرح خلیفہ بنائیں گے جس طرح تم سے پہلے خلیفہ بناتے رہے جو دین کو تازہ کرے گا چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی اپنی زبان فیض ترجمان میں اس آیت کی تائید اس طرح فرماتے ہیں۔ ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لھا دینھا ابو داؤد نے اس حدیث کو نقل کیا ہے کہ بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے شروع اس امت میں سے ایک ایسے شخص کو مبعوث کرتا رہیگا جو ان کے لئے دین کو تازہ کرے گا ایک قرآنی آیت اور ایک حدیث نے تمہارے عقائد باطلہ کی بخوبی قلعی کھول دی اس ۲۸ ویں آیت کو پہلی آیت نمبر ... کے ساتھ ملا لیجئے۔

(۲۱۱) الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالھم یعنی جن لوگوں نے انکار کیا اور روکا راہ خدا سے لوگوں کو خدا نے ان کے عمل یہ تو تمہارے حق میں ہے تم نے ہی نبی کا انکار کیا اور لوگوں کو راہ خدا

سے روکا اور ۲۸ ویں آیت سے اگلی آیت بھی پڑھ لو۔

(۲۱۲) ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل وان الذین امنوا اتبعوا الحق من ربهم کذلک یضرب للناس امثالهم

ترجمہ۔ یہ اس لئے کہ وہ (دیوبندی) لوگ جو انکار کرتے ہیں پیروی کی انہوں نے باطل کی اور یہ (احمدی) لوگ جو ایمان لائے پیروی کی انہوں نے حق کی رب اپنے سے۔ اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کے لئے۔ اب مولانا انصاف کرو کہ انکار کرنے والا کون ہے احمدی یا دیوبندی بس جو منکر ہے وہ باطل پر ہے جو ایمان لایا ہے وہ حق پر ہے

انتیسویں آیت

یاایها الناس قد جاءکم الرسول بالحق من ربکم فامنوا خیرا لکم — سورۃ النساء ع ۲۴ پ ۶

ترجمہ۔ اے لوگو تمہارے پاس رسول آچکا حق بات لے کر تم ایمان لاؤ تمہارے لئے بہتر ہوگا۔

جواب

اس آیت سے تمہارا مطلب تو ثابت ہوا نہیں البتہ ہمارا مطلب یہ نکلا کہ حق بات یہ کہ جو کچھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم لائے ہیں اس پر اے دیوبندیو تم بھی ایمان لے آؤ تو بہتر ہوگا۔

(۲۱۳) ولقد اتینا بنی اسرائیل الکتاب والحکم والنبوۃ ورزقنٰهم من الطیبٰت وفضلنٰهم علی العالمین

(۲۱۴) ھذا بصائر للناس وھدی ورحمة لقوم یوقنون ۱۸۶ پ ۲۵

ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق دی ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب اور حکم اور پیغمبری اور رزق دیا ہم نے ان کو پاکیزہ چیزوں سے اور بزرگی دی ہم نے ان کو جہانوں پر۔ ۔ ۔ ۔ ۔ یہ نصیحتیں ہیں اور یہ آیتیں ہیں اور رحمت ہے اس قوم کے لئے اور ان لوگوں کے لئے جو ان خدا کی باتوں پر یقین کرتے ہیں مولانا آپ تو خدا کی باتوں پر یقین نہیں رکھتے مگر نہیں کوئی اہل یقین ان نشانیوں سے ہدایت اور رحمت خدا کی حاصل کر سکے اس لئے بتلا دیتا ہوں کہ بنی اسرائیل کو اللہ تعالیٰ نے رزق نبوت کتاب ہمیشہ کے واسطے دی جو لوگ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آئے نبوت اور کتاب وغیرہ تو العلماء اور ورثۃ الانبیاء کے مطابق ہمیشہ ان کے پاس رہے گی اور جو یہود ان پر ایمان نہیں لاتے انہیں صرف رزق باقی رہ گیا ہے یہ ایک پیشگوئی ہے کہ یہود ہمیشہ دولتمند رہیں گے چنانچہ آج ہر جگہ یہود بہت مالدار ہیں

(۲۱۵) وما کان اللہ لیضل قوماً بعد اذ ھدٰھم حتی یبین لھم ما یتقون پ ۱۱ ع ۳۶-
ترجمہ - اور نہیں اللہ کہ گمراہ ٹھیرا دے کسی قوم کو بعد اس کے کہ جب ہدایت کی ان کو یہاں تک
کہ بیان کردے ان کو وہ باتیں جس سے کہ وہ بچیں -

(۲۱۶) الم تروا ان اللہ سخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض واسبغ علیکم
نعمہ ظاھرۃ وباطنۃ پ ۲۱ ع ۱۲-
ترجمہ - کیا نہیں دیکھا تونے اے انسان کہ اللہ نے مسخر کر دیا ہے تمہارے لئے سب کچھ جو کچھ
زمین و آسمان میں موجود ہے اور تمام ظاہر و باطن جس قدر نعمتیں ہیں وہ تمہیں عطا کر دیں کیا زمین
و آسمان کی نعمتوں میں نبوت شامل نہیں اور ظاہر و باطن کی نعمتوں میں رسالت شامل نہیں
جو ہمیں اللہ تعالیٰ نے دی ہیں کس قدر صریح آیت ہے اسی سلسلہ میں دو آیت آگے اللہ تعالیٰ
فرماتا ہے -

(۲۱۷) واذا قیل لھم اتبعوا ما انزل اللہ قالوا بل نتبع ما وجدنا علیہ اٰباءنا
ترجمہ - اور جب کہا جاتا ہے ان کو کہ پیروی کرو اس چیز کی جو اتاری ہے اللہ نے (قرآن) تو کہتے
ہیں کہ بلکہ پیروی کریں گے ہم اس چیز کی کہ پایا ہم نے اوپر اس کے باپوں اپنے کو -

(۲۱۸) اولو کان الشیطٰن یدعوھم الیٰ عذاب السعیر پ ۲۱ ع ۱۲-
ترجمہ - خواہ ان کے باپوں کا عقیدہ شیطان کا ہی بلانا دوزخ کی طرف کیوں نہ ہو - چنانچہ آج
احمدیوں کے سوا باقی ہر فرقہ کا یہی کام ہے کہ قرآن کو چھوڑ رکھا ہے اور دوسری کتابوں پر عقیدہ
رکھتے ہیں اور انہی کے اختلافات کو قرآن و حدیث سے زیادہ تصور کرتے ہیں سوائے ان چند
فرقوں کے جو احادیث کو مقدم مانتے ہیں مگر جو لوگ احادیث پر عمل کرتے ہیں وہ بھی قرآن کو مقدم
نہیں رکھتے بلکہ قرآن کو احادیث کے ماتحت رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ قرآن کی اصل تعلیم مٹ گئی
گو زبانی دعویٰ بہت کچھ کرتے ہیں مگر وہ صرف دعویٰ ہی دعویٰ ہے -

بیسویں آیت

یاایھا الناس قد جاءکم برھان من ربکم وانزلنا الیکم نوراً مبیناً فاما الذین اٰمنوا باللہ واعتصموا بہ فسیدخلھم فی رحمۃ منہ وفضل پ ۶ ع ۲۲-

ترجمہ - اے لوگو تم کو پہنچ چکی تمہارے رب کی طرف سے سند (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور اتاری
ہم نے تم پر روشنی واضح (یعنی قرآن مجید) جو ایمان لائے اللہ پر اور اس کو مضبوط پکڑا تو ان
کو داخل کرے گا اپنی مہر میں اور فضل میں -

جواب

خدا کے لیے ناظرین اس دیوبندی کا علاج کرائیں اس آیت کے کسی لفظ سے ثابت ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا غنیمت ہے کہ آپ نے ختم نبوت کی دلیل میں قل ھو اللہ نہیں پیش کردی اس سے اوپر والی آیت میں بھی پڑھ کر دیکھ لو: اللہ تعالیٰ نے کتاب نور فضیلت نبوت وغیرہ بنی اسرائیل کو بھی دی تھی مگر ان کے بعد بھی نبوت کا سلسلہ جاری رہا پھر یہ کس طرح مان لیا جائے کہ اب نبی نہیں آئیں گے تو دیکھو ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں جو نہایت صراحت سے یہ ظاہر کر رہی ہے کہ نبیوں کا سلسلہ باقی ہے

(۲۱۹) ولقد نادنا نوحًا فلنعم المجیبون ونجینہ واھلہ من الکرب العظیم وجعلنا ذریتھم الباقین وترکنا علیہ فی الاٰخرین سلام علیٰ نوح فی العٰلمین انا کذلک نجزی المحسنین پ ۲۳ ع ۷۔ اور البتہ تحقیق پکارا ہم کو نوحؑ نے تو البتہ بہت اچھے جواب دینے والے تھے ہم اور نجات دی ہم نے اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو بڑی مصیبت سے اور رکھا ہم نے اس کی اولاد کو باقی اور چھوڑا ہم نے اس پر پچھلوں میں سلامتی ہو نوح پر تمام جہانوں میں۔ اگر حضرت نوح کے بعد نبوت کا سلسلہ بند ہو جاتا تو تمام جہانوں میں ان کو سلامتی نہیں رہتی جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم تک نبوت کی سلامتی سے نوح کی سلامتی تھی اسی طرح آج بھی سلسلہ جاری رہے تو نوح کی سلامتی ہو سکتی ہے پس ظاہر ہوا کہ تمام انبیاء کی سلامتی کا قرآن میں جو بار بار ذکر ہے اس سے بھی واضح ہوتا ہے کہ نبوت جاری ہے نہ کہ بند ہو گئی۔

(۲۲۰) یعظکم اللہ ان تعودوا لمثلہ ابدًا ان کنتم مؤمنین

(۲۲۱) ویبین اللہ لکم الاٰیٰت واللہ علیم حکیم پ ۱۸ ع ۶۔

ترجمہ۔ نصیحت کرتا ہے اللہ اس سے کہ پھر نہ کرو تم ایسا کام کبھی بھی اگر ہو تم ایمان والے اور بیان کرتا ہے اللہ واسطے تمہارے نشانیاں اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے۔

اکتیسویں آیت

قد جاءکم من اللہ نور و کتٰب مبین یھدی بہ اللہ من اتبع رضوانہ سبل السلام پ ۶ ع ۷۔

ترجمہ۔ تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی اور کتاب مبین (یعنی قرآن) جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے سلامتی کے راستہ کی ان کو جو تابع ہوئے اس کی رضامندی کے۔

جواب وہی بے معنی بات ہے کہ اس شخص میں غیرت بھی ہے یا نہیں یا یہ شخص خیال کر رہا ہے کہ کیا کا گڑھے جس کی آواز کسی کو نہیں پہنچے گی کتاب چھاپ رہا ہے اور غیر متعلق آیات لکھ کر اپنی علمی پردہ دری کرنے کے سوا اور کیا نتیجہ نکل سکتا ہے کچھ اشارہ کنایہ اس میں اگر ہوتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس وجہ سے نبوت ختم ہو گئی تو خیر ایک بات بھی تھی لو دیکھو امکان نبوت اس آیت سے کس قدر واضح طور پر ظاہر ہو رہا ہے۔

(۲۲) وجعلنها وابنها اٰية للعالمين ان هذه امتكم امة واحدة وانا ربكم فاعبدون وتقطعوا امرهم بينهم كل الينا راجعون .... وحرام على قرية اهلكنها انهم لا يرجعون حتى اذا فتحت ياجوج وماجوج الخ پ۱۷ ع۷

یعنی ہم نے مریم صدیقہ اور اس کے بیٹے حضرت مسیح کو تمام جہانوں کے واسطے نشان بنا دیا۔ اور یہ تحقیق یہ تمام امت ایک ہی امت ہے یعنی آدم سے تا ایندم اور میں تمہارا رب ہوں اس لئے میری عبادت کرو مطلب یہ کہ ہر نبی کا کام صرف میری وحدانیت اور میری ہستی منوانا ہوتا ہے اس لئے جو کوئی تمہیں میری شریعت بتلائے اسپر مت لڑنا جھگڑنا تمام انبیاء ایک ہی گروہ سے شروع ہوتے ہیں اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے تم نے اپنے کام کو مگر آخر تم سب ہماری طرف جمع ہو کر آجاؤ گے اور حرام کر دیا ہے اس بستی کو کہ جس کو ہم نے برباد کر دیا وہ نہیں لوٹیں گے مگر اس وقت جبکہ یاجوج ماجوج کھولے جائیں گے اس سے معلوم ہوا کہ جب حضرت مسیح موعود مبعوث ہوں گے اس وقت یہ تمام امتیں پھر یکجا ہو جائیں گی تفاسیر اور احادیث میں اس کے متعلق مفصل ذکر ہے کہ حضرت عیسیٰ موعود کی بعثت کی طرف اس میں اشارہ ہے پس اس جگہ بھی نبی کا آنا ظاہر ہو رہا ہے

بتیسویں آیت قد جاءكم من الله نور وكتاب مبين يهدي به الله من اتبع رضوانه سبل السلام الاٰية۔ پ۶ ع۷۔

ترجمہ۔ تمہارے پاس آئی اللہ کی طرف سے روشنی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور کتاب مبین یعنی قرآن جس سے اللہ تعالیٰ ہدایت کرتا ہے سلامتی کے راستہ ان کو تابع ہوئے اس کی رضامندی کے

جواب اس آیت میں بھی کوئی ذکر نہیں کہ اب کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا بلکہ اس کے برعکس نواس بن سمعان والی حدیث جو مسلم میں درج ہے کہ حضرت مسیح موعود کو اس میں چار مرتبہ نبی اللہ کہا ہے اور پھر مسیح ناصری جنکو حضرت کے ساتھ معنوں نے آسمان پر دیکھا ہے معراج میں ان کا حلیہ میں گھونگر والے بال

اور سرخ رنگ بتایا ہے اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے جو حضور نے مسیح کو دیکھا ہے تو اس کا حلیہ الگ بتایا ہے کہ وہ گندمی رنگ اور سیدھے بال والے ہیں جس سے صاف معلوم ہوتا ہے مسیح ناصری ایک اور سے تھے اور آنے والا ایک اور شخص ہے جس کی امامکم منکم تشریح کرکے بتا رہا ہے کہ وہ اس امت میں ہی سے ایک شخص پیدا ہوگا۔ پھر لو عاش ابراھیم لکان صدیقا نبیا والی حدیث جو بے حد مشہور ہے محتاج نقل نہیں ہے یہ صاف ظاہر ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میرا بیٹا ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور نبی ہوتا یہ نہیں فرمایا چونکہ نبوت میرے بعد نہیں اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کو وفات دی ہاں اگر محمد صلعم یہ فرماتے کہ ہر نبی کا بیٹا چونکہ نبی ہوا کرتا ہے اس لئے میرا بیٹا زندہ رہتا تو اس کا نبی ہونا لازمی تھا اور میرے بعد نبوت کسی کو نہیں مل سکتی اس لئے اللہ نے ابراہیم کو وفات دے دی۔

تیتیسویں آیت

فالذین اٰمنوا بہ وعزروہ ونصروہ واتبعوا النور الذی انزل معہ اولٰئک ھم المفلحون اعراف پ ۹ ع ۱۸

ترجمہ۔ پس جو لوگ آپ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے اور جنہوں نے آپ کی رفاقت اور مدد کی اور تابع ہوئے اس نور فرقان کے جو اس کے ساتھ اترا ہے وہی مراد کو پہنچے ہیں۔

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں نبوت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے نبی کی بندش ہو مگر ہم اجرار نبوت پر ایک دلیل پیش کرتے ہیں ہمیں امید ہے کہ ناظرین اس چودھویں صدی کے مولوی کے قول کے مقابلہ میں اس قول کو سر اور آنکھوں پر جگہ دیں گے حضرت ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں قولوا خاتم الانبیاء ولا تقولوا لا نبی بعدی (در منثور جلد ۵ صفحہ ۲۰۴ نیز اس حدیث کو ابن قتیبہ نے تاویل الاحادیث میں بھی درج کیا ہے اور اس جگہ حضرت مغیرہ ابن شعبہ سے روایت ہے) یعنی یہ تو کہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین ہیں یہ نہ کہو کہ حضور کے بعد نبی نہیں اس حدیث کو آپ سے بہتر سمجھنے والے حضرت محمد طاہر صاحب اپنی کتاب مجمع البحار الانوار میں صفحہ ۸۵ پر تحریر فرماتے ہیں اور لا نبی بعدی مسیح شرعیہ یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا مقصود لا نبی بعدی سے یہ ہے کہ آپ کے بعد کوئی نبی تشریعی نہیں ہے والحمد ہیں سمجھے مولانا خاتم النبین کے معنی؟ پھر دیکھئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۳۴) ان الارض للہ یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین

پ ۹ ع ۵ - تحقیق زمین اللہ کے لئے ہے وارث کرتا ہے اس کا جس کو چاہے اپنے بندوں سے متقیوں کا اچھا انجام ہوا کرتا ہے یعنی وارث کس کو کہتے ہیں جانتے ہو؟ نہیں جانتے ہو تو سنو اگر دہلی کا آخری بادشاہ اچھے عمل کرتا تو اس کی اولاد ہندوستان کی وارث ہوتی اب چونکہ انہوں نے اچھے عمل نہیں کئے اس لئے وہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں اسی طرح اگر مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان پر چلیں گے تو ان کو بھی نبی صدیق شہید صالح بنایا جائے گا ورنہ نہیں اور بس۔

(۴۲۲) قال عیسی ربکم ان یھلک عدوکم و یستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون پ ۹ ع ۵ - قریب ہے رب تمہارا کہ ہلاک کرے تمہارے دشمن کو اور خلیفہ بنائے تمکو زمین میں پھر دیکھیں کہ تم کس طرح عمل کرتے ہو مگر افسوس یہ ہے کہ تمہارے خیال میں صرف حجام ہی خلیفہ ہے اس لئے تم لوگوں کی حجامت ہی کرنی چاہتے ہو کاش نہیں یہ بھی معلوم ہو جائے کہ خلیفہ بادشاہ کو بھی کہتے ہیں اور خلیفہ نبی کو بھی قرآن میں کہا گیا ہے۔

چونتیسویں آیت

فامنوا باللہ ورسولہ النبی الامی الذی یومن باللہ وکلمتہ واتبعوہ لعلکم تھتدون
اعراف پ ۹ ع ۱۹۔

ترجمہ۔ ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے بھیجے ہوئے نبی امی پر جو ایمان لاتا ہے اللہ پر اور اس کے سب کلام پر اور اس کے تابع ہو جاؤ تو شاید تم ہدایت پاؤ۔

جواب

اس جگہ بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس میں یہ لکھا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں ہو سکتا دیکھو ہم تمہیں بتائیں کہ نبی آسکتے ہیں چنانچہ امام شعرانی کتاب الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ میں فرماتے ہیں کہ قولہ صلی اللہ علیہ وسلم لانبی بعدی ولا رسول المراد بہ لا مشرع بعدی یعنی آنحضرت ؐ کی حدیث لانبی بعدی سے یہ مراد ہے کہ آپ کے بعد کوئی شریعت لانیوالا نبی نہیں آسکتا۔

پینتیسویں آیت

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ ورسولہ الاٰیۃ انفال پ ۹ ع ۱۷
ترجمہ۔ اے ایمان والو حکم پر چلو اللہ کے اور اس کے رسول کے

جواب ہمیشہ

اس میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے نبوت کا منقطع ہونا ثابت ہوسکے
پس مولانا سورۂ انعام کا دسواں رکوع پڑھو جہاں اللہ تعالیٰ بہت
سے انبیاء کا نام لے کر فرماتا ہے کہ ۔

(۲۵) فبھداھم اقتدہ ۔ پس تو ان کی ہدایت کی پیروی کر اس سے ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان تمام انبیاء کی اقتدا کے واسطے جو ارشاد فرمایا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی آتے رہیں گے چنانچہ تفسیر بیضاوی نے ختم کے معنی کتم کئے ہیں یعنی البلاغ الآخر کسی چیز کے کمال کو انتہا تک پہنچا دینا اسی طرح تفسیر کشاف نے لکھا ہے اور فتوی لکھتا ہے مجازاً مبالغہ کے طور پر کہا گیا ہے چنانچہ ابو البقاء اپنی کلیات میں لکھتے ہیں کہ ختم کو کتم کے معنوں میں لینا چاہیے کیونکہ حضور اپنے نور شریعت سے سائر الانبیاء ہیں جیسے آفتاب اپنے نور سے ستاروں کی روشنی کو چھپا دیتا ہے اسی طرح اکمال شریعت نے تشریعی نبوت کی ضرورت باقی نہیں رکھی یہی قول ابن شہاب کا ہے سمجھے مولانا؟ لو ہم سے ایک اور دلیل سن لو۔

(۲۶) اذ قال عیسی بن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدق لما بین یدی من التورٰیۃ ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد پ ۲۸ ۔

ترجمہ ۔ اور جس وقت کہا عیسیٰ بن مریم نے کہ اے بنی اسرائیل تحقیق میں اللہ کا رسول ہوں طرف تمہاری (امت محمدی کی طرف نہیں کہا) اور تصدیق کرنے والا ہوں اس چیز کی جو مجھ سے پہلے ہے توریت اور بشارت دینے والا ہوں ایک پیغمبر کی جو میرے بعد آئے گا (پہلے نہیں کہا) جس کا نام احمد ہوگا۔

اب مولانا آپ غور کیجئے جب حضرت عیسیٰ آنے والے ہیں اور چالیس سال دنیا میں رہیں گے تو احمد ان کے بعد ہوا یا پہلے اگر حیات مسیح کے آپ قائل ہیں اور لانبی بعدی کے بھی تو آپ ختم کے معنے کر لیجئے کس طرح صاف ہوگیا؟ الحمد للہ علی ذالک

چھبیسویں آیت

یا ایھا الذین آمنوا استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم لما یحییکم ۔ (انفال پ ۹ ۲۶ ۔

ترجمہ ۔ اے ایمان والو مانو حکم اللہ تعالیٰ کا اور رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا جبکہ بلاتے تم کو ایک کام پر جس میں تمہاری زندگی ہے ۔

جواب اس میں بھی کوئی لفظ مانع نبوت نہیں مگر دیوبندی صاحب کو خبر نہیں کیا نظر آگیا۔
(۲۲۷) قال ادخلوا فی امم قد خلت من قبلکم من الجن و الانس فی النار..... ان الذین کذبوا بایتنا واستکبروا پ ۸ ع ۱۱۔

فرمائے گا اللہ کہ داخل ہو جاؤ ان جماعتوں میں تحقیق گذریں تم سے پہلے...... تحقیق جن لوگوں نے جھٹلایا ہماری آیتوں کو اور تکبر کیا ان لوگوں کے لئے نہیں کھولے جائیں گے آسمان کے دروازہ نہ وہ داخل ہوں گے جنت میں یہاں تک کہ اونٹ داخل ہو جائے سوئی کے ناکے میں۔ اب تم ایمان سے کہو کہ تم بھی انہی لوگوں میں ہو یا نہیں نبیوں کی جھٹلانیوالی قوموں کے حال پڑھ کر بھی تم نے اپنی اصلاح نہ کی جلد دوم نامہ دانشوران حالات ابو نعیم اصفہانی میں لکھا ہے اسی طرح موید الافاضل میں درج ہے کہ فرقہ اسحاقیہ کا عقیدہ ہے کہ وہ زمین کبھی پیغمبر سے خالی نہیں رہتی مطلق نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم نہیں ہوئی'' تم سے تو یہی لوگ اچھے گذرے ہیں کچھ خوف خدا ہے تو ان سے سبق حاصل کرو۔

سینتیسویں آیت واطیعوا اللہ ورسولہ ولا تنازعوا فتفشلوا وتذہب ریحکم الانفال پ ۱۰ ع ۵۔

ترجمہ۔ اور حکم مانو اللہ کا اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپس میں نہ جھگڑو کہ نامراد ہو جاؤ اور تمہاری ہوا اکھڑ جائے گی۔

جواب اس جگہ بھی کوئی لفظ ایسا نہیں کہ نبوت بند ثابت ہو مگر لیجیے ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں جس سے تمہیں معلوم ہو جائیگا کہ نبوت ختم نہیں ہوئی
(۲۲۷) وما منعنا ان نرسل بالایٰت الا ان کذب بها الاولون پ ۱۵ ع ۶۔ اور نہیں روکا ہمیں کسی چیز نے کہ بھیجیں ہم نبی (بالآیات) مگر یہ کہ جھٹلایا تھا ان کو پہلوں نے اگر تم کہو کہ نبی کا لفظ اس جگہ نہیں تو سنو اگلی آیت
(۲۲۸) واٰتینا ثمود الناقة مبصرة فظلموا بها وما نرسل بالایٰت الا تخویفا یعنی اور دی ہم نے ثمود کو اونٹنی دلیل تو ظلم کیا انہوں نے اس پر اور نہیں بھیجتے ہم نبیوں کو (بالآیات) مگر ڈرانے کے لئے۔ چنانچہ سید شریف اپنی تعریفات میں اور شرح مواقف نے اور ملل و نحل میں ابو حفص بن ابی مقدام کا یہ عقیدہ درج کیا ہے کہ قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک رسول عجم سے مبعوث کرے گا۔ دیکھا مولانا تم کافروں سے یہ لوگ بھی اچھے ہیں کاش تمکو ان سے سبق حاصل ہوتا۔

اڑتیسویں آیت

یاایھا النبی حسبک اللہ ومن اتبعک من المؤمنین
سورۃ انفال پ ۱۰ ع ۸۔

ترجمہ۔ اسے نبی کافی ہے اللہ آپ کو اور ان مسلمانوں کو جو آپ کا اتباع کریں۔

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ مانع نبوت نہیں مگر دیکھو یہ ہے امکان نبوت (۲۲۹) افمن کان علی بینۃ من ربہ ویتلوہ شاھد منہ ومن قبلہ کتاب موسےٰ اماما ورحمۃ پ ۱۲ ع ۲۔

ترجمہ۔ یعنی پس آیا جو شخص ہو دلیل پر رب اپنے سے اور پیچھے آتا ہے اس کے ایک شاہد اس کی طرف سے اور پہلے اس سے ایک کتاب ہے موسیٰ کی پیشوا اور رحمت۔

یہ بھی ایک قانون قدرت قاعدہ کلیہ کے طور پر اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ جب کوئی نبی آیا کرتا ہے تو اس کے بعد ایک ایسا نبی آتا ہے جو گذشتہ نبی کی تصدیق کیا کرتا ہے جس طرح حضرت موسیٰ کی تصدیق کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کے واسطے حضرت مسیح موعود وغیرہ چنانچہ کشاف اصطلاحات الفنون میں لکھا ہے کہ فرقہ حائطیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ چوپایوں پرندوں اور حشرات الارض یہاں تک کہ مکھی مچھر پسوؤں میں بھی نبی پیدا ہوتے ہیں اور یہ لوگ آیت ومن امۃ الا خلا فیھا نذیر سے یہ استدلال کرتے ہیں کہ ہر امت میں نبی آتا ہے۔ اور (۲۳۰) وما من دابۃ فی الارض ولا طائر یطیر بجناحیہ الا امم امثالکم کے مطابق ہر زمین پر چلنے والی نسل کو ایک امت قرار دیتے ہیں اور عبداللہ بن مغفل ابوداؤد اور ترمذی میں ایک حدیث درج ہے کہ اگر کتے ایک امت نہ ہوتے تو میں ان کو قتل کرنے کا حکم دیتا۔ پہلی آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر امت میں نبی آتے ہیں دوسری آیت سے یہ ثابت ہوا کہ ہر ذی روح زمین پر چلنے اور اڑنے والا ایک امت ہے حدیث سے یہ ثابت ہوا کہ کتے بھی ایک امت ہیں۔

انتالیسویں آیت

ویطیعون اللہ ورسولہ اولئک سیرحمھم اللہ ان اللہ عزیز حکیم (توبہ پ ۱۰ ع ۹)

ترجمہ۔ مسلمان حکم پر چلتے ہیں اللہ کے اور اس کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے انپر اللہ رحم کرے گا بیشک اللہ زبردست حکمت والا ہے۔

جواب

اللہ آپ کے اوپر رحم کرے اس آیت سے بھی یہ ثابت نہ ہو سکا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا پس مولانا اس ایک حکم کو ذرا غور سے سنئے جو مخصوص آپ کے واسطے ہے ۔

(۲۳۱) لقد جاءك الحق من ربك فلا تكونن من الممترين ولا تكونن من الذين كذبوا بآيات الله فتكون من الخاسرين ان الذين حقت عليهم كلمة ربك لا يومنون پ ۱۱ ع ۱۶۔

تحقیق آیا اے دیوبندی ! تیرے پاس حق رب تیرے سے پس نہ ہو شک لانیوالوں میں سے اور مت ہو ان لوگوں میں سے جو جھٹلاتے ہیں اللہ کے نبیوں کو ورنہ ہو جاؤ گے ٹوٹا پانیوالوں میں سے تحقیق وہ لوگ (دیوبندی) کہ ثابت ہوئی جن پر بات اللہ کی وہ ایمان نہیں لائیں گے غنیۃ الطالبین میں لکھا ہے کہ ان کے فرقہ منصوریہ کا یہ عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت ختم نہیں بلکہ قیامت تک نبی مبعوث ہوتے رہیں گے

چالیسویں آیت

فامنوا بالله والنور الذی انزلنا والله بما تعملون خبير (التغابن پ ۲۸ ع ۱۔

ترجمہ - ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمدؐ پر اور اس نور قرآن پر جو ہم نے نازل کیا اور اللہ تعالیٰ تمہارے عملوں سے خبر دار ہے ۔

جواب

اس آیت کو لکھکر بھی فاضل مؤلف کو بجز خسر الدنیا والآخرہ کچھ حاصل نہیں ہوا اس کا بھی کوئی لفظ نہیں بتاتا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا پس مولانا ۔

(۲۳۲) والذين كذبوا بآياتنا ولقاء الآخرة حبطت اعمالهم هل يجزون الا ما كانوا يعملون پ ۹ ع ۷۔

اور وہ (دیوبندی) جنہوں نے جھٹلایا ہمارے نبیوں کو اور آخرت آنیکو ضائع ہوئے عمل انکے نہیں جزا دیے جائیں گے مگر اس کے جو وہ تھے کرتے ۔ دیکھو مولانا نبیوں کو جھٹلانیکی سزا فرقہ خطابیہ کا حال کتاب خلاصہ ۔ اور طحطاوی کے حاشیہ درمختار میں اس کا ذکر لکھا ہے کہ ان کا عقیدہ ہے کہ اہلبیت نور ہے نبوت اور امامت سے اور زمین ان انوار طیبات سے کبھی خالی نہیں رہتی تم سے تو یہی اچھے نکلے

اکتالیسویں آیت

یاایھا الذین امنوا ھل ادلکم علی تجارۃ تنجیکم من عذاب الیم تؤمنون باللہ ورسولہ وتجاھدون فی سبیل اللہ باموالکم وانفسکم ذلکم خیر لکم ان کنتم تعلمون صف پ ۲۸ ع ۱۷)

ترجمہ - اے ایمان والو میں بتاؤں تمہیں ایک سوداگری کہ بچائے تمکو دکھ کی مار سے ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول محمد پر اور جہاد کرو اللہ کی راہ میں اپنے مال سے۔"

جواب اس آیت نے بھی مولانا کا منہہ کالا کرا اور کوئی لفظ بھی اس میں نہ نکلا جس سے یہ معلوم ہو تاکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آسکتا

(۴۱ ۳۳) وان تکذبوا فقد کذب امم من قبلکم وما علی الرسول الا البلغ المبین سپ ۲۰ ع ۱۲ - یعنی اگر تم جھٹلاؤ اے دیوبندیو! پس جھٹلایا تھا تم سے پہلے امتوں نے اور نہیں رسول کے ذمہ مگر پہنچا دینا کھلے طور پر۔

خلاصہ یہ ہے کہ مولانا تم نے یہ عقیدہ گمراہی کا تراش لیا ہے مگر تم سے پہلے لوگ اس کے قائل نہیں تھے چنانچہ کتاب مذاہب اسلام میں فرقہ کا یہ پہلا عقیدہ لکھا ہے کہ رسالت کبھی منقطع نہیں ہوتی بلکہ جس کو عالم لاہوت کے ساتھ اتحاد حاصل ہو گیا وہ نبی ہے۔

بیالیسویں آیت امنوا باللہ ورسولہ وانفقوا مما جعلکم مستخلفین فیہ فالذین امنوا منکم وانفقوا لھم اجر کبیر (حدید پ ۲۷ ع ۱۷) ترجمہ - تم اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس مال میں سے خرچ کرو جس میں تمہیں پہلوں کا قائم مقام بنایا ہے پس جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور اللہ کے راستہ میں خرچ کیا ان کے لئے بڑا ثواب ہے۔

جواب افسوس کہ اس آیت نے بھی تمہارے باطلہ عقیدہ کی تائید نہ کی تو ہم ایک ایسی آیت پیش کرتے ہیں جس سے نہ صرف انبیاء کا آنا ظاہر ہوتا ہے بلکہ تمہارے جیسے منکروں کا اس سے مشرک ہونا ظاہر ہوتا ہے۔

(۴۳ ۴۴) ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا او كذب بايته انه لا يفلح الظلمون ويوم نحشرهم جميعا ثم نقول للذين اشركوا پ ۷ ع ۹ -

اور کون ہے بہت ظالم اس سے کہ باندھے جھوٹ اللہ پر جھوٹ کہ میں خدا کی طرف نبی ہو کر آیا ہوں یا اس سے بڑا ظالم کون ہے جو خدا کے رسول کو جھٹلائے بیشک نہیں کامیاب ہوتے ظالم اور قیامت کے روز ہم جمع کریں گے ان کو جنہوں نے شرک کیا۔

اس آیت سے یہ ظاہر ہوا کہ یہ ہمارا ایک قانون مقررہ ہے کہ جو اللہ پر جھوٹ باندھ کر نبوت کا مدعی بنتا ہے وہ کبھی اپنے جھوٹ میں کامیاب نہیں ہوا کرتا اور اسی طرح وہ لوگ جو صادق نبی کی تکذیب کرتے ہیں پس اب دیکھنا یہ ہے کہ جو آج کل نبوت کا مدعی ہے اس

کو خدا کامیاب کر رہا ہے ہندوستان بھر میں اس کے مشن قائم ہیں نارتھ بیرن ڈلوک نواب اس کی غلامی میں آ رہے ہیں اور اس کی تکذیب کرنے والے روز بروز ذلیل وخوار ہوتے چلے جا رہے ہیں جو کچھ منصوبہ کرتے ہیں جو کچھ اس کے خلاف کام کرتے ہیں اس میں ان کو ناکامی ہوتی ہے مشرک اس وجہ سے ان کو کہا گیا کہ وہ خدا کی خدائی میں شریک ہو کر اس کو ذلیل کرنا چاہتے ہیں اور خدا کے وعدوں کو نہیں دیکھتے کہ۔

(۲۳۵) انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا فی الحیوٰۃ الدنیا قرآن کو پڑھ کر ان کا فرض تھا کہ اگر مدعی نبوت کا دعویٰ انکی سمجھ میں نہیں آیا تھا تو نیک نیتی سے صبر کر کے دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ اپنے وعدے کے مطابق اس کو ذلیل کرتا ہے یا نصرت بخشتا ہے مگر یہ علماء یہود کی طرح خدا کا کام خود کرنا چاہتے ہیں۔

دوسرا جواب کتاب مذاہب اسلام میں لکھا ہے کہ یزید بن انیسہ کے اصحاب کا یہ عقیدہ ہے کہ قریب ہے کہ عجم سے اللہ تعالیٰ ایک رسول کو مبعوث کرے گا جس پر یکلخت پوری کتاب نازل ہوگی اور اس پیغمبر کا دین صابیانی ہوگا۔

نوٹ صابیانی مشتق ہے صبٔ سے جس کے معنی ہیں ایک دین سے نکل کر دوسرے دین میں چلا جانا اسی واسطے کفار مکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو صابی کہا کرتے تھے فاضل دیوبندی نے جس قسم کی آیات پیش کر کے تاویلیں کی ہیں دل چاہتا ہے کہ میں بھی صابیانی کا قادیانی بنالوں؟ تاہم ایک آیت تم بھی سن لو شاید آپ کو فائدہ پہنچ جائے۔

(۲۳۶) ووھبنا لہ اسحٰق ویعقوب ......

(۲۳۷) الی والیسع ویونس ولوطا وکلا فضلنا علی العٰلمین

(۲۳۸) ومن اٰبائہم وذریتہم واخوانہم واجتبینٰہم وھدینٰہم الی صراط مستقیم

(۲۳۹) ذٰلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ (سورۂ انعام آیت ۸۷)

اس آیت میں اجتبینٰہم وھدینٰہم الی صراط مستقیم سے تو یہ معلوم ہوا کہ ان کو ہدایت ملی اور یہ سب برگزیدہ تھے دوسرا جملہ ذٰلک ھدی اللہ یھدی بہ من یشاء من عبادہ جس میں یہدی بہ اور من یشاء دونوں مضارع کے صیغے ہیں جو ھدی اللہ کے استمرار اور مداومت

پر روشنی ڈال رہے ہیں کہ ذالک ہُدی اللہ اللہ تعالیٰ کی یہ ہدایت قیامت تک جاری رہے گی اور کبھی بند نہیں ہوگی اور مَن یشاءُ مِن عبادِہٖ ظاہر کر رہا ہے کہ اپنے بندوں میں سے جس کو چاہے منتخب فرما لے۔

تینتالیسویں آیت

هو الذي بعث في الامیین رسولا منهم يتلوا عليهم اٰيته ويزكيهم ويعلمهم الكتب والحكمة وان كانوا من قبل لفي ضلل مبين وآخرين منهم لما يلحقوا بهم وهو العزيز الحكيم جمعہ پارہ ۲۸۔

ترجمہ۔ وہی ہے جس نے بھیجا ان پڑھوں میں سے ایک رسول انہیں میں کا پڑھتا ہے ان کے پاس اس کی آیتیں اور اس کو سنوارتا اور سکھاتا ہے عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے یہ صریح گمراہی میں اور ایک اوروں کے واسطے انہیں میں سے جو ابھی ان میں نہیں ملے اور وہی حکمت والا ہے۔

جواب

اس آیت نے تو کوئی آپکی مدد کی نہیں مگر قربان جاؤں اس اللہ تعالیٰ کے جس نے اپنی قدرت کاملہ سے تمہارے قلم سے اس آیت کا وہ ترجمہ کرا دیا جو حقیقتاً اس آیت کا ترجمہ ہے صرف اس میں اس قدر اصلاح کرانا چاہتا ہوں کہ آپ وآخرین منہم کے ترجمہ کے اندر سے جس پر آپ نے بھی خط کھینچ دیا ہے اردو کے بجائے عربی ہی رہنے دیجئے یعنی اس طرح کر دیجئے کہ اور ایک آخرین کے واسطے انہیں میں سے جو ابھی نہیں ملے۔ کہو تو ذرا تشریح کر دوں تو شاید آسانی سے تم سمجھ سکو دیکھو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ایک رسول مبعوث کیا امیوں میں سے یعنی ان پڑھوں میں سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور ایک رسول آخرین میں مبعوث کریں گے ان کے لئے جو ابھی نہیں ملے یعنی چودھویں صدی میں۔ عربی کا یہ قاعدہ ہے کہ جب ایک ہی بات دوسری میں شامل کی جاتی ہے تو وہاں اس کا نام نہیں لیا جاتا اسی طرح آخرین منہم میں رسول اور مبعوث کا لفظ اڑا دیا گیا ہے۔ کہو مولانا کیسی اقبالی ڈگری میرے مولا نے دلوائی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔ اور یہ معنی آپ نے بھی غلط نہیں کئے چنانچہ بخاری باب تفسیر سورۃ جمعہ میں اسی طرح وارد ہے اور وہاں اس قدر زیادہ ہے کہ وہ رسول مغل بچہ ہوگا یعنی سلمان فارسی کے اوپر ہاتھ رکھ کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ وہ ان لوگوں میں سے ہوگا غالباً سمجھ گئے وہ مغل بچہ کون ہے سے

جنکی دعاء سے آخر لیکھو مرا تھا لیکھر
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے

اس آیت کی شرح اس سے پہلے ہم بیان کر چکے ہیں۔

چوالیسویں آیت

قل ھذہٖ سبیلی ادعوا الی اللہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی (آخر یوسف پ ۱۳)

ترجمہ۔ آپ کہدیجئے کہ یہ میرا طریق ہے میں خدا کی طرف اس طور پر بلاتا ہوں کہ میں دلیل پر قائم ہوں۔ اور میرے ساتھ والے بھی "

جواب

اس کا کوئی گوشہ بھی فاضل دیوبندی کی تائید نہیں کرتا خط کشیدہ الفاظ سے اپنا مطلب نکالنا چاہا ہے مگر لطف یہ ہے کہ یہی الفاظ اس عقیدہ باطلہ کو دھکے دے رہے ہیں لو ہم بتائیں انا و من اتبعنی سے کون مراد ہے وہی مغل بچہ چنانچہ۔ عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلعم تلا ھذہ الآیۃ

(۴۰ ۲) وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم قالوا یا رسول اللہ من ھو الذین ذکر اللہ ان تولینا استبدلوا بنا ثم لا یکونوا امثالکم فضرب علی فخذ سلمان الفارسی ثم قال ھذا وقومہ لو کان الدین عند الثریا لتناولہ رجال من الفرس

رواہ الترمذی مشکوۃ جلد ۲ صفحہ ۴۸۶ ۔

ترجمہ۔ ترمذی نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ نے اس آیت کو پڑھا۔

(الم ۲) وان تتولوا یستبدل قوما غیرکم ثم لا یکونوا امثالکم (پ ۲۶ ع ۸)

ترجمہ۔ اور اگر پھر جاؤ تم بدل دے گا ایک قوم سوائے تمہارے پھر نہ ہوں گے مانند تمہارے تو اصحاب نے پوچھا یا رسول اللہ وہ کون لوگ ہیں جنکا ذکر اللہ تعالیٰ نے اس عظمت کے ساتھ کیا ہے تو اس وقت رسول اللہ نے سلمان فارسی کی ران پر ہاتھ رکھا اور کہا یہ اور اس کی قوم ہوگی اگر دین ثریا میں ہوگا تو اہل فارس اس کو اتار کر لے آئیں گے دیکھا مولانا وہ اتبعنی کون ہیں۔ چنانچہ فرقہ کرامیہ کا یہ عقیدہ ہے کہ نبوت اور رسالت وہ صفتیں ہیں جو کسی نبی کی ذات کے ساتھ مختص نہیں دوسرے لوگ بھی اس سے متصف ہو سکتے ہیں جس کسی میں یہ صفت ہو وہ رسول ہے اور اللہ کی سنت ہے کہ وہ لگا تار نبی بھیجتا رہے۔ دیکھو کتاب مذاہب اسلام ۔

چھیالیسویں آیت لکن الراسخون فی العلم منہم والمؤمنون یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک (النساء پ ۶ ع ۲۳)

ترجمہ - لیکن ان میں سے جو علم پر ثابت ہیں اور ایمان والے ہیں اور ایمان لاتے ہیں اس وحی پر جو آپ پر نازل ہوئی اور جو آپ سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی ہے۔

جواب یہ آیت بھی تمہاری تائید نہیں کرتی بلکہ ہماری تائید کرتی ہے وہ اس طرح لیکن ان میں سے جو علم پر ثابت ہیں کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہے کہ وہ نبی بھیجتا رہتا ہے پس جو ایسا ایمان رکھتے ہیں اور جو کوئی نبی آئے تو اس کو مان بھی لیتے ہیں پس اس جگہ علماء راسخین نبوت کو مان لینے والے ہیں۔

(۲ الہم ۲) ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ وشاقوا الرسول من بعد ما تبین لہم الهدیٰ لن یضر اللہ شیئا و سیحبط اعمالہم۔ پ ۲۶ ع ۸۔

مطلب تحقیق شدہ بات ہے کہ جن لوگوں نے ہمارے نبی سے انکار کر دیا اور کتاب ختم نبوت لکھکر نبی کی فرمانبرداری سے رد کا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو ہدایت ظاہر ہوئی یعنی نبی آیا اس کی مخالفت کی وہ ہرگز اللہ کے کام میں کوئی نقصان نہ پہنچا سکیں گے اور انکی کتابیں اور مضامین لکھنے بیکار رہیں گے۔

چھیالیسویں آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ۔

اس کا جواب لکھا جا چکا ہے دیکھو سولھویں آیت مزید ایک آیت سن لو۔

(۲۳ الہم ۲) ولقد کذبت رسل من قبلک فصبروا علی ما کذبوا واوذوا حتی اتٰہم نصرنا ولا مبدل لکلمات اللہ ولقد جاءک من نبا المرسلین پ ۷ ع ۱۰۔

اور البتہ جھٹلائے گئے پہلے رسول تجھ سے پس صبر کر اس بات پر کہ تجھ سے پہلے بھی جھٹلائے گئے ہیں اور ایذا دئے گئے ہیں یہاں تک کہ ان کے پاس آئی مدد ہماری اور نہیں کوئی بدلنے والا ہماری اس بات کو کہ آئی امتم تمام انسانوں کے پاس پیغمبروں کی آنے کی خبریں اور یہ لوگ اسی طرح ان کو جھٹلایا کرتے ہیں ان کلمات اللہ کو کوئی نہیں بدل سکتا ہے تجھے کلمات اللہ کیا چیز ہے؟ وہ اللہ کے رسول ہیں جن کے آنیکی قدیم سنت اللہ کو آپ بدلنا چاہتے ہیں مگر کیا مجال جو آپ بدل سکیں۔

سینتالیسویں آیت

واذ اخذنا من النبیین میثاقہم ومنک ومن نوح وابراہیم وموسیٰ وعیسی ابن مریم پ ۲۱ ع ۸

ترجمہ۔ اور یاد کرو جب ہم نے انبیاء سے عہد لیا اور آپ سے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) اور نوح سے اور ابراہیم سے اور موسیٰ وعیسیٰ ابن مریم سے"

جواب

اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو کہ تم ایسے ناخلف پیدا ہوئے کہ تم نے اس عہد کو بھلا دیا دنیا میں ہمیشہ یہی قاعدہ ہے کہ گذشتہ واقعات دکھا کر عبرت دلائی جاتی ہے تم خود اس آیت کو لکھ رہے ہو مگر تمہاری سمجھ میں نہیں آتی کہ یہ تمہارے عقیدہ کی تردید کرتی ہے۔

غور کرنے والو ذرا دیکھو جو عہد ابراہیم موسیٰ نوح اور عیسیٰ سے لیا گیا وہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تو اب اس سے تو یہ ظاہر ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی نبی برابر آئیں گے کیونکہ تمام انبیاء سے عہد نبیوں کے آنے کا لیا گیا نہ کہ نہ آنے کا اور انکی یہ فطرت میں یہ بات داخل ہے

(۴۴۲) اوکلما عٰہدوا عہدا نبذہ فریق منہم بل اکثرہم لا یعلمون پ ۱ ع ۱۲-

ترجمہ۔ جب کبھی کیا انہوں نے کوئی عہد۔ پھینکدیا اس کو ایک گروہ نے ان میں سے بلکہ اکثر ان کے نہیں ایمان لاتے۔

(۴۵۲) ولما جاءہم رسول من عند اللہ مصدق لما معہم نبذ فریق من الذین اوتوا الکتب کتاب اللہ وراء ظہورہم کانہم لا یعلمون پ ۱ ع ۱۲-

ترجمہ۔ اور جب آیا ان کے پاس رسول اللہ کی طرف سے تصدیق کرنیوالا اسکی جو ساتھ ان کے ہے پھینکدیا ایک گروہ نے ان میں سے جو دئے گئے تھے کتاب کتاب اللہ کو پیچھے اپنی پیٹھوں کے گویا کہ وہ نہیں جانتے۔ مسلمانوں خدا کے واسطے غور کرو کہ کس قدر یہ آیات تمہارے حسب حال ہیں مگر آہ نہیں غور کرتے۔

(۴۶۲) ولو انہم اٰمنوا واتقوا لمثوبۃ من عند اللہ خیر لو کانوا یعلمون پ ۱ ع ۱۲-

ترجمہ۔ اور اگر یہ لوگ ایمان لاتے اور تقویٰ کرتے ضرور بدلہ ہوتا پاس اللہ کے بہتر کاش وہ جانتے دوستو اگر کوئی نبی آنا ہی نہیں تھا تو ان آیات اور واقعات کو اللہ تعالیٰ کیوں بار بار بیان فرما رہا ہے پس ان کا بار بار بیان کرکے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا۔

(۴۷۲) وترکنا فیہا اٰیۃ للذین یخافون العذاب الالیم پ ۲۷ ع ۱-

اور چھوڑ دی ہم نے بیچ اس کے نشانی واسطے ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں عذاب درد دینے والے سے

(۲۴۸) وفی موسیٰ اذ ارسلناہ الی فرعون بسلطن مبین پ ۲۶ - ۱۶

ترجمہ - اور نشانیاں بیچ موسیٰ کے جس وقت بھیجا ہم نے اس کو فرعون کی طرف -

(۲۴۹) وفی عاد اذ ارسلنا علیہم الریح العقیم پ ۲۶ - ۱۶

ترجمہ - اور نشانیاں ہیں بیچ عاد علیہ السلام کے جس وقت بھیجا ویران کر کے -

(۲۵۰) وفی ثمود اذ قیل لہم تمتعوا پ ۲۶ -

ترجمہ - اور بیچ ثمود پیغمبر کے بھی نشانیاں ہیں -

(۲۵۱) فعتوا عن امر ربہم فاخذتہم الصاعقۃ وھم ینظرون پ ۲۶ - ۱۶

پس سرکشی کی انہوں نے حکم رب اپنے سے پس پکڑا ان کو کڑک نے اور وہ دیکھتے تھے

(۲۵۲) وقوم نوح من قبل انہم کانوا قوما فٰسقین پ ۲۶ -

اور ہلاک کیا قوم نوح کو قوم سے پہلے تحقیق قوم نوح بھی فاسق تھی - سو نمیکہ -

(۲۵۳) کذلک ما اتی الذین من قبلہم من رسول الا قالوا ساحر او مجنون پ ۲۶ -

اسی طرح نہیں آیا تھا ان لوگوں کے پاس کہ پہلے قوم نوح سے تھے کوئی پیغمبر مگر کہا انہوں نے جادوگر ہے یا دیوانہ -

(۲۵۴) اتواصوا بہ بل ہم قوم طاغون پ ۲۶ -

گویا انبیاء کو جھٹلانے کی ایک قوم دوسری قوم کو وصیت کر جاتی ہے اس لئے یہ لوگ خدا سے سرکش ہیں -

(۲۵۵) فتول عنہم فما انت بملوم پ ۲۶ -

پس جب یہ قاعدہ ہے ہمیشہ سے چلا آتا ہے تو تو ان سے منہ پھیرے ان کی تو ہمیشہ سے یہی عادت چلی آتی ہے -

(۲۵۶) وذکر فان الذکری تنفع المؤمنین پ ۲۶ - ۲۶

مگر نصیحت اور تبلیغ کرتا رہ جو مومن ہے ان کو فائدہ ضرور دے گی -

(۲۵۷) فویل للذین من یومہم الذی یوعدون

ہائے افسوس ہے ان لوگوں پر کہ جو وعدہ دے جاکر کافر ہو جاتے ہیں -

(۲۵۸) ولقد ترکناھا اٰیۃ فہل من مدکر پ ۲۷ - ۲۶

اور البتہ تحقیق چھوڑ دیا ہم نے اس قصے کو نشانی پس کیا ہے کوئی نصیحت پکڑنے والا مگر آپ کو کیوں نظر آتا آپ کے متعلق تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے -

(۲۵۹) والذین کذبوا بایتنا صم وبکم فی الظلمت من یشاء اللہ یضللہ ومن یشاء یجعلہ علی صراط مستقیم پ ۷ - ۱۰

یعنی جنہوں نے جھٹلایا ہمارے انبیاء کو بہرے ہیں اور گونگے ہیں اور اندھیروں میں ہیں جس کو چاہتا ہے اللہ گمراہ کرتا ہے اور جس کو چاہتا ہے ہدایت کے راستہ پر لگا دیتا ہے۔ مولانا دیکھو اور سنو ہم تو انبیاء پر ایمان للانے کے واسطے ہر وقت تیار ہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کی آمد کے قائل ہیں عربی میں ہمارا نام رکھئے اور قسم کھا کر ایمان سے کہئے عربی میں ہمارا نام مومن ہے یا نہیں اور آپ مخالف ہیں استہزا کرنے والے ہیں جھٹلانے والے ہیں اور انکار کرنے والے ہیں آپ کا نام قرآن کے محاورہ میں کافر منکر مکذب مستہزء ان سب ہے یا نہیں بس تم دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ تمہیں انبیاء کے منکرین اور کافرین ظالمین مستہزئین میں حشر کرے اور ہم دعا کریں کہ الٰہی ہمارا حشر مومنین مصدقین مسلمین میں کرے۔

اڑتالیسویں آیت

انما کان قول المومنین اذا دعوا الی اللہ ورسولہ لیحکم بینھم ان یقولوا سمعنا واطعنا واولئک ھم المفلحون (نور پ ۱۸ - ۶۶)

ترجمہ۔ ایمان والوں کی بات یہ تھی کہ جب بلائے ان کو اللہ اور رسول کی طرف ان میں فیصلہ کرنے کے لئے کہ ہم نے سنا اور مانا اور وہی فلاح پانے والے ہیں۔"

جواب

مولانا کا ترجمہ کیا ہوا بھی موجود ہے اصلی عربی عبارت بھی موجود ہے جس سے ظاہر و باہر ہے کہ کوئی لفظ اس میں ایسا نہیں جو ہمارے فاضل دیوبندی کے عقیدہ باطلہ کی تائید کرے البتہ ہماری تائید کر رہا ہے کہ اے دیوبندی مولانا اگر آپ ایمان والے ہوتے تو آپکی یا علمائے کی بات تھی کہ جب اللہ اور اس کے رسول حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے آپ کو فیصلہ کی طرف بلایا تھا تو آپ کا فرض تھا کہ فوراً پکار اٹھتے کہ سمعنا واطعنا تو آپ فلاح پاتے مگر چونکہ آپ نے مخالفت کی اس لئے آپ ذلیل ہونگے۔ دن بدن آپ کو ذلت آرہی ہے۔ ؎

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا

میری خاطر خط سے یہ علامت آنے والی ہے (مسیح موعود)

مگر تا ہم ایک آیت ایسی پیش کرتا ہوں کہ جس سے نبیوں کا آتے رہنا بخوبی ثابت ہوتا ہے۔

(۲۶۰) ینزل الملئکۃ بالروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ ان انذروا انہ لا الہ الا انا فاتقون (سورۃ نحل آیت ۳)

یعنی خدا تعالیٰ فرشتہ نازل کرتا ہے اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں اس شخص پر جسکو وہ منتخب کرتا ہے۔ دیکھو یہ نہیں کہا کہ اللہ تعالیٰ فرشتہ نازل کیا کرتا تھا اپنے کلام کے ساتھ اپنے حکم سے اپنے بندوں میں اس شخص پر جسکو وہ منتخب کرتا تھا۔ اس آیت کی تشریح اس حدیث سے بھی ہوتی ہے۔

(۲۶۱) اذا احب العبد قال لجبریل انی احب فلانا فاحبه فیحبه جبریل ثم ینادی جبریل فی اهل السماء ان الله قد احب فلانا فاحبوه فیحبه اهل السماء ثم یصنع له القبول فی الارض

یعنی جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل سے فرماتا ہے کہ میں فلاں بندے کو دوست رکھتا ہوں تم بھی اس کو دوست رکھو پس جبریل بھی اس سے محبت کرنے لگتا ہے پھر جبریل آسمان والوں میں منادی کرتا ہے پس تمام آسمان اس کی محبوبیت کا اعلان ہو جاتا ہے تو زمین والوں کے دل بھی اس سے محبت کرنے کے لئے کھل جاتے ہیں۔

(دیکھو تذکرہ جلد اوّل صفحہ ۵۶) مؤلفہ مولانا ابوالکلام آزاد

انچاسویں آیت

ومن یطع الله ورسوله ویخش الله ویتقه فاولئك هم الفائزون — نور پ ۱۸ ع ۷

ترجمہ۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسول (محمدؐ) کی اطاعت کریں اور اللہ سے ڈریں اور بچیں اس کے محرمات سے وہی لوگ مراد کو پہنچنے والے ہیں"

جواب

یہ بھی آپ کی تائید نہیں کرتی ہماری تائید کر رہی ہے اور بتا دیا کہ رسول کا کام ڈرانا اور تقویٰ اختیار کرانا ہوتا ہے پس رسول آیا اور اس نے ڈرایا تقویٰ کرایا مگر تم نے انکار کر دیا اس لئے کامیاب نہ ہوئے وہ کامیاب ہو گیا تم نے اس پر کفر کا فتویٰ لگایا تا کوئی اس کے پاس نہ جاوے مگر لاکھوں اس کی طرف آ گئے تم نے اس پر مقدمہ چلایا کہ یہ پھانسی پا جائے یا کم از کم قید ہو جائے یا ذلیل ہو جائے مگر کسی منصوبہ میں بھی تمہیں کامیابی نہیں ہوئی یہ بھی تمہارے جھوٹا اور کافر ہونے پر کافی دلیل ہے۔

(۲۶۴) وعنده مفاتح الغیب لا یعلمها الا هو ویعلم ما فی البر والبحر وما

تسقط من ورقة الا یعلمها ولا حبة فی ظلمٰت الارض ولا رطب ولا یابس الا فی کتٰب مبین

پ ۷ ع ۱۳ - یعنی اور پاس اس کے کنجیاں ہیں غیب کی نہیں جانتا اس کو مگر وہ اور جانتا ہے جو کچھ دریا اور جنگل میں ہے اور نہیں گرتا کوئی پتہ مگر وہ جانتا ہے اور نہیں گرتا کوئی دانہ زمین کے اندھیروں میں اور نہ تر اور نہ کوئی خشک مگر وہ اس کتاب قرآن مجید میں موجود ہے جب قرآن شریف کا یہ دعویٰ ہے کہ سب کچھ غیب کی باتیں اس میں موجود ہیں تو کسی جگہ ایک آیت ایسی بتاؤ جس میں لکھا ہو کہ نبی نہیں آ سکتا مگر اس کے برعکس ہزاروں جگہ یہ موجود ہے کہ جن قوموں نے خدا کے نبیوں کو جھٹلایا وہ ذلیل ہو گئے ان پر عذاب آیا وہ کافر ہیں مشرک ہیں وہ ظالم ہیں پھر کسی جگہ لکھا ہے یٰبنی ادم اما یاتینکم الخ پ کہ جب کبھی اے آدمیو تم میں رسول آئیں اور ہماری آیتیں بیان کریں ان کو مان لینا اور کہیں لکھا ہے کہ ہم نے آدم کو نکلتے وقت یہ کہہ دیا تھا کہ جب تمہارے پاس ہدایت (نبی) آئے فوراً مان لیا کرنا انکار نہ کرنا اور کسی جگہ لکھا ہے اللہ یصطفی من الملٰئکة الخ اللہ ہمیشہ چنتا رہتا ہے ملائکہ اور انسانوں میں سے رسول اور بہت سی آیات ہیں۔

پچاسویں آیت

قل اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول

(نور پ ۱۸ ع ۷)

ترجمہ - کہہ دیجئے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور رسول کی ۔۔

جواب

حسب وعدہ رسول تو آگیا پھر کیوں اس کی اطاعت نہیں کرتے یہ آیت جانتے ہوئے پھر تم بغاوت کرتے ہو اس کے یقین سے ہی پہلو تہی کرتے رہو تو کہتا ہے ۔

(۲۶۳) وھو القاھر فوق عبادہ ویرسل علیکم حفظة پ ۷ ع ۱۲

ترجمہ - اور وہ ہے (اللہ) غالب اوپر بندوں کے اپنے اور بھیجتا رہتا ہے اوپر تمہارے نگہبان دیکھو اس جگہ بھی یہ نہیں کہا کہ اللہ بھیجا کرتا تھا نگہبان کون ہیں ظاہر ہے کہ ہماری روحانی جسمانی نگہبان انبیاء سے بڑھ کر کوئی نہیں اور فرشتوں سے جیسا کہ فرمایا۔ اللہ یصطفی من الملٰئکة رسلا ومن الناس پس اس آیت سے بھی ہماری تائید ہوئی نہ کہ تمہاری۔

اکیاونویں آیت

وان تطیعوہ تھتدوا

نور پ ۱۸ ع ۶ -

ترجمہ اگر تم آپ کی (یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی اطاعت کرو تو ہدایت پاؤ گے ۔

جواب

آپکی ہدایت تو یہ ہے کہ ہر صدی پر ایک مجدد آئے گا اور اس کو جو نہیں جانیگا وہ کافر ہوگا

دوسری روایت میں ہے من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاہلیۃ پس اس آیت نے بھی آپکی تائید نہ کی ہماری تائید کی اور تمام قرآن شریف ہماری تائید کرتا ہے اور تمہارے عقیدہ سے بیزار ہے۔

باونویں آیت

واقیموا الصلوٰۃ واٰتوا الزکوٰۃ واطیعوا الرسول لعلکم ترحمون نور پ۱۸ ۶۶-

ترجمہ۔ اور قایم کرو نماز اور ادا کرو زکوٰۃ اور اطاعت کرو رسول (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کی شاید تم پر رحم ہو۔

جواب

بالکل ٹھیک بات ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت یہ ہے کہ تم اس بات کو مانو۔

(۲۶۴) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا لیضل الناس بغیر علم ان اللہ لا یہدی القوم الظلمین پ ۸ ۴-

پس کون بہت ظالم ہے اس شخص سے جو افترا کرے اللہ پر اور جھوٹ تاکہ گمراہ کرے لوگوں کو بغیر علم کے یقیناً اللہ نہیں ہدایت کرتا ظالموں کی قوم کو اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے تمہیں یہ بتایا ہے کہ تم خدا کی باتوں کا خدا سے براہ راست علم پائے بغیر لوگوں کو خدا کے رسول سے گمراہ کر رہے ہو اس لئے تم ظالم ہو۔ ایک آیت اور آپ کو سنادیں ذرا غور کرنا۔

(۲۶۵) ثم انشانا من بعدھم قرنا اٰخرین

(۲۶۶) فارسلنا فیھم رسولا منھم ان اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون (سورۃ المومنون آیت ۳۳) یعنی ہم نے اس کے بعد دوسری صدیاں پیدا کیں پس ہم نے ان میں رسول انہی اقوام میں سے مبعوث کئے۔

ترپنویں آیت

انما المؤمنون الذین اٰمنوا باللہ ورسولہ نور پ۱۸ ۸۶-

ترجمہ۔ ایمان والے وہ ہیں جو ایمان لائے ہیں اللہ پر اور اس کے رسول (محمد) پر۔

جواب یہ آیت بھی ہماری تائید میں ہے ہم تو ایمان لے آئے مگر تم نے رسول کا انکار کر دیا پس تم کافر ہوئے۔

(۲۶۷) ولقد اھلکنا القرون من قبلکم لما ظلموا وجاءتھم رسلھم بالبینت وما کانوا لیؤمنوا کذلک نجزی القوم المجرمین پ۱۱ ع۷۔

ترجمہ۔ اور البتہ تحقیق تباہ کیا ہم نے سنگتوں کو پہلے تم سے جب ظلم کیا تھا انہوں نے اور آئے تھے ان کے پاس پیغمبر ان کے نشانوں کے ساتھ اور نہ تھے کہ ایمان لائیں اسی طرح ہم جزا دیتے ہیں مجرم قوم کو۔ اس جگہ بھی یہ نہیں فرمایا کہ اسی طرح ہم جزا دیا کرتے تھے مجرم اقوام کو۔ کہو مولانا اس نے بھی تمہارے مدعائے باطل کو ثابت نہ کیا۔

چونویں آیت

انما تنذر من اتبع الذکر وخشی الرحمٰن بالغیب فبشرہ بمغفرۃ واجر کریم۔ یٰسین پ۲۲۔

ترجمہ۔ پس آپ تو صرف ایسے ہی شخص کو ڈرا سکتے ہیں جو نصیحت پر چلے ہوں اور خدا سے بے دیکھے ڈرے سو آپ اس کو مغفرت اور عمدہ اجر کی خوشخبری سنا دیجئے۔

جواب اس آیت میں بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ نہ ایسی کوئی آیت قرآن میں موجود ہے البتہ اس کے برعکس ایسی تو موجود ہیں جو آپ کے عقیدہ کا قلع قمع کرتی ہیں۔

(۲۶۸) ثم جعلنکم خلائف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون

(۲۶۹) واذا تتلی علیھم اٰیاتنا بیّنات قال الذین لا یرجون لقاءنا ائت بقراٰن غیر ھٰذا

(۲۷۰) او بدّلہ قل ما یکون لی ان ابدلہ من تلقاء نفسی

(۲۷۱) وما کان الناس الا امّۃ واحدۃ فاختلفوا ولولا کلمۃ سبقت من ربّک لقضی بینھم فیما فیہ یختلفون

(۲۷۲) ویقولون لولا کلمۃ سبقت من ربّک لقضی بینھم فیما فیہ یختلفون

یعنی جب پڑھی جائیں ہماری آیتیں کھلی کھلی تو کہتے ہیں کہ اس قرآن کے سوا کچھ لاؤ ...... باوجودیکہ یہ لوگ ایک ہی امت تھے اسی رسول کی

قرآن اسی حدیث کو مانتے ہیں پھر بھی اس سے اختلاف کیا انہوں نے حالانکہ یہی واقعات اس سے پہلے گذر چکے ہیں کہ حضرت موسیٰ اور حضرت عیسیٰ داؤد۔ ابراہیم۔ یعقوب یوسف بھی دنیا پر مبعوث ہوئے اور ان سے بھی ایسا ہی ان لوگوں نے برتاؤ کیا اگر پہلے یہ باتیں نہ گذر چکی ہوتیں تو البتہ اس قدر انپر جرم نہ تھا۔

دوسرا جواب

خدا تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔

(۲۷۳) یا اھل الکتاب قد جائکم رسولنا یبین لکم علیٰ فترۃ من الرسل ان تقولوا ما جائنا من بشیر ولا نذیر

(۲۷۴) فقد جائکم بشیر و نذیر

کہ اے اہل کتاب ہم نے تمہاری طرف ایک وقفہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا ہے اس لئے کہ تم یہ نہ کہہ سکو کہ ہماری طرف کوئی نبی نہیں آیا چونکہ ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجدیا اس لئے اب تم یہ عذر پیش نہیں کر سکتے کہ تمہاری طرف کوئی رسول نہیں آیا اب سوال یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ کے چھ سو سال بعد محمد صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تھے اگر اتنے عرصہ میں رسول نہ آنیکی وجہ سے یہود و نصاریٰ وغیرہ نبی نہ آنے کا عذر پیش کر سکتے ہیں تو کیا تیرہ سو سال کے بعد کے لوگ قیامت کے روز یہ عذر نہیں پیش کر سکتے کہ ہم میں کوئی رسول مبعوث نہیں ہوا ذرا اس آیت شریف اور صریحہ پر غور تو کیجئے۔

پچپنویں آیت

انما المومنون الذین اٰمنوا باللہ و رسولہ نور پ۱۸ ع۱۔

ترجمہ۔ ایمان والے وہ ہیں جو یقین لائے اللہ پر اور اس کے رسول محمدؐ پر۔

جواب

اس جگہ بھی تمہارا باطل عقیدہ ثابت نہ ہوا۔

(۲۷۵) انما مثل الحیوۃ الدنیا کماء انزلناہ من السماء فاختلط بہ نبات الارض

(۲۷۶) کذلک نفصل الایات لقوم یتفکرون واللہ یدعو الیٰ دار السلام پ۱۱ ع۹۔

مطلب مثال اس زندگانی دنیا کی مانند اس پانی کے ہے جو اتارا ہم نے آسمان سے ۔۔۔۔۔۔۔۔ اسی طرح ہم مفصل بیان کرتے ہیں نشان اس قوم کے لئے جو فکر کرتے ہیں اور اللہ پکارتا ہے

سلامتی کے گھر کی طرف خلاصہ یہ کہ انسان کی زندگی کی مثال بارش کی طرح ہے جسطرح بارش کا انسان ہمیشہ محتاج رہتا ہے اسی طرح روحانی بارش کا بھی محتاج ہے یعنی انبیاء اس کے پاس ہمیشہ آتے رہیں اور اس کو خلاصے سے ڈراتے رہیں یہ تفصیل ان لوگوں کے واسطے ہے جو تفکر کرنے والے ہیں اور بار بار نبیوں کا سلامتی کے گھر کی طرف بلانا جس طرح بارش ہر سال نئی زندگی بخشتی ہے اسی طرح انبیاء اگر انسان کے ایمان کو از سر نو تازہ کرتے ہیں ؎

ہر دم نشان تازہ کا محتاج ہے بشر
قصوں سے معجزات کا ہوتا ہے کب اثر
کیوں کر ملے نشانوں سے وہ دلبر ازل
گر اک نشان ہو ملتا ہے سب زندگی کا پھل
لوگو سنو کہ زندہ خدا وہ خدا نہیں۔
جس میں ہمیشہ عادت قدرت نما نہیں
مردہ پرست ہیں وہ جو قصہ پرست ہیں
پس اس لئے وہ مورد ذل و شکست ہیں
بن دیکھے دل کو دست و شرتی نہیں ہے کل
قصوں سے کیسے پاک ہو یہ نفس پر خلل
کچھ کم نہیں یہود یوں میں یہ کہانیاں
پھر دیکھو کیسے ہو گئے شیطاں سے ہم عناں
قصوں کا یہ اثر ہے کہ دل پر فساد ہے
ایماں زبان پہ ۔ سینہ میں حق سے عناد ہے
دنیا کی حرص و آز میں یہ دل ہیں مر گئے
غفلت میں ساری عمر بسر اپنی کر گئے
اے سونے والو جاگو کہ وقت بہار ہے
اب دیکھو در پہ آگئے ہمارے وہ یار ہے
کیا زندگی کا ذوق اگر وہ نہیں ملا ...
لعنت ہے ایسے جینے پہ گر اس سے ہیں جدا
اس رخ کو دیکھنا ہی تو ہے اصل مدعا

جنت بھی ہے یہی کہتے یار آشنا

(۲۷۷) اللہ یجتبی الیہ من یشاء و یھدی الیہ من ینیب — (سورۃ الشوریٰ آیت ۱۳)

یجتبی - یشاء - یھدی - ینیب چاروں صیغے مضارع ہیں جو حال اور استقبال پر دلالت کرتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے اپنی درگاہ سے اس کو منتخب کر لیتا ہے اور جو انابت دکھائے اس کی اپنی درگاہ سے رہنمائی کرتا ہے۔ فرمائیے مولانا کیا باب نبوت بند ہے؟

پھر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ۔

(۲۷۸) یوم ندعوا کل اناس بامامھم فمن اوتی کتابہ بیمینہ فاو لٰئک یقرءون کتابھم ولا یظلمون فتیلا — پ ۱۵ ع ۸

ترجمہ جس دن بلائیں گے ہم سب لوگوں کو ان کے اماموں کے ہمراہ پس جو کوئی دیا گیا عملنامہ اپنا اپنے داہنے ہاتھ میں پس یہ لوگ پڑھیں گے اعمال نامہ اپنا اور نہ ظلم کئے جائیں گے تاگے کے برابر۔ اب بتلائیے کہ اگر کوئی امام یعنی نبی پیدا ہی نہیں ہوگا تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جو لوگ پیدا ہوئے وہ کس کے ہمراہ ہوں گے امام نبی کو بھی کہتے ہیں جیسا کہ قرآن میں متعدد جگہ آیا ہے مثلاً وجعلنا للمتقین اماما — پ ۱ ع ۱۰ - میں حضرت ابراہیم سے اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے کہ میں تجھے متقیوں کا امام بنانے والا ہوں۔ اور اسی امام کی تشریح یہ حدیث کر رہی ہے۔ من لم یعرف امام زمانہ فقد مات میتۃ الجاھلیۃ والکفر والنفاق دیکھو کلینی صفحہ ۱۸۰ اور کنز العمال جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ یعنی جس نے اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانا اس کی موت جاہلیت کی موت ہے اور کفر کی موت ہے وغیرہ۔

چھپنویں آیت

ومن یطع اللہ ورسولہ فقد فاز فوزا عظیما پ ۲۲ ع ۸ -

ترجمہ - اور جو کوئی پیروی کرے اللہ کی اور اس کے رسول محمد کی اس نے پائی بڑی مراد"

جواب

بالکل ٹھیک بات ہے ہمارا مقصد اس سے پورا ہوتا ہے تہیں یہ آیت بھی کان پکڑ کر نکال رہی ہے چنانچہ فرمایا۔

(۲۷۹) ان فی ذلک لاٰیت للمتوسمین

(۲۸۰) وانھا لبسبیل مقیم ان فی ذلک لاٰیۃ للمؤمنین

(۲۸۱) ولقد کذب اصحب الحجر المرسلین

(۲۸۲) واتینٰھم ایٰتنا فکانوا عنھا معرضین پارہ ۱۴-

تحقیق اس میں نشانیاں ہیں فراست رکھنے والوں کے لیے اور البتہ تحقیق وہ رستہ پر موجود ہے تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں ایمان لانے والوں کے لیے اور البتہ تحقیق جھٹلایا اہل حجر نے پیغمبروں کو۔ پس مولانا خدا کے لئے جب کہ نشانیاں ہم مسلمانوں کے واسطے بیان کی گئی ہیں تو آپ کیوں رسول کے آنے سے انکار کر رہے ہیں اور لطف یہ ہے کہ بار بار اس بات کو دوہرایا جا رہا ہے جب کوئی رسول آنے والا ہی نہ تھا پھر کیوں قرآن کو اس قسم کے واقعات سے بھر دیا گیا

ستاونویں آیت

اتبعوا ما انزل الیکم من ربکم ولا تتبعوا من دونہ اولیاء اعراف

ترجمہ۔ اس وحی کا اتباع کرو جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل ہو چکی اور نہ چلو اس کے سوا اور رفیقوں کے پیچھے"

جواب

تمہارا مطلب اس سے بھی نہیں بیان کیا بلکہ اس سے یہ ثابت ہوا کہ جو تمہاری طرف وحی نازل کی گئی ہے اس کی اتباع کرو (وہ کیا ہے دنیا میں ایک نبی آیا مگر دنیا نے اسے قبول نہ کیا اللہ تعالیٰ اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی کو پھیلا دیگا اور میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچاؤں گا) اور نہ چلو اس کے سوا رفیقوں کے پیچھے وہ رفیق کون ہیں جس کے پیچھے چلنے سے روکا ہے وہ تمہارے باپ دادا استاد اور رسم عقیدہ جو تمہیں اس وحی کی اتباع سے روکتے ہیں جو تمہاری طرف آئی ہے قرآن شریف کو تیرہ سو برس ہوئے جب نازل ہوئے آج اس کے معجزات اور اس کے جملہ اوصاف پر اعتراضات عیسائی اور آریہ وغیرہ مذاہب کر رہے ہیں اس کی صداقت ظاہر کرنے کے واسطے ایک نبی کی آج بھی ضرورت تھی اس لئے خدا نے اس کو بھیجا مگر تم نے اس سے نہ صرف خود انکار کر دیا بلکہ لوگوں کو بھی اس سے روکتے ہو

(۲۸۳) قد جئنٰک بایٰۃ من ربک والسلام من اتبع الھدیٰ

(۲۸۴) ان قد اوحی الینا ان العذاب علی من کذب وتولیٰ

تحقیق ہم لائے ہیں تیرے پاس نشان رب تیرے سے اور سلامتی ہے اس شخص پر جو پیروی کرتا ہے اس ہدایت کی جو قرآن نے تمہارے آگے پیش کی ہے کہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف ہمارے کہ جو کوئی اس کی تکذیب کرے گا اور منہ پھیرے گا اس پر عذاب ہے۔

اٹھاونویں آیت

ولقد اھلکنا القرون لما ظلموا وجائتہم رسلہم بالبینٰت وما کانوا لیومنوا کذٰلک نجزی القوم المجرمین ثم جعلنٰکم خلئف فی الارض من بعدھم لننظر کیف تعملون سورۃ یونس ۲۔

ترجمہ۔ اور ہلاک کر چکے سب امتوں کو تم سے پہلے جبکہ انہوں نے ظلم کیا اور لائے تھے ان کے پاس ان کے رسول کھلی نشانیاں اور ہرگز نہ تھے وہ ایمان لانے والے یوں ہی سزا دیتے ہیں ہم گناہگار قوم کو پھر اللہ نے تمہیں نائب کیا زمین میں ان سب امتوں کے بعد تاکہ دیکھیں تم کیا کرتے ہو۔

جواب

کس طرح واضح اور کھلی آیت ہے اور آپ کے عقیدہ باطلہ کی تائید کرنے کے بجائے بڑے زور سے تردید کر رہی ہے مگر تمہیں نظر نہیں آتا۔

(۲۸۵) ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارھم غشاوۃ

سنئے میں بتاؤں اس کا مطلب اے دیوبندیو ہم تم سے پہلے سب امتوں کو ہلاک کر چکے جبکہ انہوں نے ظلم کیا ظلم کیا۔ ظلم کیا تقادہ بھی سنو۔

(۲۸۶) فمن اظلم ممن افتری علی اللہ کذبا او کذب بالصدق اذ جاءہ

یعنی انبیاء کا انکار کا ظلم باوجودیکہ ان کے پاس بھی اسی طرح رسول آئے جسطرح تمہارے اوپر محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے بعد حضرت مرزا غلام احمد تشریف لائے مگر وہ کم بخت ایمان نہیں لاتے اور یہ ہمارا قاعدہ ہے کہ ایسے نبیوں کے انکار کرنے والوں کو ہم سزا دیا کرتے ہیں ان قوموں کے بعد اے امت محمدیہ ہم نے تمکو ان کا جانشین بنایا تاکہ ہم دیکھیں کہ تم اپنے زمانے کے نبیوں کے ساتھ کیا کرتے ہو لوگو خدا کے لئے غور کرو نبیوں کے جھٹلائے جانے کا ذکر ہے پھر ان کی سزا کا ذکر ہے پھر بتاتا ہے اب ہم تمکو ان کا جانشین بناتے ہیں۔ اور یہ قصہ سنا کر بتاتے ہیں کہ تم کیا برتاؤ کرتے ہو۔

مثال۔ ایک سوداگر جس کا ہیڈ آفس بمبئی میں ہے دہلی اگر ایک دوکان قایم کرے ایک شخص کو ملازم رکھتا ہے وہ ملازم ہر آنے والے محاسب سے لڑتا ہے اور ان کو دوکان کا حساب کتاب نہیں سمجھاتا مالک اس ملازم کو برطرف کرتا ہے اور ایک نیا ملازم رکھکر اس سے پہلے ملازم کا ذکر کر دیتا ہے کہ تم سے پہلے ملازم کو اس خطا پر نکالا ہے اور اب

دیکھوں تم کیسا برتاؤ کرتے ہو وہ دوسرا ملازم بھی ہر مالک کے فرستادہ سے وہی برتاؤ کرتا ہے پھر اس جرم کی پاداش میں اس کو بھی موقوف کر دیتا ہے ایک تیسرے شخص کو ملازم کرتا ہے اور اس کو بھی بتا دیتا ہے کہ اس سے پہلے ایک عملہ اس دوکان پر ملازم رکھا اور ان کے پاس میں نے نوح ایجنٹ کو بھیجا اور وہ ساڑھے نو سو برس تک اس عملہ کو سمجھاتا رہا ہے کہ اس طرح الماریاں صاف کرو اس طرح مال کی حفاظت کرو اس وقت دوکان پر آؤ اس طرح گاہکوں سے برتاؤ کرو اس طرح مجھے روپیہ دو اس طرح خیرات کرو مگر انہوں نے ایجنٹ نوح کا کہنا بھی نہ مانا تب ہم نے اس پورے عملہ کو دوکان سے خارج کر دیا اس کے بعد ہم نے لوط کو بھیجا غرضیکہ یہ آیت بہت صاف ہے مگر آہ افسوس

آنکھ اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب

ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا (مسیح موعود)

اٹھویں آیت

هو الذی جعلکم خلئف فی الارض ورفع بعضکم فوق بعض درجات آخر الانعام

ترجمہ۔ وہ احمد وہ ہے جس نے تمہیں زمین کا خلیفہ بنایا اور تم میں سے بعض کے درجات دوسروں پر بلند کئے۔

جواب

اس آیت میں اگر یہ لکھا ہوتا کہ اب اس کے بعد کسی کو فوقیت نہیں دیجائیگی تو شاید آپ کا مطلب کچھ نکل سکتا مگر اس سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

(۲۸۷) یٰعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الیّ ومطهرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ پ۳

اے عیسیٰ میں تجھے وفات دینے والا ہوں اور تیرا رفع بھی کرنیوالا ہوں اور تجھے پاک بھی کرنے والا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے تیری نبوت سے انکار کیا اور جو لوگ تیری پیروی کریں گے ان کو فوقیت دوں گا کافروں پر قیامت تک حضرت عیسیٰ کا انکار کرنیوالے یہود ہیں انپر آجتک عیسائیوں کو فوقیت ہے بلکہ مسلمانوں پر بھی کیونکہ سات بڑی سلطنتوں کے مالک عیسائی ہیں دوسرے اس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اگر امت محمدی کو اس وقت سے ئے فوقیت دی تو عیسائیوں کو قیامت تک کے واسطے فوقیت دی اس سے ہرگز یہ ثابت نہ ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا۔

(۲۸۸) وقال الذین کفروا ان ھذا الا افك افترٰیه واعانه علیه قوم اٰخرون
فقد جاء ظلما وزورا قالوا اساطیر الاولین

(۲۸۹) قل انزله الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض پ ۱۸ ع ۱۶

اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے نبی کا انکار کر دیا کہ یہ سب کچھ جو جواب ہماری کتاب کا لکھا گیا ہے محض طوفان ہے اور اس نبی کی جو مدد ہو رہی ہے اور ہم غیر احمدی ناکامیاب ہو رہے ہیں اور ان کو ہر جگہ کامیابی ہوتی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ میرزا صاحب ایسے زمانہ میں پیدا ہوئے جبکہ انگریزی راج تھا اس لئے ایک دوسری قوم نے ان کی مدد کی نیز اس کتاب کا جواب لکھا گیا ہے اس میں تو پہلوں کی یوسف یعقوب۔ ابراہیم اسماعیل نوح کی کہانیاں ہیں اس کتاب کے شائع ہونے کے بعد تم یہ جواب دوگے تو اس کا جواب بھی سن لو کہ قل انزله الذی یعلم السر فی السمٰوٰت والارض یعنی اس کتاب میں میں نے جو کچھ لکھا ہے وہ وہی ہے جو اتارا ہے زمین آسمان کے پیدا کرنے والے علام الغیوب نے اگر یہ تمہارے لئے قابل اطمینان نہیں تو نہ ہو تم سے پہلوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا۔

ساٹھویں آیت

ھو الذی جعلکم خلٰئف فی الارض الاٰیه سورہ فاطر
وہ اللہ وہی ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا

جواب

تمہارا مطلب تو اس سے کوئی برآمد ہوا نہیں اور اس آیت کا جواب ہم اوپر دے چکے ہیں مگر ایک آیت ہم سناتے ہیں جو تمہارے باطل عقیدہ کی تردید کرتی ہے۔

(۲۹۰) وقال الرسول یارب ان قومی اتخذوا ھذا القراٰن مھجورا
(۲۹۱) وکذٰلك جعلنا لکل نبی عدوا من المجرمین پ ۱۹ ع ۱

یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کے حضور فریاد کریں گے اے میرے رب اس میری قوم نے اس قرآن شریف کو متروک کر دیا تھا آج جیسا کچھ لوگوں نے قرآن کو متروک کیا ہے وہ محتاج بیان نہیں اسی طرح اوّل قوموں نے اپنی کتاب کو متروک کر دیا تھا اس لئے وہ نبیوں کے دشمن ہو جایا کرتے تھے اسی طرح امت محمدیہ نے قرآن کو ترک کرکے نبیوں کی دشمنی شروع کر دی متروک کے یہ معنی نہیں کہ اس کا پڑھنا چھوڑ دیا نہیں بلکہ حدیث شریف کے مطابق رسمی طور پر اس کو پڑھتے ہیں اور قرآن شریف کے مطابق انہوں نے

تدبر کرنا چھوڑ دیا اس لئے ان کے دلوں پر اللہ تعالیٰ نے قفل لگا دیے۔ افلا یتدبرون القرآن بل طبع اللہ علی قلوب اقفالہا

(۲۹۲) واقسموا باللہ جہد ایمانہم لئن جاءہم نذیر

(۲۹۳) لیکونن اھدیٰ من احدی الامم فلما جاءہم نذیر ما زادھم الا نفورا

(۲۹۴) استکبارا فی الارض ومکر السیئ ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ فھل ینظرون الا سنۃ الاولین

(۲۹۵) فلن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا سورۃ فاطر آیت ۴۳

یہ لوگ اللہ کی ذات کی نہایت قسم کھاتے ہیں کہ اگر ان کے پاس رسول آئے تو تمام اقوام سے بڑھ کر اس کی ہدایت قبول کریں گے پس جب ان کے پاس رسول آیا تو ان کے پاس سوائے نفرت کے اور کچھ نہ تھا اور اس وقت زمین میں اپنے آپ کو سب سے بڑا خیال کیا اور بری تدبیریں کیں اور بری تدابیر منکران رسول پر ہی پڑا کرتی ہیں پس اب یہ منکران نبوت بھی پہلی اقوام کی سنۃ کا انتظار کرتے ہیں پس تم ہرگز خدا کی سنت میں تبدیلی نہ پاؤ گے اور نہ تغیر اس کی عادت ہیں۔ فرمایئے مولانا آپ تو فرماتے ہیں کہ اس نے نبیوں کے بھیجنے والی عادت بدل لی اور اللہ فرما رہا ہے کہ ہم کبھی عادت کو نہیں بدلتے؟

اکسٹھویں آیت

اقتربت الساعۃ وانشق القمر (سورہ اقتربت)

ترجمہ۔ قریب آپہنچی قیامت اور شق ہو گیا چاند جو کہ قریب قیامت کی علامت اور آنحضرت صلعم کا معجزہ

جواب

آپ کو شاید دوسری آیت یاد نہیں۔

(۲۹۶) فاذا برق البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر یقول الانسان یومئذ این المستقر پ ۲۹ ع ۱۷

جسکی تفصیل محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس حدیث میں فرمائی ہے۔

(۲۹۷) عن محمد بن علی قال ان المھدینا آیتین لم تکونا منذ خلق السموات والارض ینکسف القمر لاول لیلۃ من رمضان وتنکسف الشمس فی النصف منہ

الخ سنن دار قطنی جلد ۱ صفحہ ۱

یعنی محمدؐ بن علی الباقر علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے مہدی کی دو نشانیاں ہیں اور جب سے آسمان زمین پیدا ہوئے ان کا وقوع نہیں ہوا ایک یہ کہ ماہ رمضان میں چاند اپنی مقررہ راتوں میں سے پہلی رات کو گہنا جائے گا اور سورج کو بھی اپنے مقررہ دنوں میں سے درمیان کے دن گہن ہوگا اور ایسا جب سے آسمان و زمین پیدا ہوئے کبھی نہیں ہوا چنانچہ تیرھویں رمضان ۱۳۱۱ھ کو گہن ہو کر حضرت مسیح موعود کی صداقت پر مہر کر چکا اگر ابوجہل اور ابولہب معجزہ شق القمر دیکھکر بھی ایمان نہیں لائے تو تم بھی اس کسوف و خسوف کو دیکھکر ایمان نہ لائے اس آیت نے بھی تمہاری تکذیب کردی اور اس آیت سے نبوت کا بند ہونا تو ثابت نہ ہو سکا ہاں یہ ظاہر ہو گیا کہ عیسیٰ علیہ السلام زندہ نہیں اور ان کو قیامت کی نشانی بتانے والے غلطی کرتے ہیں۔ قیامت کی اصل نشانی تو محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ہاں اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نشان قیامت ہوتے ہوئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی اللہ آسکتے ہیں تو دوسرا نبی کیوں نہیں آسکتا؟ پھر ایک اور آیت بھی سن لو۔

(۲۹۸) رفیع الدرجات ذوالعرش یلقی الروح من امرہ علی من یشاء من عبادہ لینذر یوم التلاق (مومن آیت ۱۶)

خدا تعالیٰ درجوں کو بلند کرنے والا ہے اپنے بندوں میں سے جس کو چاہتا ہے اپنے حکم سے اپنے کلام کا القا کرتا ہے تاکہ لوگوں کو قیامت کے دن سے ڈراوے۔ دیکھو مولانا یلقی اور یشاء مضارع کے صیغے ہیں کیا اب بھی کہہ سکتے ہو کہ نبوت کا دروازہ بند ہے کیا اللہ تعالیٰ اب رفیع الدرجات نہیں رہا جو انسانوں کو نبی کے درجہ تک رفع کر سکے

باسٹھویں آیت

اقترب للناس حسابہم وھم فی غفلۃ معرضون

ترجمہ۔ لوگوں کے لئے ان کا حساب (قیامت کا دن) قریب آگیا اور وہ غفلت میں اس سے روگردانی کر رہے ہیں۔"

جواب

اس نے بھی تمہاری مدد نہ کی بلکہ یہ بھی ہماری مدد کرتی ہے کہ تمام انبیاء نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا نشان بتایا اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مسیح و مہدی کو قیامت کا نشان بتایا وہ حسب وعدہ اپنے تمام علامات کے ساتھ تشریف لائے مگر تم غفلت میں تھے

ہوئے ان سے روگردانی کر رہے ہو۔

مولانا دیوبندی نے جو آیت پیش کی ہے اس سے اگلا حصہ یہ ہے۔

(۲۹۹) ما یاتیھم من ذکر من ربھم محدث الا استمعوہ وھم یلعبون
(۳۰۰) لاھیۃ قلوبھم واسروا النجوی الذین ظلموا

پوری آیت کا یہ مطلب ہے کہ جب لوگ غفلت میں مبتلا ہو جاتے ہیں تو خدائے تعالی لوگوں کا محاسبہ اور پڑتال بلحاظ عقائد اور اعمال شروع کر دیتا ہے اس محاسبہ اور پڑتال کے واسطے ایک نبی اور ایک رسول نبوت لے کر آتا ہے اور وہی نبوت یا نبی اپنا ایک نیا پیرایہ رکھتا ہے اگرچہ مدعا سب کا ایک ہی ہوتا ہے مگر پیرایہ ضرور محدث ہوتا ہے لوگ اس پیرایہ کو نیا سمجھ کر ابتداء میں مبتلا ہو جاتے ہیں ایک گروہ مان جاتا ہے اور ایک گروہ مخالف ہو جاتا ہے اور اس کے خلاف شورہ کرتا ہے۔

تریسٹھویں آیت

اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ — سورۃ نحل

ترجمہ۔ آ پہنچا خدا تعالیٰ (یعنی قیامت) سو تم اس میں جلدی مت کرو۔

جواب

اس آیت میں بھی کوئی لفظ تمہاری تائید نہیں کرتا بلکہ ہماری تائید ہے کہ وہ آنے والا مہدی اور مسیح آ گیا اور تم نے اس کا انکار کر دیا تم تو نبی کا آنا بند ثابت نہ کر سکے مگر ہم ایک آیت پیش کرتے ہیں۔

(۳۰۱) قل من کان عدوا لجبریل فانہ نزلہ علی قلبک باذن اللہ مصدقا لما بین یدیہ وھدی وبشری للمؤمنین

(البقرۃ آیت ۹۲)

یعنی جو شخص جبریل کا دشمن ہے کہ وہ وحی کیوں لایا یا اب جبریل کا وحی لیکر آنا بند ہو چکا وغیرہ ایک اور آیت بھی سن لو۔

(۳۰۲) ما یود الذین کفروا من اہل الکتاب والمشرکین ان ینزل علیکم من خیر من ربکم واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم۔

(البقرۃ آیت ۱۰۰)

یعنی اہل کتاب میں جو انکار کر چکے اور مشرک ہیں وہ ہرگز پسند نہیں کرتے کہ تمہارے

رب کی طرف سے تیر از لبس خیر نازل ہو حالانکہ یہ خدا تعالیٰ کی مرضی پر منحصر ہے کہ جسکو پسند کرے یعنی رحمت سے اپنی مخصوص کر دے اللہ بڑے فضل والا ہے۔ یودُ - ینزِّل - یختص - لیشاء - کل مضارع کے صیغہ ہیں جو زمانہ حال اور استقبال پر دلالت کر رہے ہیں۔

چونسٹھویں آیت

کذلک یوحی الیک والی الذین من قبلک اللہ العزیز الحکیم پ۲۵ شوریٰ۔

ترجمہ۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے آپ کی طرف اور ان انبیاء کی طرف جو آپ سے پہلے ہیں وہ زبردست حکمت والا ہے۔"

جواب

اسی طرح آئندہ بھی بھیجتا رہے گا آیت پر تدبر کرو ایک قانون عام بتایا ہے یہ کہاں لکھا ہے کہ آئندہ بھیجنے کی اللہ نے قسم کھالی۔

(۳۰۳) فقلنا اذھبا الی القوم الذین کذبوا بایٰتنا فدمرنٰھم تدمیرا وقوم نوح لما کذبوا الرسل پ۱۹ ۲۶۔

ترجمہ۔ جاؤ تم اس قوم کی طرف جنہوں نے جھٹلایا ہمارے نبیوں کو پس ہلاک کیا ہم نے ان کو مار مار کر اور قوم نوح کو جب جھٹلایا انہوں نے رسولوں کو اس سے معلوم ہوا کہ یہ واقعہ اسی طرف اشارہ کر رہا ہے کہ تم ایسا مت کرنا۔

پینسٹھویں آیت

ولقد ارسلنا الی امم من قبلک انعام پ۷

ترجمہ۔ اور ہم نے تم سے پہلے رسول بھیجے بہت امتوں کی طرف۔

جواب

اسی طرح بھیجے گا وہ آئندہ رسول۔

(۳۰۴) وان تکذبوا فقد کذب امم من قبلکم وما علی الرسول الا البلاغ المبین

(۳۰۵) اولم یروا کیف یبدئ اللہ الخلق ثم یعیدہ ان ذلک علی اللہ یسیر قل سیروا فی الارض فانظروا کیف بدأ الخلق ثم اللہ ینشئ النشاۃ الاخرۃ ان اللہ علی کل شیءٍ قدیر پ۲۰ ۶ ۱۲۔

ترجمہ۔ اور اگر جھٹلایا تم (تو کوئی تعجب کی بات نہیں) پس تحقیق جھٹلایا تھا امتوں نے

تم سے پہلے بھی تھے۔ نہیں رسول کے ذمہ مگر پہنچا دینا (اور نبیوں کی پیدائش کے منکرو) کیا نہیں دیکھا انہوں نے کیونکہ پہلی بار کرتا ہے اللہ پیدائش کو پھر دوبارہ کرے گا اس کو پیدا اور یہ بات اللہ کے لئے بالکل آسان ہے کہہ سیر کرو زمین میں پس دیکھو کس طرح شروع کیا اللہ نے پیدائش کو پھر بھی اللہ ہی پیدا کرے گا آخر کو تحقیق اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ مطلب یہ ہے کہ اور نبیوں کو جھٹلانے والو تم سے پہلے لوگ بھی نبیوں کو جھٹلایا کرتے تھے اور اسی طرح وہ ہمیشہ نبی پیدا کرتا رہیگا اس کے لئے بار بار پیدا کرنا کوئی مشکل بات نہیں ذرا مولوی صاحب خدا کے لئے غور کرو کہ کس قدر صریح آیت ہے جس میں مطلق شبہ کی گنجائش نہیں پس ایمان لاؤ اس رسول پر اور پہلوں کی طرح جھٹلا کر گمراہ نہ ہو۔

چھپاسٹھویں آیت

قل جاءکم رسل من قبلی بالبینت الآیہ پ -

ترجمہ۔ اے محمدؐ آپ کہدیجئے اکہ مجھ سے پہلے کسقدر پیغمبر آئے معجزے لیکر ۱۱

جواب

مگر تم جیسے کافروں نے ان کا ہمیشہ انکار ہی کیا اور آج بھی تم انکار ہی کر رہے ہو خدا تم پر رحم کرے ان آیات بینات کو پڑھتے ہو اور سمجھتے نہیں صم بکم عمی فھم لا یرجعون

اور دوسری جگہ فرمایا ہے

(۳۱۶) افبالباطل یؤمنون

(۳۱۷) وبنعمۃ اللہ یکفرون فمن اظلم ممن افتریٰ علی اللہ کذبا او کذب بالحق لما جاءہ

پ ۲۱ ع ۳ -

پس باطل پر وہ ایمان لاتے ہیں اور نعمت الٰہی کا انکار کرتے ہیں (کیونکہ نبوت نعمت ہے نہ کہ لعنت) اور کون ہے بہت ظالم اس سے کہ باندھ لیا اس نے اللہ پر جھوٹ (کہ میں خدا کا نبی ہوں) یا جھٹلایا حق جب آیا ان کے پاس (کہ تو تو خدا کا نبی نہیں یا اب نبی آنے ہی بند ہوگئے ہیں۔

سترہویں آیت

نقد کذب رسل من قبلک (آل عمران پ)
آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے۔

جواب

مولانا اگر اس پوری آیت کو ایک ہی جگہ نقل کر دیتے تو آپ کی قلعی خوب کھل جاتی مگر مشکل یہ ہے کہ آپ کی سو آیات میں کمی آجاتی اس لئے ایک آیت کو چھ چھ ٹکڑے کر کے درج کیا ہے

آیت چھیاسٹھ میں تو اتنا حصہ مولانا نے ترک کیا ہے وبالذی قلتم فلم قتلتموھم ان کنتم صدقین سترہویں آیت فان کذبوک چھوڑ دیا ہے جس کا پورا ترجمہ یکجا اس طرح ہوا کہ تحقیق آ چکے تھے تمہارے پاس پیغمبر پہلے مجھ سے ساتھ دلیلوں کے اور ساتھ اس چیز کے کہا تم نے کہ کیوں قتل کیا تم نے ان کو اگر ہو تم سچے پس اگر جھٹلاویں تجھ کو پس تحقیق جھٹلائے گئے پیغمبر پہلے تجھ سے آئے تھے ساتھ دلیلوں کے وغیرہ اس تمام رکوع میں بھی ذکر ہے۔

ناظرین یہ مقام نکال کر قرآن میں تدبیر کریں گے .... تو انہیں معلوم ہو گا کہ فاضل دیوبندی کی عقل جاتی رہی ہے جو اپنی تردید کی آیت تائید میں پیش کر رہا ہے۔

اٹھارویں آیت

ولقد استہزئ برسل من قبلک (انعام پ)
ترجمہ۔ اور مذاق اڑایا گیا ہے ان رسولوں کا جو آپ سے پہلے گذرے ہیں۔

جواب

اسی طرح آپ کے بعد میں آنے والے رسولوں کا مذاق اڑایا جاتا رہے گا جیسا فرمایا یحسرۃ علی العباد ما یاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون (یٰسین پ ۲۲) کہ بندے ہمیشہ آنے والے رسولوں سے استہزا کریں گے کہو ایمان سے تم بھی انہی کے مثالی ہو یا نہیں ؟ پھر دیکھو۔

(۳۱۸) ما ننسخ من آیۃ او ننسہا نات بخیر منہا او مثلہا الم تعلم ان اللہ علی کل شیء قدیر آیت ۱۰۶۔

یعنی ہم نہیں بدلتے کوئی آیت (یعنی نبی اور وحی اور نبی کی تصدیق میں نشانات) اور نہ اس کو ترک کرتے ہیں یا تو اس سے افضل یا اس کی مانند قائم مقام کرتے ہیں دیکھا

مولانا کس قدر صریح آیت ہے کہ ہم کبھی اپنی آیات کو ترک نہیں کرتے بلکہ اس سے بڑھکر یا اس کے مانند لاتے ہیں اس جگہ بھی ننسخ تنسھٰنت تینوں مضارع کے صیغے ہیں جو استمرار نبوت پر دال ہیں

انہترہویں آیت

ولقد کذبت رسل من قبلك انعام پ۷

ترجمہ۔ اور جھٹلائے گئے ہیں بہت سے رسول تم سے پہلے "

جواب

اسی طرح تم جھٹلا رہے ہو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد پیدا ہونے والے رسول جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمدؑ صاحب کو۔

(۹۳۱) ان الذین یکفرون بایت اللہ ویقتلون النبیین بغیر حق ویقتلون الذین یامرون بالقسط من الناس فبشرھم بعذاب الیم
(آل عمران آیت ۲۱)

یکفرون۔ یقتلون۔ یامرون۔ تینوں مضارع کے صیغے ہیں اس لئے اب اس کے یہ معنی ہوئے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی آیات یا وحی نبوت کا انکار کرتے ہیں یا کریں گے اور جو انبیاء کو قتل کرتے ہیں یا کریں گے حالانکہ وہ منکر حق پر نہیں ہوتے نہ مانتے مولانا اب آپ بھی انکار کر رہے ہیں تو آپ بھی حق پر نہیں۔

سترہویں آیت

وما ارسلنا من قبلك الا رجالا نوحی الیھم من اھل القری (یوسف پ۱۳ ع)

ترجمہ۔ اور ہم نے آپ سے پہلے جتنا ان بستی والوں میں جتنے رسول بھیجے سب آدمی تھے (کوئی فرشتہ نہ تھا)۔

جواب

ڈوب مرو کیونکہ اب بھی آدمیوں میں سے آیا مگر تم چاہتے ہو کہ فرشتہ آئے کیونکہ آسمان سے فرشتہ ہی آیا کرتے ہیں اور تم حضرت عیسیٰ کے آسمان سے ہی منتظر ہو کیوں وہ دو ہزار برس سے آسمان پر زندہ ہیں اور فرشتوں کی طرح زندگی بسر کر رہے ہیں نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ ہگتے ہیں نہ موتتے ہیں نہ بڈھے ہوتے ہیں نہ بیمار ہوتے ہیں کیوں کہ یہ تمام خواص فرشتوں ہی کے ہیں تمام رسول تو کھانا کھاتے پانی پیتے ہگتے پیشاب کرتے

سوتے جاگتے بیمار ہوتے تھے۔

(۳۲۰) وما جعلنٰہم جسدا لا یاکلون الطعام وما کانوا خالدین

(سورۃ الانبیاء رکوع ۱) یعنی کوئی رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے ایسا نہیں گزرا جو کھانا نہ کھاتا ہو تفسیر ابن جریر جلد ۱۷ صفحہ ۴ پر اس آیت کے ماتحت مذکورہ بالا عبارت لکھی ہے تفسیر محمدی صفحہ ۱۸۶ منزل چہارم تفسیر الدر المنثور جلد ۴ صفحہ ۲۱ غرضیکہ تمام مفسرین اس میں متفق ہیں۔

اکہترہویں آیت

ولقد استہزئ برسل من قبلک انبیاء ع ۳

ترجمہ۔ اور ٹھٹھا کیا گیا ہے بہت سے رسولوں کے ساتھ تجھ سے پہلے۔

جواب

بالکل ٹھیک ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے والوں کو تم جھٹلا رہے ہو اسی لئے اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا کہ ان کافروں کا ہمیشہ ہی سے یہ وطیرہ رہا ہے آیت ۶۸ میں ہی اس کا جواب دیا گیا۔

(۳۲۱) قالت طائفۃ من اھل الکتاب امنوا بالذی انزل علی الذین امنوا وجہ النہار واکفروا اخرہ لعلہم یرجعون

(۳۲۲) ولا تومنوا الا لمن تبع دینکم قل ان الھدی ھدی اللہ ان یؤتی احد مثل ما اوتیتم او یحاجوکم عند ربکم قل ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء واللہ واسع علیم

(۳۲۳) یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم آل عمران آیت ۶۷

اس آیت میں یؤتی ۔ یحاجوا ۔ یؤتیہ ۔ یختص ۔ یشاء ۔ پانچوں صیغہ مضارع ہیں اور نہ مانو سوائے اس کے جو پیروی کرے تمہارے دین کی کہہ یقیناً ہدایت اللہ کی ہے کہ دی جاوے کوئی ہدایت جیسے دیئے گئے ہو تم جھگڑا کرتے ہیں یا کریں گے تم سے تمہارے رب کے پاس کہہ بے شک فضل اللہ کے ہاتھ میں ہے وہ دیتا ہے اور دیتا رہے گا جس کو چاہے اور اللہ وسعت والا کمی نہیں اس کے پاس) اور ماننے والا ہے خاص کرتا ہے اور خاص کرے گا اپنی رحمت کے ساتھ جس کو چاہے گا

بہترہویں آیت

ولقد ارسلنا رسلا من قبلک رعد پ ۱۳ ع ۶

ترجمہ۔ اور ہم نے بھیجے ہیں بہت سے رسول آپ سے پہلے

جواب اور آپ کے بعد بھی ہم بھیجتے رہیں گے اسی واسطے یہ بات جتائی گئی کہ دیوبندی جو ابوجہل فرعون اور ابلیس کے ہم نوا ہیں انکار کردیں گے جیسا کہ فرمایا۔

(۳۲) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ من یشاء فامنوا باللہ ورسولہ وان تؤمنوا وتتقوا فلکم اجر عظیم
(آل عمران آیت ۱۷۹)

یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی شان نہیں کہ وہ تم سب کو اطلاع علی الغیب دے بلکہ اللہ منتخب کرتا ہے اور کرتا رہے گا جس کو پسند کرے از جنس رسول میں سے پس تم اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ گے اور تقویٰ اختیار کروگے تو تمکو بڑا اجر ملے گا۔
دیکھو مولانا یطلع - یجتبی - یشاء - تینوں صیغہ مضارع کے ہیں جو دلالت کرتے ہیں کہ آئندہ بھی ایسا ہوتا رہے گا - چنانچہ حضرت مرزا صاحب کو ہزاروں امور پر مطلع علی الغیب کیا گیا اگر وہ نبی نہ تھے تو کیونکر غیب سے مطلع کیے گئے غور تو کرو۔

تہترہویں آیت وما ارسلنا من قبلک الا رجالا نوحی الیہم
(نحل) پ۱۴ ع۵-
ترجمہ - اے محمدؐ آپ سے پہلے بھی ہم نے یہی مرد رسول بھیجے تھے کہ ہم حکم بھیجتے تھے ان کی طرف ''

جواب اور ایسا ہی بعد میں بھیجتے رہیں گے ولن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا پ۲۲ ہمارا قانونِ قدرت کبھی تبدیل نہیں ہوا کرتا۔

چوہترہویں آیت تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک
(نحل پ۱۴ ع۸)
ترجمہ - اللہ کی قسم ہم نے بہت سے رسول بھیجے بہت سے فرقوں میں سے آپ سے پہلے۔

جواب بالکل سچ ہے اب بھی اسی طرح بھیجتا رہے گا ولا تجد لسنۃ اللہ تحویلا اس آیت کو تو مولانا قبل جاتا ہے کہ پوری نقل کردوں تاکہ لوگوں کو تمہاری تحریف کا ذرا

پتہ تو لگے ۔ تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطن اعمالھم فھو ولیھم الیوم ولھم عذاب الیم
کہ خدا کی قسم یہ تحقیق ہم نے تجھ سے پہلے سب امتوں میں رسول بھیجے ہیں پس شیطان نے ان کو ان کے اعمال خوبصورت کر کے دکھائے پس وہی شیطان اس زمانے کے لوگوں کا لیڈر بنا ہوا ہے اس سے ان لوگوں کے واسطے دردناک عذاب ہے۔
پس یہ آیت ایسے حالات کا ذکر کر رہی ہے جو ہمیشہ اور ہر زمانہ میں پیش آنے والے ہیں جس سے ظاہر ہے کہ رسالت منقطع نہیں ہوئی بلکہ منقطع سمجھانیوالے ہی شیطانی لیڈر ہیں

چہتّرویں آیت

والذی اوحینا الیک من الکتب ھو الحق مصدقا لما بین یدیہ ناطر پ۲۲

ترجمہ۔ اور جو کتاب ہم نے آپکی طرف بطور وحی بھیجی وہی حق ہے تصدیق کرنے والی ہے اپنی سے پہلی وحی کی"

جواب

اور بشارت دینے والی ہے آئندہ وحی کی یہی کام ہر نبی کا ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے۔

(۳۲۵) واذ قال عیسی بن مریم یٰبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم مصدقا لما بین یدی من التورٰىۃ ومبشرا برسول یاتی من بعد اسمہ احمد پ۲۸ ۹۶۔
ترجمہ۔ اور جب کہا عیسیٰ ابن مریم نے اے بنی اسرائیل تحقیق میں رسول ہوں خدا کا طرف تمہارے تصدیق کرتا ہوں جو مجھ سے آگے ہے توریت اور خوشخبری دینے والا ہوں ایک رسول کی جو آئے گا میرے بعد اور نام اس کا احمدؐ ہو گا پس جب آیا ان کے پاس وہ پیغمبر احمدؐ ساتھ دلیلوں کے تو وہ کہنے لگے یہ تو جادو ہے اور وہ کم بخت یہ خیال نہیں کرتے کہ (۳۲۶) فمن اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا وھو یدعٰی الی الاسلام واللہ لایھدی القوم الظلمین
یعنی حضرت عیسیٰ نے ایک تو پہلی وحی اور نبی کی تصدیق کی اور ایک آئندہ آنے والے کی بشارت دی اس سے معلوم ہوا کہ ہر نبی کا یہی کام ہے کہ وہ پہلوں کی تصدیق کرے اور آئندہ کی خوشخبری دے چنانچہ احمدؐ علیہ السلام قادیان میں آئے اور تم نے ان سے انکار کیا باوجودیکہ

وہ تمہیں اسلام ہی کی طرف بلا رہا ہے اور تم نے اسی طرح انکار کر دیا جس طرح اس سے پہلے تمہارے بھائیوں نے انکار کر دیا۔

(۳۲۷) جاعل الملئکۃ رسلا اولی اجنحۃ مثنیٰ و ثلث وربع یزید فی الخلق ما یشاء ان اللہ علی کل شئ قدیر

(۳۲۸) ما یفتح اللہ للناس من رحمۃ فلا ممسک لھا وما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ وھو العزیز الحکیم (سورۃ انعام آیت ۲)

یعنی خدا تعالیٰ وہ ذات ہے جو فرشتہ سیرت لوگوں کو رسول بنایا کرتا ہے (یہ نہیں فرمایا کہ بنایا کرتا تھا) ان کے مددگار ہوتے ہیں دو دو تین تین چار چار اور جو پسند کرے زیادہ بھی بنا دیتا ہے اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے اللہ تعالیٰ لوگوں کے واسطے جو رحمت کھول دیتا ہے کوئی اس کو بند نہیں کر سکتا اور جو روک دیتا ہے اس کو کوئی کھول نہیں سکتا وہ عزیز و حکیم ہے دیکھئے مولانا کس قدر صریح آیت ہے کیا اب بھی کہو گے کہ نبی آنا بند ہو گیا۔

چہاترہویں آیت

سنۃ من قد ارسلنا قبلک (بنی اسرائیل) پ ۱۵ ع ۸

ترجمہ۔ دستور چلا آتا ان رسولوں کا جو آپ سے پہلے بھیجے ہم نے"

جواب

صد لعنت و پھٹکار ہے ایں فہن رسا را۔ تم پھر بھی انکار کرتے جاتے ہو جبکہ دستور پڑا ہوا ہے پھر نہیں کیا مار پڑ گئی کیا مصیبت آئی جو تم نے اس دستور سے منہ پھیر لیا۔ ناظرین یہ آیت مکمل اس طرح ہے

(۳۲۹) سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا پ ۱۵ ع ۸

ترجمہ۔ دستور پڑا ہوا ہے کہ بھیجے ہم نے تجھ سے پہلے رسولوں کو اور نہ پاوے گا تو کبھی ہمارے دستور میں تغیر۔ گویا ہمیشہ سے یہ دستور ہے کہ نبی اللہ تعالیٰ بھیجتا ہے اور اس میں بھی تغیر نہیں ہوا کرتا اے کاش کوئی سعید روح ہو جو خدا کے اس پیغام کو سن کر ایمان لائے مگر آہ یحسرۃ علی العباد ما یاتیھم من رسول الا کانوا بہ یستھزءون سورۃ یٰسین اے حسرۃ ہے ان بندوں پر کوئی رسول ایسا نہیں آیا کہ جسکو انہوں نے تمسخر میں نہ اڑایا ہو۔

سترھویں آیت

وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون (انبیاء پ ۱۷۔

ہم نے آپ سے پہلے جو کوئی رسول بھیجا اس کو یہ ہی وحی کی کہ کوئی بندگی کے لائق نہیں میرے سوا میری ہی بندگی کرو۔"

جواب

اور ہم حسب دستور آپ کے بعد جو کوئی رسول بھیجیں گے وہ بھی یہی تعلیم دیں گے کہ میرے سوا کسی کی بندگی نہ کرو من قبلک کی قید بتا رہی ہے کہ ہر زمانہ میں ایسا ہی ہوتا ہے کوئی رسول جا رہ خدا کی بندگی کی تعلیم نہیں دیا کرتا تھا نہ دے گا اور نہ دیتا ہے۔ جیسا کہ ارشاد فرمایا۔

(۳۳۰) ق والقرآن المجید بل عجبوا ان جاءہم منذر منہم فقال الکافرون ھذا شیء عجیب

(۳۳۱) ائذا متنا وکنا ترابا ذلک رجع بعید

(۳۳۲) قد علمنا ما تنقص الارض منہم وعندنا کتاب حفیظ

(۳۳۳) بل کذبوا بالحق لما جاءہم فہم فی امر مریج

(۳۳۴) افلم ینظروا الی السماء فوقہم کیف بنینہا وزینہا وما لہا من فروج

(۳۳۵) والارض مددنہا والقینا فیہا رواسی وانبتنا فیہا من کل زوج بہیج

(۳۳۶) تبصرۃ وذکری لکل عبد منیب

(۳۳۷) ونزلنا من السماء ماء مبارکا فانبتنا بہ جنت وحب الحصید والنخل بسقت لہا طلع نضید رزقا للعباد واحیینا بہ بلدۃ میتا کذلک الخروج

(۳۳۸) کذبت قبلہم قوم نوح واصحب الرس وثمود وعاد وفرعون واخوان لوط واصحب الایکۃ وقوم تبع کل کذب الرسل فحق وعید افعیینا بالخلق الاول بل ھم فی لبس من خلق جدید پ ۲۶۔ ۱۵

ترجمہ۔ قسم ہے قرآن بزرگ بلکہ تعجب کیا انہوں نے یہ کہ آیا ان کے پاس رسول انہیں سے (یہ تو چاہتے کہ بنی اسرائیل ہی کا عیسیٰ آتا) تو کہا تعجب کرنے والوں نے یہ عجیب بات ہے (یہ تو کہتے تھے کہ آسمان سے آئے گا) کیا جب مر جائیں گے ہم اور ہو جائیں گے مٹی یہ واپسی ہے دور از عقل۔ تحقیق جانتے ہیں ہم جو کچھ کہ کم کر دیتی زمین اس میں سے

اور نزدیک ہمارے کتاب ہے حفاظت کرنے والی۔ بلکہ جھٹلایا انہوں نے سچ کو جب
آیا ان کے پاس پس وہ ایک بات میں الجھی ہوئی ہیں ہیں (یعنی یہی ختم نبوت کی الجھن) پس کیا
نہیں دیکھا انہوں نے طرف آسمان کے اوپر اپنے کیسا بنایا ہم نے اس کو اور زینت دی
ہم نے اس کو اور نہیں اس میں کوئی شگاف (یعنی جس طرح ستاروں کے ذریعہ آسمان کو زینت
دی اسی طرح زمین کی روحانی زینت انبیاء سے ہے اور جسطرح آسمان میں شگاف نہیں
اسی طرح انبیاء کی بعثت میں شگاف نہیں مسلسل نبی آتے رہیں گے) اور زمین کو پھیلایا
ہم نے اس کو اور ڈالے ہم نے اس میں پہاڑ اور اگائی ہم نے اس میں ہر ایک قسم کی
چیز بارونق (جسطرح زمین کو پھیلایا اور وسیع کیا اور اس کو محدود نہیں کیا اور جس
طرح زمین اناج گھاس درخت پھل پھول اور غلہ وغیرہ سے اس کو رونق دی اسی طرح
ابوجہل اور ابلیس کافر منافق ولی قطب ابدال شہید صالح نبی وغیرہ بھی ہمیشہ ہم پیدا
کرتے ہیں تا ...) یہ اس لئے کہ بصیرت پیدا کرنے کا اور نصیحت ہر بندے رجوع
کرنے والے کے لئے (جو اہل بصیرت نہیں وہ اس سے فائدہ نہیں اٹھا سکتا کیونکہ وہ تو
اندھا ہے اعمیٰ فھو فی الاخرۃ اعمیٰ جو اس جہان میں چشم بصیرت نہیں رکھتا
وہ قیامت تک اندھا ہی رہے گا) اور اتارا ہم نے آسمان سے پانی برکت والا پھر اگائے
ہم نے اس سے باغ اور اناج کاٹنے کے اور کھجوریں بلند ان کے لئے خوشہ ہیں تہہ بتہہ
(یعنی جس طرح آسمان سے پانی اتر کر ان خشک درختوں کو از سر نو زندگی بخشتا ہے اسی
طرح آسمانی الہام کی بارش اس کے بندوں کی روحانی زندگی کا باعث ہوتی ہے جس
طرح پانی درختوں کے واسطے ایک مرتبہ کا برسا ہوا کافی نہیں ہوتا اسی طرح الہام کا بھی
انسان ہمیشہ محتاج ہے) رزق بندوں کے لئے اور زندہ کیا ہم نے اس سے شہر مردہ کو
اسی طرح نکلنا ہے قبروں سے (یعنی جس طرح جسمانی زندگی کے واسطے رزق کی ضرورت
ہے اسی طرح روحانی رزق کی انسان کو ضرورت رہتی ہے اور جس طرح خشک اور چٹیل
میدان بارش کے نہ ہونے سے مردہ ہوتا ہے اور جلا دینے کے قابل بنا ہوتا ہے اور
وہ بارش سے لہلہا کر سرسبز و شاداب ہو جاتا ہے اسی طرح روحانی مردے روحانی بارش
سے زندہ ہو جایا کرتے ہیں اور یہ ہمیشہ کے واسطے قانون قدرت ہے ابتدا ہی میں اس
صورت کے اللہ تعالیٰ نے بل عجبوا اور شئ عجیب میں اس اسرار کو کھولدیا کہ یہ تعجب
کی بات نہیں ہمیشہ سے ایسا ہوتا چلا آیا ہے اگر تم نے کسی نبی کا زمانہ نہیں دیکھا تو

کم از کم بارش ہوتی ہوئی اور مردہ زمین کو زندہ ہوتے تم دیکھا ہی کرتے ہو کہ ہمیشہ انسان جسمانی بارش کا جسطرح محتاج ہے اسی طرح اس کے واسطے روحانی بارش کی بھی ضرورت ہے مگر ساتھ ہی بتادیا کہ یہ باتیں اہل بصیرت کے واسطے ہیں پھر آگے مثال دے کر بتادیا کہ) جھٹلایا پہلے ان سے قوم نوح نے اور اصحاب رسس اور ثمود نے اور عاد نے اور فرعون اور برادران لوط نے اور اہل بن نے اور قوم تبع نے سب نے جھٹلایا پیغمبروں کو پس سچا ہوا میرا وعدہ عذاب کا (جو لوگ یہ کہتے ہیں اب یا اس سے پہلے جو لوگ یہ کہنے لگے کہ آپ کوئی نبی نہیں آئے انکا ان کو مجھے زور سے بتاتا ہے کہ) کیا ہم تھک گئے ہیں پہلی پیدائش سے بلکہ وہ شک میں ہیں پیدائش نئی میں۔

او سعید روح جنکو خدا نے سعادت دی ہے جنکی عادت میں خواہ مخواہ ضد نہیں وہ خدا کے لئے اس کو غور سے کئی مرتبہ آہستہ آہستہ سمجھکر مطالعہ فرمادیں اور اپنی روحانی صلاح کریں ۔ تو ضرور اللہ تعالیٰ ان کے سینہ کو اس اسرار سے واقف کردے گا

اٹھترہویں آیت

وما ارسلنا من قبلک من رسول ولا نبی

ترجمہ - ہم نے آپ سے پہلے جو کوئی رسول اور نبی بھیجا ،،

جواب

تمہارا مطلب تو اس سے برآمد ہوا نہیں مگر عمدۃ القاری جلد ۷ صفحہ ۱۴۱۶ میں لکھا ہے عبد بن حمید نے عمرو بن دینار سے حدیث بیان کی ہے کہ جب ابن عباس قرآن میں سے اس آیت کو پڑھا کرتے تھے تو نبی کے آگے محدث بھی شامل کر دیا کرتے تھے ۔ اور مولوی اسماعیل شہید اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۴۲ میں حضرت ابن عباس کا قول بیان کرکے لکھتے ہیں کہ محدث نبی کے ہم رتبہ ہوتا ہے مگر صاحب شریعت نہیں ہوتا پھر حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اپنی تفہیمات الٰہیہ صفحہ ۱۲۶ میں تحریر فرماتے ہیں کہ محدث جب ظہور پاتا ہے تو وہ اجتہادی شریعتوں کا پابند نہیں ہوتا جس طرح سورج کی روشنی میں چراغ کی ضرورت نہیں رہتی کیونکہ اس کے پاس وحی اور رسولوں کے علوم ہوتے ہیں (واضح ہو کہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی محدث ہونے کے مدعی تھے ۔ اور مسلم ترمذی اور نسائی اور ابو یعلی ام المومنین حضرت عائشہ سے روایت کرتے ہیں کہ پہلی امتوں میں بھی محدث ہوا کرتے تھے اور میری امت میں بھی ضرور ہوتے رہیں گے جن میں سے ایک عمر ابن

الخطاب ہیں دیکھو کنز العمال جلد ۶ صفحہ ۱۷۴ اجیساکہ فتح الباری جلد ۱۲ صفحہ ۳۳۲ میں
بھی لکھا ہے کہ نبوت تشریعی تو ختم ہو گئی مگر مبشرات باقی ہیں چنانچہ حضرت عمرؓ کا اور دیگر
صحابہ کرام کو الہامات کا ہونا احادیث سے ثابت ہے۔

لو مولانا تم نے تو اس میں سے بھی کچھ نہ نکالا ہم نے اس میں سے بھی اپنا مطلب نکال
کر تمہارا باطل عقیدہ توڑ دیا۔ ایک اور آیت سن لیجئے۔

(۳۳۹) واذ قال موسیٰ لقومہ یٰقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل
فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا واٰتٰکم مالم یؤت احدا من العٰلمین (مائدہ ع۴ ۶ ویں آیت)
موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا کہ اے میری قوم اللہ تعالیٰ نے جو تم پر انعام کیا ہے اس کو یاد
کرو بالخصوص نبوت اور بادشاہت اور یہ دونوں نعمتیں وہ ہیں جو آج تک کسی قوم کو
اہل عالم میں سے نہیں ملی ہیں۔ پس مولانا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت حضرت موسیٰ
کی امت سے افضل ہے تب تو ان کو بھی ملنی چاہئے اگر بدتر ہے تو بیشک نہیں ملنی چاہئے فیصلہ
تمہارا۔ چاہو خیر الامت بنو چاہو تو بدتر امت بنو

اناسی ویں آیت

وما ارسلنا قبلک من المرسلین الا انہم لیاکلون
الطعام
فرقان پ ۱۸ ع ۱۔
ترجمہ۔ اور ہم نے بھیجے رسول آپ سے پہلے سب
کھانا کھاتے تھے۔

جواب

اس آیت کو نقل کرتے ہوئے بھی تمہیں شرم نہ آئی کس قدر
صاف آیت ہے جو تمہارے عقائد باطلہ کی تردید کر رہی ہے
اب تمہیں بتاؤ کہ حضرت عیسیٰ تمہارے عقیدہ کے مطابق جو
دو ہزار برس سے بغیر کھانا کھائے آسمان پر بیٹھے ہیں۔ وہ اس آیت سے کیوں کر
علیحدہ ہو گئے پس اس سے یہ ثابت ہوا کہ اب جو کوئی آئے گا وہ تم ہی میں سے ایک
ہوگا جیسا کہ فرمایا امامکم منکم۔ یہ حدیث آپ کو اکیاسی ویں آیت میں ملیگی۔

(۳۴۰) ما نرسل المرسلین الا مبشرین ومنذرین
(۳۴۱) فمن اٰمن واصلح فلا خوف علیہم ولا ہم یحزنون (انعام آیت ۸ ع ۵)
ہم نہیں بھیجا کرتے رسولوں کو مگر وہ خوشخبری دینے والے اور ڈرانے والے ہوا
کرتے ہیں پس جو شخص ان رسولوں پر ایمان لائے اور اصلاح کرے تو اس کو خوف

وحزن نہیں ۔

فرمایئے مولانا کیا یہ آیت یہ بتا رہی ہے کہ ہم جب رسولوں کو بھیجا کرتے تھے زمانہ گذشتہ
ظاہر کر رہی ہے ذرا خدا کے لئے غور تو کرو کہ صیغہ ماضی یا مستقبل

اسی ویں آیت

فقد کذبت رسل من قبلك فاطر پ ۲۲ ع ۱۰۔
ترجمہ ۔ آپ سے پہلے بہت سے رسول جھٹلائے گئے

جواب

پس اگر آپ یا آپ کے بعد آنے والے بھی جھٹلائے جائیں تو کوئی تعجب کی بات نہیں کیونکہ سنت الاولین پہلوں کا بھی یہ ہی دستور رہا ہے پس دیوبندی مولانا اسی دستور کے مطابق آپ بھی اسی نبی کو جھٹلا رہے ہیں اس آیت نے آپ کی مدد کرنے کے بجائے ہماری مدد کری اور آپ کی تردید اور تردید بھی بڑے زوردار الفاظ میں مگر بقول شخصے کہ بیچے سو گدھا اور اناڑی کی جانی بلا

(۸۴ تا ۹۰) تلک حجتنا اتینها ابراهیم الی وهرون وکذلك نجزی المحسنین
(۹۰) ذلك هدی الله یهدی به من یشاء من عباده الی اولئك الذین
اتینهم الکتب والحکم والنبوة فان یکفر بها هؤلاء فقد وکلنا بها قوما
لیسوا بها بکفرین
سورۃ انعام آیت نمبر ۸۴ تا ۹۰)

یعنی حضرت ابراہیم ۔ اسحاق ۔ یعقوب ۔ نوح ۔ داؤد ۔ سلیمان ۔ ایوب ۔ یوسف موسیٰ ۔ عیسیٰ ۔ ہارون یحییٰ ۔ زکریا ۔ الیاس اسمٰعیل یونس لوط انبیاء اللہ ہی تھے سب کو عالم پر فضیلت حاصل تھی خدا نے سب کو منتخب کیا سب کو سیدھی راہ بتائی ۔ یہ خدا کی ہدایت ہے (تھی نہیں کہا) جس کو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے دیتا ہے (دیتا تھا نہیں فرمایا ...... اگر یہ لوگ ان کی قدر نہ کریں گے اور ان کا انکار کریں گے تو ہم یہ چیز ایسے لوگوں کو دیں گے جو ان چیزوں کی قدر کریں گے اور کفرانِ نعمت نہ کریں گے کس قدر صریح آیت ہے

اکیاسی ویں آیت

ولقد اوحی الیك والی الذین من قبلك لئن اشرکت لیحبطن عملك ولتکونن من الخسرین
(زمر پ ۲۴ ع ۵)

ترجمہ ۔ آپ کی طرف اور آپ سے پہلے انبیاء کی طرف یہ وحی کی گئی کہ اگر (بالفرض)

تم بھی شرک کرو تو تمہارے بھی سارے عمل حبط (بیکار) ہو جائیں اور تم خسارہ والوں میں داخل ہو جاؤ گے۔

جواب دیکھ لیجئے ناظرین اس جگہ بھی کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے نبوت کا انقطاع ثابت ہو سکے۔ اگر من قبلک سے تمہارا یہ منشا ہے کہ آئندہ کسی نبی کا اس میں ذکر نہیں اور زمانہ حال اور گذشتہ کا اس میں ذکر ہے تو مولانا ذرا اس حدیث کو آپ کہاں رکھیں گے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ الباری فی صحیح البخاری میں موجود ہے۔

(۳۲۴۲) حدثنا ابن بکیر ثنا اللیث عن یونس عن ابن شہاب عن نافع مولی بن قتادۃ الانصاری ان اباھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیف انتم اذا نزل ابن مریم فیکم وامامکم منکم

(بخاری پارہ ۱۳ باب نزول عیسٰی ابن مریم

صفحہ ۴۹۰۔ حضرت ابوھریرہ کہتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں عیسٰی ابن مریم نازل ہوں گے اور وہ تمہارے امام ہوں گے اور تمہیں میں سے ہوں گے۔ اب فرمایئے مولانا جبکہ کوئی نبی آنے والا ہی نہ تھا تو حضرت عیسٰی کو کہاں رکھیے گا اور لطف یہ ہے کہ وہ آسمان سے نہیں اتریں گے بلکہ ہم ہی میں سے ایک امام ہوں گے اگر حضرت عیسٰی کو آسمان سے اتارو گے تو وہ تو ہم میں سے نہیں ہو سکتے چونکہ وہ نبی اسرائیل ہیں اور رسولاً الی بنی اسرائیل وہ صرف بنی اسرائیل کے واسطے ہی مبعوث بھی ہوئے تھے

بیاسی ویں آیت مایقال لک الا ما قد قیل للرسل من قبلک ان ربک لذو مغفرۃ وذو عقاب الیم
(حم السجدہ پ۲۴)

ترجمہ۔ آپ سے وہی کہا جاتا ہے جو سب رسولوں سے کہا گیا کہ آپ کا رب مغفرت والا ہے اور دردناک عذاب والا)۔

جواب جیساکہ دیگر انبیاء سے کہا گیا کہ گذشتہ نبیوں کی تصدیق کرو اور آئندہ نبیوں کی بشارت دو اور جھٹلانے والوں کے واسطے دردناک عذاب کی خبر دیدو اسی طرح آپ کو بھی حکم دیا گیا ہے کوئی انوکھی

بات آپ کے ساتھ نہیں ہمیشہ اسی طرح ہوتا چلا آیا اور قیامت تک اسی طرح یہ سلسلہ جاری رہے گا ہمیشہ گناہ گار بھی پیدا ہوں گے ان کی اصلاح کے واسطے نبی بھی آئیں گے اور نبیوں کو جھٹلانیوالے ابلیس بھی پیدا ہوں گے اور ان کی فرمانبرداری کرنے والے فرشتہ بھی پیدا ہوں گے۔

(۵ لم ۳) وما قدروا الله حق قدره اذ قالوا ما انزل علی بشر من شیٔ قل من نزل الکتب الذی جاء به موسیٰ (انعام آیت ۹۱)

حضرت رسول کریم کا دعویٰ نبوت سنکر اس کی قدر نہ کی اور کہنے لگے موسیٰ کے سوا اور کسی پر خدا نے کچھ نازل نہیں کیا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم جو موسیٰ کے بعد باب نبوت کو مسدود سمجھتے ہو اور ظالمو موسیٰ کے وقت میں بھی تو ایک قوم یہ کہہ رہی تھی کہ من یبعث الله من بعدہٖ رسولا یوسف کے بعد کوئی رسول مبعوث نہیں ہوگا پھر موسیٰ پر وحی کیسے نازل ہوئی پس یہ سبق دیا گیا امت محمدی کو۔ کاش کوئی سعید روح اس پر غور کرے۔

تراسی ویں آیت

کذلك یوحی الیك والی الذین من قبلك الله العزیز الحکیم (شوریٰ پ ۲۵)

ترجمہ۔ ایسے ہی وحی بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ جو زبردست حکمت والا ہے۔،،

جواب

کس قدر صریح آیت ہے کہ جس طرح آپ پر وحی بھیجی اور جس طرح آپ سے پہلے وحی بھیجی اسی طرح ہم ہمیشہ وحی بھیجا کرتے ہیں اس میں کوئی تغیر و تبدل نہیں ہوا کرتا نہ یہ کبھی بند ہوتی ہے کیونکہ وہ روحانی امراض پیدا ہوجانے والے مریضوں کا علاج کرنے کا بڑا زبردست حکیم نبض شناس ہے۔

(۶ لم ۳) کذلك جعلنا فی کل قریة ....

(۷ لم ۲) الله اعلم حیث یجعل رسالته .... الیٰ کذلك یجعل الله الرجس علی الذین لا یؤمنون (انعام آیت ۱۲۳ تا ۱۲۶)

اللہ تعالیٰ خوب جانتا ہے جہاں وہ اپنی رسالت سپرد کرتا ہے (کرتا تھا نہیں فرمایا)...... اسی طرح اللہ تعالیٰ رجس ان لوگوں پر ڈالا کرتا ہے (ڈالا کرتا تھا نہیں فرمایا) جو ایمان نہیں لاتے دیکھو مولانا یہ بھی کیسی صریح آیت ہے۔ اور لطف یہ ہے کہ ہمارے فاضل دیوبندی اس آیت کی تشریح میں خود اس امر کا اقرار کر رہے ہیں کہ حضرت عیسٰی علیہ السلام پر اگر بعد

نزول وحی ہوگی تو وہ اس کے مخالف نہیں"
ہم جس وحی اور نبی کے قایل ہیں وہ بھی مخالف نہیں بلکہ اس کی تصدیق اور تائید کرنے والی کے ہی قایل ہیں۔ نزول وحی کے بھی آپ قایل ہیں اور نبی کے آنے کے بھی آپ قایل ہیں پھر کیا جھگڑا ہے؟ یہ اقبالی ہوگر می ہے خدا بہتر جانتا ہے کہ یہ ہی ہمارا عقیدہ ہے تمہاری مخالفت محض متعصبانہ ہے نیک نیتی کا اس میں شائبہ بھی نہیں۔

(۸۳) ذلك ان الله لم يك مغيرا نعمته انعمها على قوم حتى يغيروا ما بانفسهم وان الله سميع عليم (انعام آیت ۵۶)

یعنی اللہ تعالیٰ جب کبھی کسی قوم کو کوئی نعمت دیتا ہے تو وہ اس کو واپس نہیں لیتا تاوقتیکہ وہ ان خصوصیات کو ضائع نہ کر دے مولانا اس آیت کو سامنے رکھکر اس آیت کو پڑھو وعد الله الذين امنوا وعملوا الصلحت ليستخلفنهم في الارض كما استخلف الذين من قبلهم کہ اللہ نے وعدہ کیا ان مومنوں سے ساتھ جو نیک عمل کریں گے ان کو ہم اسی طرح خلیفہ بنائیں گے جیسطرح ان سے پہلے بنائے پس یہ وعدہ اس وقت تک ہے جب تک تغیر نہ کر لو۔

چوراسی ویں آیت

هو الذى ارسل رسوله بالهدى ودين الحق ليظهره على الدين كله (سورۃ صف پ ۲۸)

ترجمہ۔ وہ اللہ ہی ہے جسنے بھیجا رسول محمدؐ کو اس لئے بھیجا کہ اس کو تمام ادیان پر غالب کرے۔

جواب

یہ وہی آیت ہے جو آیت نمبر ۱۶ اور ۶۱ میں ہم مفصل جواب عرض کر چکے ہیں مگر آپ نمبر بڑھانے کے واسطے تیسری مرتبہ پھر اسی آیت کو لکھ رہے ہیں کیوں نہ ہو آخر سو آیت پوری کرنی ہے۔

بلا سے تنک سے تنک نہ ملے تو بوجھے تو مرے گا

پچاسی ویں آیت

وكذلك ما ارسلنا من قبلك في قرية من نذير الا الايه (زخرف پ ۲۵)

اور اسی طرح جو رسول بھیجا ہم نے آپ سے پہلے کسی بستی میں"

جواب اور اسی طرح آئندہ بھی بھیجیں گے کیونکہ قبلک بتاتا ہے کہ یہ تنبیہ کے طور پر ارشاد ہوا کہ تم دیوبندی کی طرح انکار ست کرنا

(۳۴۹) الا ان اولیاء اللہ لاخوف علیہم ولاھم یحزنون
(۳۵۰) الذین امنوا وکانوا یتقون لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الاٰخرۃ لاتبدیل لکلمات اللہ ذلک ھو الفوز العظیم

پ۱۱ ۱۲۶

خبردار ہو کہ اللہ کے دوست وہ ہیں جن پر خوف و حزن نہیں ہوگا یہ لوگ مومن متقی ہوتے ہیں ان کو جیتے جی بشارتیں ملتی ہیں اور آخرت میں بھی ملیں گی کلمات اللہ میں کبھی تبدیلی نہیں ہوا کرتی اور یہ وہ بڑی کامیابی ہے جس کا حاصل کرنا انسان کا مقصد ہے غور تو کرو مولانا جی کو بھی بشارات ہی ملتی ہیں اور یہ برابر جاری ہیں۔

چھیاسی ویں آیت

وسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا
زخرف پ۲۶)
ترجمہ۔ اور ان رسولوں سے دریافت کر لیجئے جو ہم نے آپ سے پہلے بھیجے تھے"

جواب فاضل مؤلف نے ناسمجھی سے مکمل آیت پیش نہیں کی اور لطف یہ ہے کہ ادھوری آیت سے مؤلف کا مقصد پورا نہیں ہوسکتا ہم پورا ٹکڑا پیش کرتے ہیں۔

(۳۵۱) وانہ لذکر لک ولقومک وسوف تسئلون واسئل من ارسلنا من قبلک من رسلنا...... ولقد ارسلنا موسیٰ بایتنا الی فرعون الخ پ۲۵ ع۱۰

ترجمہ۔ اور تحقیق یہ ذکر ہے تیرے لئے اے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اور تیری قوم (دیوبندی کے لئے اور جو نبوت کے منکر ہیں ان کے واسطے) کے واسطے اور البتہ پوچھے جاؤ گے تم (سب لوگ قیامت کے روز) اس کے بعد وہ آیت ہے جو فاضل دیوبندی نے پیش کی اس سے معلوم ہوا کہ یہ آیت نہ صرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے بلکہ تمام امت محمدیہ کے واسطے ایک وصیت ہے اور قیامت کے روز ان سے اس امر پر سوال کیا جائے گا کہ تم نے قرآن میں نہیں پڑھا تھا کہ تم سے پہلے ہی ہمیشہ رسول آتے رہے اور یہ قانون قدرت اس لئے بعد میں آنے والوں کی مخالفت نہ کرنا۔

ستاسی ویں آیت

وکم ارسلنا من نبی فی الاولین (زخرف پ ۲۵)

ترجمہ - اور بہت رسول بھیجے ہم نے پہلی امتوں میں"

جواب

اور اسی طرح یہ بیجتا رہے گا مگر آئندہ بھی اس سے بھی تمہارا مطلب نہیں نکلا ہماری تائید میں یہ بھی آیت ہے۔

(۳۵۲) وانذر الناس یوم یاتیھم العذاب فیقول الذین ظلموا ربنا اخرنا الی اجل قریب نجب دعوتک ونتبع الرسل اولو تکونوا اقسمتم من قبل مالکم من زوال

(سورۃ ابراہیم آیت ۴۴)

اقوام عالم کو ڈراؤ کہ ایک دن انپر عالم گیر عذاب نازل ہوں گے یا عذاب موعود نازل ہوگا تب اس وقت ظالم کہینگے کہ اے ہمارے رب ہم کو مہلت دے کہ ہم تیری دعوت کو قبول کرنے کو تیار ہیں۔

دیکھو اس جگہ ایک قانون مستمرہ کا ذکر ہے کہ نزول عذاب اور مواخذہ سے قبل طبائع غافل ہوتی ہیں اور دعوت دی اللہ اور اتباع نبی زمانہ کا کبھی خیال نہیں ہوتا۔ مگر جوں ہی عذاب نازل ہونے لگتا ہے تو لوگ چلا اٹھتے ہیں جسقدر عذاب نازل ہوئے حضرت مسیح موعود نے یہ ہی فرمایا کہ ؎

کیوں غضب بھڑکا خدا کا مجھ سے پوچھو غافلو
ہو گئے ہیں اس کا موجب میرے جھٹلانے کے دن

وہ لوگ خصوصیت سے غور کریں، جو حضرت مسیح موعود کو مان کر پھر ان کی نبوت کا انکار کر رہے ہیں۔

اٹھاسی ویں آیت

ثم اورثنا الکتب الذین اصطفینا من عبادنا فمنہم ظالم لنفسہ ومنہم مقتصد ومنہم سابق بالخیرات باذن اللہ ذلک ھو الفضل الکبیر (فاطر پ ۲۲)

ترجمہ - پھر ہم نے قرآن شریف کا وارث ان لوگوں کو بنا دیا، جنکو ہم نے اپنے بندوں میں سے انتخاب کیا (پھر ان میں تین قسم کے لوگ ہیں) بعض اپنے نفس پہ ظلم کرنے والے گناہگار اور بعض بیچ کی چال پر چلنے والے اور بعض نیکوں میں بڑھنے والے اللہ کے حکم سے یہی ہے

بڑی بزرگی۔

جواب

قالوا ما اغنی عنکم جمعکم وما کنتم تستکبرون اھؤلاء الذین اقسمتم لا ینالھم اللہ برحمۃ
پ ۸ ع ۱۲۔ ترجمہ۔ کہیں گے نہ کام آئی تمہارے جمعیت (علماء ہند)
اور جو یہ بچہ تم تکبر کا کام کرتے تھے کیا یہ لوگ ہیں جن پر تم قسم کھاتے
تھے کہ نہ پہنچائیگا ان کو اللہ کوئی (ہدایت یا نبی یا رسول) رحمت۔

(۳۵۳) ان الارض یورثھا من یشاء من عبادہ والعاقبۃ للمتقین پ ۹ ع ۵

ترجمہ۔ تحقیق اللہ زمین کے لیے وارث کرتا ہے جسکو چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے اور انجام متقیوں کا ہی اچھا ہوگا۔ فاضل دیوبندی کی آیت کا دراصل یہ مطلب ہے کہ جس طرح ایک امت کو زبور کا وارث کیا اور انہوں نے اس پر عمل کیا اس لئے پھر ہم نے دوسری قوم کو توریت کا وارث کیا انہوں نے بھی توریت کو ترک کر دیا تو ان کے بجائے ایک اور قوم کو جس کو ان میں انجیل نازل کر کے اس کا وارث کیا انہوں نے بھی وہی کیا اس کے بعد ہم نے قرآن کا وارث کیا پس اب تم پہلوں کی طرح نہ کرنا یعنی نبی کے آنے سے انکار نہ کرنا

نواسی ویں آیت

یوم تقلب وجوھھم فی النار یقولون یلیتنا
اطعنا اللہ واطعنا الرسول

(احزاب پ ۲۲ ع ۸)

ترجمہ۔ جس دن الٹے پلٹے جائیں گے ان کے منہ آگ میں کہینگے کاش ہم نے اطاعت کی ہوتی اللہ کی (محمد) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی۔

جواب

بڑی صاف آیت ہے یہ تمہارے متعلق نازل ہوئی ہے تم نے اطاعت رسول سے انکار کر دیا رسول تو آگیا اور تم نے اس سے انکار کر دیا تم خود ذرا غور تو کرو تم کون ہو کافر ہو یا مومن انکار کر رہے ہو یا اقرار اطاعت کر رہے ہو یا بغاوت جو تم پر خدا نے چودہ سو سال پہلے فرد جرم لگایا ہے وہ تمہیں نظر نہیں آرہا افسوس ہے پابندان عقیدوں کے دنیا پرست ہیں پس اس لئے وہ موجب ذلت و شکست ہیں

(۳۵۴) قال عسی ربکم ان یھلک عدوکم ویستخلفکم فی الارض فینظر کیف تعملون

قریب ہے کہ رب تمہارا یہ کہ ہلاک کرے تمہارے دشمن کو اور خلیفہ بنا دے تم کو زمین میں پھر دیکھیں کس طرح تم عمل کرتے ہو۔

(۳۵۵) ولقد اخذنا آل فرعون الخ اور البتہ تحقیق پکڑا ہم نے قوم فرعون

کو۔ ذرا غور کرو قرآن شریف کیا فرما رہا ہے

آیت نمبر ۱۷
ویوم یعض الظالم علی یدیه یقول یلیتنی اتخذت مع الرسول سبیلا پ ۱۹
ترجمہ۔ اور جس دن ظالم اپنے ہاتھ کاٹے گا کہے گا کہ کاش میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ راستہ اختیار کرتا۔

جواب
چونکہ آپ نے رسول کے ساتھ راستہ اختیار نہ کیا اور ظالم ہو گئے کیونکہ سب سے بڑا ظالم وہی ہے جو خدا پر افترا باندھے کہ میں نبی ہوں اور دوسرا بڑا ظالم وہ ہے جو رسول کی تکذیب کرے کہ تو نبی نہیں ہیں
یہ آیت بھی آپ کو ظالم قرار دے رہی ہے اگر نہیں تو آپ کوئی آیت ایسی پیش کیجئے جس میں نبی کے مان لینے والے کو ظالم کہا گیا ہو۔

(۳۵۶) انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون
(۳۵۷) ولقد ارسلنا من قبلك فی شیع الاولین
وما یاتیهم من رسول الا کانوا به یستهزءون
(۳۵۸) کذلك نسلکه فی قلوب المجرمین
(۳۵۹) لا یؤمنون به وقد خلت سنة الاولین (سورة الحجر آیت ۱۱)

یعنی جس طرح بما استحفظوا توریت کے واسطے فرمایا اسی طرح لحافظون قرآن کی نسبت فرما کر بتا دیا کہ توریت کی حفاظت انبیاء کے ذریعہ سے ہوئی اسی طرح قرآن کی ہم کریں گے اور تحقیق ہم نے پہلے بھی رسول بھیجے مگر ان کا مذاق اڑایا گیا اور یہ ان کی عادت ہے کہ وہ رسول وقت پر ایمان نہیں لایا کرتے تھے۔

آیت اکیانوے
وما ارسلناك الا کافة للناس بشیرا ونذیرا۔ (سورة سبا پارہ ۲۲)
ترجمہ۔ اور ہم نے آپ کو تمام ہی انسانوں کی طرف بشیر و نذیر کر کے بھیجا ہا

جواب
لفظ کافتہ نے آپ کو دھوکہ دیا اگرچہ اس میں یہ درج نہیں کہ آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا مگر ہم کافتہ والی آیت ایک اور پیش کرتے ہیں لو سنو مگر کان دھر کر اور خدا کا خوف مد نظر رکھ کر ضد اور تعصب

کی عینک اتار کر اور خوف خدا کی عینک لگا کر اور چشم بصیرت کھولنے والا سرمہ لگا کر

(۳۶۰) یاایہا الذین اٰمنوا ادخلوا فی السلم کافۃ ولا تتبعوا خطوات الشیطن انہ لکم عدو مبین

(۳۶۱) فان زللتم من بعد ما جاءتکم البینٰت فاعلموا ان اللہ عزیز حکیم

(۳۶۲) ہل ینظرون الا ان یاتیہم اللہ فی ظلل من الغمام والملئکۃ پ۲ ع ۹۔

ترجمہ۔ اے وہ جو ایمان لائے ہو داخل ہو اسلام میں سارے کے سارے اور نہ چلو قدم بقدم شیطان کے یقیناً وہ تمہارے لئے دشمن ہے کھلا کھلا۔ پس اگر تم پھسل جاؤ بعد اس کے کہ آئے تمہارے پاس کھلے کھلے نشان تو جان لو یہ کہ اللہ غالب اور حکمت والا ہے نہیں انتظار کرتے وہ مگر یہ کہ آوے ان کے پاس اللہ بادلوں کے سایوں سے اور فرشتہ بھی یعنی جسطرح تمام جہانوں کے واسطے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اسی طرح اس جگہ بتایا ہے کہ جو محمد صلعم پر ایمان لائے وہ سب اسلام میں داخل ہیں پس ان سب کو چاہیئے کہ وہ شیطان سے ہوشیار رہیں کہ ایسا نہ ہو کہ وہ تمہیں مسلم ہونے سے منکر بنا دے۔ سلم تو مان لینے والے کو کہتے ہیں اور شیطان انکار کرنے والے کو کہتے ہیں تو فرمایا دیکھو خبردار ایسا نہ ہو کہ جو تمہارا کھلا دشمن ہے وہ تمہیں اس امر سے پھسلا دے کہ اس محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی آوے (جاءتکم البینٰت) مگر نہیں یہ مسلمان تو انتظار کر رہے ہیں اس امر کا کہ ان کے پاس آئے عیسائیوں کا خدا اور موجودہ مسلمانوں کا خدا جو آسمان پر ہے ان کے خیال میں آنے والا ہے آئے گا۔

آیت بالغوے

ان ھو الا نذیر لکم بین یدی عذاب شدید
سورۃ سبا پ۲۲۔

ترجمہ۔ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تو ڈرانے والے ہیں ایک آنے والے عذاب شدید سے پہلے۔

جواب

اسی سورۃ کا رکوع یہاں سے شروع ہوتا ہے۔

(۳۶۳) وقال الذین کفروا لن نؤمن بہذا القران ولا بالذی بین یدیہ

(۳۶۴) قال الذین استکبروا للذین استضعفوا انحن صددنکم عن الھدی

(۳۶۵) وما ارسلنا فی قریۃ من نذیر ترجمہ۔ اور کہا ان لوگوں نے جنہوں نے

انکار کیا ہر گز نہ ایمان لاویں گے اس قرآن پر اور نہ اس پر جو اس کے آگے ہے (یعنی
اس کے بعد میں آنے والا ہے لوگو خدا کے لئے غور کرو اگر اس کے بعد کچھ نہیں تھا تو یہ کیوں
اللہ تعالیٰ فرما رہا ہے) کہیں گے وہ لوگ جو تکبر کرتے تھے ان کو جو کمزور تھے قیامت کے
دن کیا ہم نے روکا تھا تم کو ہدایت (حضرت مسیح موعود کی فرمانبرداری) سے بعد اس
(محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے جو ہدایت آئی تمہارے پاس اس سے بلکہ تم تھے ہی قوم
مجرم ہمیشہ انکار کرنے والے اور نہیں بھیجا ہم نے کسی بستی میں کوئی ڈرانیوالا۔ مگر
اس جگہ کے خوشحال لوگوں نے اس رسول کا انکار کر دیا مولانا وہی سورۃ سبا ہے وہی
نذیر کا لفظ ہے وہی بین یدیہ ہے اس جگہ بھی آئندہ آنے والا مراد ہے اور اس جگہ
بھی اگر اب دن کو رات سیاہ کو سفید کہنے لگیں تو اس کا کیا علاج ہے اس جگہ تو آئندہ
آنے والا مراد ہے اور نذیر کا لفظ قرآن میں بار بار آیا ہے اور ہر جگہ نذیر سے مراد نبی ہے اس
کے بعد کے تینوں رکوع پڑھ کر دیکھو بار بار نبی کے جھٹلانے کا ذکر اس میں موجود ہے مگر
تم جھٹلانے سے باز نہیں آتے۔

(۳۶۶) الذین یبلغون رسلت اللہ ویخشونہ ولایخشون احدا الا اللہ
وکفی باللہ حسیبا (احزاب آیت ۴۰) یبلغون۔ یخشون۔
ولا یخشون۔ تبغون۔ مضارع کے صیغے ہیں یعنی وہ لوگ جو رسالت کی تبلیغ کرتے ہیں۔ و
صرف اللہ تعالیٰ سے ڈرتے ہیں اگر آئندہ رسالت کا سلسلہ بند ہوتا تو صیغہ مضارع نہ استعمال
ہوتا۔ ترجمہ۔ وہ لوگ کہ پہنچاتے ہیں (یا پہنچائیں گے آئندہ) پیغام الٰہی کو اور وہ ڈرتے ہیں
(یا ڈرائیں گے آئندہ) اس سے اور نہیں ڈرتے کسی سے رسول اللہ کے۔

آیت نمبر ۳۶۷

یثبت الذین امنوا بالقول الثابت فی الحیوۃ
الدنیا و الاخرۃ
سورۃ ابراہیم پ ۱۳ ع ۴
ترجمہ۔ مضبوط کرتا ہے اللہ ایمان والوں کو مضبوط بات
سے دنیا کی زندگی میں اور آخرت میں۔

جواب

اللہ نے تو تمہاری مضبوطی کا اس قدر انتظام کیا کہ تمام امتوں
میں سے اس قدر کسی کے واسطے نہ کیا مگر تم ثابت (مضبوط) قدم
اس پر نہ رہے اگر آپ اس آیت مبارکہ سے چار آیت اوپر سے پڑھ
لیتے اور خوف خدا سے اس پر توجہ کرتے تو آپ کو اسی جگہ یہ مل جاتا کہ قول ثابت کیا ہے سنو

قول ثابت یہ ہے کہ۔

(۳۶۷) الم تر کیف الخ کیا نہ دیکھا تو نے کس طرح بیان کی اللہ نے مثال بات پاکیزہ کی ...... اور بیان کرتا ہے اللہ مثالیں لوگوں کی تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔۔ گمراہ کرتا ہے اللہ ظالموں کو ظالم وہی ہے جنہوں نے انبیاء پر ایمان لانے میں ثابت قدمی نہ دکھائی اور انکار کر دیا پہلوں کی طرح سے۔

آیت نمبر ۹

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ

سورۃ آل عمران پ۳ ۔ ۱۲۶ ۔

ترجمہ۔ اے محمدؐ فرما دیجئے اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میرا اتباع کرو اگر تم میرا اتباع کر دو گے تو اللہ تعالیٰ تم سے محبت کرے گا۔

جواب

محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کیا ہے محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت یہ ہی ہے کہ اس آنے والے کو ملنے اور انکار نہ کرے کیونکہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنا سلام کہا ہے اس سے اندازہ کر لو کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس سے کس قدر محبت ہے پس دوستو اس آیت میں کوئی ایسا لفظ نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں آئیگا غرضیکہ اس کی تائید میں قرآن شریف بھرا پڑا ہے جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کا یہ قانون اللہ یصطفی من الملئکۃ رسلا ومن الناس اٹل ہے اور اس امانت کو انسان نادان نے اپنے ذمہ لیا مگر اس کی حفاظت نہ کر سکا ممکن ہے کہ معترض اس جگہ کہے کہ عہد میثاق کی کس قدر آیات جس کی ہیں یہ تمام یہود اور نصاریٰ کے واسطے ہیں اس لئے ہم اول تو یہ بتاتے ہیں کہ یہ قرآن شریف یہود و نصاریٰ کی کتاب نہیں بلکہ مسلمانوں کی ہے پھر یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو مسلمانوں کا دستور العمل ہو اور اس میں احکامات ہوں یہود و نصاریٰ کے واسطے پھر قرآن شریف صاف بتا رہا ہے کہ یہ قرآن شریف صرف ان لوگوں کے واسطے ہے جو قرآن کو صادق مانتے ہیں اور متقی ہیں ھدی للمتقین پھر کس طرح یہ مانا جا سکتا ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم صرف اساطیر الاولین پہلوں کی کہانیاں سنانے کے واسطے آئے تھے ہمارے عمل کرنے کے لئے یہ قرآن شریف نہیں

(۳۶۸) الم تر کیف ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ الخ

(۳۶۹) ویضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتفکرون پ۱۳ ۔۱۲۶۔

کیا نہ دیکھا تو نے کہ کس طرح بیان کی اللہ نے مثال بات پاکیزہ کی مانند درخت پاکیزہ
کے ہے جڑ اس کی مضبوط اور شاخیں اس کی آسمان تک ہیں۔۔۔۔۔ اور بیان کرتا ہے
اللہ تعالیٰ مثالیں لوگوں کے لئے تاکہ وہ ان مثالوں کے ذریعہ نصیحت پکڑیں۔

(۳۷۰) وضرب الله مثلاً قرية كانت امنة مطمئنة ياتيها رزقها رغدا
من كل مكان فكفرت بانعم الله لباس الجوع والخوف بما كانوا يصنعون
(۳۷۱) ولقد جاءهم رسول منهم فكذبوه فاخذهم العذاب وهم ظلمون پ ۱۴ ع ۱۵

بیان کی اللہ نے مثال ایک بستی کی جو تھی امن کی حالت میں اور اطمینان یافتہ آتا تھا اس
کو رزق اس کا بافراغت ہر طرف سے پھر ناشکری کی اس نے نعمت الٰہی کی پس چکھایا
اس کو اللہ نے لباس بھوک اور ڈر کا بسبب اس کے کہ تھے وہ کرتے اور البتہ تحقیق آیا تھا
اس کے پاس بھی پیغمبر انہی میں سے مگر انہوں نے اس کو جھٹلایا اس وجہ سے ان کو
عذاب الٰہی نے پکڑ لیا کیونکہ وہ ظالم تھے۔

(۳۷۲) ضرب لكم مثلا من انفسكم..... كذلك نفصل الايات لقوم يعقلون
(۳۷۳) پ ۲۱ ع ۷۔

بیان کی تمہارے لئے مثال تمہیں میں سے ...... اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں
ہم آیتیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام کرتے ہیں۔

(۳۷۴) ولقد ضربنا للناس فى هذا القرآن من كل مثل لعلهم يتفكرون پ ۲۳ ع ۱۴
یعنی البتہ تحقیق بیان کی ہیں ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک قسم کی مثالیں
تاکہ وہ نصیحت پکڑیں۔

آیت ۹۵

فهل ينظرون الا الساعة ان تاتيهم بغتة فقد جاء اشراطها

سورۃ محمد پ ۲۶

ترجمہ۔ وہ لوگ اب کس چیز کا انتظار کر رہے ہیں بجز اس
کے کہ ان پر قیامت پہنچ جائے، اس لئے اب قیامت کی علامت آچکی ہیں"

جواب

اس آیت کو نازل ہوئے چودہ سو سال گذر گئے ہیں کیا آپ نے
بعد قیامت کتاب ختم نبوت لکھی ہے؟ یا میلہ ان حشر میں یہ کتاب آپ
نے شائع کی؟ بندہ خدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو قیامت سے پہلے
مسیح اور مہدی کا آنا فرما رہے ہیں اور آپ بھی ان سے منتظر ہیں کچھ سوچ سمجھ کر

ہوش وحواس کی بات کی ہوتی -

(۳۶۴) واللہ یعلم للساعۃ فلا تمترن بہا واتبعون ۲۵ پ ۱۱ع -

ترجمہ - البتہ شناخت ہے اس گھڑی کی پس البتہ مت شک لاؤ - تفسیر بیضاوی جلد ۵ صفحہ ۹۴ میں لکھا ہے وان عیسیٰ علیہ السلام العلم للساعۃ لان حدوثہ ادنی ولد من اشراط الساعۃ یعنی عیسیٰ علیہ السلام علم ساعۃ ہیں کیونکہ ان کا پیدا ہونا یا نازل ہونا قیامت کے اشراط میں سے ہے - اس قول سے دو باتیں معلوم ہوئیں اول تو یہ کہ حضرت عیسیٰ کے پیدا ہونے کا یہ بھی قائل ہے گو نزول کا بھی ہے مگر ایک گواہی نہیں ملتی ہے دوسری بات ساعت سے مراد حضرت عیسیٰ لے رہا ہے -

(۳۶۵) اسی طرح حاشیہ قنوی علی البیضاوی تکملہ جلد ۶ صفحہ ۱۵۲ میں لکھا ہے زیر آیت - وانہ لعلم الساعۃ قولہ لان حدوثہ او نزولہ من اشراط الساعۃ لکھا ہے عبیر عنایت القاضی حاشیہ علی البیضاوی جلد ۸ صفحہ ۴۱۴ لکھا ہے -

(۳۶۶) قولہ لان حدوثہ ای خلقہ او ظہور رسالتہ من اشراط الساعۃ یعنی حدوثہ کے معنی اس کا پیدا ہونا یا اس کا رسول ہو کر آنا اور اشراط الساعۃ کے معنی علامات قیامت میں اول یہ ثابت ہوا کہ وہ رسول ہو کر آئیں گے تیسرے وہ قیامت کی نشانی ہوں گے فرمایئے مولانا کیا سا ہے؟

آیت ۹۹

ان ہو الا ذکر للعلمین ولتعلمن نباہ بعد حین

سورۃ ص ۱ پ ۲۳)

ترجمہ - یہ تو ایک نصیحت ہے سارے جہان والوں کے لئے اور تم معلوم کر لو گے اس کا حال تھوڑی دیر پیچھے "

جواب

تھوڑی دیر پیچھے یہ حال معلوم ہوا کہ ختم نبوت کے او لٹے معنی کر کے اور اس نصیحت پر عمل نہ کیا اور اسلام قرآن وحدیث سے آپ نے ارتداد اختیار کر لیا انا للہ وانا الیہ راجعون یہ آیت بھی ہماری تائید میں ہے نہ کہ تردید میں -

(۳۶۷) وما اھلکنا من قریۃ الا لہا منذرون ذکری وما کنا ظلمین (شعراء آیت ۲۱۰) ہم نے کبھی کوئی شہر ہلاک نہیں کیا مگر ضرور ہلاکت سے قبل ان کے واسطے ڈرانے والا بھیجدیا یہ قانون یاد رکھنے کے قابل ہے کیونکہ ہم ظالم نہیں ہیں - مولانا اگر نبی تئے بند ہیں

تو اللہ تعالیٰ کیوں نشر بار ہا ہے ذکری ۔ یاد رکھو جو لوست پس معلوم ہوا کہ نبی آنے والے
تے جو اس نے یہ قانون یاد رکھنے کا حکم دیا۔
(۳۷۸) وربك یخلق ما یشاء ویختار ما کان لہم الخیرۃ سبحن
اللہ وتعالیٰ عما یشرکون (سورۃ قصص آیت ۹۶) الخیرۃ سے مقام نبوۃ مراد
ہے اور یخلق و یختار صیغہ مضارع ہیں جو زمانہ حال اور استقبال پر دلالت کر رہے ہیں
یعنی تیرا رب بھی وہ ذات ہے کہ جو چاہتا ہے وہ عالم وجود میں لاتا ہے اور وہ جو چاہتا
ہے منتخب کرتا ہے لوگوں کے اختیار میں الخیرۃ نہیں۔

آیت ۹۷

فانہ نزلہ علی قلبك باذن اللہ مصدقا لما بین یدیہ
(البقرہ پ ۱)
ترجمہ ۔ سو جبریل نے یہ قرآن آپ کے قلب تک پہنچا
دیا ہے خداوندی حکم سے اس کی یہ حالت ہے کہ تصدیق کر رہا ہے اس وحی کی جو آپ
سے پہلے نازل ہو چکی ہے۔

جواب

اس میں کس جگہ لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبی نہیں
آئے گا بلکہ اس میں تو یہ لکھا ہے یہ قرآن شریف اس کی تصدیق
کر رہا ہے جو تجھ سے پہلے نازل ہوا ہم بھی مانتے ہیں یہ دکھاؤ
کہ بعد میں کوئی نازل نہیں ہوگا؟ قرآن شریف کی آیت ہے۔
(۳۷۹) والذین یؤمنون بما انزل الیك وما انزل من قبلك وبالآخرۃ ہم یوقنون
پ ۱ ع ۲ ۔ میں لکھا ہے کہ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس رسالت اور وحی پر جو آپ پر
نازل ہوئی اور تجھ سے پہلے نازل ہوئی اور آخر میں (نازل) ہو نیز یقین رکھتے ہیں
اس رکوع کو شروع سے آخر تک انسان غور کرے تو صاف معلوم ہوتا ہے اس جگہ
قیامت کا ذکر نہیں بلکہ وحی کا ذکر ہے حال استقبال اور ماضی پر ایمان لانا ثابت ظاہر
ہے کہ وحی تو جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور ان سے پہلے انبیاء پر نازل ہوئی اسی
طرح آئندہ تشریف لانیوالے حضرت عیسیٰ کی وحی پر ایمان لانیکی خبر ارشاد فرمائی ہے
جیسا کہ حدیث میں آیا ہے ابن مریم پر وحی نازل ہوگی ۔ فبینما ھو کذلك اذ
وحی اللہ الی عیسیٰ انی قد اخرجت الی عباداً لا یدان لاحد الخ
مسلم شریف اب کوئی مسلمان اس کا جواب دے کہ جب حضرت عیسیٰ دوبارہ تشریف

لائیں گے تو ان کے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم صاف فرما رہے ہیں کہ انپر وحی اللہ کی طرف سے ہوگی اب ہم پوچھتے ہیں کہ ان کی وحی پر ایمان لانا ضروری ہے یا نہیں اگر ان کی وحی سے انکار کر دینا کفر ہے تو ضرور اس آیت میں حال استقبال اور ماضی کا ذکر ہے اگر وحی کا انکار کر دینا ضروری نہیں تو تمہاری بات درست ہے نیز وحی کے متعلق علماء متقدمین کا عقیدہ رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی اس کا سلسلہ جاری ہے چنانچہ حضرت ابن عباس کی ایک روایت شرح صحیح بخاری میں درج ہے۔

(۸۰ سم) المحدث منهم اذا تحقق وجوده لا يحكم بما وقع له بل لابد له من عرضه على القرآن فان وافقه او وافق السنة عمل به والا تركه وهذا وان جاز ان يقع لكنه نادر ممن يكون امره منهم مبنيا على اتباع الكتاب والسنة وتمحضت الحكمة في وجودهم وكثرتهم بعد العصر الاول في زيادة شرف هذه الامة بوجود امثالهم فيه وقد تكون الحكمة في تكثرهم مضاهات بني اسرائيل في كثرة الانبياء فيهم فلما فات هذه الامة كثرة الانبياء فيها لكون نبيها خاتم الانبياء عوضوا بكثرة الملهمين

یعنی اگر محدث کا وجود تحقیق ہو جائے یعنی اس کا محدث ہونا ثابت ہو جائے تو وہ جو کچھ اس کو ملتا ہے (یعنی جو وحی اور الہام خدا کی طرف سے اسے ملتا ہے) اس کے مطابق حکم نہیں کرتا بلکہ اس کے لئے ضروری ہے کہ اس وحی اور الہام کو قرآن شریف میں عرض کرے پس اگر وہ قرآن کے موافق ہے یا سنت کے مطابق تو اس پر عمل کرے گا ورنہ اسے ترک کر دے گا اور گو یہ جائز ہے کہ ایسا امر کبھی پیش آ جائے کہ لیکن جن لوگوں کا تمام اتباع کتاب و سنت پر مبنی ہے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقع پیش آتا ہے اور بعد پہلے زمانے کے محدثوں کے وجود اور ان کی کثرت میں سراسر حکمت ہے تاکہ اس امت کو ان کے امثال کے وجود سے شرف حاصل ہو اور ان کی کثرت میں یہ بھی حکمت ہے کہ تا بنی اسرائیل میں نبیوں کی کثرت کے مقابلہ پر ہو جائیں جبکہ اس امت میں کثرت انبیاء تو ہو نہیں سکتی اس کا نبی خاتم الانبیاء ہے اس لئے انبیاء کے عوض ان کے اندر ملہمین کی کثرت ہوتی ہے

اس حدیث شریف سے دو باتیں ثابت ہوئیں اول یہ کہ وحی اور الہام کا سلسلہ منقطع نہیں ہوا اور جب یہ سلسلہ منقطع نہیں تو لامحالہ جس پر وحی یا الہام نازل ہو وہ نبی ہے جیسا ہم آگے انشاء اللہ ثابت کریں گے جس پر اللہ تعالیٰ غیب کی خبر نازل کرے

اور وہ اظہار علی الغیب و بجا نبی ہے دوسری بات اس سے یہ ثابت ہوئی کہ جس طرح
بنی اسرائیل میں کثرت سے نبی ہوئے اسی طرح اس امت میں علماء کو یہ مرتبہ ملا کرتا
مگر چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر شریعت مکمل ہو چکی اس لئے اب کسی صاحب شریعت
نبی کے آنے کی ضرورت نہ رہی دوسری حدیث فتح الباری باب رؤیا صالحہ میں امام قرطبی
کا یہ قول بھی درج ہے وقال القرطبی المسلم الصادق الصالح هو الذی یناسب
حاله حال الانبیاء فاکرم بنوع مما اکرم به الانبیاء وهو الاطلاع علی الغیب
کہ راست باز اور صالح مسلم وہ ہوتا ہے جس کا حال انبیاء کے حال
کے ساتھ مناسبت رکھتا ہے پس اس کا اسی قسم سے اکرام کیا جاتا ہے جس قسم سے
انبیاء کا اور وہ اکرام اطلاع علم الغیب ہے یعنی چونکہ اس کو بنا اخبار ملتی ہے اس
لئے وہ نبی کہلاتا ہے۔

(**نوٹ**) یاد رہے کہ تشریعی نبوت کے اجراء کے ہم بھی قائل نہیں جس نبوت
کے جاری رہنے کے متعلق ہمارا اعتقاد ہے اور قرآن پاک نے اس کی طرف رہبری
کی وہ رسول پاک کی پیروی اور غلامی حاصل ہونے والی نبوت ہے۔

عوام لفظ وحی کو نہایت اہم سمجھتے ہیں اور ان کا خیال ہے کہ وحی سوائے صاحب
شریعت نبی کے اور کسی پر نہیں ہوتی حالانکہ وحی کا لفظ قرآن شریف کی اصطلاح
میں ایک معمولی لفظ ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ زمین کی متعلق فرماتا ہے۔

(۳۸۱) بان ربک اوحی لها یعنی زمین کو وحی کی گئی اب کوئی صاحب غور کریں
کیا زمین صاحب شریعت نبی ہے؟ پھر دوسری جگہ فرمایا۔

(۳۸۲) واوحی فی کل سماء امرها یعنی ہر ایک آسمان پر اس کے امر کی وحی کی گئی پھر فرمایا
(۳۸۳) اذ یوحی ربک الی الملائکة انی معکم پھر ارشاد فرمایا کہ ہم نے عورت کو وحی کی
(۳۸۴) واوحینا الی ام موسیٰ معدوم تصحیح کیا حضرت موسیٰ کی والدہ صاحبہ صاحب
شریعت نبی تھیں؟ اسی طرح حضرت مریم صدیقہ کو وحی ہوتی رہی سب سے بڑھ کر یہ ہے کہ
(۳۸۵) یوحی الی النحل کہ شہد کی مکھی کو ہم نے وحی کی پھر حواریوں کے
متعلق ارشاد ہے۔

(۳۸۶) واذ اوحیت الی الحواریین اس سے یہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ جب کسی سے بات
کرتا ہے اس کو وحی کہتے ہیں جیسا کہ فرمایا۔

(۳۸۷) ما کان لبشر ان یکلمہ اللہ الا وحیا او من وراء حجاب یعنی کسی بشر کے لئے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوائے اس کے کہ وحی (اشارہ) کے طور پر یا پردہ کے پیچھے سے پس معلوم ہوا کہ وحی کوئی ایسا خاص لفظ نہیں جو انبیاء علیہ السلام کے واسطے مخصوص ہو ہاں یہ ضروری بات معلوم ہوتی ہے کہ بنا (وحی) کے ساتھ ہم نبی کی بھی تعریف کر دیں۔

نبی کی تعریف

(۳۸۸) انبیاء خبر ذو فائدۃ عظیمۃ یحصل بہ علم وحق الخبر الذی یقال فیہ نباء ان یتعری عن الکذب کالتواتر ولنبی لکونہ منباء بما تسکن الیہ العقول الزکیۃ
امام راغب اصفہانی اپنی لغت میں لکھتے ہیں کہ نبی نباء سے مشتق ہے نباء اس خبر کو کہتے ہیں جس سے بہت بڑا فائدہ حاصل ہو جس سے علم حاصل ہو اور وہ سچی بات ہو کسی زمانہ میں بھی اس کا بطلان یا تردید نہ ہو سکے اور اس میں اس قدر وسعت ہو کہ سینکڑوں اور ہزاروں سال پہلے اور بعد کی خبریں اس میں موجود ہوں دوم علم کلام کی رو سے۔
(۳۸۹) النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ (القول المجید)
یعنی نبی ایک وہ عظیم الشان انسان ہوتا ہے جس کو خدا تعالیٰ مبعوث کرے تاکہ وہ وحی الٰہی کو جو اس پر نازل ہوئی مخلوق تک پہنچا دے، غالباً یہ تعریف قرآن شریف کی آیت
(۳۹۰) قل انما انا بشر مثلکم یوحی الیّ اور۔
(۳۹۱) بلغ ما انزل الیک من ربک وان لم تفعل فما بلغت رسالتہ سے استدلال کی گئی ہے یعنی کہہ دیں تمہاری طرح انسان ہوں اور ہاں مجھ پر وحی خدا نازل ہوتی ہے اور جو وحی خدا کی طرف سے تم کو ہوتی ہے اس کو مخلوق تک پہنچا دو اگر ایسا نہ کرو گے تو تم نے اس کی رسالت کو پہنچانے کا حق ادا نہیں کیا۔
سوئم۔ اشاعرہ کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے۔
(۳۹۲) من قال لہ اللہ ارسلناک او بلغھم دعوہ من للالفاظ ولا یشترط فیہ شرط
(۳۹۳) اللہ یختص برحمتہ من یشاء من عبادہ یعنی جس شخص کو اللہ تعالیٰ کہہ دے کہ میں نے تجھ کو مخلوق کی طرف رسول کیا یا یہ کہ ان کو میری طرف سے

پیغام پہنچا دو۔ یا اسی طرح اور کوئی الفاظ ہوں اور اس میں کوئی شرط یا استعداد نہیں ہوتی بلکہ محض خدا تعالیٰ کی مرضی پر ہے جسکو چاہے بندوں میں سے منتخب کرے۔
چہارم۔ امام رازی کے نزدیک نبی کی تعریف یہ ہے۔

(۳۹۴) النبی انسان موصوف بالرسالۃ معناہ کونہ کاملاً فی القوۃ النظریۃ والعملیۃ وقادراً علی معالجۃ الناقصین فی ہاتین القوتین (مطالب عالیہ امام رازی)
یعنی نبی وہ انسان ہوتا ہے جس کو رسالت سے متصف کیا جاتا ہے یعنی وہ قوت نظری اور قوت عمل میں کامل ہوتا ہے اور ناقصوں کو کامل کر سکتا ہے۔
پنجم۔ شرح عقائد نسفی کی شرح نبراس کے صفحہ ۴۱۵ میں لکھا ہے۔

(۳۹۵) النبی من ینبئ ای یخبر والرسول من یبلغ یعنی نبی وہ ہے جو خدا کی طرف سے خبر دیتا ہے اور رسول وہ ہے جو لوگوں تک خدا کی باتوں کو پہنچاتا ہے۔
ششم۔ شرح مواقف میں لکھا ہے۔

(۳۹۶) النبی انسان بعثہ اللہ لتبلیغ ما اوحی الیہ وکذا الرسول یعنی نبی اس انسان کو کہتے ہیں جسے خدا اپنا یقین لوگوں تک پہنچانے کے لئے مبعوث کرے اور ایسا ہی رسول۔ گویا رسول اور نبی ان کے نزدیک ایک ہی معنی ہیں اور قرآن شریف سے بھی یہ ہی ثابت ہوتا ہے
ہفتم۔ فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۱۶ میں لکھا ہے کہ۔

(۳۹۷) اعلموا ان النبوۃ خطاب اللہ تعالیٰ وکلام اللہ تعالیٰ یعنی نبوت کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو خطاب کرے اور کلام کرے پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴۱ پر لکھا ہے کہ لیست النبوۃ بامر زائد علی الاخبار الالٰہی یعنی نبوت کے معنی خدا تعالیٰ کا خبر دینا ہے اور نبوت کے معنی اس سے زائد نہیں۔
ہشتم۔ فتوحات مکیہ جلد ۱ صفحہ ۵۷۰ میں لکھا ہے۔

(۳۹۸) ان التشریع فی النبوۃ امر عارض کہ شریعت لانا نبوت میں ایک عارضی بات ہے اس کی حقیقت میں داخل نہیں۔
نہم۔ قرآن شریف میں نبی کی تعریف یہ ہے کہ۔

(۳۹۹) وما کان اللہ لیطلعکم علی الغیب ولکن اللہ یجتبی من رسلہ علی من یشاء یعنی اللہ تعالیٰ کے یہ شایان شان نہیں کہ تم عامۃ الناس کو مطلع علی الغیب کرے بلکہ خدا تعالیٰ مطلع علی الغیب کرنے کے واسطے اپنے رسولوں میں سے جس کو چاہتا ہے

منتخب کرتا ہے۔

(۱۰۰ لم) وہم عالم الغیب فلا یظہر علی غیبہ احد الا من ارتضی من رسول یعنی خدا تعالیٰ عالم الغیب ہے پس عامتہ للناس میں اظہار غیب کوئی حاصل نہیں کر سکتا مگر وہی شخص جسکو اللہ تعالیٰ اس غرض کے واسطے منتخب فرمائے مولانا روم رحمتہ اللہ علیہ نے بھی غالباً اسی آیت کو مدنظر رکھکر یہ رباعی فرمائی ہے ؎

علم غیبی کس نمیداند بجز پروردگار　　گر کسے گوید کہ من دانم ازو باور مدار
مصطفےٰ ہرگز نہ گفتی تا نہ گفتی جبرئیل　　جبرئیلش ہم نہ گفتی تا نگفتی کردگار ....

تلکہ عشرۃ" کاملہ۔

پس اب آیت والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک سے صاف ظاہر ہوگیا کہ انسان اس وقت تک مومن ہو ہی نہیں سکتا ہے تاوقتیکہ حال استقبال اور ماضی کی وحی پر ایمان نہ لائے اور جب ان تینوں زمانوں کی وحی پر ایمان لائے گا تو لامحالہ نبی کا آنا ثابت ہوگیا اور نبی کے آنیکا منکر کافر ثابت ہوا اس کی تائید میں قرآن شریف کی یہ آیت ہم پیش کرتے ہیں۔

(۱۰۱ لم) ولقد جاءکم یوسف من قبل بالبینات فما زلتم فی شک مما جاءکم بہ حتی اذا ھلک قلتم لن یبعث اللہ من بعدہ رسولا کذلک یضل اللہ من ھو مسرف مرتاب

پ ۲۴ ع ۹۔

ترجمہ۔ یعنی اس (حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) سے پہلے حضرت یوسف نبی ہو کر آئے تھے تو تم اس وقت بھی شک میں ہی گرفتار رہے مگر ان کے فوت ہو جانے کے بعد تم کہنے لگے کہ اب کوئی نبی نہیں آئے گا یہی تو باتیں ہیں جن سے لوگ گمراہ ہو جاتے ہیں۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ جو قوم یہ عقیدہ رکھے اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ فرماتا ہے اسی واسطے امت محمدیہ کے واسطے یہ شرط ایمان کی شروع ہی میں مقرر کر دی۔

(۱۰۲ لم) والذین یؤمنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاخرۃ ھم یوقنون

(۱۰۳ لم) اولئک علی ھدی من ربھم واولئک ھم المفلحون　　یعنی جو تینوں زمانہ کی وحی پر ایمان لائیں گے وہ لوگ وہ ہیں جو ہدایت یافتہ اور اپنے رب کے حضور مظفر و منصور ہونے والے ہیں اور۔

(۱۰۴ لم) ان الذین کفروا سواء علیھم ءانذرتھم ام لم تنذرھم لا یؤمنون)

تحقیق وہ لوگ جو ان تینوں زمانہ کی وحی کا انکار کرتے ہیں مثلاً آریہ جنکا عقیدہ ہے کہ وید سے پہلے کوئی وحی نہیں تھی اور بعد میں بھی کوئی نہیں ہوگی گویا یہ لوگ بعد اور قبل کی وحی کے منکر ہیں اور عیسائی اور یہود بعد کی وحی (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) کے منکر ہیں اور ہم میں سے بعض مسلمان محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کی وحی کے منکر ہیں ان کے متعلق اللہ تعالیٰ اس سے آگے فرماتا ہے کہ۔

(۵۰نمبر) ان الذین کفروا سواء علیہم ءانذرتہم ام لم تنذرہم لا یومنون

یعنی یہ جو لوگ ہیں جن میں سے بعض تو قبل کی وحی کے منکر ہیں اور بعض بعد کی وحی کے منکر ہیں ان کو عذاب دوزخ سے ڈرانا اور نہ ڈرانا مساوی ہے یہ ہرگز اس پر ایمان نہیں لائیں گے کیونکہ۔

(۶۰نمبر) ختم اللہ علی قلوبہم وعلی سمعہم وعلی ابصارہم غشاوۃ ولہم عذاب عظیم

جو سعید روح رکھتا ہے وہ شروع سے قرآن شریف پر جب خالی الذہن ہو کر غور کرے گا تو اس کو معلوم ہوگا الحمد ہر روز نماز میں ۵۰ مرتبہ پڑھا کرتے ہیں اور اس میں لکھا ہے اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک دعا سکھائی ہے کہ تم ہم سے۔

(۷۰نمبر) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم مانگا کرو یعنی ہمیں اس راستہ پر چلا جس پر تو نے انعام کیا اب جن پر انعام ہوا وہ کون لوگ ہیں ان کو بھی اللہ تعالیٰ خود ہی بتا رہا ہے کہ انعم اللہ علیہم من النبیین والصدیقین والشہداء والصالحین یعنی جن پر انعام ہوا وہ نبی صدیق شہید صالح لوگ ہیں اب ظاہر ہے ان نبی صدیق وغیرہ پر جو اللہ تعالیٰ کا جو انعام ہوا وہ زر و جواہر نہ تھے بلکہ یہی مکالمہ مخاطبہ تھا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔

(۸۰نمبر) واذ قال موسیٰ لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکا (سورۃ مائدہ)

الحمد شریف کے بعد جو عبارت آگے ہے وہ یہ ہے۔

(۹۰نمبر) الم ذلک الکتب لاریب فیہ میں اللہ خوب جانتا ہوں کہ اس کتاب میں کوئی شک شبہ نہیں اس امر میں کہ یہ میری نازل کردہ کتاب ہے ھدی للمتقین اور یہ متقی لوگوں کے واسطے ہدایت ہے الذین یومنون بالغیب وہ لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں (نبی کی تعریف) میں لیظہرہ علی الغیب آپ کو بتا چکے ہیں مگر تاہم اس

ے آگے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے کہ وہ غیب کیا چیز ہے ۔

(۱۰ الم) یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلك وبالاخرة هم یوقنون وغیرہ
غرضیکہ انسان لکیر کا فقیر نہ ہو اور ضد اور ہٹ دھرمی سے نہ گھیرا ہو تحقیق حق
اور خدا کا خوف مد نظر رکھ کر انسان غور کرے گا تو اس کو معلوم ہو جائے گا کہ ان
آیات کے یہی معنی ہیں پھر اس کے علاوہ ہم کہتے ہیں کہ قرآن شریف میں بار بار دیگر
انبیاء کی تکذیب کا ذکر کس لئے اللہ تعالیٰ کرکے بتاتا ہے کہ ہم نے یہ مثالیں اس لئے
پیش کی ہیں تاکہ ان واقعات اور حالات کو معلوم کرکے ان کی روش نہ اختیار کرو اسی
واسطے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم کو جب مع ان کے اہل وعیال کے جنت سے نکالا
تو یہ ان کو اور ان کے اہل وعیال کو وصیت کردی ۔

(۱۱ الم) قلنا اھبطوا منھا جمیعا ہم نے کہا کہ تم سب نکل جاؤ مگر یہ یاد رکھو
(۱۲ الم) فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای فلا خوف علیھم ولا ھم یحزنون پ ع
میری طرف سے تمہارے پاس ہدایت آتی رہے گی تم میں سے جو کوئی اس ہدایت
کی پیروی کرے گا اس کو کوئی غم وحزن نہ ہوگا اور جو کوئی ۔
(۱۳ الم) والذین کفروا وکذبوا بایاتنا اولئك اصحٰب النار ھم فیھا خالدون اور جو لوگ
اس ہدایت کو جھٹلائیں گے اور اس کا انکار کریں گے ان کے واسطے جہنم ہے ۔

مولانا روم رحمۃ اللہ علیہ اپنے استاد ہی کو مخاطب کرکے فرماتے ہیں کہ ؎

ادنی وقت خویش است اے مرید
تا از و نور نبی آید پدید ....

دیکھئے کس قدر صاف الفاظ میں نبی وقت اپنے استاد کو فرمایا ہے ۔ پھر اسی طرح
اپنے متعلق فرماتے ہیں کہ ؎

اے سرا تو مصطفیٰ من چوں عمر
از برائے خدمت بندم کمر

دیکھا جناب نہ صرف اپنے استاد کو نبی وقت کہا بلکہ یہ بھی کہتے ہیں کہ آپ میرے مصطفیٰ
ہیں اور میں عمر کے مانند ہوں اس لئے میں نے اس خدمت کے واسطے کمر باندھی ہے
اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مولانا روم اس آپ کے عقیدہ کے مخالف اور ہمارے
موید ہیں جانتے ہو کون ہیں مولانا روم جن کی نسبت حضرت بو علی شاہ قلندر فرماتے ہیں کہ

وصف چہ گویم از آں عالی جناب
نیست پیغمبر ولے دارد کتاب

اور ان کی مثنوی کی نسبت فرماتے ہیں کہ ؎

مثنوی مولوی معنوی
ہست قرآں در زبان پہلوی

پھر دیکھئے اس نبوت کے متعلق حضرت مولانا روم کا بھی یہ عقیدہ نہیں بلکہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں ؎

(۴۸ الم) واذا اقتضت الحکمۃ الالٰھیۃ ان یبعث الی الخلق واحد من المفہمین فیجعلہ سببا لخروج الناس من الظلمٰت الی النور فھذا ھو الذی معنی النبی (حجۃ اللہ البالغۃ)

یعنی جب حکمت الٰہی اس بات کی مقتضی ہوتی ہے کہ لوگوں کو تاریکیوں سے روشنی کی طرف نکالے تو مفہمین میں سے ایک شخص کو خلقت کی طرف مبعوث کرتا ہے اور یہی نبی ہوتا ہے پھر مذکورہ عبارت کے آگے تحریر فرماتے ہیں کہ۔

تب بعض اسباب علوی وسفلی کے جمع ہو جانے کے بعد لطف الٰہی کا اقتضا ہوتا ہے کہ کسی قوم میں سے نہایت ہی پاکیزہ فطرت شخص کو وحی کرے کہ وہ لوگوں کو حق کی طرف رہنمائی کرے اور راہ راست کی طرف ان کو بلائے اس لئے نبی کا حال رہبری کے بارہ میں ایسا ہوتا ہے جیسے کسی مالک کے غلام بیمار ہو جائیں اور وہ مالک اپنے خواص میں سے کسی کو حکم دے کہ ان کو دوا پلا دے...... لیکن کمال لطف یہ چاہتا ہے کہ پہلے ان کو بتا دے کہ وہ بیمار ہیں اور یہ ان کی دوا ہے اور کچھ امور خارق عادت بھی ان کو دکھاتا ہے کہ ان کو معلوم ہو جائے کہ وہ اپنی بات میں سچا ہے (پس وہ اپنے معجزات اور قبولیت دعا) اور دوسری باتیں (یعنی پیشگوئیاں یا بشارات وانذار) مگر ایسے امور جو اصل نبوت سے خارج ہیں اور اکثر حالات میں اس کے لازم ہیں حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے گو اس کو خارج از نبوت فرمایا ہے مگر قرآن شریف فرماتا ہے

(۴۹ الم) وما نرسل المبشرین ومنذرین یعنی نہیں بھیجتے ہم رسولوں کو مگر بشارت دینے والے اور ڈرانے والے وہ ہوتے ہیں اس سے روز روشن کی طرح یہ ثابت ہو گیا کہ جب کبھی ضرورت محسوس کرتا ہے اللہ ضرور کسی نبی کو مبعوث کرتا ہے اپنی تازہ بتازہ

وحی الہام اور مکاشفات کے ذریعہ مردہ روحوں کے دلوں میں تازہ بشارات سے زندگی بخشتا ہے۔

حضرت فرید الدین عطار نے اپنی کتاب تذکرۃ الاولیاء باب ۸۵ میں حضرت ترمذی رحمتہ اللہ علیہ کا ایک قول درج کیا ہے جو آپ کے ملاحظہ کے واسطے درج کرتا ہوں کہ

اگر کوئی کہے کہ اولیاء کو نبوت میں سے کس طرح حصہ مل سکتا ہے
تو ہم کہیں گے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میانہ روی
اور عمدہ خواب خلق نبوت چھیالیسوں حصوں میں سے ایک حصہ ہے
یہ بھی فرمایا جذبہ پیغمبری کا جزو ہے۔ جو شخص حرام کا ایک لقمہ
اس کے مالک کو واپس کر دے تو نبوت سے ایک درجہ پا دے۔

غیر وحی کے نہ صرف سنی علماء قائل ہیں بلکہ شیعہ علماء بھی قائل ہیں چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی کلمات طیبات صفحہ ۲۲۹ مکتوب دوازدہم میں تحریر فرماتے ہیں کہ "مذہب شیعہ مبنی است بر آنکہ بعد از آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در ہر وقت امامے پیدا میشود کہ مفروض الطاعۃ و معصوم و موحی الیہ باشد بروے ایمان فرض است"

اسی طرح حضرت مولوی محمد اسمعیل شہید اپنی کتاب منصب امامت صفحہ ۳۱ میں تحریر فرماتے ہیں کہ بعض آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مقبولان الٰہی کے لئے وحی کا ہونا تسلیم کرتے ہیں چنانچہ ان کی اصل عبارت یہ ہے کہ۔

در ہمیں الہام کہ با انبیاء اللہ ثابت است آنرا وحی گویند و اگر بغیر الشان ثابت است میشود ادر الی بیشارہ گویند و گاہے در کتاب اللہ مطلق الہام را خواہ با انبیاء اللہ ثابت است خواہ با اولیاء اللہ وحی نامند" اس سے ثابت ہے کہ قرآن مجید کی رو سے الہام کو خواہ الہام انبیاء ہو یا الہام اولیاء ہو اس کو وحی کہتے ہیں اور امت محمدیہ میں تمام صوفیوں کے نزدیک الہام کا ہونا مسلم ہے چنانچہ حضرت امام غزالی رحمتہ اللہ علیہ احیاء العلوم کے صفحہ ۶۷ جلد اول میں لکھتے ہیں کہ۔

"جان لو کہ صاحب دل کو گو نیز آسمان و زمین کے اسرار کھولے جاتے ہیں کبھی الہام کے ذریعہ اور کبھی حقائق ہو سے اور نبوت کے مدارج یہ درجہ بہت بلند ہے پس تو اس بات سے بچ کہ اس بات کا یعنی تا سمجھی سے انکار کر دے۔

اسی طرح مولوی محمد اسمعیل شہید نے اپنی کتاب صراط المستقیم میں بھی اس بات کو اسی رنگ میں اسی طرح تسلیم کیا ہے۔

(۱۶) الهم) پھر حضرت امام ابن حزم اپنی کتاب ملل و نحل میں تحریر فرماتے ہیں۔

نصح ان النبوة فی الامکان وھو بعثة قوم قد خصھم الله تعالیٰ بالفضیلة لا بالعلة الا انه شاء ذلك فعلمھم الله العلم بدون تعلم ولا تنقل فی مراتبه ولا طلب له ومن ھذا الباب ما یراه احدنا فی الرؤیا فیخرج صحیحا

یعنی پس یہ صحیح ہے کہ نبوت امکان میں ہے اور نبوت ایک گروہ کا مبعوث کرنا ہے جنکو اللہ تعالیٰ نے فضیلت کے ساتھ مخصوص کر دیا ہے نہ کسی وجہ سے بلکہ وہ خود ایسا چاہتا ہے سو اللہ تعالیٰ ان کو علم سکھاتا ہے بغیر تعلیم حاصل کئے اور بغیر درجہ بدرجہ ترقی کریں گے اور بغیر جستجو کے اور اسی قسم میں وہ رویا ہے جو ہم میں سے ایک دیکھتا ہے اور وہ سچ ہو جاتی ہے"

حضرت امام ابن حزم کے اس قول سے یہ بات نکلی کہ نبوت وہ چیز ہے جو بغیر سیکھے اور بغیر مانگے اور بغیر تلاش کے ملتی ہے اور وہ چاہتی ہے فلاسفہ مطلب یہ ہے کہ وحی جاری اور جس کو وحی آئے وہ نبی ہے اور نبی بلحاظ اصطلاح لغات کے ایک معمولی لفظ ہے یعنی جسکو اللہ تعالیٰ غیب کی خبر دیتا ہے۔ چنانچہ حدیث بخاری پارہ ۲۸ میں کتاب تعبیر الرویا

قال الرؤیا الحسنة من الرجل الصالح جزء من ستة واربعین جزءا من النبوة

یعنی فرمایا رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ اچھے آدمی کا خواب نبوت کے چھیالیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے اس حدیث کو سامنے رکھکر ایک منطقی یہ کہہ سکتا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے کامل نبی کو ۴۶ نمبر سرٹیفکیٹ فرمایا اب جس مومن کو ایک خواب سچا آجائے تو وہ ایک نمبر کا نبی ہے نہ ہم درجہ کا ہے مگر نبی ضرور ہے کیونکہ نبی وہ ہے جسکو نبا مل جائے پس جسکو ایک نبا ء سچا خواب ملے وہ ایک درجہ کا نبی ہے اور جسکو دو سچے خواب آئے وہ دو درجہ کا اور جسکو ۴۲ آئے وہ کامل نبی ہے اور کسی نہ کسی درجہ کا نبی ہے اس سے نبی کے نام سے عوام جسقدر چڑتے ہیں یہ وہی لوگ ہیں جو ابو جہل ابو لہب فرعون ہامان نمرود اور ابلیس کے بروز ہیں جو حد سے زیادہ بڑھ گئے ہیں جو کہ ولقد جائکم یوسف من قبل والی آیت کے قائل ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کو نعمت قرار دیا ہے اس لئے اس نعمت سے انکار کرنا ہی تو کفران نعمت ہے اسی کو کافر کہا جاتا ہے

اور ایسے لوگوں کے حالات اللہ تعالیٰ نے بار بار بیان فرمائے ہیں۔

اصل بات یہ ہے کہ ان کٹ ملانوں نے قرآن شریف پر غور کرنا چھوڑ دیا ہے اس لئے یہ لوگ اسلام کی صحیح تعلیم سے دور پڑے ہوئے ہیں جیسا کہ فرمایا۔

(۱۷لم) افلا یتدبرون القرآن بل طبع اللہ علی قلوب اقفالہا یعنی چونکہ قرآن پر انہوں نے غور و فکر کرنا چھوڑ دیا اس لئے ان کے دلوں پر قفل لگا دیئے ہیں اگر یہ اس امر پر غور کرتے کہ نبوت کیا چیز ہے نبی کیوں آتے ہیں نبوت نعمت ہے یا لعنت تو ان کو اتنا بڑا دھوکہ نہ لگتا۔ حالانکہ ہزاروں میں سے ایک دو ایسے انسان ہوں گے جن کو ایک آدھ کبھی سچا خواب نہ آیا ہو اور ان خوابوں کے ذریعہ ہی انسان خدا کی جستجو میں لگتا ہے کہ وہ کون سی طاقت ہے جس نے قبل از وقت اس واقعہ سے مجھے اطلاع دی اسی سے خدا کی چہرہ نمائی ہوتی ہے اسی کے ذریعہ اللہ تعالیٰ اپنی ہستی کا ثبوت الموجود ہو کر دیتا ہے اور۔ عن عائشۃ انہا قالت اول ما بدئ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من الوحی الرویا الصالحۃ فی النوم بخاری ج۲ کتاب تعبیر حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وحی کی ابتدا محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر سوتے میں خوابوں سے شروع ہوئی حبیب سرور کائنات مفخر موجودات کی ابتدا نبوت خواب سے ہوئی کیونکہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ وحی کی ابتدا خواب سے ہوئی اور وحی کہتے ہیں غیب کی خبر کو پس نبوت کی ابتدا خواب سے ہوئی اب اگر یہ لوگ غور کرتے کہ ہم روزانہ خواب دیکھتے ہیں اور خواب ہی نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے حضرت ابراہیم کا قول اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا کہ انہوں نے :۔

(۱۸لم) یبنی انی اریٰ فی المنام انی اذبحک فانظر ماذا تریٰ الیٰ قولہ المحسنین کہا اے بیٹے میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا میں تجھے ذبح کر رہا ہوں پس بتا کہ تیری کیا رائے ہے؟ حضرت اسمٰعیل راضی ہو گئے اور حضرت ابوالانبیاء ابراہیم علیہ السلام ان کو ذبح کرنے لگے۔ اسلام کے بڑے ارکانوں میں آذان کی بھی ابتداء خواب سے ہی ہوئی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خواب سے ہی نہیں بلکہ صحابہ کرام کے خواب سے اسی طرح جس قدر پیشگوئیاں تاریخ اسلام اور کتب اسلام احادیث وغیرہ میں اور انا جیل توریت میں پائی جاتی ہیں وہ سب خواب کی بنا پر ہیں مثلاً مہدی مسیح دابتہ الارض یاجوج ماجوج دجال قیصر و کسریٰ کے خزانہ کی کنجیوں کے حامل

ہونیکی خبتیں محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت عمر نے سنی ہوئی تھیں جو حضرت عمر حضرت رسول کریم کی وفات پر تلوار لے کر کھڑے ہوگئے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ابھی فوت نہیں ہوئے کیونکہ ابھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خواب خزانوں کی کنجیوں والا وغیرہ پورا نہیں ہوئے اسی خواب کی بنا پر حضرت یعقوب نے حضرت یوسف کو کہا تھا یہ خواب کسی کو مت سنانا جس کا قصہ سورہ یوسف میں موجود ہے غرضیکہ جب یہ ثابت ہوگیا کہ خواب اور وحی ایک بات ہے اور اس کا سلسلہ جاری ہے اور جب وحی کا سلسلہ جاری ہے تو انبیاء کا سلسلہ بھی جاری ہے۔

آیت ۹۸

ولما جاءھم رسول مصدق لما معھم ۔ البقر

ترجمہ۔ اور جب آیا ان کے پاس رسول محمد اللہ کی طرف سے جو اس وحی کی تصدیق کرتا ہے جو اس کتاب کے ساتھ تھی۔

یعنی توریت و انجیل) ۱۱

جواب

یہ بھی پہلی آیت کی طرح ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے یہ ثابت ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اسی طرح چھٹے پارہ کے ساتویں رکوع میں ارشاد فرمایا ہے۔

(۱۹م) ولقد اخذ اللہ میثاق بنی اسرائیل

(۲۰م) وآمنتم برسلی اور البتہ تحقیق اللہ تعالی نے عہد لیا بنی اسرائیل سے کہ..... ایمان لانا تم پیغمبر و نبیر اور مدد کرنا اور قرض دینا اللہ کو۔

(۲۱م) فبما نقضھم میثاقھم لعنھم پس چونکہ انہوں نے اپنے عہد کو توڑ دیا اس لئے اس پر لعنت ہوئی۔

(۲۲م) ومن الذین قالوا انا نصاری اخذنا میثاقھم فنسوا حظا یعنی جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ہم نے ان سے بھی عہد لیا تھا مگر وہ بھی بھول گئے اس عہد کو۔ قد جاءکم رسولنا یبین لکم کثیرا مما کنتم تخفون من الکتاب۔

(۲۳م) تحقیق آیا تمہارے پاس پیغمبر ہمارا جو بیان کرتا ہے اس چیز سے کہ جو تم چھپاتے ہو۔ پھر چھٹے پارہ کے چودھویں رکوع میں فرمایا۔

(۲۴م) لقد اخذنا میثاق بنی اسرائیل وارسلنا الیھم رسلا کلما جاءھم

رسولاً بما لا تهوی انفسهم فریقاً کذبوا و فریقاً یقتلون

تحقیق ہم نے لیا عہد بنی اسرائیل سے اور بھیجے ہم نے رسول ان کی طرف جب آتے ان کے پاس رسول ساتھ اس چیز کے کہ وہ نہیں چاہتے تھے تو ایک گروہ کی انہوں نے تکذیب کی اور ایک گروہ کے قتل کے درپے ہو گیا

آیت ۹۹

وھو الحق مصدقاً لما معھم (سورۃ البقرۃ پ ا)

ترجمہ۔ قرآن مجید حق ہے اور اس وحی کی تصدیق کرنیوالا (مسیح موعود مولف) جو اہل کتاب کے ساتھ تھی یعنی توریت و انجیل

جواب

اس کے ترجمہ کو بریکٹ میں دیدیا یہ وہی نعمت ہے جس کا ذکر سورہ مائدہ میں بھی موجود ہے چنانچہ فرمایا۔

(۲۵م) ولیتم نعمتہ علیکم لعلکم تشکرون واذکروا نعمۃ اللہ علیکم ومیثاقہ الذی واثقکم بہ اذ قلتم سمعنا واطعنا واتقوا اللہ

(۲۶م) یا ایھا الذین آمنوا کونوا قوامین لشھداء ..... والذین کفروا وکذبوا بآیتنا

(۲۷م) یا ایھا الذین آمنوا اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ ھم قوم ان یبسطوا الیکم فکف پ ۶

ترجمہ:۔ اور تمام کی نعمت اپنی اوپر تمہارے (آگے بتایا کہ وہ کونسی نعمت ہے) اور یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے اور عہد اس کا جو قول لیا ہے تم سے ساتھ اس کے (یہ وہی میثاق النبیین والے عہد والی نعمت ہے اور یہ کب عہد لیا اس کا ذکر پہلے سپارہ میں موجود ہے

(۲۸م) فاما یاتینکم منی ھدی فمن تبع ھدای

یعنی حضرت آدم سے کہ یہ عہد لیا تھا کہ جب کبھی تمہارے پاس ہماری ہدایت آئے (اس کو مان لینا) اے لوگو جو ایمان لائے ہو ہو جاؤ تم قائم رہنے والے عہد کے۔ اور جو لوگ انکار کریں گے (ہمارے نبیوں کا) اور جھٹلائیں گے ہمارے نبیوں کو ان کو دوزخ کی سزا ہے اے لوگو جو ایمان لائے ہو یاد کرو نعمت اللہ کی اوپر اپنے جس وقت قصد کیا ایک قوم نے تاکہ دراز کریں طرف تمہاری ہاتھ پس بند کئے ہاتھ ان کے تم میں سے۔ اس رکوع کو پڑھو تو تمہیں معلوم ہو گا کہ یہ تمام نعمتوں کے وعدے ان لوگوں کے واسطے ہیں جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے نہ کہ بنی اسرائیل یا اور کسی قوم کے واسطے ہیں جس پر تدبر کرنے سے صاف معلوم ہو جاتا ہے کہ یہ آیت نبیوں کی بندش نہیں کرتی بلکہ یہ بھی اجرائے نبوت پر زبردست دلیل ہے۔

(۲۹ لم) "وما منع الناس ان یؤمنوا اذ جاءهم الهدیٰ الا ان قالوا ابعث الله بشرا رسولا" پ ۱۵"

ترجمہ ۔ کسی بات نے نہیں روکا لوگوں کو یہ کہ ایمان لاویں جب وقت کہ آئی ان کے پاس ہدایت سوائے اس کے یہ کہا انہوں نے کیا بھیجا اللہ نے آدمی کو رسول بنا کر یہ آیت اس آیت کی تفسیر بھی ہے جو حضرت آدم کو سب سے پہلے وصیت کی گئی تھی کہ

یعنی جب تمہارے پاس ہدایت آئے اس کو فوراً مان لینا

آیت نمبر ۱۰۰

والذین آمنوا وعملوا الصالحات وآمنوا بما نزل علی محمد وهو الحق من ربهم کفر عنهم سیئاتهم واصلح بالهم (سورۃ محمد پ ۲۶)

ترجمہ ۔ اور وہ ایمان والے جنہوں نے عمل صالح کئے اور ایمان لائے اس وحی پر جو محمدؐ پر نازل کی گئی ہے اور وہی حق ہے ان کے رب کی طرف سے تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہوں کا کفارہ کر دیگا اور ان کا حال درست کر دے گا"

جواب

اس آیت کے ایک ایک گوشہ پر ہمارا ایمان ہے اور نہ صرف اس آیت پر بلکہ جتنی آیات آپنے لکھی ہیں ان سب پر اور تمام قرآن شریف پر مگر اس کا ایک لفظ بھی یہ بات ثابت نہیں کر رہا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نہ کبھی وحی آئے گی نہ کوئی نبی اور رسول ورنہ صرف ایک یا آیت بلکہ پوری سو کی سو آیتیں آپ نے غیر متعلق لکھ کر صریح بے حیائی کو جبکہ آپ کے علماء نے قبرستان میں دفن ہونے سے روکدیا تھا اس کے مطبع کو چھپائی کا فائدہ پہنچایا اور اسی طرح کاتب کو اور اسی طرح ولایتی کاغذ لگا کر اور اپنا وقت خراب کر کے بیجا اسراف کیا جس سے ۔

(۳۰ لم) "ان المبذرین کانوا اخوان الشیاطین" شیطان کے بھائی ہیں نے اور لوگوں کو (خصوصاً جہلا کو) شیطان کی طرح بہکا کر خود ہی شیطان بنے ۔

اب وہ دوسری اور تیسری کتاب جس کو اس کتاب کے اخیر میں نام لکھا ہے شائع نہ کرنا اور اگر تم نے شائع کی تو انشاء اللہ وہ" فروخت نہ ہوگی کیونکہ تمہاری مکاری اور فریب انشاء اللہ اس کتاب کے شائع ہونے سے عوام پر بخوبی روشن ہو جائیگا کیونکہ پانچسو کتاب بفضلہ تعالیٰ میں نے مشہور نامبر ذریعہ ڈاک مفت ارسال کی ہیں تاکہ لوگ اس صریح گمراہی سے نجات حاصل کر سکیں ۔

(۳۱ لم) "یریدون لیطفئوا نور الله بافواههم والله متم نوره ولو کره الکافرون" پ ۲۸"

ترجمہ - ارادہ کرتے ہیں یہ بجھادیں نور اللہ کا قبول نہ کہتا رہا اللہ مگر یہ کہ تمام نورہٗ
پورا کرے نور اپنے کو اگرچہ ناگوار گذرے انکار کرنے والوں کو - اس زمانہ میں شدھی
سنگٹھن اور عیسائی لوگوں نے اسلام پر اعتراض کرنے شروع کئے اور ارادہ کیا کہ نور
اسلام کو بجھادیں تو اللہ تعالیٰ نے اپنا نور قادیان میں مبعوث کیا اور اس نے ان سب
کی بیخ و بن اکھاڑ دی یتم نورہٖ و یتم نعمتہ جس جس جگہ اللہ نے قرآن میں فرمایا ہے ہر جگہ
نبی مبعوث کرنے کے واسطے فرمایا پس جو ہر جگہ اس لفظ کے معنی ہوں گے وہی اس جگہ
کرنے چاہئیں اس آیت کے آگے فرمایا۔

(۳۳ و ۳۴) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ امنوا
ان کثیرا من الاحبار والرھبان لیاکلون اموال الناس بالباطل و یصدون عن سبیل اللہ
ترجمہ - وہ ہے جس نے بھیجا رسول اپنے کو ساتھ ہدایت کے اور دین حق کے تو غالب
کریں اس کو سب کے دین پر اے لوگو جو ایمان لائے ہو تحقیق بہت عالم اور درویشوں
میں سے البتہ کہا جاتے ہیں مال اس جگہ یا بنی اسرائیل نہیں کہا بلکہ یا ایہا الذین امنوا کہہ کر
بتا دیا کہ یہ سلسلہ خاص مسلمانوں کے لئے ہے پھر ایک آخری آیت اور سن لیجئے جو
اسلام کا خلاصہ اور نچوڑ ہے فطرۃ اللہ التی فطر الناس علیھا لا تبدیل لخلق
اللہ ذلک الدین القیم ولکن اکثر الناس لا یعلمون

یعنی دین اسلام خدا کی بنائی ہوئی فطرت ہے جس پر اس نے تمام انسانوں کو بنایا اس
سے کسی کو خبر نہیں اور خدا کی بنائی ہوئی فطرت میں کسی قسم کی رد و بدل کا امکان
نہیں یہی صحیح اسلوب عمل اور صراط المستقیم ہے لیکن اکثر لوگ اس حقیقت کا علم
نہیں رکھتے - اب غور طلب ہے کہ جب دین اسلام فطرت ہے تو پھر کیا وجہ ہے جو نبیا
کا آنا بند ہو گیا جانوروں کا پیدا ہونا درختوں کا پیدا ہونا بارش کا ہونا ہوا کا چلنا
دریا کا بہنا سورج چاند کا نکلنا دن رات کا پیدا ہونا یہ سب فطرت ہے تو کیا کوئی
بتا سکتا ہے کہ پہلے کیکر کے درخت میں سیب نکلا کرتے تھے اور اب کانٹے اور کیکر
میں پھلی پیدا ہونے لگی سیب کیکر میں لگنے بند ہو گئے یا پہلے اونٹنی کے پیٹ سے بچہ
پیدا ہوا کرتا تھا اب اس کا سلسلہ بند ہو گیا اگر ابتدائے آفرینش سے اس وقت
تک کسی چیز میں تبدیلی نہیں ہوئی تو ضرور ہی ماننا پڑے گا کہ نبی کا نہ آنا۔ پھر کیا وجہ
ہے کہ ہم یہ کہہ دیں اور یہ عقیدہ مقرر کر لیں کہ باقی فطرت اللہ تو بدستور جاری ہے

صرف انبیاء کو نصیب ہوگا اب ہم پہلی آیت پر بحث کرتے ہیں۔ یریدون لیطفئوا نور اللہ
اوّل تو اس آیت میں یہ معلوم ہوا کہ ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ جب زبانی جمع خرچ یا
اعتراضات کرکے اسلام کو مٹانا چاہیں گے اس وقت اللہ تعالیٰ ایک نبی مبعوث کرے
گا اور وہ نبی مبعوث ہوکر تمام دینوں پر اسلام کو غالب کردے گا چنانچہ یہ امر واقعہ ہے
کہ حضرت مسیح موعود نے جس قدر اسلام کی تکمیل کی ہے اور عیسائی موسائی آریہ
دہریہ لوگوں کے اعتراضات کے جوابات دیئے ہیں اس تیرہ سو سال کے عرصہ میں اور
کسی نے نہیں کیا اور مسیح موعود کا سب سے بڑا دشمن محمد حسین بٹالوی اس امر
کا اعتراف کر چکا ہے پس اس جری اللہ نے تمام دینوں پر اسلام کو غالب کر دیا
لندن امریکہ افریقہ جرمنی ارلینڈ فرانس چین غرضیکہ دنیا بھر میں اسلام کو غالب
کر دیا اور اس قدر عظیم الشان لٹریچر پیدا کر دیا کہ تیرہ سو سال میں اس کی مثال
تلاش کرنے میں دنیا عاجز ہے پھر یہ بھی بتا دیا کہ یایہا الذین امنوا اس جگہ صرف
مسلمان مخاطب ہیں بنی اسرائیل یا دیگر اقوام مراد نہیں ساتھ ہی یہ بھی بتا دیا
کہ یہ کس زمانہ میں ہوگا جبکہ مولوی ملانے پیر فقیر درویش لوگوں کے مال کھانے کا
پیشہ اختیار کرلیں گے اس وقت دین اسلام تمام مذاہب پر غالب ہوگا اور
خود مسلمان اس نبی اللہ کی مخالفت کریں گے اس تمہید کے بعد اب ہم پوری آیت
پیش کرتے ہیں۔

(۳۳۴) ان الذین کفروا وصدوا عن سبیل اللہ اضل اعمالہم
(۴۳۴) والذین امنوا وعملوا الصٰلحٰت وامنوا بما نزل علی محمد وھو الحق
من ربہم کفر عنہم سیاٰتہم واصلح بالہم
(۵۳۴) ذلک بان الذین کفروا اتبعوا الباطل و ان الذین امنوا اتبعوا
الحق من ربہم یضرب اللہ للناس امثالہم پ٢٦، ٥ ـ

ترجمہ۔ جن لوگوں نے انکار کیا اور روکا راہ خدا سے ضائع کردئے خدا نے ان کے عمل
اور جو لوگ ایمان لائے اس پر جو اتارا گیا محمدؐ پر اور وہ حق ہے ان کے رب سے دور کیں
ان سے برائیاں ان کی اور سنوارا حال ان کا یہ اس لئے کہ وہ لوگ جو کافر ہوئے پیروی
کی انہوں نے باطل کی اور یہ کہ جو لوگ ایمان لائے پیروی کی انہوں نے حق کی رب
اپنے سے اسی طرح بیان کرتا ہے اللہ لوگوں کے لئے مثالیں ان کی۔ یہ واقعات ہیں

کہ جن لوگوں نے حضرت اقدس مرزا غلام احمد مسیح موعود کی مخالفت کی ان کے تمام عملی نتائج ہوگئے ہیں اب نہ ان کا عزم کام آتا ہے نہ ان کی دولت کام آتی ہے نہ ان کی عقل اور تدبیر کام کرتی ہے۔ جس قدر تدبیر ہے کرتے ہیں ناکامی ہی ناکامی ان کو ملتی ہے۔ شاندار کے طور پر خلافت کی تحریک کو لیلو کہ انہیں کس قدر ناکامی ہوئی

جو ہم برگشتہ قسمت آرزو کرتے ہیں پانی کی
نہ ہے باران رحمت چھوڑ کے پتھر برسنے ہیں

اس کی کیا وجہ ہے؟ پس معلوم ہوا کہ سب سے بڑا گناہ نبی کا انکار اور اللہ کا انکار ہے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں جیسا کہ دفاتہ ماہ میں تم نے پڑھا ہوگا

اگر مرتے مرتے کبھی تو بہ کریں
تو ہم ان کے سارے گناہ بخشدیں

مگر انکار بالرسالت اور انکار باللہ کبھی معاف نہیں ہوتا جیسا کہ فرمایا۔

(۱۰۶) استغفر لهم او لا تستغفر لهم ان تستغفر لهم سبعين مرة فلن يغفر الله لهم ذلك بانهم كفروا بالله ورسوله والله لا يهدى القوم الفسقين

پ ۱۰۔ ۱۰۶

ترجمہ۔ (اے محمد صلعم) تو بخشش مانگ واسطے ان کے اگر بخشش مانگے واسطے ان کے ستر بار بھی ہرگز نہ بخشیگا اللہ واسطے ان کے یہ اس واسطے ہے کہ انکار کیا انہوں نے اللہ کا اور اس کے رسول کا اور اللہ نہیں ہدایت کرتا فاسق قوم کو۔

دیکھا ناظرین رسول کا انکار اتنی بڑی لعنت ہے کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی رسول کے منکر کے واسطے ستر بار بخشش مانگیں تو وہ ہرگز نہ بخشا جائیگا پس اس بات سے بچو کہ کسی مرسل کا انکار کرو یہ سب سے بڑا گناہ ہے ان کے مقابلہ پر اہلحدیثوں کو لیلو جنہوں نے نبی کو مان لیا ہے جس چیز پر ہاتھ ڈالتے ہیں انہیں کامیابی ہوتی ہے

(۲۴) ولقد ارسلنا نوحا الى قومه فقال يقوم اعبدوا الله ما لكم من اله غيره افلا تتقون

(۲۴) فقال الملؤا الذين كفروا من قومه ما هذا الا بشر مثلكم يريد ان يتفضل عليكم ولو شاء الله لانزل ملئكة ما سمعنا بهذا فى ابائنا الاولين

(۲۵) ان هو الا رجل به جنة فتربصوا به حتى حين

(۳۰) ان فى ذلك لايت وان كنا لمبتلين

پ ۱۸ ع ۲

اور البتہ بھیجا ہم نے نوح کو طرف اسکی قوم کے تو کہا انہوں نے اے قوم میری عبادت کرو اللہ کی نہیں تمہارے لئے کوئی معبود سوائے اس کے پس نہیں ڈرتے ہو تم کہا سرداروں نے جو انکار کر رہے تھے اس کی قوم سے نہیں یہ مگر آدمی مانند تمہارے چاہتا ہے یہ کہ فضیلت حاصل کرے تم پر اور اگر چاہتا اللہ البتہ اتارتا فرشتے نہیں سنا ہم نے یہ اپنے پہلے بزرگوں سے نہ وہ مگر ایک مرد کہ اس کو جنون ہے پس انتظار کرو اس کی ایک مدت ۔ تحقیق اس میں البتہ نشانیاں ہیں اور تحقیق البتہ ہم آزمانے والے ہیں تم کو ۔ ناظرین آخری آیت کو دوبارہ غور سے مطالعہ فرمائیے کہ حضرت نوح کی بعثت کا واقعہ سنانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس واقعہ کو کہانی کے طور پر نہیں بیان کیا بلکہ اے امت محمدیہ اس میں تمہارے واسطے سبق ہے کیونکہ تم بھی ایسی آزمائش میں پڑنے والے ہو اس کے بعد پھر ارشاد فرمایا۔

(۱ لم ۴) ثم انشانا من بعدھم قرنا اٰخرین ۔ یعنی پھر پیدا کی ہم نے ان کے بعد ایک دوسری امت ۔

(۲ لم ۴) فارسلنا فیھم رسولا منھم ان اعبدوا اللہ مالکم من الٰہ غیرہ افلا تتقون ۔ بھیجا ہم نے ان میں رسول انہی میں سے یہ کہ عبادت کرو اللہ کی نہیں واسطے تمہارے کوئی معبود سوائے اس کے پس کیا نہیں ڈرتے ۔

(۳ لم ۴) وقال الملاٗ من قومہ الذین کفروا وکذبوا بلقاء الاٰخرۃ الخ اور کہا سرداروں نے اس کی قوم سے جو کافر ہو گئے تھے اور جھٹلاتے تھے آخرت کی ملاقات کا رسول اے ۔

(۴ لم ۴) فان کنت فی شک مما انزلنا الیک فسئل الذین یقرءون الکتٰب من قبلک لقد جاءک الحق من ربک فلا تکونن من الممترین ولا تکونن من الذین کذبوا باٰیٰت اللہ فتکون من الخٰسرین ۔ پ ۶ ع ۵۶ ۔

ترجمہ ۔ پس اگر ہے تو شک میں اس سے جو نازل کیا ہم نے تیری طرف تو پوچھ ان لوگوں سے جو پڑھتے ہیں کتاب پہلے تجھ سے تحقیق آیا ہے تیرے پاس حق رب تیرے سے پس نہ ہو شک لانیوالوں میں اور مت ہو ان لوگوں میں سے جو جھٹلاتے ہیں آیات اللہ کو ورنہ ہو جائے گا تو ٹوٹا پانیوالوں میں سے ۔

(۵ لم ۴) ان الذین حقت علیھم کلمت ربک لا یؤمنون ولو جاءتھم کل اٰیۃ حتی یروا العذاب الالیم ۔

سپ ۱۱ ع ۱۰ ۔

ترجمہ - تحقیق وہ لوگ، اگر کہ ثابت ہوئی جن پر بات رب تیرے کی نہیں ایمان لائیں گے۔
ناظرین کس قدر صریح آیات ہیں مگر آہ کسکو سناؤں میری قوم تو مردہ ہے سہ
مردہ ہے اسلام اور یہ اسکو دفنانیکو چلن

(۴۶لم) وما یستوی الاحیاء ولا الاموات ان اللہ یسمع من یشاء وما انت بمسمع من فی القبور ان انت الا نذیر انا ارسلنک بالحق بشیرا ونذیرا وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر
(۴۷لم) وان یکذبوک فقد کذب الذین من قبلھم جائتھم رسلھم بالبینت وبالزبر وبالکتب المنیر ثم اخذت الذین کفروا فکیف کان نکیر پ۲۲ ع۱۶ -

ترجمہ - اور نہیں برابر ہوتے زندہ اور نہ مردے تحقیق اللہ سنا دیتا ہے جسکو چاہتا ہے اور نہیں تو سنانیوالا ان کو جو قبروں میں ہیں نہیں تو مگر ڈرانیوالا تحقیق ہم نے بھیجا تجکو برحق خوشخبری دینے والا اور ڈرانیوالا اور نہیں کوئی امت مگر گذرا اسمیں ڈرانیوالا اور اگر جھٹلا دیں تجکو پس تحقیق جھٹلایا تجھ سے پہلے ان لوگوں کو جو آئے تھے تجھ سے پہلے رسول اور تھے ان کے پاس بھی کھلے کھلے نشان اور کتاب روشن - اے ظالم دیوبندیو قیامت کے روز تم یہ بھی نہ کہہ سکوگے -

(۴۸لم) لو ان عندنا ذکرا من الاولین لکنا عباد اللہ المخلصین پ۲۳ ع۹
ترجمہ - اگر ہوتا نزدیک ہمارے ذکر پہلوں کا البتہ ہوتے ہم بندے اللہ کے خالص -
(۴۹لم) کذب الذین من قبلھم فاتٰھم العذاب من حیث لایشعرون و لقد ضربنا للناس فی ھذا القرآن من کل مثل لعلھم یتفکرون
(۵۰لم) قرآنا عربیا غیر ذی عوج لعلھم یتقون
پ۲۳ ع۱۶

ترجمہ - جھٹلایا تھا لوگوں نے جو پہلے ان سے تھے پس آیا ان کو عذاب وہاں سے جہاں کہ نہیں جانتے تھے وہ - اور البتہ تحقیق بیان کیا ہے ہم نے لوگوں کے لئے اس قرآن میں ہر ایک مثال سے تاکہ وہ نصیحت پکڑیں -
بھوسولانا اگر کوئی نبی آنے والا نہیں تھا تو یہ اللہ نے کس لئے جھٹلانیوالوں کی مثال پیش کی انصاف کرو یہ قرآن کسی پیچیدہ بات کو بیان نہیں کر رہا بلکہ عربی میں ہے جو زندہ اور نہایت آسان زبان ہے -

(۵۱لم) والذین کفروا بآیات اللہ اولٰئک ھم الخاسرون پ۲۴ ع۳
ترجمہ - اور جنہوں نے انکار کیا نبیوں کا اللہ کے تو یہ ہی ہیں ٹوٹا پانیوالے -

مفتی سلطان عالم احمدی
۱۵ا
ڈولر بالہ ضلع گجرات

(۵۲م) وما قدروا الله حق قدره ... نہیں کی اللہ کی جیسے حق کی -

(۵۳م) ویریکم اٰیتہٖ فای اٰیٰت الله تنکرون پ۲۴ ع۸ م۱ -

ترجمہ - اور دکھلاتا ہے تمکو نشان اپنے پس کون کون سے نشانات الٰہی سے انکار کروگے اور خدا کے رسولوں کے منکر۔ تم قرآن کو غور و فکر سے پڑھتے تو ہرگز کسی کی مخالفت نہ کرتے کیونکہ تمہاری مخالفت کی ضرورت نہ تھی اللہ تعالٰی خود اس کو تباہ و برباد کردیا کرتا ہے جیسا کہ فرمایا -

(۵۴م) ام یقولون افترٰی علی الله کذبا ..... ویمح الله الباطل پ۲۵ ع۴ م

ترجمہ - کیا کہتے ہیں کہ باندھ لیا ہے اس نے اللہ پر جھوٹ پس اگر یہ جھوٹا ہوتا تو اللہ جھوٹ کو مٹا دیتا ہمارے بھائیوں کی اس معاملہ میں اس قدر عقل ماری گئی ہے۔ کہ وہ یہ نہیں خیال کرتے کہ حضرت عیسٰی کے واسطے قرآن شریف میں صاف فرمادیا ہے -

(۵۵م) وجعلناہ مثلا لبنی اسرائیل پ۲۵ ع۶ ۱۲ -

یعنی حضرت مسیح کو ہم نے بنی اسرائیل کے واسطے نبی بنایا تھا (نہ کہ امت محمدیہ کے واسطے) پھر اے امت محمدیہ تو کس طرح بنی اسرائیل کے نبی کی منتظر ہے کہ وہ آسمان سے آئیگا آسمان سے تو فرشتے آیا کرتے ہیں چنانچہ اس آیت کا اگلے حصہ میں اس عقیدہ باطلہ اور اس انتظار احمقانہ کا جواب خدا نے خود فرمایا ہے کہ -

(۵۶م) ولو نشاء لجعلنا منکم ملٰئکۃ فی الارض یخلفون

یعنی اگر ہم چاہتے تو البتہ کرتے ہم تم سے فرشتے زمین میں خلیفہ - یہ تو یقینی بات ہے کہ حضرت عیسٰی ضرور تشریف لائیں گے ان کے آنے میں ہرگز شک نہیں -

(۵۷م) وانہ لعلم للساعۃ فلا تمترن بها واتبعون هذا صراط مستقیم ولا یصدنکم الشیطٰن انہ لکم عدو مبین

یعنی اور تحقیق وہ (عیسٰی) البتہ شناخت ہے اس گھڑی کی پس مت شک لاؤ ساتھ اس کے اور پیروی میری یہ ہے راہ سیدھی (خبردار) اور نہ روکے تمکو شیطان تحقیق وہ تمہارا دشمن ہے - بھلا کہنا خاکسار کی مترجم بخاری صفحہ ۲۱۹ سطر ۹ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم بھی فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء ایک ایک قوم کے واسطے آئے اور صرف میں ایک ایسا نبی ہوں جو تمام دنیا کے واسطے آیا ہوں اب غور کرنے والے غور کریں کہ اگر حضرت عیسٰی بھی تمام دنیا کے واسطے ہوتے تو حضور کم از کم یہ بھی

فرمادیتے کہ میری جو تمیدوں سے عدد قہ میں حضرت عیسیٰ کو بھی یہ ہی مقام بعد نزول مل جاتا۔ مگر نہیں حضور نے یہ نہیں فرمایا پھر مذکورہ بالا آیت کے پیچھے علم الساعۃ سے مراد علامت عیسیٰ مراد لیا گیا ہے جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں مگر مذکورہ آیت کے سلسلہ میں ہی اگلی آیت میں ارشاد فرمایا ہے کہ۔

(۶۳ع) ولما جاء عیسیٰ بالبینت قال قد جئتکم بالحکمة ولابین لکم بعض الذی تختلفون

ترجمہ۔ اور جب آیا عیسیٰ ساتھ دلیلوں ظاہر کے کہا لایا ہوں میں تمہارے پاس حکمت اور تاکہ بیان کروں میں تمہارے لئے وہ کہ اختلاف کرتے ہو تم اس میں پس ڈرو اللہ سے اور کہا مانو میرا۔ مگر افسوس کہ وہ اسی طرح انتظار کر رہے ہیں جس طرح یہود دو ہزار برس سے مسیح بنی اسرائیل کے منتظر بیٹھے ہیں اور عیسائی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منتظر ہیں اسی طرح امت محمدی کے نزدیک ابھی تک حضرت عیسیٰ نہیں آئے چنانچہ اس آیت کے آگے ارشاد فرمایا۔ کہ یہ امت محمدی عیسیٰ کی منتظر نہیں بلکہ قیامت کے منتظر ہیں کیونکہ آنے والا تو آگیا اور انہوں نے قدیم سنت کے مطابق اس کو جھٹلایا اب تو قیامت ہی اچانک تمہارے پاس آ جائیگی چنانچہ فرمایا۔

(۶۶ع) ھل ینظرون الا الساعة ان تاتیھم بغتة وھم لا یشعرون

ترجمہ۔ نہیں انتظار کرتے وہ مگر قیامت کا یہ کہ آوے ان کے پاس ناگہاں اور وہ نہ سمجھتے ہوں۔ تو تو خیال کرے اس امر پر ذرا غور کرو کہ اگر اللہ تعالیٰ انبیاء علیہم السلام کے جھٹلائے جانے کا ذکر ایک دفعہ کرتا تو ایک دفعہ کر دیتا مگر قرآن شریف جو امت محمدیہ کے واسطے دستور العمل ہے اس میں بار بار اس ذکر سے سوائے تاکید کے اور کیا مقصد ہو سکتا ہے کہ اے امت محمدیہ تم الساعت کا انکار پس دوستو اس تاکید کا یہی مقصد ہے کہ تم آنے والوں کی مخالفت نہ کرو اگر وہ جھوٹا ہے تو خدا اس کی سزا کے واسطے بہت کافی ہے تم ہرگز مخالفت نہ کرو کیونکہ ہر نبی کی مخالفت کرنا قدیم سے دستور چلا آرہا ہے چنانچہ فرمایا۔

(۶۷ع) وما یاتیھم من ذکر من الرحمن محدث الا کانوا عنہ معرضین پ ۵۶ -

ترجمہ۔ اور نہیں آتا ان کے پاس کوئی نبی رحمٰن سے نیا مگر ہوتے ہیں اس سے منہ پھیر

سنخولے ۔

(١٥ لم) فقد کذبوا فسیاتیہم انبٰؤا ما کانوا بہ یستہزءون ۔ پ ٧ ع ٩ ۔
پس تحقیق جھٹلایا انہوں نے پس عنقریب آوے گی ان کو خبر اسکی کہ تھے جس پر وہ مذاق اڑاتے ۔

ناظرین قرآن شریف کا یہ حصہ ایسا ہے جس میں دیگر احکامات اور واقعات ہیں اور یوں قرآن شریف ہماری تائید میں ہے اس لئے اس قدر آیات پر اکتفا کرتا ہوں آیات کی تفسیر اور تشریح طوالت کی وجہ سے میں نے نہیں کی آپ جب غور کریں گے تو انشاء اللہ بہت کچھ اسرار اس میں سے آپ کو معلوم ہوں گے میں نے فاضل دیوبندی کی طرح لفظ کوئی آیت خواہ مخواہ غیر متعلق نہیں لکھی اس لئے آپ ہر آیت پر تدبر کریں اور قرآن شریف کھولکر ہر مقام کو نکال کر آگے پیچھے کے مضمون پر غور کریں تو اور بھی زیادہ فائدہ اٹھا سکیں گے ۔

ناظرین یہ ہیں وہ نام نہاد سوا آیتیں جنکا تمام اخبارات میں شور برپا کر رکھا ہے ؎

بہت شور سنتے تھے پہلو میں دل کا
جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا ۔

اور یہ حقیقت ہے کہ ایک آیت بھی دیوبند کے مایۂ ناز مولوی صاحب نے ایسی نہ پیش کی جس سے ان کا مطلب اشارۃً یا کنایۃً ظاہر ہو سکتا ؎

گرہ کیسی لگی تھی مخمل پہ تنکے کس بلا کے ہیں سنتے
نظر آتا ہے خالی آج گوشہ تیرے داماں کا

مختصر یہ کہ قرآن شریف سے احادیث صحیحہ سے لغات سے تفاسیر سے حضرت عائشہ صدیقہ کے قول دیگر صحابہ کرام کے اقوال سے علماء دین کی تصدیق سے پیران پیر حضرت شیخ عبد القادر جیلانی شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی حضرت امام غزالی حضرت سید عبد الکریم جیلانی حضرت مولانا روم سلطان الہند خواجہ غریب نواز معین الدین اجمیری حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی حضرت مجدد الف ثانی حضرت مولوی اسمٰعیل شہید دہلوی حضرت مولانا محمد قاسم نانوتوی حضرت مولانا عبد الحی بحر العلوم فرنگی محلی حضرت مولانا سید محمد طاہر مصنف مجمع البحار حضرت مولوی محمد حسین مؤلف تفسیر غایۃ البرہان وغیرہم علماء و

سو نبیاء کے اقوال سے ہم نے یہ ثابت کر دیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت
کا سلسلہ اسی طرح جاری ہے جس طرح حضور سے پہلے انبیاء کا سلسلہ جاری تھا
(۲۵) فلا تطع المکذبین واذا تتلی علیہم ایتنا قال اساطیر الاولین (پ ۲۹)
ترجمہ۔ پس مت کہا مان انبیا کی تکذیب کرنے والوں کا اور جب سنائی جاتی ہیں
نبیوں کے جھٹلانیوالوں کو جھٹلانیوالوں کی آیتیں تو وہ کہتے ہیں کہ یہ تو پہلوں کی
کہانیاں ہیں اب بھی اگر کوئی تعصب کا مارا اس سے فائدہ نہ اٹھائے تو اس کی قسمت

تمام ناظرین کتاب سے دعاء مغفرت کا طالب شفیع احمد

از حضرت جری اللہ فی حلل الانبیاء حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود ؑ

کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا — بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا
چاند کو کل دیکھکر میں سخت بیکل ہو گیا — کیونکہ کچھ کچھ تھا نشاں اس میں جمال یار کا
اس بہار حسن کا دل میں ہمارے جوش ہے — مت کرو کچھ ذکر ہم سے ترک یا تاتار کا
ہے عجب جلوہ تری قدرت کا پیارے ہر طرف — جس طرف دیکھیں وہی رہ ہے ترے دیدار کا
چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں — ہر ستارے میں تماشا ہے تری چمکار کا
تو نے خود روحوں پہ اپنے ہاتھ سے چھڑکا نمک — اس سے ہے شور محبت عاشقان زار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرہ میں رکھے ہیں خواص — کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا
تیری قدرت کا کوئی بھی انتہا پاتا نہیں — کس سے کھل سکتا ہے پیچ اس عقدۂ دشوار کا
خوبرویوں میں ملاحت ہے ترے اس حسن کی — ہر گل و گلشن میں ہے رنگ اس تری گلزار کا
چشم مست ہر حسیں ہر دم دکھاتی ہے تجھے — ہاتھ ہے تیری طرف ہر گیسوئے خمدار کا
آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب — ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا
ہیں تری پیاری نگاہیں دلبرا اک تیغ تیز — جس سے کٹ جاتا ہے سب جھگڑا غم اغیار کا
تیرے ملنے کے لئے ہم مل گئے ہیں خاک میں — تا مگر درماں ہو کچھ اس ہجر کے آزار کا
ایک دم بھی کل نہیں پڑتی مجھے تیرے سوا — جاں گھٹی جاتی ہے جیسے دل گھٹے بیمار کا
شور کیسا ہے ترے کوچہ میں لے جلدی خبر — خوں نہ ہو جائے کسی دیوانہ مجنوں وار کا

جواب حصہ دوم

یعنی

ختم نبوت فی الحدیث

مؤلف مولوی محمد شفیع صاحب دیوبندی مہتمم دارالاشاعۃ والتدریس کی دوسری کتاب کا جواب جس میں مولوی صاحب موصوف نے دو سو دس احادیث سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری نبی ہونا ثابت کیا ہے۔

مولوی صاحب ممدوح نے ذرہ بھر بھی اس بات کی پرواہ نہیں کی کہ ان کی کتاب کو کوئی اہل علم اگر مطالعہ کرے گا تو وہ مولانا کی نسبت اور مدرسہ دیوبند کی نسبت کیا رائے قایم کرے گا اگر ہم بھی اسی طریق پر اس کا جواب دینے کی کوشش کریں تو سوائے تضیع اوقات اور کاغذ لکھائی چھپائی پر بے فائدہ لاگت لگنے کے اور کوئی نتیجہ نہیں نکلیگا۔ اس لئے ہم نے ہر قسم کی ہم مطالب احادیث کو ایک جگہ جمع کر کے ان کا جواب دیا ہے۔

پہلی قسم کی احادیث کا جواب

فاضل دیوبندی نے نمبر پہلی دوسری تیسری اور نمبر ۳۶ جو نقل کی ہیں یہ چاروں ایک ہی بات بیان کرتی ہیں صرف راوی الگ الگ ہیں اس لئے حدیثوں کی تعداد بڑھانے کی خاطر نقل کر دی ہیں ان چار وں احادیثوں کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے میری مثال ایک محل کی مانند ہے جس میں ایک اینٹ رہ گئی ہو اور تمام محل تیار ہو اس محل کی آخری اینٹ میں ہوں۔

اس کا جواب حقیقی جواب تو صرف اس قدر ہے کہ اس جگہ صاحب شریعت نبی مراد ہے اور یہ ہمارا بھی عقیدہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی ایسا نہیں آئے گا

جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو منسوخ کرے۔

دوسرا جواب

یہ ہے کہ اگر صاحب شریعت اور غیر صاحب شریعت کیسا بھی نبی نہیں آسکتا تو پھر آپ حضرت عیسٰی کی آمد کے منتظر میں کیوں ہو۔ تم کہو کہ وہ تو پہلے نبی ہیں اس جگہ جدید نبی کی بندش ہے تو قرآن شریف کی اس آیت کریمہ کو کہاں رکھو گے وما منعنا ان نرسل بالآیات الا ان کذب بہا الاولون پ ۱۵ - ۴۶

ترجمہ - اور نہیں روکا ہمیں کسی نے اس امر سے کہ بھیجدیں ہم رسول یا نشان مگر یہ کہ جھٹلایا تھا ان کو پہلوں نے اسی طرح تم دیوبندی بھی آنیوالے نبی کو جھٹلاتے ہو جس طرح پہلوں نے جھٹلایا اس سے آگے مختلف انبیاء کا ذکر ہے اور پھر فرمایا - ولقد کرمنا بنی آدم وحملناہم فی البر والبحر ورزقناہم من الطیبٰت وفضلنٰہم علی کثیر ممن خلقنا تفضیلا

اور البتہ عزت دی ہم نے آدم کی اولاد کو .... اور فضیلت دی ہم نے ان کو بہتوں پر ان میں سے جو کہ پیدا کئے ہیں ہم نے بزرگی پھر یہ کہو کہ جس جگہ ختم ہوتا ہے وہ بھی سن لو سنۃ من قد ارسلنا قبلک من رسلنا ولا تجد لسنتنا تحویلا عادت ان شخصوں کی کہ تحقیق بھیجا ہم نے ان کو تجھ سے پہلے پیغمبروں اپنے اور نہ پاوے گا تو واسطے ہماری عادت کے تغیر یعنی یہ اللہ تعالیٰ کی قدیم عادت ہے کہ وہ نبی بھیجا کرتا ہے اور اس میں کوئی شخص کبھی تبدیلی نہیں پا سکتا یعنی ایسا کبھی نہیں ہو سکتا کہ کبھی پیغمبر آئیں اور کبھی نہ آئیں اب بتلیے مولانا اس قرآن کی آیت ہے اس اپنے گمراہ کن عقیدہ کو ترجیح دیجئے گا یا قرآن شریف کو انصاف آپ پر چھوڑتا باقی جواب آگے ملاحظہ ہو۔

تیسرا جواب

محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمام انبیاء کی زینت ہیں - دیکھئے

الثانی انہ صار کالخاتم الذی یختمون بہ ویتزینون بکونہ منہم فتح البیان جلد ۷ صفحہ ۲۸۶ - جسطرح انگوٹھی ہاتھ کی زینت کے واسطے پہنی جاتی ہے اسی طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود باجود سراپا مقصود سے انبیاء کی جماعت کی زینت ہے پس اسی طرح ایک محل تمام وکمال تیار ہو اور اس میں ایک اینٹ نہ لگی ہو تو وہ محل بے زینت ہو جاتا ہے مگر جب وہ اینٹ لگ جائے تو وہ محل مزین ہو جائے گا اسی طرح انبیاء

کی مثال محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے محل سے دی ہے جو ایک اینٹ کے بغیر بے زینت ہو کر نامکمل نظر آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اس اینٹ کے سوراخ کو بند کر کے محل کو مکمل کر دیا جیسا کہ ترمذی کتاب المناقب میں لکھا ہے کہ ۱ انا سید ولد ادم یوم القیامۃ ولا فخر ۲ بیدی لواء الحمد ولا فخر ۳ وما من نبی یومئذ ادم فمن سواہ الا تحت لوائی

ترجمہ - میں ہوں سردار اولاد آدم کا قیامت تک اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں - ۲ - میرے ہاتھ میں ہے جھنڈا احمد کا اور یہ کوئی فخر کی بات نہیں - ۳ - نہیں کوئی نبی اس دن کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ تمام میرے جھنڈے کے نیچے ہوں گے -

کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ پاڑ بنانے کے واسطے جو سوراخ محل میں رکھے جاتے ہیں جب ان پاڑوں والے سوراخوں کو بند کر دیا جاتا ہے تو محل تو بیشک مکمل ہو جاتا ہے مگر اس محل کے لیکچر حال میں ایک ممبر بنانے کے واسطے مزید اینٹیں منگوا کر لگا دی جائیں تو معمار یا اینٹوں کا بھٹہ والا یا اور کوئی سیاح وغیرہ یہ کہہ سکتا ہے کہ یہ محل ممبر بننے سے پہلے نامکمل تھا ہرگز نہیں یا اس محل میں ایک حوض بنانے کے واسطے کچھ اینٹیں اور منگوا لی جائیں یا ایک ممبر کے واسطے اور اینٹیں آ جائیں یا ایک کمرہ کی دیوار گر جانے کے بعد اس دیوار کو از سر نو چننے کے واسطے اینٹیں منگوا لی جائیں یا اس محل کی چھت بوسیدہ ہونے کی وجہ سے نئی اینٹیں لگا دی جائیں اس مکمل محل میں چوروں نے نقب لگا دی ہو تو اس میں نئی اینٹیں لگا دی جائیں یا اس مکمل محل کو نامکمل نہیں کہا جا سکتا آپ ذرا ٹھنڈے دل سے غور کر لیجئے اگر جب ایک محل کی اینٹیں انبیاء ہیں تو وہ محل شریعت کا یا مذہب کا محل ہوا یا نہیں؟ تو اب اس مکمل محل یا شریعت یا مذہب یعنی جس کو ہم کہہ سکتے ہیں اس کے متعلق محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرما گئے ہیں اخرج الترمذی عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیاتین زمان علی امتی کما اتی علی بنی اسرائیل حذو النعل بالنعل حتی ان کان منہم من اتی امہ علانیۃ لکان فی امتی من یصنع ذلک وان بنی اسرائیل تفرقت علی ثنتین وسبعین ملۃ وتفترق امتی علی ثلاث وسبعین ملۃ کلہم فی النار الا واحدۃ

ترجمہ۔ مشکوۃ شریف باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ ترمذی نے ذکر کیا کہ عبد بن عمر نے بیان کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ضرور آوے گا ایک ایسا وقت میری امت پر جیسا کہ آیا بنی اسرائیل پر کہ یہ قدم بقدم چلیں گے یہود کے یہاں تک کہ اگر کسی یہودی نے اپنی ماں سے برا کیا ہوگا تو میری امت بھی ایسا کرے گی اور بنی اسرائیل بہتر فرقے ہو گئے تھے اور میری امت تہتر فرقے ہو جائیگی ؟ د بالکل قدم بقدم یہود کے چلیگی تو خدا کے لئے غور کیجئے کہ یہود نے انبیاء کی مخالفت کی تھی اگر اسی طرح امت محمدی انبیاء کی مخالفت نہ کرے گی تو اس کی کامل مشابہت یہود سے کس طرح ہو سکتی ظاہر ہے کہ کامل مشابہت اسی وقت ہو سکتی تھی کہ جسطرح یہود نے حضرت مسیح کی مخالفت کی اسی طرح امت محمدی بھی مسیح کی مخالفت کرتی اور جبکہ مسیح کی آمد کی بھی خبر خود مخبر صادق دے چکے ہیں اور غور کرو۔

اب ناظرین خدا کے واسطے غور کریں اگر اس محل کے مکمل ہونے کے بعد یہود کی خصلت اس محل میں نقب نہ لگا سکتی تھی تو خیر ہم آپ کی اس بات کو مان لیتے تو مگر یہاں تو یہود سے بھی بڑھ کر شریر ہو جانے کی خبر مخبر صادق نے دی ہے جب یہود کی یہ حالت ہو گئی تو اللہ تعالیٰ نے ان میں مسیح ناصری کو بھیجا ایسا ہی وعدہ ہے اگر امت محمدی میں بھی مسیح محمدی آ جائے تو کونسا غضب ہے ؟ ایک اور حدیث ملاحظہ فرمائیے۔

اخرج مسلم عن ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ما من نبی بعثہ اللہ فی قبلی الا کان لہ فی امتہ حواریون واصحاب یاخذون بسنتہ ویقتدون بامرہ ثم انہا تخلف من بعدہم خلاف یقولون ما لا یفعلون ویفعلون ما لا یؤمرون فمن جاھد ہم بیدہ فھو مومن ومن جاھد ہم بلسانہ فھو مومن ومن جاھد ہم بقلبہ فھو مومن ولیس وراء ذلک من الایمان حبۃ خردل

ترجمہ۔ مشکوۃ باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ مسلم نے ذکر کیا کہ ابن مسعود نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس نبی کو اللہ نے بھیجا مجھ سے پہلے تو اس کی امت میں کچھ لوگ ہوتے تھے صاف دل اس کے مددگار اور یار جو اختیار کرتے تھے اس نبی کا طریقہ اور عمل کرتے تھے اس کے حکم کے مطابق اور کچھ لوگ ہوتے تھے جو اس کے حکم کے مطابق نہ کرتے تھے تو جس نے جہاد کیا انپر اپنے ہاتھ سے وہ مسلمان

کامل ہے اور جو جہاد کرے انپر اپنی زبان سے وہ بھی مسلمان ہے۔ اب ناظرین غور فرماویں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم وہی بات فرمارہے ہیں کہ جو آپ سے پہلے انبیاء پر گذری وہی آپ کی امت پر گذرنے والی ہے تو بھلا کوئی سعید روح کہہ سکتی ہے کہ جب دیگر انبیاء کی امت بگڑنیپر تو انبیاء کی ضرورت ہو اور امت محمدی کے واسطے ضرورت نہ ہو ایک اور حدیث ملاحظہ فرمایئے۔ اخرج البخاری عن ابن عباس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ابغض الناس الی اللہ ثلثۃ ملحد فی الحرم و مبتغ فی الاسلام سنۃ الجاہلیۃ ومطلب دم امرء مسلم بغیر حق لیہریق دمہ ترجمہ مشکوٰۃ کے باب الاعتصام بالکتاب والسنۃ میں لکھا ہے کہ بخاری نے ذکر کیا کہ ابن عباس نے روایت کی کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ زیادہ غضب اللہ کا سب آدمیوں میں سے تین پر ہے ایک گناہ کرنے والا حرم میں دوسرے چاہنے والا اسلام میں اگلے جاہلوں کی عادت تیسرے مسلمان خون ناحق بہانے کا خواہش مند سنئے جناب اگلے جاہلوں کی عادت کیا تھی؟ قرآن کو اول سے آخر تک پڑھ جاؤ کہ وہ عادت ابوجہل والی تھی کہ انبیاء کی تکذیب کی جائے

دوسری قسم کی احادیث

حدیث نمبر چار عن ابی حازمؓ قال قاعدت اباہریرۃ خمس سنین فسمعتہ یحدث عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال کانت بنی اسرائیل تسوسہم الانبیاء کلما ھلک نبی خلفہ نبی وانہ لا نبی بعدی وسیکون خلفاء فیکثرون قالوا فما تامرنا قال فوا ببیعۃ الاول فالاول اعطوہم حقہم فان اللہ سائلہم عما استرعاہم

بخاری

جواب پہلی بات تو یہ ہے کہ حدیث تو غلط لکھی فما آتا کے بجائے ما آتا اور سیکون کے سیئون لکھدیا۔ اور سیکون بخاری میں موجود ہے جس کے معنی ہیں کہ میرے فوت ہوتے کے ساتھ ہی نبی نہیں آئے گا جس طرح بنی اسرائیل میں آیا کرتے تھے میرے فوت ہونے کے بعد فوراً نبی نہیں آئیں گے آپ کو دوسری قسم کی احادیث کے اخیر میں معلوم ہو جائے گا کہ چھ سال کے عرصہ کے اکیسو بائیس نبی آیا کرتے تھے

اس بات کی تردید محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے۔ اس سے دو باتیں معلوم ہوتی ہیں اول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی روحانی کشش اور قوت قدسیہ انبیاء بنی اسرائیل سے بڑھ کر ہے جیسا کہ حضور نے فرمایا کہ علماء امتی کانبیاء بنی اسرائیل کہ میری امت کے علماء بنی اسرائیل کے نبیوں کے مانند ہوں گے انبیاء بنی اسرائیل میں ایک نبی کے فوت ہوتے ہی دوسرے نبی کی ضرورت ہوتی تھی کیونکہ وہ اس قدر کمزور تھے کہ ان کی سیاست بغیر نبی کے چل ہی نہیں سکتی تھی مگر امت محمدیہ میں معاً نبی کی ضرورت نہیں دوسرے اس سے یہ معلوم ہوا کہ چونکہ یہ خیر الامم ہے اس لئے یہ امت تمام امتوں سے بڑھ کر ہے بنی اسرائیل کو کسی بھی نبیوں سے استغنا نہیں ہوا بوجہ ان کی ایمانی کمزوری کے مگر امت محمدیہ کو فوراً نبی کی ضرورت نہیں ہوتی چنانچہ حضور نے فرمایا ہے تین صدی تک زمانہ اچھا ہوگا اسکے بعد فیج اعوج دوسری حدیث جو آپ نے بھی اقل کی ہے یہ ہے خیر هذه الامته اولها و اخرها اولها فيهم رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم واخرها فيهم عيسى ابن مريم و بين ذالك فيج اعوج کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۳۲

دوسری حدیث ابن ماجہ میں حضرت انس سے روایت ہے کہ میری امت کے پانچ طبقہ ہیں چالیس سال تک نیکو کار بعد ازاں ایکسو بیس برس تک ایک دوسرے سے رحم کرنے والے وغیرہ ان احادیث کا مفصل ذکر ہم بارھویں آیت کے جواب میں کر چکے ہیں اب ہم اس حدیث نمبر ۴ کا ترجمہ لکھتے ہیں۔ جو یہ ہے کہ ابو حازم فرماتے ہیں کہ میں پانچ سال ابوہریرہ کی خدمت میں رہا میں نے ان سے خود سنا کہ وہ یہ حدیث بیان کرتے تھے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی سیاست خود ان کے انبیا کیا کرتے تھے جب کسی نبی کی وفات ہوا کرتی تھی تو اللہ تعالیٰ کسی دوسرے نبی کو ان کا خلیفہ بنا دیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ خلیفہ ہوں گے اور بہت ہوں گے۔ صحابہ نے حضور سے عرض کیا کہ یارسول اللہ ان خلفاء کے متعلق آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ ہر ایک کے بعد دوسرے کی بیعت پوری کرو اور ان کے حق اطاعت کو پورا کرو اس کو بخاری نے صفحہ ۴۹۵ جلد اول میں اور مسلم نے کتاب الامارت میں اور امام احمد نے اپنے مسند صفحہ ۲۹۷ جلد ۲ میں اور ابن ماجہ نے اور ابن جریر اور ابن ابی شیبہ نے بیان کیا ہے۔

ناظرین مذکورہ بالا ترجمہ لفظ بلفظ فاضل دیوبندی کا ہم نے نقل کر دیا ہے اس کی تشریح محتاج تفصیل نہیں نہایت صاف لکھا ہے کہ بنی اسرائیل کا جانشین کوئی نبی ہوا کرتا تھا اور اس امت میں نبی نہیں ہوں گے بلکہ خلیفہ ہوں گے گویا صاحب شریعت پیغمبر محمد صلعم کے جانشین نبی نہیں ہوں گے بلکہ رسول ہوں گے یہ تشریح ہمارے فاضل دیوبندی نے خود کی ہے حصہ اول صفحہ ۲۱۲ سطر ۱۰ میں کہ نبی صاحب شریعت ہوتا ہے گویا اس حدیث میں نبی آنیکی نفی ہے رسول کی نہیں اور یہ ہی ہم بھی کہتے ہیں فہو المراد اسی حدیث میں آگے یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی بیعت کرنا اور پوری کرنا اور پوری پوری فرمانبرداری بھی کرنا اور یہ قرآن شریف کے عین اس حکم کے مطابق ہے اٰمن الرسول بما انزل الیہ من ربہ والمؤمنون کل اٰمن باللہ وملائکتہ وکتبہ ورسلہ لانفرق بین احد من رسلہ پ ۳ ع ۷

یعنی مومن کے لئے یہ ضروری ہے کہ تمام رسولوں پر تمام کتابوں پر اللہ پر اور ملائک پر ایمان لائے اگر اب بھی سمجھ میں نہیں آیا تو سن لو رسول اور خلیفہ ایک ہی بات ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے واذ قال ربک للملائکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ اس جگہ حضرت آدم کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ فرمایا ہے اور دوسری جگہ حضرت داؤد کو خلیفہ فرمایا ہے یاداؤد انا جعلناک خلیفۃ فی الارض جب آپ کو یہ معلوم ہو گیا کہ خلیفہ اور رسول ایک ہی بات ہے تو اب لگے ہاتھوں یہ بھی سن لو کہ یہ حدیث شریف عین قرآن شریف کے مطابق ہے جیسا کہ فرمایا وعد اللہ الذین اٰمنوا وعملوا الصلحت لیستخلفنہم فی الارض کما استخلف الذین من قبلہم وعدہ کرتا ہے اللہ تعالیٰ ان مسلمانوں کے ساتھ کہ ان کو زمین میں خلیفہ بناتا رہوں گا جو نیک عمل کریں گے اسی طرح جیسے کہ ان سے پہلے خلیفہ بنایا کرتا تھا لیجئے اب تو انا معاملہ بالکل صاف ہو گیا افسوس ہے کہ اس حدیث نے آپ کا ساتھ نہیں دیا بلکہ ہماری مدد کی اور یہ بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق ہماری مدد کی ہے جیسا کہ اس نے فرمایا انا لننصر رسلنا والذین اٰمنوا یعنی اللہ تعالیٰ وعدہ کرتا ہے کہ میں اپنے رسولوں کی مدد کرتا ہوں اور ان کی جو میرے رسولوں پر ایمان لائے ہیں چونکہ ہم اللہ کے سچے رسول حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر ایمان لایا ہوں اس لئے اللہ تعالیٰ نے میری مدد کی اور رحم کا فرما اس لئے غالب و ناصر رہے ۔

احدیوں پہ خدایا نزول رحمت

سورد قہر ہوں اعدائے مسیح موعود

حدیث نمبر ۴۸

حضرت نعمان ابن بشیرؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تمہارے اندر نبوت رہیگی جب تک اللہ چاہیگا پھر اللہ نبوت کو اٹھائے گا اس کے بعد ملک اور جبروت رہے گی جبتک اللہ کا ارادہ ہوگا پھر اس کو بھی اٹھائے گا پھر خلافت طریقہ نبوت پر ہوگی نقل مطابق اصل صفحہ ۴۶ (امام احمدؒ نے مسند میں اور بیہقی نے روایت کیا از مشکوٰۃ)

جواب

اس حدیث میں مولانا آپنے دو جگہ نثری فعہا اللہ فرمایا جس کے معنی آپ نے اٹھا لینے کے لکھے ہیں کیا یہ ہی لفظ حضرت عیسیٰ کے واسطے آپ نے قرآن شریف میں پڑھا ہے کہ بل رفعہ اللہ اب ایمان سے کہو اس جگہ تو معنی کرتے ہیں فوت ہو جانے کے اور عیسیٰ کی جگہ آپ اسی لفظ کے معنی کرتے ہیں بجسم عنصری حضرت عیسیٰ کو خدا نے آسمان پر اٹھا لیا کیا آپ کا یہ فرض نہیں کہ محمد صلعم کو اور ملک اور جبروت کو بھی بجسم عنصری آسمان پر روانہ کر دیں افسوس۔

آمدم بر سر مطلب مولانا معاف فرمائیے آپنے غور نہیں فرمایا یہ حدیث جو آپ نے پیش کی ہے ہماری تائید کرتی ہے اور اس میں صاف لکھا ہے کہ وہ خلافت نبوت کے طریقہ پر ہوگی ہم بھی یہ کہتے ہیں ہمارا یہ مقصد ہرگز نہیں کہ حضرت مرزا صاحب حضرت رسول کریم جیسے نبی ہیں بلکہ نبوت کے طریقہ پر خلیفہ ہیں جیسے کہ آدم اور داؤد آپ اسی قدر مان لیں جسقدر آپ کو حدیث اجازت دیتی ہے مگر خدا کے لئے اول المکفرین نہ بنئے۔

حدیث ۴۹

کا بھی یہ ہی مضمون ہے صرف اس قدر فرق ہے کہ حضرت حذیفہ اس کے راوی ہیں حدیث ۵۳ حضرت ابن عباس سے قیامت اور شفاعت کے متعلق ایک طویل حدیث روایت کرتے ہیں جس کے آخر میں ہے کہ تمام لوگ حضرت عیسیٰ کے پاس جائیں گے اور کہیں گے کہ اے روح اللہ آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیں

کہ ہمارا حساب ہو جائے، وہ فرمائیں گے کہ میں یہ کام نہیں کر سکتا کیونکہ دنیا میں میری اور میری والدہ کی پرستش کی گئی لیکن کیا تم جانتے ہو کہ اگر کسی برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس بند برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے، لوگ کہیں گے کہ ایسا تو ہو نہیں سکتا پھر عیسیٰ کہیں گے کہ پس محمد صلعم آج موجود ہیں اور ان کی اگلی اور پچھلی لغزشیں سب معاف کر دی گئی ہیں نبی کریم فرماتے ہیں کہ یہ سن کر لوگ میرے پاس آئیں گے اور کہیں گے کہ آپ ہی ہماری شفاعت فرمائیے تاکہ ہمارا حساب ہو جائے، میں کہوں گا کہ ہاں یہ کام میں کروں گا اس کے بعد حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم سب سے آخر ہیں اور سب سے پہلے اور وہ امت جس کا حساب سب سے پہلے ہوگا اور تمام امتیں ہمارے لئے راستہ چھوڑ دیں گی اور سب امتیں کہیں گی کہ یہ امت تو قریب ہے کہ سب ہی انبیاء بن جاویں (ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند صفحہ ۳۵۴ اور امام احمد نے ابو الیعلی سے)

جواب

مولانا میں یہ تو نہیں کہتا ؂

بار خاطر ہو تو قرآن کا بھی ارشاد برا
دل کو بھا جائے تو گاندھی کی خرافات بھلی

یہ آپ ہی کا شعر ہے خفیف سا تغیر کیا ہے عطائے تو بلقائے تو۔ حدیث تو بڑی صاف تھی مگر کیا کہوں معاف فرمائیے ؂

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہو گئے سو سو حجاب
ورنہ قبلہ تھا ترا رخ کافر و دیندار کا

یعنی مسلمانوں کی بادشاہت جب کمزور ہو کر جاتی رہیگی تو اس کے بعد خلافت ہوگی اور وہ نبوت کے رنگ میں ہوگی کس قدر صاف معنی ہیں؟ دیکھو حدیث نمبر ۱۴ آپ تو یہ ثابت کرنے کے واسطے اسے لائے تھے کہ ایک بھی نبی نہیں ہو سکتا اور اس حدیث نمبر ۳۵ میں یہ لکھا ہے کہ اس امت کا ہر فرد نبی ہونے کی قابلیت رکھتا ہے اس جگہ برتن کی مثال بطور استعارہ ہے ورنہ شفاعت کسی برتن میں بند تھوڑا ہی رکھی تھی کھلے طور پر اس جگہ یہ معنی ہیں کہ اس کام کے واسطے محمد صلی اللہ علیہ وسلم مخصوص ہیں نبوت کی بندش کا یہاں کوئی ذکر بھی نہیں۔

حدیث نمبر ایک سو ۱۰۱

حضرت ابن عباس روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول خدا نے کہ میرے لئے نبوت ہے اور تمہارے واسطے خلافت کنز العمال صفحہ ۱۸۰ جلد ۶۔

جواب

درست یہ ہی ہمارا بھی عقیدہ ہے نبوت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور خلافت یعنی رسالت ہمارے واسطے اور دیوبندیوں کے واسطے جہالت ابوجہل کی اور خباثت ابلیس کی جیسا کہ قرآن میں بار بار ذکر ہے کہ مخالفت کرنے والا خلیفہ کی ابلیس تھا

حدیث نمبر ۱۰۲

حدیث نمبر ۱۰۳ و نمبر ۱۰۴ و نمبر ۱۰۵ و نمبر ۱۰۶ اور نمبر ۱۰۷ و نمبر ۱۲ مذکورہ بالا تمام احادیث کا یہ مطلب ہے حضرت ابوبکر صدیق وغیرہ سوائے انبیاء کے تمام انسانوں سے افضل ہیں۔

جواب

ہمارا بھی یہ ہی ایمان ہے اس قسم کی اگر احادیث آپ کو جمع کرنی مقصود تھیں تو آپ نے مطالعہ کی زحمت نہ برداشت کی ورنہ دو سو دس کے بجائے دو ہزار ملجاتیں افسوس کہ آپ چوک گئے دوسرے ایڈیشن میں اس گر سے فائدہ اٹھانا کیونکہ جب آپ کا اخبار وں میں اشتہار چھپیگا دو ہزار احادیث سے ثابت کیا ہے تو کتاب خوب بکے گی۔

حدیث نمبر ۱۹۴

عن ابی ہریرۃ ان اللہ تعالیٰ لھذہ الامۃ علی کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا

جواب

مولانا حدیث غلط ہے معلوم ہوتا ہے آپ کو کتابیں میسر نہیں آئیں لو سنو یہ حدیث اس طرح ہے ان اللہ یبعث لھذہ الامۃ علی راس کل مائۃ سنۃ من یجدد لہا دینہا

اور آپ حوالہ دیتے ہیں کہ کنز العمال جلد ۱ میں یہ حدیث ہے مجھ سے سنئے جلد ۱ میں نہیں بلکہ جلد ۶ میں ہے اور ایک حوالہ بھی بڑھاتا ہوں کہ یہ ابوداؤد صفحہ ۲۴۱ مطبع مجتبائی میں بھی ہے جہاں آپ کی کتاب چھپی ہے اور سنو حافظ ابن حجر امام سخاوی اور ملا علی قاری اور علی متقی نے اس حدیث کو صحیح مانا ہے اور سنو وہابیوں کے

گرو گھنٹال نواب صدیق حسن خاں نے حج الکرامہ کے صفحہ ۱۳۱ پر لکھا ہے اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے تفہیمات الہیہ کے صفحہ ۲۵۰ پر بھی اس کو لکھا ہے اور اسی طرح حافظ عماد الدین ابن کثیر نے ہدایت النہایہ میں اور امام جلال الدین سیوطی نے رسالہ تنبیہ میں بھی لکھا ہے وغیرہ کہو مولانا چاہا صحیح مطلب ہے یا نہیں؟

ناظرین اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر اس امت میں سے ایک مجدد بنایا کرے گا جو دین کو تازہ کرتا رہے گا۔ سنئے مولانا چاہا اس پر ایمان ہے مگر تم اس حدیث کی رو سے کافر ہو دیکھو حدیث میں لکھا ہے کہ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد آتا رہے گا حدیث سچی ہے تمام محدثین اس کی تصدیق کرتے ہیں اور واقعات تصدیق کرتے ہیں چنانچہ ہر صدی کے سر پر برابر مجدد آتے رہے ان کے نام دیکھنا چاہو تو ہماری کتاب محقق دیکھو اور اب ہم اس چودھویں صدی کا مجدد پیش کرو کہ تم نے کس کو اس صدی کا مجدد مانا اور کس نے دعویٰ کیا حضرت شیخ سید احمد سرہندی مجدد الف ثانی اور حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کی طرح، باوجودیکہ نصف صدی گذر گئی مگر تمہارا مجدد نہیں آیا۔ اے کاش اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہوتا اور ایک شائبہ بھی غیرت کا ہوتا تو تم اس صدی کے مجدد حضرت مرزا غلام احمد کو مان لیتے مگر تم تو خم ٹھونک کر اس کے سامنے آکھڑے ہوئے ہو۔

جو خدا کا ہے اسے للکارنا اچھا نہیں...
ہاتھ شیروں پر نہ ڈال اے روبۂ زار و نزار

حدیث نمبر ۱۹۵

آنحضرت نے فرمایا کہ دین خیر خواہی کرنے کا نام ہے ہم نے عرض کیا کس کی فرمایا اللہ اور اس کے رسول اور اس کی کتابوں اور مسلمانوں کی اماموں اور عام مسلمانوں کی۔

جواب

حق بر زبان جاری است۔ صاف ظاہر ہے کہ صرف ہم دیندار ہیں اور تمہارے دین عیسائیت کے تردید میں لاکھوں کتابیں شائع کیں اور خود عیسائیت کے دارالخلافہ لندن میں مسجد بنادی امریکہ، جرمنی میں مسجد بنادی اور لاکھوں عیسائیوں کو مسلمان کیا ہندوستان میں فتنہ ارتداد شروع ہوا آٹھ سو آدمی اس کی روک تھام کے واسطے بھیجے اور لاکھوں

کتابیں آریہ مذہب کی تردید میں شایع کیں اور تم کانوں میں تیل ڈال کر اور گونگے کا گڑ کھا کر بیٹھ رہے ہے ۔

حدیث نمبر ۱۹۶

حضرت خدیفہؓ راوی ہیں کہ آنحضرت نے فرمایا کہ دو شخصوں کی اتباع کرو جو میرے بعد خلیفہ ہوں گے ابوبکر و عمر یہی مطلب حدیث نمبر ۱۹۷ اور نمبر ۱۹۸ و نمبر ۱۹۹ و نمبر ۲۰۰ و نمبر ۲۰۱ و نمبر ۲۰۲ و نمبر ۲۰۳ کا ہے ۔

جواب

ہمیں اس سے کب انکار ہے معقول بات ہے، حدیثیں تو اور بھی مل سکتی تھیں نمبر بڑھا دیتے ۔

حدیث نمبر ۲۰۱

حضرت جابر سے روایت ہے کہ ہر نبی کے واسطے ایک مددگار ہوتا ہے اور میرے واسطے زبیر مددگار ہیں

حدیث نمبر ۲۰۵

عبیدہ بن الجراح کا نام ہے حدیث نمبر ۲۰۶ میں حضرت عباسؓ حسنؓ اور حسینؓ کا نام ہے حدیث نمبر ۲۰۷ میں عبداللہ ابن عباسؓ کا نام ہے حدیث نمبر ۲۰۸ میں معاذ بن جبل کا نام ہے

جواب

بجا ہے مولانا ہمیں بھی اس سے انکار نہیں ختم نبوت کے متعلق اگر کوئی لفظ ان احادیث میں ہوتا تو میں جواب دیتا آپ کو نمبر بڑھانے کی فکر ہے مگر میں اس فکر سے پاک ہوں ۔

حدیث نمبر ۲۰۹

حضرت علی راوی ہیں کہ نبی کریمؐ نے فرمایا کہ ابدال ملک شام میں ہوں گے اور وہ چالیس آدمی ہیں جب ان میں کوئی مر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ دوسرا پیدا کر دیتا ہے ۔

جواب

ضرور ! ایسا ہی ہوگا ؎

مارا چہ ازیں قصہ
گاؤ آمد و خر رفت

آج کل تو شام میں کثرت سے یہودی اور عیسائی بستے ہیں اور ایک ابدال کو میں جانتا ہوں

انہ الشنار مولوی جلال الدین شمس سکھوانی آج کل دمشق میں رہتا ہے ممکن ہے اس نے انتالیس ابدال اور بھی پیدا کرلئے ہوں چونکہ حدیث شریف میں آیا ہے میں بھی تصدیق کرتا ہوں تم اپنا مطلب کہو؟

حدیث نمبر ۲۱

حضور نے خبر دی ہے کہ یمن سے اویس آئیں گے۔

جواب

ضرور آئے احدیث پوری ہوگئی تمہارا مطلب؟

تیسری قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۵

محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں محمد ہوں احمد ہوں ماحی ہوں یعنی کفر کا مٹانیوالا اور میں حاشر ہوں اور لوگوں کے واسطے حشر کرنے والا ہوں اور میرا نام عاقب ہے اور عاقب وہ ہے کہ جس کے بعد نبی نہیں بخاری اور مسلم نے صفحہ ۲۶۱ میں اس کو لکھا ہے

جواب

اوّل دیکھیے مولانا اسی فتح الباری باب رد یار صالحہ میں امام قرطبی کا یہ قول بھی درج ہے۔ المسلم الصادق الصالح ھو الذی یناسب حالیہ حال الانبیاء فاکرم بنوع مما اکرم بہ الانبیاء وھو الاطلاع علی الغیب

یعنی راست باز اور صالح مسلم وہ ہوتا ہے کہ جس کا حال انبیاء کے حال سے مناسبت رکھتا ہو لہٰذا اس کا اسی قسم سے اکرام کیا جاتا ہے جس قسم سے انبیاء کا اور وہ اکرام اطلاع علی الغیب ہے اب اس قول کو قرآن کی اس آیت سے ملائیے۔ فلا یظہر علی غیبہ احدا الا من ارتضی من رسول یعنی غیب سوائے خدا کے رسول کے کوئی نہیں جانتا اور یہ بات آپ کو سمجھانیکی ضرورت ہی نہیں کہ نبی نبا سے مشتق ہے نبا خبر اور غیب کی خبر پانیوالا نبی ہوتا ہے۔ اس کے لیے حدیث نمبر ۱۰ و نمبر ۲۵ و نمبر ۲۶ و نمبر ۸۳ و نمبر ۸۵ و نمبر

۸۱ و نمبر ۹۷ و نمبر ۹۹ و نمبر ۱۲۱ و نمبر ۱۲۲ و نمبر ۱۳۲ کا بھی یہی مطلب ہے۔

لاہوری کا افترا

جواب دہم عاقب کی مذکورہ بالا تفسیر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں کی یہ ہے یہ حدیث بخاری میں دو جگہ آئی ہے مگر الذی لیس بعدہ نبی کا جملہ کسی جگہ بھی نہیں (دیکھو بخاری ۲ فی اسماء النبی صلعم و زیر سورۃ صف) اور امام مسلم نے تو بعاندا بھی اس کا بھوٹ دیا کہ یہ تفسیر امام زہری نے اپنی طرف سے کی ہے نہ کہ محمد صلعم نے دیکھو مسلم ۲ باب فی اسماء النبی صلعم۔ تمہیں اتنی بھی تمیز نہیں کہ اگر یہ الفاظ نبی کریم کے ہوتے تو آخری جملہ میں بھی پہلی تفسیری جملوں سے بی۔ علی قدمی کی طرح لبعدہ کے بجائے البعدی ہوتا اسی طرح حدیث نمبر ۲۵ میں وارد ہے کہ انا محمد وانا احمد وانا المقفی

مقفی اسم مفعول ہے جس کی پیروی کی جاوے تمام پیروی میں تو تمام انبیاء شریک ہیں اس لحاظ سے کوئی صفت مخصوص نہ ہوئی ہاں اگر اس کے یہ معنی کئے جائیں کہ اب آپ کی پیروی کے بغیر نبوت مل ہی نہیں سکتی تو یہ بات اور کسی نبی میں پائی نہیں جاتی اور یہ علاج ہے اور دوسری صورت مذمت کی ہے۔

جواب یازدہم حدیث نمبر ۲۵ میں خاتم کا لفظ زیادہ ہے اور حدیث نمبر ۳۲ میں قطع کے لیس طرہی ہے اور حدیث نمبر ۱۲۲ میں اس قدر زیادہ ہے کہ حضرت ابراہیم نے حضور صلعم کو فرمایا کہ آپ کی امت آخری امت ہے اور یہ سب سے زیادہ ضعیف ہے ان الفاظوں کو سامنے رکھکر اس حدیث کے معنی کرو معلوم ہوا کہ بلحاظ اوصاف کے حضور کے مختلف نام ہیں اگر خاتم عاقب حاشر کے ایک ہی معنی ہو جائے تو یہ بات فصاحت اور بلاغت کے خلاف ہے کہ ایک ہی لفظ مختلف مترادف الفاظ میں کہا جائے اگر کبھوتے کسی زبان میں یہ دیکھا ہے کہ کوئی اس طرح کلام کرتا ہے یہ واٹر ہے یہ پانی ہے یہ ماء ہے یہ آب ہے یہ جل ہے جب ایسا نہیں تو دیکھنا حاشر عاقب خاتم لیس بعدی نبی یہ سب ہم معانی الفاظ ہیں یا نہیں۔ ابھی آپ کے ہی پیش کردہ کلام سے معلوم ہوا کہ یہ امت تمام امتوں سے زیادہ ضعیف ہے اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ یہ سب سے زیادہ نبوت کی بھی مستحق ہے جیسا کہ آپ ہی کی پیش کردہ حدیث نمبر ۵۲ میں ظاہر ہوا کہ اس امت کا ہر فرد نبوت کے قریب ہے دیکھئے یہ اجماع ممدین ہے یا نہیں پھر آپ ہی نے حصہ اول صفحہ ۵۰ میں لکھا ہے کہ حضرت ابو ذر کسا انصدری رو روایت فرماتے ہیں کہ آنحضرت

نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کو ابتداء میں نبوت اور رحمت بنایا اور اب خلافت اور رحمت ہو جائیگا (رواہ الطبرانی فی الکبیر) جس سے صاف ظاہر ہے کہ صرف نام بدل گیا اور ایک صورت سے نام بھی نہیں بدلا کیونکہ آدم اور داؤد کا نام خدا نے خلیفہ بھی رکھا ہے پس ظاہر ہے کہ سلسلہ برابر جاری ہے بند نہیں کیا گیا۔

اب دیکھئے قرآن شریف ان احادیث کو کس طرح سمجھاتا ہے سنئے کہ قیامت کے دن رب العالمین احکم الحاکمین تمام اہل جہنم سے دریافت کریگا یٰمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم آیاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا قالوا شھدنا علیٰ انفسنا وغرتھم الحیوۃ الدنیا وشھدوا علیٰ انفسھم انھم کانوا کافرین سورۃ الانعام ۱۶/۸

ترجمہ۔ یعنی اے جنوں اور انسانوں کی جماعت کیا تمہارے پاس تمہیں میں سے پیغمبر نہیں آئے تھے جو تمکو میرے حکم سناتے اور اس دن کے آنے سے تمکو ڈراتے وہ کہیں گے کہ ہم خود اپنے مخالف گواہ ہیں بیشک رسول آئے تھے اور ہم کو دنیا کی زندگی نے فریب دیا تھا اور اپنے مخالف شہادت دیں گے کہ ہم کافر تھے اس سوال و جواب سے ظاہر ہے کہ ہر زمانہ میں رسول آتے رہیں گے اور تا قیامت خدا کے رسول آتے رہیں گے اور خدا کے احکام سناتے رہیں گے اور لوگوں کو ڈراتے رہیں گے اگر ایسا نہیں تو پھر ہر زمانہ کے اہل دوزخ کا یہ جواب یا خدائے تعالیٰ کا یہ سوال ہی غلط ہے کہ الم یاتکم رسل منکم کیا کوئی دیوبندی بتلا سکتا ہے کہ اس زمانہ میں اس کے پاس کونسا رسول آیا اگر نہیں آیا تو چودھویں صدی کے دوزخی صاف کہدیں گے کہ ہمارے پاس کوئی رسول نہیں آیا اگر یہ کہو کہ محمد صلعم اس زمانہ کے رسول ہیں تو اے احمق انسان کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو تیرہ سو سال وفات پائے نہیں ہو گئے اگر تیرہ سو سال پہلے کا نبی کسی امت کے واسطے کافی ہو سکتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے صرف آدم کو نبوت ملنی کافی ہو جانی چاہئے تھی آپ نے خود حصہ اول کے صفحہ ۴۱ پر لکھا ہے کہ حضرت ابوذر ؓ آنحضرت سے روایت بیان کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ انبیاء ایک لاکھ چوبیس ہزار ہوئے ہیں اور رسول ۳۱۵ گویا ایک لاکھ چوبیس ہزار تین سو پندرہ۔ پھر حدیث نمبر ۲۱۷ میں آپ نے خود لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دنیا کی عمر کل سات ہزار برس کی ہے اور میں اس کے آخری ہزار میں مبعوث ہوا ہوں تو اس حساب سے ہر چھ برس کے اندر سوا سو

یعنی ایکسو پچیس[۱۲۵] نبی آئے تو اب انسان غور کرے کہ جب بقول مولانا کی حدیث نمبر ایکسو بالمیس[۱۲۲] کے یہ امت سب سے ضعیف ہے تو اس میں ان کے حساب سے دوگنے نبی ضرور آنے چاہئیں یعنی ڈھائی سو کیونکہ یہ امت ضعیف ہے اور مولانا تو بالکل ہی اس کو محروم کر رہے ہیں اللہ تعالیٰ نے نبوت کو رحمت اور نعمت کے نام سے یاد کر رہا ہے تو ایک شخص کے تمام خاندان کو سوا سوا سو روپیہ انعام ملا اور بیچارہ لنگڑا لولا ضعیف ہے اس کو کچھ بھی نہ ملے تو بتاؤ اس غریب کی کیا حالت ہو گی وہ تو اپنی وراثت قائم کرنے کے واسطے ہائی کورٹ تک لڑنے کے بعد بھی مطمئن نہ ہو گا اور پھر آپ کی پیش کردہ حدیث حصہ اوّل صفحہ ۱۰۵ کی رو سے یہ نبوت رحمت ہے اور یہ امت خیر الامم ہے تو جس سے رحمت دور ہو گئی زحمت رہ گئی جس سے یہ امت شر الامم ہو گی نہ کہ خیر الامم ۔

چوتھی قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۱۷ و نمبر ۱۸

سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ تم سے پہلی امتوں میں محدث ہوا کرتے تھے پس اگر میری امت میں کوئی محدث ہے تو وہ عمر ہے

اور اسی حدیث کے یہ الفاظ بھی ہیں کہ تم سے پہلے بنی اسرائیل میں کچھ لوگ متکلم ہوا کرتے تھے بغیر اس کے کہ وہ نبی ہوں پس اگر میری امت میں کوئی ہو سکتا ہے تو وہ عمر ہے (بخاری صفحہ ۵۲۱ جلد اول و مسلم) اس کے آگے فتح الباری صفحہ ۴۰ جلد ۷ کا حوالہ دے کر لکھا ہے محدث اور مسلم ایک بات ہے ۔

جواب

اس حدیث شریف سے تو یہ ثابت ہوا کہ علاوہ نبی ہونے کے تم سے پہلی امتوں میں ملہم اور محدث اور متکلم ہوا کرتے تھے پس میری امت میں عمرؓ ہیں اس میں یہ کہیں نہیں لکھا کہ نبی نہیں ہو سکتا اس سے بھی ہماری تائید ہوتی ہے اور تمہاری تردید ۔

حدیث نمبر ۱۸

میں لکھا ہے کہ حضور نے فرمایا کہ مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گذرا جس کی امت میں کوئی محدث نہ ہوا ہو اگر ان میں سے کوئی میری امت میں محدث ہے تو وہ عمر ہے

جواب اس سے بھی یہ نکلا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں حضرت عمر پہلے محدث ہیں اس میں یہ نہیں لکھا ہوا کہ حضرت عمر کے سوا کوئی نہیں ہوگا۔

حدیث نمبر ۱۲۳ حضور نے فرمایا کہ ہر امت میں ایک دو معلم ہوا کرتے ہیں اگر میری امت میں بھی کوئی معلم ہو سکتا ہے تو وہ عمرؓ ہے

جواب نہایت واضح حدیث ہے جو ہماری تائید کرتی ہے۔

پانچویں قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۷ و نمبر ۲۲ و نمبر ۲۴ و نمبر ۳۹ و نمبر ۵۱ و نمبر ۵۲ و نمبر ۶۹ و نمبر ۷۰ و نمبر ۷۳ و نمبر ۷۴ و نمبر ۷۵ و نمبر ۷۶ و نمبر ۸۲ و نمبر ۱۲۵/۱۳۰ و نمبر ۱۳۷ و نمبر ۱۳۸ و نمبر ۱۳۹ و نمبر ۱۴۰ و نمبر ۱۵۵ و نمبر ۱۷۶ و نمبر ۱۷۷ و نمبر ۲۰۴ و نمبر ۲۰۵ و نمبر ۲۰۶ و نمبر ۲۰۷ و نمبر ۲۰۸ کا احادیث کا ماحاصل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی تو بمنزلہ ہارون ہے مگر تو نبی نہیں۔

جواب اوّل ان احادیث سے یہ استدلال ہوتا ہے کہ نبی کریم صلعم نے برموقعہ جنگ تبوک حضرت علیؓ کو فرمایا کہ تو مجھ سے وہی تعلق اور رتبہ رکھتا ہے جو کہ حضرت ہارون علیہ السلام کو موسے سے تھا۔ ہاں وہ نبی تھے مگر تو میرے بعد نبی نہیں۔ اس لئے تو بھی نبی نہیں۔

ایک نیا جواب اس بات میں تو فریقین سے کسی کو کلام نہیں کہ حدیث مذکورہ کا ٹکڑا اوّل انت منی بمنزلۃ ھرون من موسےٰ صرف حضرت علی کے لئے ہے۔ رہا ٹکڑا ثانیہ کہ کس کے متعلق ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ خطاب بھی صرف حضرت علیؓ ہی کے لئے ہے تو خصم کی دلیل اڑ جاتی ہے۔

میں چار قرائن یکے بعد دیگرے ناظرین کے سامنے رکھوں گا جو میرے دعویٰ پر قسمود ارلیعہ ہوں گے۔

قرینہ اوّل اس بات پر کہ الا انہ لانبی بعدی کا خطاب صرف حضرت علیؓ ہی کے لئے ہے اور کسی کے لئے نہیں۔ نیز حدیث کے دو ٹکڑے ہیں۔ پہلے میں اثبات اور دوسرے میں نفی ہے۔ اثبات تو یہ کہ حضرت علیؓ کو ہارونؑ کا درجہ حاصل ہے دوسرے میں نبوت کی نفی ہے۔ تو قرینہ عقلیہ اس بات پر قوی ثبوت ہے کہ چونکہ پہلے ٹکڑے میں ہارونؑ کے درجہ کا اثبات صرف حضرت علیؓ کے لئے ہے اس لئے نبوت کی نفی بھی صرف حضرت علیؓ کے لئے ہے۔

دوسرا قرینہ اس بات پر یہ ہے کہ الا انہ لانبی بعدی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان حضرت علیؓ کے اس قول کے جواب میں ہے

کیا آپ مجھے بچوں اور عورتوں میں چھوڑ جائیں گے حضور علیہ السلام نے فرمایا۔ کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ تم کو ہارون کا درجہ حاصل ہوگا لیکن چونکہ حضرت ہارونؑ حضرت موسےؑ کے بعد نبی تھے۔ اس لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے لا نبی بعدی کہکر اس احتمال کو رفع کر دیا جو حضرت علیؓ کے نبی ہونے سے متعلق ہو سکتا تھا۔

تیسرا قرینہ اس بات پر یہ ہے عن ابی سعید بن المسیب قال سئلت سعد بن ابی وقاص اسمعت من رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول لعلیؓ انت منی بمنزلۃ ھٰرون من موسیٰ الا انہ لیس معی نبی فقال نعم بحار الانوار جلد ۹ صفحہ ۲۷۷۔

ابو سعید بن مسیب سے روایت ہے کہ میں نے سعد بن ابی وقاص سے پوچھا۔ کہ کیا تو نے نبی کریمؐ کو حضرت علیؓ سے یہ فرماتے ہوئے سنا۔ کہ تجھے مجھ سے وہی درجہ اور رتبہ حاصل ہے جو ہارون کو موسےٰ علیہ السلام سے تھا۔ ہاں میرے ساتھ نبی نہیں اس نے کہا ہاں (یعنی میں نے سنا)

ایک طالب بصیرت کے لئے یہ حوالہ کافی رہنما ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے منزلت ہارونؑ کو تو حضرت علیؓ کے لئے برقرار رکھا مگر اس منزلت کے لازمہ نبوت کو اپنے فرمان سے رفع کر دیا۔ کہ الا انہ لیس معی نبی:۔

چوتھا قرینہ جو کہ نہایت ہی فیصلہ کن ہے یہ ہے۔

عن ابن عباس قال اخرج الناس فی غزوۃ تبوک فقال علی یعنی للنبی صلعم اخرج معک فقال لا فبکی فقال الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہرون من موسیٰ الا انہ لیس بنبی بعدی مناقب الفقیہ المغازلی صفحہ ۲۸۰

حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جنگ تبوک کے لئے جب لوگ نکالے گئے تو حضرت علی رض نے (اپنی جہاد سے محرومی کا خیال کرکے) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا میں بھی آپ کے ساتھ جاؤں گا آپ نے فرمایا۔ نہیں۔ تو حضرت علی رض (یہ جواب سن کر) رو پڑے۔ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تم خوش نہیں ہوتے کہ تمہیں مجھ سے وہی درجہ حاصل ہے۔ جو حضرت ہارون ع کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے حاصل تھا (ہاں حضرت ہارون نبی تھے) مگر تو نبی نہیں ؛

جواب دوم

یعنی اے علی جسطرح موسیٰ ع کی غیر حاضری میں حضرت ہارون خلیفہ تھے مگر وہ نبی تھے تو نبی نہیں چنانچہ خود نبی کریم صلعم سے یہی معنی مروی ہیں کیونکہ یہ حدیث بایں الفاظ بھی آئی ہے الا ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ہارون غیر انک لست بنبی چنانچہ خود فاضل دیوبندی نے مسلم کی روایت نمبر ۱ حدیث صفحہ ۲۱ پر لکھا ہے اسی سے معلوم ہوا اسی سے معلوم ہوا کہ صرف حضرت علی کے واسطے آپ نے فرمایا کہ حضرت ہارون تو نبی تھے مگر تم نبی نہیں اسی طرح حدیث ۱۳۰ میں اس کی تشریح اس طرح موجود ہے۔ قال لعلی اما ترضی ان تکون بمنزلۃ ھرون من موسیٰ الا انہ لا نبوۃ ولا وراثۃ

یعنی اے علی رض کیا تم اسپر راضی نہیں کہ تم مجھ سے اس مرتبہ پر ہو جاؤ جسپر حضرت موسیٰ سے ہارون تھے مگر ہارون کی طرح تم کو نبوت اور وراثت نہیں مل سکتی کس قدر واضح ہے کہ موسیٰ ع کے بعد ہارون تو نبی اور وارث تھے موسیٰ ع کے مگر تم میرے مال اور نبوت کے وارث نہیں۔

اس سے زیادہ واضح حدیث نمبر ۱۲۷ ہے جس میں بجائے حضرت علی کے حضرت ابوبکر اور عمر کو بمنزلۃ ہارون فرمایا ہے جس سے ظاہر ہوا کہ یہ ایک پیشگوئی کے رنگ میں حدیث ہے کہ تم میرے بعد میرے جانشین ہوگے مگر تم کو نبوت نہیں ملیگی۔
چنانچہ مولانا حالی اپنے ایک مضمون میں انوری کو پیغمبر شعر لکھا ہے ؎

در شعر سہ کس پیمبرانند ۔ ہر چند کہ لا نبی بعدی
ابیات وقصیدہ و غزل را ۔ فردوسی و انوری و سعدی ،

(دیکھو مقالات حالی صفحہ ۲۹)

چھٹی قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۸

و نمبر ۹ و نمبر ۱۰ و نمبر ۲۱ و نمبر ۲۲ و نمبر ۶۳ و نمبر ۶۴ و نمبر ۱۳۲ کا ماحاصل یہ ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت جب تک نہیں آسکتی جب تک تقریباً ۳۰ کذاب دنیا میں نہ آئیں اور ان میں سے ہر ایک یہ کہتا ہوگا کہ میں نبی اللہ ہوں اس سے ظاہر ہوا کہ چونکہ مرزا صاحب نے بھی نبوت کا دعویٰ کیا ہے لہذا ان کو بھی انہیں تیس ۳۰ میں شمار کرنا چاہئے۔

جواب

ہمارا اس پر ایمان ہے آپ نے صرف تیس ۳۰ کذاب سے زیادہ تعداد کی کوئی حدیث نہیں پیش کی ہم ستر ۷۰ والی پیش کرتے ہیں چنانچہ ملاحظہ ہو یکون قبل خروج الدجال نیف علی سبعین دجالا رواہ نعیم بن حماد فی الفتن وابو یعلی دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۱۔ یہ بھی واضح رہے کہ وہ ستر کذاب گذر چکے ملاحظہ ہو ہماری کتاب کذابوں کا انجام جس میں ختم نبوت پر مفصل بحث کر کے صادق اور کاذب کا معیار پیش کیا ہے اور تمام کذابوں کے حالات جہاں جہاں سے لئے ہیں ان کتابوں کا حوالہ معہ صفحہ موجود ہے اس کے ساتھ ۲۸۲ مسلمانوں کے فرقوں کے نام بھی اس میں درج کر دئے گئے ہیں اور اس کتاب پر دس ہزار روپیہ انعام کا چیلنج بھی دیا ہے۔

دوسرا جواب اس جگہ لانبی بعدی کے معنی برخلاف یا برعکس ہے یعنی ایسا نبی نہیں ہو سکتا جو میری شریعت کو تبدیل کر دے اگر بعدی کے معنی یہ لئے جائیں کہ میری موت کے بعد کوئی نبی نہیں ہو سکتا تو مسلمہ کذاب اور اسود عنسی محمد صلعم کے زمانہ میں پیدا ہوئے اور دونوں کی نسبت آپ نے خبر دی تھی۔ بیہقی اور نسائی اور ابن ماجہ ابو ہریرہ سے اور بخاری سے ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جب میں سویا ہوا تھا تو میں نے دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو سونے کے کڑے ہیں جس سے مجھے بڑا تردد ہوا اس وقت اللہ نے مجھے خواب ہی میں وحی کی کہ ان پر پھونک مار

جب ایسا کیا تو وہ دونوں اڑ گئے اس سے میں نے یہ تاویل کی کہ دو کذاب میرے بعد خروج کریں گے جن میں سے ایک اسود عنسی اور دوسرا مسلمہ کذاب ہے چنانچہ واقعات شاہد ہیں کہ ان دونوں نے شریعت اسلام کو مہمل کرنا چاہا تھا اور ان دونوں نے محمد صلعم کے بعد دعویٰ نہیں کیا بلکہ محمد صلعم کی زندگی میں کیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ بعدی کے معنی مرنے کے بعد نہیں بلکہ میری شریعت کے خلاف کے ہیں اسی طرح قرآن شریف میں آتا ہے فبای حدیث بعدہ یومنون پ ۲۹ آخری رکوع یعنی اس قرآن کے بعد اور کون سی کتاب ہے جس کو تم مان سکتے ہو حالانکہ بخاری مسلم ترمذی ابن ماجہ ابوداود نسائی وغیرہ کو سب مانتے ہیں پس معلوم ہوا کہ بعدی کے معنی خلاف کے ہیں۔

تیسرا جواب

ان تیس مدعیان نبوت کی تعداد پوری ہو چکی شرح صحیح مسلم الکمال الاکمال جلد ۷ صفحہ ۲۵۸ و مواہب قسطلانی ۲ صفحہ ۹۸ و حج الکرامہ صفحہ ۲۳۹ میں ان کے نام بھی لکھے ہوئے ہیں نیز ابن خلدون ابن خلکان اور کامل ابن اثیر کے مطالعہ سے بھی معلوم ہو جائیگا کہ ان کی تعداد پوری ہو چکی۔

چوتھا جواب

ان احادیث سے جھوٹے نبیوں کی ضرور خبر ہے مگر سچے نبی کی نفی نہیں اور تعجب ہے کہ اس خیر الامم کی قسمت میں سوائے تیس کذاب کے صادق ایک بھی نہیں اور بنی اسرائیل کو چھ سال میں ۱۲۲ نبی ملا کریں آہ قسمت سے

تقسیم کیا خوب ہے قسام ازل نے
جو شخص کہ جس چیز کے قابل نظر آیا
بلبل کو دیا نالہ تو پروانہ کو جلنا
غم ہمکو دیا سب سے جو مشکل نظر آیا

اگر یہ احادیث حضرت مرزا صاحب کے خلاف پیش کی جا سکتی ہے تو آپ کے آنے والے حضرت عیسیٰ کی نسبت بھی علماء سوء پیش کر سکتے ہیں اس وقت جو کچھ آپ جواب دیں گے وہی ہماری طرف سے جواب تصور کر لو اس کا مفصل جواب ہماری کتاب کذابوں کا انجام میں مطالعہ کرو۔

ساتویں قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۱۱ کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مجھے چھ باتوں میں دیگر انبیاء پر فضیلت دی گئی ہے پانچویں یہ کہ میں تمام مخلوق کی طرف نبی کر کے بھیجا گیا ہوں اور چھٹے یہ کہ میں خاتم النبیین ہوں حدیث نمبر ۳۲ و نمبر ۹۷ و نمبر ۱۲۷/۱۶۱ و نمبر ۱۲۸/۱۶۲ و نمبر ۱۶۳ و نمبر ۱۶۴ و نمبر ۱۶۵ و نمبر ۱۶۶ و نمبر ۱۶۷ و نمبر ۱۶۸ و نمبر ۱۶۹ و نمبر ۱۷۰ و نمبر ۱۷۱ و نمبر ۱۷۳ و نمبر ۱۷۴ کا بھی یہی مطلب ہے۔

جواب ان احادیث نے بھی ہماری تائید کی وہ اس طرح کہ تمام انبیا علیہ السلام ایک ایک واحد قوم کے واسطے آئے تھے اور حضرت عیسیٰ بھی بلکہ محمد صلعم بتمام مخلوق کے واسطے نبی بنا کر بھیجے گئے ہیں اور یہ ان کو چھ باتیں ایسی خاص ملی ہیں جو دیگر انبیا کو نہیں ملی پس ثابت ہوا کہ بنی اسرائیل والے حضرت عیسیٰ اس امت کی اصلاح کے واسطے نہیں آسکتے اس امت کی اصلاح کے واسطے جو کوئی آنے والا تھا وہ حدیث شریف کے مطابق امامکم منکم کے مطابق ہمیں میں سے ایک امام ہے اور وہ آگیا اور تم اول کافر بعد کافر ہوگئے ہم نے مان لیا فالحمد للہ علیٰ ذلک

آٹھویں قسم کی احادیث

حدیث نمبر ۱۲ میں لکھا ہے کہ سوائے اچھے خوابوں کے نبوت میں سے اور کچھ باقی نہیں رہا یہی مضمون حدیث نمبر ۱۳ میں ہے اور یہی حدیث نمبر ۴۰/۳ میں و نمبر ۴۱ و نمبر ۴۴ و نمبر ۵۰ و نمبر ۵۵ و نمبر ۵۶ و نمبر ۸۹ کا بھی یہی مضمون ہے۔

جواب اول خدا ان لوگوں کو تفقہ فی الدین (دین کے سمجھنے کی توفیق دے کس قدر صاف بات ہے کہ نبوت میں سے

اب سوائے مبشرات کے اور کچھ نہیں رہا یعنی تشریعی نبوت ختم ہو گئی اب مبشرات باقی رہ گئے ہیں خود رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو بشیر و نذیر ہیں حضرت عیسیٰ بھی بشیر ہیں جیسا قرآن شریف میں آتا ہے ومبشرا برسول من بعدی اسمہ احمد (سورۃ صف) قال الرؤیاء الحسنۃ من الرجال الصالح جزء من ستۃ واربعین جزء من النبوۃ (بخاری پارہ ۲۸ کتاب تعبیر الرؤیا) یعنی جسکو ایک خواب سچا آجائے تو وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے اس حدیث سے یہ معلوم ہو گیا کہ نبوت کے چھیالیس حصے ہیں دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ ایک من چالیس سیر کا ہوتا ہے اب یوں کہو کہ مہاجن اس کو کہتے ہیں کہ جس کے پاس ایک من سونا ہو اور جس کو ایک سیر سونا مل جائے تو وہ چالیسواں حصہ مہاجنی کا پاتا ہے اور جسکو ۲۰ سیر سونا مل جائے وہ نصف مہاجن یقیناً ہے اور جسکو ۴۰ سیر سونا مل جائے اس کے مہاجن ہونے میں کسیکو کلام نہیں ہو سکتا پس اسی طرح جس شخص کو چھیالیس خواب آجائیں اس کے بھی نبی ہونے میں کسی کو شک نہیں کرنا چاہئے اور حضرت مسیح موعود کو تو ہزاروں خواب کشف اور الہام اور وحی ہوئے پھر کیا وجہ ہے کہ چھیالیس خواب سے ایڈیٹر موسیٰ تو نبی ہو جائے اور عیسیٰ پارٹی نہ ہو سکے؟

جواب ۴۹م

ان احادیث یا قرآن کی آیتوں کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ سے بہتر نہ تم سمجھتے ہو نہ ہم محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے ان آیات کے یہ معنی خود نہیں سمجھے چنانچہ خاتم النبیین والی آیت ۵ھ میں نازل ہوئی اور حضور کے فرزند ابراہیم ۹ھ میں فوت ہوئے اس وقت حضور نے فرمایا لو عاش ابراھیم لکان صدیقاً نبیاً (ابن ماجہ باب صفات ابن رسول) شیخ عبدالحق محدث دہلوی مدارج النبوۃ میں لکھتے ہیں کہ لو بقی ابراھیم لکان نبیاً اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا معلوم ہوا کہ ابراہیم کی نبوت میں انکی موت روک ہو گئی ورنہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم یوں فرماتے یہ زندہ رہتا یا نہ رہتا خاتم النبیین کی آیت کی وجہ سے یہ نبی ہو بھی نہیں سکتا تھا مثلاً زید کمال محنتی ذہین ہو اور ہر جماعت میں اول نمبر رہتا ہوا انٹرنس پاس کر کے فوت ہو جائے تو اس کے ماسٹر یہ کہیں گے کہ اگر زید زندہ رہتا تو ایم اے پاس کرتا اور اگر ایم اے کا درجہ یونیورسٹیوں نے اڑا ہی دیا

ہو تو پھر کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ زید زندہ رہتا تو ضرور ایم اے پاس کرتا ہاں اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہ فرماتے کہ چونکہ اس میں نبی ہونے کی قابلیت تھی اس نے اللہ تعالیٰ نے اس کو مار دیا کہ کہیں نبی نہ بن جائے تب بھی مخالفین کی بات بن جاتی۔

نویں قسم کی احادیث جواب

حدیث نمبر ۱

میں لکھا ہے کہ میں آخر الانبیاء ہوں اور میری مسجد آخر المساجد ہے۔

جواب

اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد کے بعد لاکھوں کروڑوں مسجدیں بن گئیں تب تو اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ محمد صلعم بھی ایسے ہی آخر ہیں جن کے بعد لاکھوں انبیاء ہو سکتے ہیں اگر مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد نہیں بنی یا نہیں بن سکتی تو تمہارا استدلال صحیح ہے فاضل دیوبندی اس حدیث کے آگے لکھتا ہے کہ آخر المساجد سے آخر المساجد انبیاء ہے یعنی نبی کی مسجد آخری ہے مگر اس بیچارہ نے قرآن شریف نہیں پڑھا بقول مولانا روم صرف ۵

مسئلہ حیض و نفاس آموختی

قرآن شریف میں لکھا ہے تمام مساجد اللہ کی ہوا کرتی ہیں نبیوں کی مساجد نہیں ہوا کرتیں چنانچہ اللہ فرماتا ہے کہ ومن اظلم ممن منع مسجد الله ان یذکر فیھا اسمه پ ۲ ع ۲۔ کہ اس سے بڑھ کر کون ظالم ہو سکتا ہے جو اللہ کی مسجدیں کسی کو نماز پڑھنے سے روکے دوسری جگہ فرمایا انما یعمر مساجد الله من امن بالله پ ۱۰ ع ۶۔ تعمیر کرتے ہیں یا آباد کرتے ہیں اللہ کی مسجدیں وہ جو ایمان لائے۔ تیسری جگہ فرمایا وان المساجد لله فلا تدعوا الله احد پ ۲۹ ع ۱۱

یعنی کہ مسجدیں اللہ کے لئے ہیں پس مت پکارو ساتھ اللہ کے کسی کو۔ سنا ہے خدا کا کلام اگر آپ والی حدیث جس میں مساجد الانبیاء ٹھونس دیا گیا ہے اگر قابل پذیرائی ہوتی تو ضرور اس حدیث کو بخاری یا مسلم بھی نقل کرتے؟

حدیث نمبر ۴۹ و ۸۱

میں صرف اس قدر ہے کہ قیامت کے روز حضرت نوح کی امت کہیگی کہ اے رسول کریم یہ آپ نے کو کس طرح معلوم ہوا حالانکہ آپکی امت تو خیر الامم

جواب

یہ تو ظاہر ہے آخر الامم ہونے میں کسی کو شک نہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے کب کہا کہ میری بھی کوئی امت ہے وہ تو صاف کہتے ہیں کہ ؎

جو کچھ ہے میں نے پایا اس یار سے ہے پایا
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے

حدیث نمبر ۱۰۱

میں لکھا ہے حضور نے اپنے چچا عباس کو فرمایا کہ جسطرح میرے اوپر نبوت ختم ہوگئی اسی طرح آپ پر ہجرت۔

جواب

کس قدر واضح بیان ہے یہ حدیث تو تمہارے تمام مکر و فریب کی قلعی کھول رہی ہے کیا حضرت عباس کے بعد کسی نے ہجرت نہیں کی کیا حضرت عباس کے بعد رسول کریم نے ہجرت حرام کردی ؟ ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ہندوستان بھر کے علماء کی جماعت یعنی جمعیت علماء ہند کابل کو ہجرت کا فتویٰ دے کر اس کے معنی کی تشریح کر چکی ہے مولانا اس سے تو یہ معلوم ہوا کہ جسطرح حضرت عباس آخری مہاجر ہیں اسی طرح محمد صلعم بھی آخری نبی ہیں۔

حدیث نمبر ۴۹ کا یہ مطلب ہے کہ میری امت آخری ہے اور جب حضرت عیسیٰ میری امت میں آئیں گے تو اپنے حواریوں کو بھی میری امت میں پائیں گے

جواب - اس حدیث نے یہ بھی بتادیا کہ جیسے حواری حضرت عیسیٰ کے اس امت میں موجود ہوں گے ویسے ہی وہ حضرت عیسیٰ بھی ہوں گے - گویا دوسرے لفظوں میں یوں کہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰ کے ہمراہ ان کے حواریوں کے دوبارہ آنے کی بھی پیشگوئی لکھی ہے - اب بتاؤ مولانا کیا حضرت عیسیٰ کے ساتھ ان کے حواری بھی آسمان پر گئے ہوئے ہیں ؟

پس ہر سعید روح اس سے اندازہ کرسکے کہ جس طرح بروزی رنگ میں حواری

موجود ہوں گے ویسے ہی بروزی رنگ میں حضرت عیسیٰ بھی مبعوث ہوں گے کیونکہ حضرت عیسیٰ کی نسبت حدیث میں صاف آیا ہے کہ اماکم منکم وہ تم ہی میں سے تمہارا ایک امام ہے۔

حدیث نمبر ۱۶ - میں لکھا ہے میں سابق ہوں اور میں ہی آخر۔ مطلب صاف ہے جیسے حضور سابق ہیں ویسے ہی آخر۔

حدیث نمبر ۲۴ - میں لکھا ہے کہ انبیاء کی کل سات ہزار برس کی عمر ہے میں آخری ہزار میں مبعوث ہوا ہوں۔

جواب - فرمائیے مولانا؟ یہ آخری ہزار کتنا بڑا ہے آج ۱۳۲۵ھ ہے دس سو کا ہی ایک ہزار ہوتا ہے یا کچھ اور زیادہ کا؟ مگر قیامت تو نہیں آئی اور نہ ہم آپ کو بتاتے ہیں کہ انشاء اللہ تین سو برس تک اور بھی قیامت نہیں آسکتی پس معلوم ہوا کہ اس جگہ آخر کے یہ معنی ہیں کہ گویا پانچ ہزار پہلے سال کے آخری دو ہزار بلکہ تین ہزار کو بھی آخری کہا جائے تو درست ہے کیونکہ تین پہلے تین آخری چوتھا ہزار درمیان کا گویا چوتھے ہزار کے بعد جس قدر نبی اور امتیں آئیں وہ سب آخری ہیں - من قرأ سورة الكهف كما انزلت كانت له نوراً يوم القيمة من مقامه الى مكة ومن قرأ عشر آيات من آخرها ثم خرج الدجال لم يسلط عليه

یعنی طبرانی نے معجم اوسط میں اور حاکم نے مستدرک میں اور ابن مردویہ اور بیہقی اور حافظ ضیاء الدین نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ رسول خدا نے فرمایا ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کو اس ہیئت میں جس طرح نازل ہوئی ہے پڑھے تو اس کے لئے مقام رہائش سے مکہ تک نور ہوگا اور جو سورۃ کہف کی آخری دس آیات پڑھے اور پھر دجال خروج کرے تو اسکا اس پر تسلط نہ ہوگا۔ دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۴۴ - دوسری حدیث من قرأ العشر الاواخر من سورة الكهف عصم من فتنة الدجال یعنی ترمذی نے ابو داؤد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی آخری دس آیتیں پڑھے گا۔ وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۴۳۔

اب دیکھئے ان دونوں حدیثوں میں آخر کا لفظ بھی موجود ہے اور اس کا استعمال بھی یعنی آخری دس آیت کی پہلی آیت بھی آخری ہے اور دوسری بھی آخری ہے

اور تیسری بھی آخری ہے اور چوتھی بھی آخری ہے اور پانچویں بھی آخری ہے اور چھٹی بھی اور ساتویں بھی اور آٹھویں بھی اور نویں بھی اور دسویں بھی آخری ہے اسی طرح محمدؐ صلعم بھی آخری ہیں اور حضرت مسیح موعودؑ بھی آخری اسی طرح تیسری حدیث ہے من حفظ عشر آیت من اول سورۃ الکہف عصم من فتنۃ الدجال یعنی احمدؒ بن حنبل و مسلم و ابوداؤد و نسائی نے ابوداؤد سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو شخص سورۃ کہف کی اول کی دس آیتیں یاد کرے تو وہ فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۸
یعنی سورۃ کہف کی پہلی دس آیتوں میں سے پہلی آیت بھی پہلی ہے اور دوسری بھی پہلی ہے اور تیسری بھی پہلی ہے اور چوتھی بھی پہلی حتیٰ کہ دسویں بھی پہلی ہے

دسویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۶ کا مطلب ہے کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور خاتم النبیین۔
حدیث نمبر ۱۷ کا یہ مطلب ہے کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے درمیانی انگلی اور شہادت کی انگلی کو ملا کر فرمایا کہ میں اور قیامت اس طرح ملے ہوئے ہیں جس طرح یہ دونوں انگلی حدیث نمبر ۱۹ کا یہ مطلب ہے کہ ہم سب سے آخر بھی ہیں اور اول بھی ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ کا بھی یہی مطلب ہے و نمبر ۵۴ و نمبر ۵۹ و نمبر ۶۰۔
حدیث نمبر ۱۰۸ و نمبر ۱۰۹ و نمبر ۱۱۰ و نمبر ۱۱۱ و نمبر ۱۱۲ و نمبر ۱۱۳ و نمبر ۱۱۴ و نمبر ۱۱۵ و نمبر ۱۱۶ و نمبر ۱۱۷ و نمبر ۱۱۸ و نمبر ۱۲۰ و نمبر ۱۲۴ و نمبر ۱۳۳ و نمبر ۱۳۵ و نمبر ۱۳۶ کا بھی یہی مطلب ہے اور حدیث نمبر ۷۵ کا یہ مطلب ہے کہ میں تمام رسولوں کا پیشوا ہوں اور کوئی فخر نہیں اور میں خاتم النبیین ہوں اور کوئی فخر نہیں اور قیامت کے روز پہلا شفاعت کرنے والا ہوں اور کوئی فخر نہیں۔

جواب انا سید ولد آدم یوم القیٰمۃ ولا فخر بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ آدم فمن سواہ الا تحت لوائی (ترمذی کتاب المناقب)
بعض مفسرین نے یہ بھی لکھا ہے فمن معنی الثانی انہ صار کالخاتم الذی یختمون ویتزیلون بکونہ منہم فتح البیان صفحہ ۲۸۶۔ انگوٹھی انگلی کا احاطہ کرتی ہے

اسی طرح آپنے تمام انبیاء کے کمالات کا احاطہ کیا ہوا ہے سہ

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری...

آخر کے لحاظ سے آپ تمام صاحب شریعت انبیاء کے آخر ہیں اور النبیین میں الف لام ایسا ہی ہے جیسا یقتلون النبیین میں تو کیا یقتلون النبیین کے یہ معنی ہیں کہ تمام انبیاء قتل کر دیئے گئے ہ؟ - اگر الف لام استغراق کا مراد لیں تو مسیح ناصری کا آنا بھی ناممکن ہو جائے گا کیونکہ پھر محمد صلعم کے بجائے حضرت مسیح آخر ہو جائیں گے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ہی ثابت ہوتا ہے فانی اٰخر الانبیاء وان مسجدی اٰخر المساجد مسلم کتاب الحج باب فضل الصلوٰۃ فی مسجد مکہ والمدینہ جیسے آپکی مسجد کے بعد لاکھوں کا مسجد کا بنجانا آخر المساجد کے خلاف نہیں ایسی ہی شریعت محمدیہ کے ماتحت نبی کا آنا خلاف نہیں۔

حدیث نمبر ۶۵ میں لکھا ہے کہ لا نبی بعدی ولا امتہ بعدی اور یہ ہی مطلب نمبر ۶۶ و نمبر ۶۷ و نمبر ۶۸ کا بھی ہے اس کا جواب اوپر گذر چکا ہے۔

حدیث نمبر ۶۹ کا یہ مطلب ہے کہ میں اس شخص کا بھی رسول ہوں جسکو میں اپنی زندگی میں پالوں اور اس شخص کا بھی جو میرے بعد ہوگا۔

جواب :- بیشک ہمارا بھی یہ ہی ایمان ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی صاحب شریعت رسول ہوتا تو تب آپ اس کے نبی نہ ہوتے اب چونکہ کوئی صاحب شریعت نبی نہیں اس لیئے تا قیامت پیدا ہونے والوں کے رسول حضور ہی ہوئے

حدیث نمبر ۱۲۸ و ۱۲۹ و ۱۳۰ کا بھی یہ ہی مطلب ہے اور حدیث نمبر ۱۳۲ تیسری قسم کی احادیث میں درج کر چکے ہیں نمبر ۱۳۴ کا بھی یہ ہی مطلب ہے جو ۱۴۲ لکھا ہے

گیارہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۲۰۹ میں لکھا ہے کہ میں ایکہزار انبیاء کا ختم کرنے والا ہوں یا کچھ زیادہ۔

جواب :- مولانا اب فرمائیے ایک لاکھ چوبیس ہزار پانچسو آپکے حساب سے نبی ہوئے تو معلوم ہوا کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار پانچسو کے آپ ختم کرنے والے نہیں۔

حدیث نمبر ۳۳ و نمبر ۴۴ میں لکھا ہے کہ خاتم الانبیار اور اللہ کا بندہ ہوں۔
حدیث نمبر ۴۹ میں فرمایا کہ ہم ستر امتیں پوری کریں گے اور ہم سب سے آخری ہیں
جواب۔ اس سے یہ معلوم ہو گیا کہ یہ ضروری نہیں کہ جسقدر انبیار آئیں
انکی امت بھی ضرور ہو جسطرح بنی تو آئے سوا لاکھ اور امتیں کل ستر ہیں معلوم
ہوا کہ صرف ستر ایسے انبیار گذرے جنکی امتیں ہوئیں اسی طرح محمد صلعم کے بعد جو
نبی ہوں گے وہ امت اپنی نہیں بنا سکتے امت محمد صلعم کی ہی رہیگی بلکہ قرآن کی
رو سے محمد صلعم خود امتی ہیں چنانچہ فرمایا عن ملۃ ابراھیم حنیفا
کہ امت ابراہیم پر تھا۔

بارہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۹۳ میں لکھا ہے کہ رسالت اور نبوۃ منقطع ہو چکی پس میرے بعد کوئی
رسول اور نبی نہیں اور نمبر ۷ میں اسقدر زیادہ عبارت ہے کہ مبشرات باقی
ہیں سوال کیا کہ مبشرات کیا چیز ہیں حضور نے فرمایا مسلمانوں کے خواب جو کہ
نبوت کے اجزاء میں سے ایک جزو ہے۔

جواب اوّل۔ دوسری حدیث نمبر ۷ نے تشریح کر دی کہ اب شریعت
والی نبوت تو منقطع ہو چکی مگر مبشرات والی باقی ہے۔

دوسرا جواب۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جب کو ایک سچا خواب آیا
وہ نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔ قال الرؤیا الحسنۃ من الرجل الصالح
جزء من ستۃ واربعین جزءا من النبوۃ بخاری پارہ ۲۸ کتاب تعبیر الرؤیا
شروع بخاری میں لکھا ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کی ابتدا خوابوں سے
ہوئی تھی تو معلوم ہوا کہ خواب بھی نبا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے اگر وحی الہام
تک وہ سلسلہ ترقی کر جائے تو پھر نبوت تک پہنچ سکتا ہے اور یہ سلسلہ وحی الہام
کا جاری ہے جسکو ہم آگے بیان کریں گے۔

تیسرا جواب۔ ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول ولا
نبی الحدیث من الرسالۃ والنبوۃ میں الف لام جنسی نہیں بلکہ عہدی

یعنی تشریعی نبوت بند ہوگئی چنانچہ پہلے ائمہ کرام نے اس حدیث کے یہی معنی کئے ہیں ان النبوۃ التی انقطعت بوجود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انما ھی نبوۃ التشریع لا مقامہا فلا شرع یکون ناسخا الشریعۃ صلعم و لا یزید فی شرعہ حکما اخر وھذا معنی قولہ صلعم ان الرسالۃ والنبوۃ قد انقطعت فلا رسول بعدی ولا نبی ای لا نبی یکون علی شرع یخالف شرعی بل اذا کان یکون تحت حکم شریعتی ولا رسول ای لا رسول بعدی الی احد من خلق اللہ بشرع یدعوھم الیہ فھذا ھو الذی انقطع وسد بابہ لا مقام

فتوحات مکیہ مصنفہ شیخ اکبر حضرت محی الدین ابن عربی جلد ۲ باب ۷۳ شرع و جلد ۱ مصری صفحہ ۵۶۹ و جلد ۲ باب ۷۳ سوال نمبر ۱ و سوال نمبر ۸۸ و سوال نمبر ۸۲ صفحہ ۵۵ و صفحہ ۵۰ و فصوص الحکم فص حکمۃ قدریہ فی کلمۃ عزیزیۃ و الانسان کامل والانسان کامل مصنفہ عارف ربانی حضرت عبدالکریم جیلانی باب ۳۶ و باب ۶۲ و موضوعات کبیر صفحہ ۵۸ و ۵۹ و مجمع البحار صفحہ ۸۵۔ و تحذیر الناس مصنفہ مولوی محمد قاسم نانوتوی بانی مدرسہ دیوبند و مقامات مظہری صفحہ ۸۸ وغیرہ۔

تیرہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر پہلے و نمبر ۱۰ کا مضمون یہ ہے کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے

جواب اول اس جگہ یہ معنی ہیں کہ اگر میرے بعد فوراً کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتے۔

دوسرا جواب۔ یہ ہے کہ اگر میں اس زمانہ میں مبعوث نہ ہوتا تو عمر ہوتے اور یہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے معنی ثابت ہیں چنانچہ دیکھو دیلمی و تاریخ الخلفا عن ابی بکر احمد حاکم طبرانی۔ عن عصمۃ بن مالک فرمایا لولم ابعث لبعثت یا عمر مرقاۃ شرح مشکوۃ زیر حدیث ھذا۔ بعد بمعنی غیر عربی زبان میں عام ہے مثلاً قرآن شریف کی سورۃ فاطر میں آیا ہے و ما یمسک فلا مرسل لہ من بعدہ اسی طرح سورۃ آل عمران رکوع ۱۷ میں فمن ذا الذی ینصرکم من بعدہ

تیسرا جواب - یہاں شرعی نبی مراد ہے کہ اگر میرے بعد کوئی شرعی نبی ہوتا تو عمر ہوتے کیونکہ باوجود حضرت ابوبکر کا من کل الوجوہ افضل ہونے کے حضرت عمر سے حضرت ابوبکر کا نام نہ لینا ظاہر کرتا ہے وجہ یہ تھی کہ حضرت کی طبیعت امکان شریعت کی طرف زیادہ موزوں تھی چنانچہ قریباً بیس احکام شریعت کے حضرت عمر کے کہنے کے مطابق نازل ہوئے دیکھو تاریخ الخلفاء پردہ اذان۔

بارش کی مثال

آج کس قدر نہریں کنوئیں دریا نل واٹر پمپ انجن ندی نالے جھیل تالاب موجود ہیں مگر کیا کوئی شخص کہہ سکتا ہے کہ اب بارش کی ضرورت نہیں باوجود اس قدر سامان موجود ہونے کے انسان بارش کا محتاج ہے اسی طرح اس قدر کتب اور مولوی ہونے کے انسان آسمانی بارش یعنی نبی جناوحی الہام کا محتاج ہے چنانچہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم خود اپنی مثال بارش سے دیتے ہیں۔

حدثنا محمد بن العلاء قال ثنا حماد بن اسامہ عن بُرید بن عبداللہ عن ابی بردہ عن ابی موسیٰ عن النبی صلعم قال مثل ما بعثنی اللہ بہ من الہدیٰ والعلم کمثل الغیث الکثیر یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس ہدایت اور علم کی مثال جس کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے زوردار بارش کے مانند ہے کہ جو زمین پر برسا تو جو زمین صاف ہوتی ہے وہ پانی کو پی لیتی ہے اور بہت گھاس اور سبزہ اگاتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی ہے وہ پانی کو روک لیتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے اس پانی کو لوگ خود پیتے ہیں اور جانوروں کو پلاتے ہیں اور زراعت کو اس سے سیراب کرتے ہیں اور کچھ بارش چٹیل میدان میں ہوتی ہے وہ پانی کو نہیں روکتی نہ سبزہ اگاتی ہے (دیکھو ہماری مترجم بخاری پارہ اول صفحہ نمبر ۵) اس سے معلوم ہوا کہ دیوبندی جیسے چٹیل میدان نہ خود ہی سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں نہ دوسروں کو اور جس طرح بارش کی ضرورت ہمیشہ جاری رہتی ہے اسی طرح انبیاء کی۔

چودھویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱ - اس حدیث کا یہ مطلب ہے کہ خلافت تیس برس تک رہیگی

اور پھر ملک و سلطنت ہو جائے گی حدیث نمبر ۸۷ و ۸۸ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس امر کو نبوت اور رحمت بنا کر شروع کیا اور پھر خلافت اور رحمت ہونے والی ہے پھر ملک عضوض ہونیوالی ہے پھر تکبر اور جبر اور امت میں فساد ہونے والا ہے۔

جواب۔ یہ تو پیشگوئی ہے جو پوری ہوئی ہر مسلمان کے ازدیاد ایمان کا باعث ہے اس میں کوئی لفظ ایسا نہیں جس سے نبوت کی بندش ظاہر ہو سکے۔

پندرہویں احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۵۴ - کا یہ مطلب ہے کہ حضرت علی فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس لئے آپ خاتم النبین ہیں اور حدیث ۱۱۹ کا یہ مطلب ہے کہ حضرت آدم کے دونوں شانوں کے درمیان محمد رسول اللہ خاتم النبیین لکھا ہوا تھا۔

جواب۔ نمبر ۵۴ نے تو مسئلہ ختم نبوت کی بیخ و بنیاد ہی اکھیڑ کر رکھدی کہ چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس لئے آپ خاتم النبین ہیں خاتم کے متعلق تمام دنیا کی لغات بھی یہ ہی کہتی ہیں کہ خاتم مہر کو کہتے ہیں چلو جھٹی ہوئی۔ میں اپنے مولا کے قربان جاؤں فاضل دیوبندی کو بار بار اقبال ڈگری دلوا رہا ہے۔ فالحمد للہ علی ذالک۔

ناظرین ذرا غور فرمادیں۔

کہا علی نے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت تھی اس لئے آپ خاتم النبین ہیں جس لفظ پر جھگڑا ہے وہ لفظ خاتم ہے اور اس حدیث میں دو جگہ لفظ خاتم موجود ہے جو پہلے خاتم کے معنی ہیں وہی دوسرے خاتم کے معنی ہیں ہم کہتے ہیں کہ اگر خاتم کے معنی بند کرنے کے ہیں تو دونوں جگہ اس کے معنی بند کرنا کیوں نہیں کرتے کس قدر صریح لفظ ہے مگر آہ نہیں دیکھتے ؎

وہ تمام نکتہ ہوں کو نظر آئے تو کیا آئے
آنکھوں میں البصر دل میں نہیں ہے مگر شاید

ہر اک کرمِ خاص کے قابل نہیں ہوتا
ایسا بھی نصیب ایسی بھی قسمت ہے مگر شاذ

جواب دوئم - اس سے تو یہ ثابت ہوا کہ جس طرح بعض آدمی کی چھ انگلی ہوتی ہیں اور اس کا نام چھنگا رکھ دیا جاتا ہے یا بعض آدمی کا کان چھید دیا جاتا ہے اور اس کا نام چھیدا رکھا جاتا ہے اور جس کے کان میں بند اٹکا دیا جاتا ہے اس کو بندا اور بندا کہہ کر پکارتے ہیں اور بعض کی ناک چھید دی جاتی ہے اور اس کا نام نتھو خاں یا نتھا سنگھ رکھ دیا جاتا ہے اسی طرح دونوں شانوں کے درمیان مہر ہونے کی وجہ سے حضور کا نام مہر دالانبی رکھ دیا گیا اور یہ ہی حضرت علی کے قول سے ثابت ہے رمضانی شبراتی عیدا - بقراعیدا - بدھوا - منگلا بستیا عام طور پر ہندوستان میں نام رکھے جاتے ہیں اسی طرح عرب میں ایران از گلینڈ - غرضیکہ تمام ممالک میں دستور ہے تو کیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو نعوذ باللہ خاتم النبیین نام دیا گیا۔

سولھویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۹ اپنے مضمون کی ایک ہی ہے جو خدا جانے یہ کالا کافر دیوبندی کہاں سے ڈھونڈ کر لایا ہے جو قرآن و حدیث کے بالکل خلاف ہے اس کا مضمون یہ ہے حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ قرآن کے سوا کوئی وحی نہیں (معتصر من مشکل الاثار صفحہ ۲۵۲)

جواب - او بدبخت النسان جس طرح ابوجہل ابولہب نمرود فرعون اور ابلیس کو انبیاء کی مخالفت نے اندھا کر دیا تھا اسی طرح تو بھی جری اللہ فی حلل الانبیاء مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت میں اندھا ہو گیا ہے۔ بنی اسرائیل کی عورتوں کو بھی وحی ہوا اور اس خیر الامم میں کسی مرد کو بھی نہ ہو دیکھو قرآن شریف میں لکھا ہے واوحینا الی ام موسیٰ (سورۃ قصص) اسی طرح حضرت مریم کو وحی ہوئی حواریوں کو بھی وحی ہوئی - واذ اوحیت الی الحواریین بلکہ الشان تو الگ رہا حقیر مکھی کو بھی وحی ہوتی ہے پھر احادیث میں صاف آیا ہے کہ جب مسیح ابن مریم دوبارہ آئیں گے تو ان پر وحی ہو گی

پس معلوم ہوا کہ وحی ہر شخص پر ہو سکتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ منہہ ورنہ منہہ کسی سے
بات نہیں کرتا بلکہ ماکان لبشران یکلمہم الا وحیا او من ورا حجاب
یعنی کسی بشر کے واسطے یہ نہیں ہو سکتا کہ اللہ تعالیٰ اس سے کلام کرے سوائے اس
کے کہ وحی یعنی اشارہ کے طور پر پردہ کے پیچھے سے چنانچہ حضرت شاہ ولی اللہ محدث
دہلوی نے حجۃ البالغہ میں نہایت واضح طور پر روشنی ڈالی ہے اور کتاب منصب
امامت میں مولوی محمد اسمٰعیل شہید نے اور حضرت مسیح موعود کے سخت سے سخت
دشمن مولوی محمد حسین بٹالوی نے اپنے رسالہ اشاعۃ السنہ میں براہین احمدیہ
پر ریویو کرتے وقت یہ ریویو علیحدہ بھی چھپا ہے وہاں اس پر بحث دیکھ لو۔

سترہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۴۴ و ۱۴۵ و ۱۴۶ و ۱۴۷ و ۱۴۸ و ۱۴۹ و ۱۵۰ و ۱۵۱ و ۱۵۲ و ۱۵۳ و ۱۵۴
و ۱۷۸ و ۱۷۹ و ۱۸۰ و ۱۸۱ و ۱۸۲ و ۱۸۳ و ۱۸۴ و ۱۸۵ و ۱۸۶ و ۱۸۷ و ۱۸۸ و ۱۸۹ و
۱۹۲ کی احادیث کا یہ مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کے سوا اور کوئی کتاب نہیں تا قیامت
جواب۔ مولانا ہمارا بھی یہی ایمان ہے مگر غنیمت ہے کہ آپ نے حیض و نفاس کی احادیث
اس جگہ نقل کر کے نمبر بڑھانے کی کوشش نہیں کی

اٹھارہویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث نمبر ۱۹۰ و نمبر ۱۹۱ و نمبر ۱۹۲ کا یہ مطلب ہے کہ جو اللہ کے حاکم کی اہانت کریگا
اللہ اس کو ذلیل کرے گا جو اس کی عزت کرے گا اللہ اس کی عزت کرے گا۔
جواب ۔ ہمارا بھی یہی ایمان ہے مگر غنیمت ہے کہ آپ نے حیض و نفاس کی
احادیث اس جگہ نقل کر کے نمبر بڑھانے کی کوشش نہیں کی

انیسویں قسم کی احادیث کا جواب

حدیث ۱۵۵ و ۱۵۶ و ۱۵۷ و ۱۵۸ و ۱۵۹ و ۱۶۰ ۔ ان تمام احادیث کا یہ مطلب یہ ہے

کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس امت کا آخری حصہ دجال کا مقابلہ کرے گا
اور نمبر ۷۲ کا یہ مطلب ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کا بہترین حصہ
سب سے پہلا اور سب سے آخری حصہ ہے کیونکہ پہلے طبقہ میں اللہ کا رسول ہے اور
آخری طبقہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے اور اس کے درمیان میں ٹیڑھے
راستہ والے ہیں نہ تم میں وہ ہیں اور نہ تم ان میں سے ہو۔

جواب ۔ اول یہ معلوم کرو کہ دجال کیا چیز ہے جو کچھ تم نے سمجھا ہے وہی ہے یا
اور کچھ۔ لغت عرب اور دجال تاج العروس میں لکھا ہے دجال لفظ دجالۃ سے
نکلا ہے جس کے معنی ایک بڑے گروہ کے ہیں جو تجارت کے مال لئے پھرتا ہو گا۔
تو دیکھو تمام دنیا میں امریکہ جرمنی انگلینڈ فرانس اٹلی وغیرہ والے مال لئے پھرتے
ہیں) منتہی الارب۔ صحاح۔ جوہری۔ صراح۔ قاموس نے بھی یہی معنی لکھے ہیں اسی طرح
عمدۃ القاری جلد اول صفحہ ۸۶ ہم نے بھی یہی معنی لکھے ہیں کہ دجال فعال کے وزن پر
ہے اور لفظ دجل سے نکلا ہے جسکے معنی جھوٹ اور فریب اور حق کو جھوٹ کے ساتھ
ملانے کے ہیں پھر لکھا ہے کہ ابو العباس کہتا ہے کہ اس واسطے دجال نام رکھا گیا ہے کہ
وہ زمین پر سفر کرے گا اور زیادہ زمین کو قطع کرے گا اور ابن درید کہتا ہے کہ اس واسطے
دجال نام رکھا ہے کہ وہ بڑی جماعت ہے زمین اسی طرح ڈھانپ دے گا جس طرح دریا
دجلہ اپنے پانی سے زمین کو ڈھانپ دیتا ہے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد اول صفحہ
۸۷ ثعلب نے کہا کہ دجال کے معنی ملمع کرنے والے کے ہیں اور اس وقت تدجیل بولا جاتا ہے
جب سونے پر ملمع کیا جاتا ہے اور ابن درید کہتا ہے کہ ہر ایک چیز جس کو میں نے ڈھانپ
دیا اس کو میں نے دجل سے کیا اور چونکہ دجال ایک کثیر جماعت کے ساتھ زمین کو ڈھانپ
دے گا اس واسطے اس کو دجال کہا گیا دیکھو زرقانی جلد ۶ صفحہ ۲۲۵ شرح مواہب اور
تفسیر لوامع التنزیل جلد ۲ صفحہ ۳۶۴ میں لکھا ہے وجہ تسمیہ دجال چونکہ وہ ملعون زمین
پر پھرے گا اس واسطے دجال نام رکھا اور وہ ملعون نہایت ہی جھوٹا ہے اس واسطے
نام دجال ہے اور چونکہ وہ ملعون تمام اطراف زمین کو اپنے قدموں سے طے کرے
گا۔ اور چونکہ اس ملعون کے لشکر رفیق بہت بڑے ہوں گے۔ اور چونکہ وہ زمین
کو ناپاک کرے گا اس کے تابعدار خلقت چارپائے اور مویشی کثیر ہوں گے جہاں جائے
گا ان کے پاخانہ سے بھر دے گا اور چونکہ ملمع سازی اور فریب کاری بہت کرے گا اور

چونکہ وہ دنیا میں پھرے گا سونے چاندی کے خزانے دکھلاتا پھرے گا اور چونکہ وہ ملعون اپنے جادو کے کمال سے اپنے ساتھ پانی دودھ شہد کے چشمے لئے پھرے گا چونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے دجال کے معنی نہیں بتلائے اس لئے ہم نے فاضل دیوبندی کی کتاب ختم نبوت حصہ اول صفحہ ۲۵ سے ایک حدیث لکھی ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ شعر عرب کا دیوان ہے جس میں لغات اور مشکلات کے فیصلے ہوتے ہیں تو جب کوئی لفظ قرآن کا ہم پر مخفی ہو جاتا ہے تو ہم اس دیوان کی طرف رجوع کرتے ہیں" پس اس قول کے مطابق ہم نے لفظ دجال کے معنی کلام عرب سے نقل کر دئے ہیں اسی طرح ہم نے دیگر مقامات میں کلام عرب سے تحقیق کیا ہے جب اس قدر معلوم ہو گیا تو اب ہم دیکھتے ہیں کہ۔

دجال کون ہے

سو پہلی نشانی تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی ہے کہ جو شخص سورۃ کہف کی دس آیتیں اوّل اور دس آخر کی پڑھے گا وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا یہ احادیث ہم نویں قسم کی احادیث کا جواب دیتے وقت آخر میں لکھ چکے ہیں جب سورۃ کہف کی دس آیتیں اوّل کی پڑھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے اول دس آیات میں پادریوں کا ذکر ہے اور آخر دس آیات میں فلاسفروں اور مادہ پرست حکماء کا۔

سورۃ کہف کی دس آیات پڑھ کر دیکھو تو آپ کو معلوم ہوگا کہ اس میں ایک ایسی قوم کا ذکر ہے جو خدا کا بیٹا ماننے والی قوم ہوگی اور اس کی پہچان یہ بتائی کہ ان کے کام بڑے حیرت انگیز ہوں گے اور زمین کی ہر چیز سے فائدہ اٹھاتے ہوں گے اور ان کو خوبصورت کر کے دکھلاتے ہوں گے اور آخری دس آیات سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ قوم اپنی عقل اور نیچر کو اپنا ہادی سمجھتی ہوگی اور اپنی صناعی سے کہتا ہوگا کہ کوئی خدا نہیں اور ان کا کل دارومدار تحقیقات پر ہے جس سے یہ خود ہی گمراہ ہوتے ہیں اور جو ان کے شاگرد ہوتے ہیں وہ بھی نیچری بن جاتے ہیں ان آیات کے متعلق محمد صلعم فرماتے ہیں کہ تم ان آیات کو پڑھ لیا کرو جب ان بیس آیات کو انسان پڑھے گا اور تدبر کرے گا تو فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا اسی واسطے محمد صلعم کو جوامع الکلم کا خطاب

ہے کہ آپ نہایت جامع کلام کر گئے ہیں تقوی اور تدبر کرنے والا ضرور اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے اور جس کا مقصد ہی مخالفت اور تعصب ہے وہ کیا فائدہ اٹھائیگا

ان چودھویں صدی کے مولویوں نے اور کچھ فہم فیج اعوج والوں نے اپنی کج فہمی سے لوگوں کو یہ یقین دلا دیا ہے کہ وہ ایک واحد شخص ہے جس کا نام دجال ہے سو یہ ہم اول لغات سے ثابت کر چکے کہ دجال واحد شخص نہیں مگر تاہم ان علماء سوء پر اتمام حجت کے واسطے حضور صلعم کے کلام سے بھی دکھلائے دیتے ہیں یخرج فی اٰخرالزمان دجال یختلون الدنیا بالدین یلبسون الناس جلود الضان من اللین السنتہم احلی من العسل وقلوبہم قلوب الذیاب الخ

یعنی نسائی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آخری زمانہ میں دجال نکلیگا وہ جماعت ہوگی جس کے لوگ دنیا کو دین کے ساتھ ملا لیں گے اور لوگوں کو دین کے بارہ میں بکریوں کی کھال میں دکھلائی دیں گے یعنی بظاہر مسکین اور غریب طبع ہوں گے ان کی زبانیں شہد سے بھی زیادہ میٹھی ہوں گی اور ان کے دل بھیڑیوں کے سے ہوں گے اللہ تعالی کہیگا کیا میرے ساتھ دھوکہ کرتے ہیں یا میری ذات پر جرات کرتے ہیں مجھے انپر اس قدر غصہ ہے کہ میں قسم کھالوں گا کہ انہیں میں سے ایک فتنہ برپا کروں گا جس سے ان کے دانا سے دانا بھی حیران رہ جائیں گے

دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۷۴ - چنانچہ اس سے ثابت ہو گیا کہ اہل یورپ اس کے پورے پورے مصداق ہیں اور ان کی طاقت ایسی زبردست ہے کہ کوئی دوسری طاقت دنیا کی ان سے مقابلہ نہیں کر سکتی مگر اللہ تعالی کا وعدہ ہے کہ انہی میں سے فتنہ پیدا کر دے گا یعنی آپس میں ہی لڑ مریں گے۔

ناظرین یہ مضمون بڑا وسیع ہے اس لئے میں چند قرائین اہل بصیرت کے واسطے اس جگہ نقل کر کے اس وسیع بحث کو ختم کرتا ہوں ورنہ یہ مضمون بڑی وسعت چاہتا ہے جو لوگ اس مضمون کو مفصل دیکھنا چاہیں وہ ہماری کتاب محقق منگوا کر پڑھیں اور اخبار اہلحدیث انڈیا کے خریدار ہو جائیں اس میں اس مضمون کو مفصل شائع کرنے کا ارادہ ہے انشاء اللہ عنقریب۔

ابن المنادی حضرت علی سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت علی نے خطبہ پڑھا اور پھر تین دفعہ کہا کہ اے لوگو پیشتر اس کے کہ میں تم سے رخصت ہو جاؤں مجھ سے کچھ پوچھ لو

اسپر صعصعہ بن سوحان عبدی کھڑے ہوئے اور کہا کہ اے امیر المومنین دجال کب نکلے گا تو حضرت علی نے فرمایا صعصعہ ٹھیر اللہ تیرے مقام کو جانتا اور تیرے کلام کو سنتا ہے اور معلوم ہے کہ مسئول عنہ سائل سے اس بارہ میں زیادہ نہیں جانتا لیکن دجال کے بارہ میں کہ وہ کب ظاہر ہوگا کچھ علامتیں اور نشان اور اسباب ہیں بعض بعض کو ظاہر کردیں گے اور ایک ہی مدت میں یکے بعد دیگرے واقع ہوں گے پھر اگر تم چاہو تو میں اس کی علامت تم کو بتلا دوں گا اس نے کہا ہاں امیر المومنین میں اسی باب میں تو دریافت کرتا ہوں حضرت علی نے فرمایا کہ اپنے ہاتھ کو اکٹھا کرو اور جو کچھ میں کہوں سنو اور یاد رکھو سو واضح ہو کہ دجال اس وقت نکلے گا جب دیکھو کہ لوگوں نے نمازوں کو ترک کردیا اور امانتوں کو ضائع کردیا اور اللہ کے حکم میں ضعف آگیا ہو اور ظلم فخر سے کیا جاتا ہو اور امیر لوگ فاسق فاجر ہوں اور وزیر خائن پیشہ ہوں اراکین ظالم ہوں اور قاری فاسق ہوں اور ظلم و تعدی برملا ہو اور زنا کھلا ہوتا ہو سود کا عام رواج ہو اور قطع رحمی بہت ہو اور گانے والی بلائی جائیں شراب دن دہاڑے پی جاتی ہو اور پیمان توڑے جاتے ہوں اور قسمیں ضائع کی جاتی ہوں اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں سستی کرتے ہوں مسجدیں سجائی جاتی ہوں اور لمبے چوڑے ممبر کھڑے کئے جاتے ہوں اور قرآن کریم آراستہ کئے جاتے ہوں اور رشوت لی جاتی ہو کمینے اور کم عقل عامل بنائے جاتے ہوں اور خون کرنا ہلکی بات سمجھی جاتی ہو اور دین کو دنیا سے بیچتے ہوں اور دنیا کی حرص میں اگر عورت اپنے خاوند کی تجارت میں شریک ہوتی ہو اور عورتیں ممبر پر کھڑی ہو کر لیکچر دیتی ہوں اور مرد عورتوں کی شکل اختیار کرتے ہوں اور عورتیں مردوں کے مشابہ ہوں اور سلام صرف جان پہچان پر ہوتا ہو اور گواہ بغیر طلب گواہی دیں اور بغیر طلب لوگ قسمیں کھائیں اور انسان ایسی شکل بنائے کہ بظاہر بکری جیسا نرم ہو لیکن باطن میں بھیڑیا جیسا دل ہو ان کے دل ایلوے سے زیادہ کڑوے ہوں گے اور ان کی زبانیں شہد سے زیادہ میٹھی ہوں اور ان کی خفیہ باتیں مردار سے زیادہ بودار ہوں گی اور دین کے سوا اور باتوں میں زیادہ سوچ بچار ہوتی ہو اور نیک باتیں بری اور بری نیک سمجھی جاتی ہوں اس وقت خرابی ہے جس سے بچنا ضروری ہے اس وقت اچھا مکان عبادان ہوگا جس میں رہنے والا مجاہد

فی سبیل اللہ کے برابر ہوگا اور وہ پہلا مقام ہے جہاں عیسٰی پر ایمان لائینگے لوگوں پر زمانہ ضرور ایسا آئے گا ہر ایک کہے گا کاش میں عبادان کے مکان کی اینٹوں کے ذرات ہوتا پھر ابن المنادی اٹھا اور عرض کیا کہ اے امیر المومنین دجال کون ہے انہوں نے جواب دیا کہ صافی بن صائد جو شخص اس کی تائید کرے گا وہ شقی ہے اور جو اس کی تکذیب کرے گا وہ سعید ہے خبردار دجال کھانا کھائیگا اور شراب پیئے گا اور بازاروں میں چلا کرے گا اور اللہ تعالیٰ اس سے محفوظ ہے

اور دجال کا طول ۴۰ گز ہے جو اول اول تھا اس کے نیچے سفید گدھا ہوگا اس کے دونوں کانوں کے درمیان تیس ۳۰ گز کا فاصلہ ہوگا اور اس کے ہر قدم اول سے دوسرے قدم تک ایک رات دن کے سفر کے برابر ہوگا (اس جگہ ظاہر ہے کیونکہ جب اس کا طول ۴۰ گز ہے تو قدم اتنا لمبا کیسے ہو سکتا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دجال انگریز ہیں اور گدھا ان کا ریل ہے جو سفید رنگ اور ڈرائیور اور گارڈ دونوں کان ہیں اور ان کے درمیان تیس ۳۰ گز کا فاصلہ ہے اور قدم سے مراد ٹھہرنے کی جگہ اسٹیشن ہے جس کی تشریح حدیث میں موجود ہے کہ) زمین اس کے ذریعہ باسانی طے ہو سکے گی بادل اس کے دائیں طرف بہہ جایا کرے گا اور سورج کو اس کے غروب کے مقام سے پیچھے چھوڑ جایا کرے گا سمندر میں ٹخنوں تک غوطہ زن ہوگا (مراد اسٹیمر) اس کے آگے دھوئیں کا پہاڑ ہوگا (دیکھو کس قدر ظاہر نشانی ہے اسٹیمر اور ریل میں دھوئیں کا پہاڑ ہوتا ہے یا نہیں اس قدر بین بات پر اگر ایمان نہ لاوے انسان تو کیا خود خدا سمجھانے آئے گا ہر ایک نبی دوسرے نبی کی خبر دیتا آیا اور صرف استعارہ ہونیکی وجہ سے لوگوں نے اس کو نہ مانا مثلاً محمد صلعم کے متعلق توریت انجیل میں احمد نام تھا مگر ماں باپ نے محمد نام رکھا معنوں پر غور نہ کیا اس لئے ٹھوکر کھائی) اس کے پیچھے سبز پہاڑ ہوگا (جنگل سبزہ زار مراد ہے) وہ آواز نکالے گا جو زمین کے دونوں کناروں تک کے لوگ سنیں گے (اسکی سیٹی کی آواز دور تک جاتی ہے اس کا ٹائم ٹیبل دنیا کے کناروں کے لوگ دیکھتے ہیں امریکہ والوں کی ریل کے وقت ہندوستان والوں کو معلوم ہوتے ہیں اور وائرلیس ٹیلیگرافی کی آواز دنیا کے کنارے تک جاتی ہے ویمبلی کی نمائش میں جو جارج پنجم نے تقریر کی وہ امریکہ کے لاکھوں کے مجمع نے سنی تھی) یاد رکھو دجال بہت سے

گروہ ہیں (امریکن جرمنی فرانسیسی بلجیم اٹلیسن وغیرہ وغیرہ) اس کے تابع ایسے یہودی اور ولدالزنا ہوں گے دیکھو کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۶۶ و ۲۶۷۔
ناظرین غور کرو کہ اس میں سے کونسی بات ہے جو پوری نہیں ہو گئی۔

دجال کس سمت سے نکلیگا

ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ دجال مشرق سے نکلیگا دیکھو عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۱۱ صفحہ ۳۳۵۔ دوسری حدیث میں دجال کسی مغربی جزیرہ میں بند ہے ان دونوں کو ملاکر ہم اس مقام پہنچ گئے ہیں کہ دجال لندن کے جزیرہ میں بند تھا اور نکلا وہ جاکر مشرق سے یعنی عروج اس قوم نے مشرق میں پایا اور جو کچھ زور اس قوم کا مشرق میں ہے کہ وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔

دجال کا حلیہ

احمدؒ بن حنبل نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ محمد صلعم نے فرمایا کہ دجال ہاتھی کی طرح مضبوط سفید رنگ اونٹ کی طرح ثابت قدمی سے چلنے والا اور اس کی ایک آنکھ ستارہ کی طرح چمکنے والی ہوگی (یہ تمام حلیہ ریل کا ہے) صحیح بخاری اور صحیح مسلم نے حضرت انس سے روایت کی ہے دجال بڑا جھوٹ بولنے والا ہے تم خبردار ہو کہ وہ کانا ہے تمہارا رب کانا نہیں اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ک ف ر لکھا ہوا ہے مشکوۃ صفحہ ۳۸۷ نیز مشکوۃ کی دوسری حدیث میں جو اسی صفحہ پر ہے لکھا ہے کہ اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگا۔
ناظرین جنت عربی میں باغ کو کہتے ہیں بس آپ دیکھئے کہ انگریزوں کا مکان دکان کچہری سبھی میں درخت لگے ہوئے ہیں اور دوزخ آتشیں انجن ہے)
کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ پر اس قدر زیادہ ہے اس ک ف ر کو ہر مومن پڑھ لیگا اب ناظرین غور کریں کہ وہ کونسی ایسی زبان ہے جسکو ہر شخص پڑھ سکے۔ تو ظاہر ہے ایسی کوئی زبان نہیں ضرور یہ بھی استعارہ ہے اور وہ اس قدر صاف ہے کہ اگر ذرا بھی غور کیا جائے تو سمجھ میں آجائے ک ف ر سے بنتا ہے کفر یعنی سرپوش یا ڈھکنا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ ہر انگریز کی ٹوپی پر گویا یعنی کفر ہوتا ہے جسکو ہر پڑھا بے پڑھا بھی دیکھتے ہی پڑھ لیتا ہے۔

ابن صیاد یا جس کا دوسرا نام صافی بن صاعد ثقفی ہے۔ نہ تو وہ کانا تھا نہ اس کے ماتھے پر ک ف ر لکھا ہوا تھا نہ اس کے ساتھ جنت دوزخ تھی مگر حضرت علی بھی اسی کو دجال فرما رہے ہیں اور دوسری حدیث احمدؒ بن حنبل اور حافظ ضیاء الدین قدسی نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمؓ نے حضرت رسول اللہ سے اجازت چاہی کہ ابن صیاد کو قتل کرنے کی مجھے اجازت دیجئے اور قسم کھائی حضرت عمؓ نے کہ یہی وہ دجال ہے حالانکہ وہ مسلمان ہو گیا اور مکہ مدینہ میں رہا اور وہیں فوت ہوا مسلمانوں نے اس کے جنازہ کی نماز پڑھی پس دوستو جب صحابہ ابن صیاد کو دجال سمجھ کر قسم کھا کر یقین دلائیں تو تم ایسے بے حس ہو کہ دجال کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی یقین نہ کرو؟ جس میں تمام باتیں اور علامتیں موجود ہیں۔ ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ دجال کے ہمراہ پانی ہوگا دیکھو مشکوۃ صفحہ ۴۷۳ چنانچہ نہریں اور نل اور واٹر پمپ اور دجال کی ایجادیں اور یہ جس جگہ بھیجا وہاں اس نے یہ چیزیں پہنچا دیں اور کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۵ میں اس قدر زیادہ ہے کہ اس کے ساتھ آگ کی نہر بھی ہوگی چنانچہ تمام کارخانوں میں آگ کی نہریں چلتی ہیں ہندوستان میں ٹاٹا ایرن ورکس موجود ہے جس میں گارڈر بنتے ہیں اور انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ فرانس میں لوہے کے بڑے بڑے کارخانہ ہیں جن میں لوہا پانی کی طرح میلوں میں بہتا ہے پھر حدیث کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۱۹۹ میں اس قدر ہے کہ زمین نہریں اور پھل مسخر کر دے گا اور غلہ دے گا چنانچہ تمام دنیا میں ریل و جہاز کے ذریعہ پھل اور غلہ تقسیم کرتا ہے اسی صفحہ پر ایک حدیث ہے جس میں اس قدر زیادہ ہے کہ اس کے ساتھ روٹیوں کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی اور وہ مدینہ اور مکہ کے سوا ہر جگہ داخل ہوگا چنانچہ اس وقت تک مکہ اور مدینہ کے سوا ہر جگہ اس کا دخل موجود ہے۔ حجج الکرامہ صفحہ ۴۰۴ میں اس قدر زیادہ ہے کہ دجال کے ساتھ طعام اور شراب اور گوشت ہوگا چنانچہ تمام ہندوستان میں اور تمام دنیا میں جس قدر تین پاؤ وزن کی بوتل ہے یہ تمام شراب کی بوتلیں ہیں جو خالی ہوئی ہیں اور کروڑوں روپیہ ماہوار کی آتی ہیں گوشت کے ڈبہ ہوتے ہیں جو کھا کر اور پکا کر دنیا بھر میں سپلائی کرتا ہے

دجال کے گدھے کا حلیہ

کنز العمال جلد ۷ صفحہ ۲۰۰ میں لکھا ہے کہ اس کا ایک گدھا ہوگا جس کے دو کانوں کے درمیان چالیس باع کا عرض ہوگا ہر گھاٹ کو ہر ہفتہ میں

طے کرے گا اور اس کے ساتھ دو پہاڑ ہوں گے ایک میں درخت اور پھل ہوں گے اور پانی ہوگا دوسرے میں دھواں اور آگ ہوگی مقدمہ تفسیر نہایت البرہان صفحہ ۴۴ میں لکھا ہے کہ یہ خر دجال ریل کا حال ہے اسی طرح تفسیر لاذکیانی احوال الانبیاء تاریخ سنہ ۱۸۹۶ مطبوعہ نولکشور صفحہ ۷۰ میں لکھا ہے کہ روایات احادیث سے ثابت معلوم ہوتا ہے کہ دجال معہ خدم وحشم وسازوسامان پھرا کرے گا تو ضرور ہوا کہ تمام لشکر کو ایسی سواری بادرفتار کار ہوگی کہ اس شیطانی دوڑ کے برابر پہنچ سکے پھر ایسا مرکب دنیا میں نظر نہیں آتا کہ اس سامان فرعونی اور لشکر شیطانی کو ہمرکاب پہنچا دے بجز ریلوے کے اور اسی کو ابر برباد سے مشابہت صوری بدرجہ اولی ہے کہ پچاس ساٹھ گاڑی کلاں ایک جان ہو کر مانند بادل کے دوڑتی پھرے اور دجال اس گاڑی کی حسب ارشاد رسول مقبول ہوا کی چال ہے کس واسطے کہ ہندوستان میں گاڑی تیس میل سے زیادہ نہیں چلائی جاتی مگر ولایت میں ساٹھ میل کی رفتار سے چلتی ہے (اب ہندوستان میں بھی ساٹھ میل کی رفتار کے انجن موجود ہیں اور ولایت میں ۱۲۰ میل کے مولف) اور صاحب کواکب دریہ لکھتے ہیں کہ دجال کے ساتھ خر احمر یعنی ریل مفید ہوگی جس میں جنت یعنی آرام دالی شے درجہ اول کی گاڑی اور آگ پانی اس کے ساتھ ہوتا ہے۔

احمد بن حنبل اور ابو یعلی اور بغوی اور باوردی اور ابن قانع اور ابن حبان طبرانی اور حاکم اور ابو نعیم اور بیہقی نے رافع بن بشر اسلمی سے روایت کی ہے کہ قریب ہے کہ بازار کو بند کرنے سے ایک قسم کی آگ نکلیگی جو اونٹ کی رفتار کرے گی اور دن کو چلے گی رات کو قیام کرے گی صبح کو بھی چلے گی اور شام کو بھی چلے گی اور پکار کرے گی کہ اے لوگو وہ دن کو چلنے لگی تم بھی تیار ہو جاؤ دوپہر کو ٹھہیگی شام کو چلیگی اور جس کو گھیرے گی کھا جائیگی اس حدیث نے تو نہایت ہی واضح کر دیا کہ وہ ریل ہے اسی طرح پیسہ اخبار نے ۱۱ جون سنہ ۱۹۱۲ کو ایک خبر اس سرخی کے ساتھ شایع کی بشہد کا خزانہ دجال لے گیا بیت المال میں کروڑوں روپیہ نقد لاکھوں ہیں قیمت جواہر سونے کی اینٹیں تھیں روسیوں کے ہاتھ چڑھیں دیکھو پیسہ اخبار ۱۱ جون سنہ ۱۹۱۲ غرضیکہ یہ نہایت مختصر ہم نے لکھا ہے جس کے خواجہ حضرت اویس قرنی کے سے کان ہوں اور جسکی حضرت ابوبکر صدیق جیسی آنکھیں ہوں وہ سنے اور دیکھے اور اس پر غور کرے اور جس کے ابوجہل اور ابولہب جیسے کان آنکھ ہوں اس کو کون سنا اور

دکھا سکتا ہے ؎

حسن ز بصرہ بلال از حبش صہیب از روم
ز خاک مکہ ابوجہل این چہ بوالعجبیست

اہل بصیرت کے واسطے اس قدر کافی سے زیادہ ہے کہ یہ اقوام یورپ ہی دجال ہیں اور ان کا مقابلہ جیسا کچھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں دنیا میں کروڑوں مسلمان آباد ہیں جن میں بادشاہ نواب رئیس کروڑپتی لکھپتی عالم فاضل حافظ قاری سب ہی قسم کے لوگ موجود ہیں مگر کسنے عیسائیوں کی تردید میں لاکھوں کی تعداد میں کتابیں لکھی اور ہزاروں مناظرہ کئے اور لاکھوں مناظرین پیدا کر دئے کون لنڈن پہنچا کس نے وہاں باقاعدہ مشنری مقرر کئے کس نے امریکہ جرمنی فرانس اٹلی افریقہ میں مساجد مدرسے بنائے اور لاکھوں کو مسلمان کیا اور برابر پوری طاقت سے کام جاری ہے آخر دنیا میں پچاس کروڑ مسلمان موجود ہیں ان میں سے ایک کو بھی یہ توفیق نہیں ہوئی کہ ان کاموں کو کرتا یہ کیا بات ہے ؟

جسطرح حضرت عمر کو فرمایا کہ تم اس کو قتل نہیں کر سکتے اسی طرح اللہ کوئی اس کام کو نہیں کر سکتا یہ کام حضرت مسیح موعود کے واسطے مخصوص تھا پھر حدیث میں کنز العمال جلد ۷ میں صفحہ ۲۰۲ میں لکھا ہے کہ عیسٰی روح اللہ تم میں تشریف لائے گا یا جب اس کو دیکھو پہچان لینا اس کے بال لٹکے ہوئے اس کا رنگ گندمی ہوگا اس کے سر سے قطرے ٹپکتے ہوئے ہوں گے اگرچہ ان کی نمی نہ پہونچی ہو صلیب کو پاش پاش کرے گا خنزیر کو قتل کرے گا ہلاک کرے گا ایک حدیث میں یہ بھی ہے کہ نصاریٰ کو ہلاک کرے گا (یہ گویا تفسیر ہے اس پہلی حدیث کی) اور معراج کی حدیث میں حضرت عیسیٰ کو جو محمد صلعم نے دیکھا ہے ان کے بال گھونگر والے بتلائے ہیں رنگ سرخ بتایا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ دونوں مسیح الگ الگ ہیں پہلا مسیح فوت ہو گیا تفصیل کے واسطے دیکھو ہماری کتاب محقق جس میں قرآن و حدیث سے نہایت واضح طور پر بیان کیا گیا ہے اور تمام اختلافی مسائل کا اس میں مکمل ذکر ہے یعنی صداقت احمدیت براہین میں الم ۱۳ دلائل درج ہیں آپ ضرور منگوائیے اس کے متعلق ہمارا وعدہ ہے کہ آپ مکمل مطالعہ کے بعد کتاب واپس کر کے اپنی قیمت عہ واپس منگوالیں اس کتاب میں تمام اختلافی مسائل پر مفصل بحث موجود ہے یعنی ضری احادیث جو فاضل دیوبندی نے پیش کی ہیں کردہ

مسیح دجال کو قتل کرے گا یہ ہم نے نہایت واضح طور پر بتادیا کہ حضرت مسیح موعود نے اس کام کو باحسن وجوہ سرانجام دیا اور ان کے سوا کوئی شخص اس تیرہ سو سال میں نہیں پیدا ہوا جس نے یہ کام کئے ہیں نہ انگریزوں سے بڑھکر کوئی قوم ہوئی جو دجال ہو سکے اور نہ حضرت مسیح موعود سے بڑھکر کوئی شخص پیدا ہوا جس نے دجال کو قتل کیا ہو پس جس کے کان ہوں وہ سنے اور جسکی آنکھیں ہوں وہ دیکھے کہ جو آنے والا تھا وہ آگیا اب اس کے سوا کوئی نہیں جسکو اپنے ایمان کی فکر ہے وہ اس کو مانے اور جسکے آنکھ کان دل پر کفر کی مہر لگی ہوئی ہے اور جسے صداقت کے نظر آنے کے واسطے پردہ پڑا ہے وہ خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کرے تاکہ اللہ تعالیٰ اس کو بصیرت بخشے آمین

خلاصہ مطلب

ناظرین آپ نے فاضل دیوبندی کی دوسو دس احادیث اور ایکسو آیت ملاحظہ فرمالیں کہ اسمیں سے ایک آیت اور ایک حدیث بھی ایسی موجود نہیں جس سے اشارۃً یا کنایۃً یہ ثابت ہوتا ہو کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے فیض کو بند کرنے اور روکنے والے ہیں تمام آیات اور احادیث میں صرف ایک لفظ خاتم ہی جسکے معنی فاضل دیوبندی نے روکنے اور بند کرنے کے کئے ہیں اور فاضل دیوبندیکو اس بات کا اعتراف ہی کہ خاتم النبیین مقام مدح میں آیا ہی اور یہ محمد صلعم کے واسطے عزت کا خطاب ہی اور ہم نے اس کتاب میں یہ ثابت کردیا کہ لفظ خاتم لغات عرب میں محاورات عرب میں نظم عرب میں نثر عرب میں بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا سب سے بڑھکر یہ کہ لفظ قرآن شریف میں آٹھ مرتبہ استعمال ہوا ہی اور ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا اسیطرح محمد صلعم نے اپنی مسجد کو خاتم المساجد اپنے چچا کو خاتم المهاجرین اپنے بھائی (علی) کو خاتم الاولیا فرمایا مگر ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا چند احادیث اسجگہ بخاری پارہ چوبیس کتاب اللباس میں سے پیش کرتے ہیں کہ وہی لفظ خاتم ہے مگر ایک جگہ بھی بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوا۔

عن سبع نہانا عن خاتم الذهب او قال حلقة الذهب کہ محمد صلعم نے سات چیزوں سے منع فرمایا سونے کی انگوٹھی اور سونے کے چھلے سے (۵) انه نهى عن خاتم الذهب وقال عمر الخ کہ آپ نے سونے کی انگوٹھی کا پہننا منع فرمایا اور عمر نے کہا (۶) اتخذ خاتما من ذهب

وجعل فضة تمایلی کفہ کہ محمد صلعم نے سونے کی انگوٹھی پہنی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کیطرف کر لیا
(۷) واتخذ خاتما من ورق اونضة کہ سونے کی انگوٹھی حضور نے پھینکدی اور چاندی کی
پہنی (۸) اتخذ خاتما من ذھب وجعل فضة تمایلی باطن کفہ کہ محمد صلعم نے ایک
سونے کی انگوٹھی پہنی اور اوسکا نگینہ ہتیلی کیطرف پھیر لیا (۹) ثم اتخذ خاتما من فضة کہ حضور
نے پھر ایک چاندی کی انگوٹھی پہنی (۱۰) فاتخذ الناس خواتیم الفضة کہ اور لوگوں نے
بھی چاندی کی انگوٹھی پہنی (۱۱) قال ابن عمر فلبس الخاتم بعد النبی صلعم ابوبکر ثم عمر الخ
کہ ابن عمر نے کہا کہ بعد نبی صلعم کے وہ انگوٹھی ابوبکر نے اون کے بعد عمر نے پہنی (۱۲) یلبس خاتم
من ذھب (۱۳) فنبذہ فقال لا البسہ ابدا فنبذ الناس خواتیمہم کہ محمد صلعم
نے سونے کی انگوٹھی پہنی تھی پھ پھینکدی اور کبھی نہ پہنی اور دوسرے آدمیوں نے بھی (۱۴) خاتما
من ورق یوما واحد (۱۵) ثم ان الناس اصطنعوا الخواتم من ورق کہ حضور کے ہاتھ
میں ایک روز چاندی کی انگوٹھی دیکھی پھر آدمیوں نے بھی ایسی انگوٹھیاں بنالیں (۱۶) خاتما اخر
لیلة صلوة العشاء (۱۷) الی شطر اللیل ثم اقبل علینا بوجہہ فکانی انظر الی
وبیض خاتمہ کہ حضرت نے انگوٹھی پہنی ہی یا نہیں ایکمرتبہ آپ نے عشا کی نماز میں تاخیر کردی کہ قریب
آدہی رات ہوگئی تو میں نے آپ کے انگوٹھی کی چمک دیکھی (۱۸) کان خاتمہ من فضة وکان
فصہ (۱۹) ولو خاتما من حدید (۲۰) فذھب ثم رجع فقال لا واللہ ولا خاتما من
حدید۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جا لوہے کی انگوٹھی لے آوہ پھر گیا اور آیا کہ لوہے کی انگوٹھی بھی نہیں (۲۱)
ان النبی اللہ اراد ان یکتب الی اھط اواناس من الاعاجم فقیل لہ انہم لا یقبلون
کتابا الا علیہ خاتم (۲۲) فاتخذ النبی خاتما من فضة نقشہ محمد رسول اللہ۔
(۲۳) فکانی بوبیص اوبصیص الخاتم الخ (۲۴) رسول اللہ خاتما من ورق کہ رسول
کریم نے عجم کے لوگونکیطرف خط بھیجنے کا ارادہ کیا تو صحابہ نے کہا کہ یا رسول اللہ جب تک بھیجنے
والے کے خط پر مہر نہو وہ اوس خط کو نہیں لیتے تب آپ نے ایک چاندی کی انگوٹھی بنوائی اور اوسمیں
محمد رسول اللہ کھدوایا میں اسکی چمک ہتیلی میں دیکھتا تھا

صرف دو در جن حوالوں پر اکتفا کرتا ہوں اول قران سے دکھادیا کہ کلام الہی میں لفظ خاتم بند کرنے
اور روکنے کے معنی میں استعمال نہیں ہوتا تو وہ کلام الہی جنپر نازل ہوا اونکے کلام میں دکھادیا کہ وہ
خود بھی لفظ خاتم کو بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں کرتے اب اسکے بعد حضور کی
صحبت میں رہنے والے صحابہ اور ازواج مطہرات بھی اس لفظ کو بند کرنے اور روکنے کے معنوں میں
استعمال نہیں فرماتے مثلاً حضرت عائشہ فرماتی ہیں قولوا خاتم النبیین ولا تقولوا لا

نبی بعدی - کہ تم محمد صلعم کو خاتم النبین تو کہو مگر یہ مت کہو کہ آپ کے بعد نبی نہیں اسیطرح در منثور میں امام جلال الدین سیوطی نے مغیرہ ابن شعبہ کا قول موجود ہی خاتم الانبیاء لانبی بعدہ فقال المغیرۃ ابن شعبہ حسبك اذا قلت خاتم الانبیاء کہ تمہارے لئے خاتم الانبیاء کہدینا کافی ہی لانبی بعدی کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ حضرت عیسیٰ آپ کے بعد آنیوالے ہیں - اسکے بعد عرب شاعروں کے اقوال دیکھیے ؎ فجع القریض بخاتم الشعراء الخ جو ہم ابتدا کتاب میں نقل کر چکے ہیں اسیطرح علماء کرام نے خاتم المفسرین خاتم المحدثین خاتم الاولیا وغیرہ استعمال کیا ہی غرضیکہ ہمارا یہ دعوی کہ لفظ خاتم جبکہ مدح کے مقام پر استعمال کیا جائے تو بند اور روکنے کے معنوں میں استعمال نہیں ہوتا بلکہ افضل اور اعلی کے معنوں میں استعمال ہوتا ہی اگر ہمارے مخالفین کے نزدیک ہماری تحقیقات غلط ہی تو وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے یا بعد کے کسی عرب کا مقولہ یا شعر پیش کریں ورنہ انکا دعوی جھوٹا ہی جس سے ثابت ہوا کہ ان کے باطل عقیدے کی تقویت کے واسطے نہ کوئی حدیث ہی نہ آیت ہی بلکہ صرف ایک لفظ ہی کہ جسکے معنی وہ خواہ نخواہ بند کرنے اور روکنے کے کرکے لوگوں کو گمراہ کرتے ہیں ؎

کیونکر کروگے رد جو محقق ہی ایک بات ۔ کچھ ہوش کرکے عذر سناؤگے یا نہیں
کب تک رہوگے ضد و تعصب میں ڈوبتے ۔ آخر قدم بصدق اوٹھاؤگے یا نہیں

جملہ اقوام کی ہدایات کا مجموعہ

Extracts from the Holy Quran and Sayings of the Holy Prophet Mohammad (Peace and Blessings of God be on him) with Respective Messages to the different Nations of the World. Best Book for Presentation. 5th Edition Rs 1-4-0 Postage free.

Abdulla Alladin,
Alladin Buildings, Oxford street.
(Secunderabad Decan.)

مندرجہ بالا انگریزی کتاب جو قرآن و حدیث کی تعلیم و روایات کا مجموعہ ہے۔ دنیا کی ہر قوم کے جملہ افراد کی بہتری اور بھلائی کی خاطر نہایت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ پانچویں بار چھپا کر شایع کیا ہے اور جس میں نہایت ضروری مسائل قرآن و حدیث کے درج کئے ہیں۔ تمام مذاہب مثلاً ہندو۔ آریہ۔ عیسائی۔ سکھ وغیرہ احباب کی مسلمہ کتب سے اسلامی اصول کے ساتھ مقابلہ دکھایا ہے اور احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی ضرورت کو ثابت کر کے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خدمات کو پیش کیا ہے کہ کس محبت و اخلاص سے ہر شخص کی خیر خواہی میں یہ جماعت لگی ہوئی ہے۔ چنانچہ ہر انگریزی دان جنٹلمین خواہ احمدی ہو یا غیر احمدی یا غیر مسلم ہو اس کتاب کے مطالعہ سے ضرور فائدہ اٹھائیگا اور اپنے اندر اخلاق حسنہ پیدا کرے گا چونکہ اللہ تعالیٰ نے صرف ایک احمدیہ جماعت کو ہی مخلوق کی ہدایت کی خدمت سپرد کی ہے اس لئے ہمارے تمام دوستوں کو لازم ہے کہ اس فرض کو ادا کرتے ہوئے توجہ فرماویں اور چونکہ اس کتاب کے ذریعہ جملہ اقوام کے انگریزی تعلیم یافتہ گروہ کو آسانی کے ساتھ تبلیغ ہو سکتی ہے تو اس کی اشاعت میں کوشش کریں اور کہ ہر احمدی ارادہ کرے کہ ضرور ہر مہینہ ایک شخص کو یہ کتاب فروخت کر دے گا چنانچہ اس طرح بیس ہزار ہا روحیں سعادت حاصل کر سکتی ہیں یا کم از کم ان پر اتمام حجت ہو گی اس تحفہ کی قیمت صرف عہ۔ مگر جو دوست فروخت یا تبلیغ کی غرض سے منگالیں ان کو اس سے بھی ارزاں دیجائیگی۔ منگوانے کا پتہ ۔

جناب سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب اکسفورڈ اسٹریٹ سکندرآباد دکن

اخبار الفضل

یہ اخبار ہفتہ میں دو بار قادیان ضلع گورداسپور سے نکلتا ہے انگلینڈ۔ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان۔ افریقہ۔ مصر۔ مارشیس سیلون بخارا۔ روس۔ غرضیکہ دنیا بھر میں احمدیہ جماعت کی طرف سے جو تبلیغ اسلام میں ہو رہی ہے ان کے حالات شایع کرنے کے علاوہ اپنی جماعت کے مفصل حالات شایع کرتا ہے اور مخالفین سلسلہ کے جوابات بھی عمدگی سے دیتا ہے قیمت سالانہ آٹھ روپیہ۔

ریویو آف ریلیجنز یہ رسالہ ماہوار قادیان سے نکلتا ہے بیرونی اندرونی دشمنوں کے اعتراضات کے جوابات نہایت گہری عالمانہ طرز سے ہے سالانہ چندہ تین روپیہ غیر احمدی کثرت سے خریدتے ہیں۔

ریویو آف ریلیجز انگریزی لندن سے نکلتا ہے خاص عیسائیت کے دارالسلطنت میں یعنی لندن کی سب سے پہلی مسجد میں اس کا دفتر ہے جو انگریزی جاننے والے اصحاب ہیں اس کو ضرور خریدیں اور جو انگریزی پڑھے ہوئے نہیں وہ اس کا چندہ دے کر اپنی طرف سے کسی انگریز کے نام جاری کرادیں اس کا سالانہ چندہ چھ روپیہ ہے منگوانیکا پتہ یہ ہے میرزا بشیر احمد ایم اے قادیان۔

سن رائز یہ بھی انگریزی کا اخبار ہے اور پندرہ روز کے بعد قادیان سے نکلتا ہے جو یورپ کی دہریت سے متواثر ہوکر عیسائیت کے رنگ میں انگریزی پڑھکر رنگین ہو رہے ہیں ان کی اصلاح کرکے اسلام کا سنہرا چہرہ پیش کرتا ہے اسی لئے طلباء سے اس کا سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔

مصباح - یہ بھی قادیان سے ہفتہ وار نکلتا ہے مگر صرف عورتوں کی اصلاح کی غرض سے جاری ہے سالانہ چندہ معلوم نہیں دفتر مصباح قادیان سے ایک پرچہ بطور نمونہ منگوا کر دیکھئے۔

احمدیہ گزٹ - یہ بھی قادیان سے نکلتا ہے اور پندرہ روزہ پرچہ ہے احمدیت کی سکریٹریوں کے اعلانات اس میں شائع ہوتے ہیں سالانہ چندہ صرف ایک روپیہ ہے۔

فاروق - یہ ہفتہ وار اخبار ہے اور قادیان سے نکلتا ہے بشیر اسلام میر قاسم علی اس کے ایڈیٹر ہیں - جنہوں نے انیسویں صدی کا بہرشی تصنیف فرما کر نہ مٹنے والی نیکی حاصل کی ہے آریوں کی تردید میں اس شخص سے بہتر آج تک کسی نے نہیں لکھا ویسا ہی ان کا اخبار بھی ہے سالانہ چندہ تین روپیہ ہے اس وقت جبکہ آریہ تمام ہندوؤں کو اپنے ساتھ ملا کر متحدہ طاقت سے اسلام پر حملہ کررہے ہیں ہر مسلمان کا فرض ہے کہ اس اخبار کا خریدار بنے۔

اخبار نور - سکھ جیسی جنگجو اور اڑیل قوم میں تبلیغ اسلام کرتا ہے پندرہ روزہ اخبار ہے اس کا ایڈیٹر ایک فاضل نو مسلم سکھ ہے جس نے روز روشن کی طرح یہ ثابت کردیا کہ سکھ قوم کے بانی گو ایک ہندو کے ہاں پیدا ہوئے مگر وہ مسلمان ہوگئے تھے اور انہوں نے حج بیت اللہ کیا اور حضرت بابا فرید کے مرید تھے قیمت سالانہ دو روپیہ - فقط - والصلوٰۃ والسلام علی خیر خلقہ محمد وآلہ وخلفائہ اجمعین برحمتک یا ارحم الراحمین دعائے مغفرت کا طالب شیخ احمد